تاریخ سلطنت انگلشیہ

پنجاب کے سررشتۂ تعلیم مین تالیف ہو کر

لاہور

کے مطبع سرکاری مین چھاپی گئی

۱۸۷۱ء

بار اول — تعداد جلد ۶۰۰

تاریخ سلطنت انگلشیہ

تمہید

تہا برطانیہ

بحراوقیانوس کے دو جزیروں کو جو براعظم یوروپ کے شمال مغرب میں واقع ہیں جزائر برطانیہ کہتے ہیں اُن میں سے بڑا جزیرہ کہ اب گریٹ برٹن یعنے برطانیہ کلان مشہور ہے اور پہلے آئل بٹن یا برطانیہ کہلاتا تہا اُس براعظم کے قریب ہے اور انگلنڈ اور سکوٹ لنڈ اور ویلز تین ملک اُس میں شامل ہیں - اور چہوٹا جزیرہ جسکا اب آئرلنڈ نام ہے بڑے جزیرے کے مغرب میں واقع ہے

وجہ تسمیہ

برٹن اور آئل بٹن اور ویلز اور سکوٹ لنڈ کے ناموں کی اصلیت تحقیق نہیں ہوتی - برٹن کو بعض آدمی شہر ٹرائے[1] کے

[1] قدیم زمانے میں ایشیا کوچک میں ایک نامی شہر تہا کہتے ہیں وہان کا ایک شہزادہ ملک یونان میں جاکر سپارٹا کے بادشاہ کی بی بی کو جو بہت حسین تہی بہگا لایا - اسپر یونانیوں نے طیش میں آکر ٹرائے پر چڑہائی کی اور دس برس کے محاصرے کے بعد آخر اس شہر کو مسمار کر دیا - جن شہزادون کی جان بچ گئی جس طرف جسکا منہ اُٹہا چلے گئے - انہی میں سے ایک شہزادہ اینیس نامی ملک اٹلی میں پہنچا - اہل روما اپنے کو اُس کی اولاد میں بتاتے تہے اور انکی برٹس اُسکا بیٹا تہا +

ایک شہزادے آئنیٔس کے بیٹے بُرُوٹَس کے نام سے نکلا ہوا خیال کرتے ہیں - اور آئلبی٘ن سِلٹ[1] کی زبان کا لفظ ہے اور سفید جزیرہ اُس کے معنی ہیں - اس سبب سے یہہ قیاس کرتے ہیں کہ فرانس والوں نے اپنے ملک کے مقابل برطانیہ کے جنوب مشرقی کنارہ پر کہڑیا کے کڑاڑے دیکھہ کر رنگ کی مناسبت سے اُس ملک کا یہی نام رکہہ دیا ہے ویلز کو قوم سَیکسَن[2] کی زبان کے کسی لفظ سے جو بیگانہ یا خانہ بدوش کے معنی میں مستعمل تہا مشتق بتاتے ہیں - اور کہتے ہین کہ جب برطانیہ میں سَیکسَن کا تسلط ہوا اور وہاں کے قدیم باشندے کچہہ پہاڑوں میں جا بسے کچہہ آوارہ پہرتے رہے سَیکسَن اُنکو بیگانہ یا خانہ بدوش اور اُن کے مسکن کو ویلز یعنے بیگانوں کا ملک یا خانہ بدوشون کا ٹہکانا کہنے لگے - پہلے اِس ملک کو کَیمْبْرِیا بہی کہتے تہے - اور اُس کی وجہ تسمیہ یہہ بیان کرتے ہیں کہ بُرُوٹَس نے مرتے وقت یہہ ملک کَیمْبَر نام اپنے ایک بیٹے کو دیدیا تہا - وہان کے رہنے والے قدیم سے اپنے کو سِمْرِی کہتے آئے ہیں - اغلب ہے

[1] یہہ لوگ یوروپ کے مغرب کی طرف بحر اوقیانوس کے ساحل پر فرانس اور ہسپانیہ اور بلجیم وغیرہ ملکوں میں آباد تہے اور اُنہی میں سے ایک خیل جسکو سِمْبْرِی کہتے تہے برطانیہ مین جا بسا تہا ٭

[2] ملک سَیکسَنی کے باشندون کو سَیکسَن کہتے ہین ٭

کہ وہ اور سفبری ہم قوم ہونگے سکوٹ لنڈ کو قوم شکوٹی سے
منسوب کرتے ہین۔ یہہ قوم شاید اُس خانہ بدوش گروہ میں سے ہوگی
جو ملک سکوتنا سے یوروپ کے شمال میں جابسا تہا۔ کہتے ہیں یہی
قوم سنہ عیسوی کے آغاز میں آئرلنڈ کے شمال سے اُٹہکر برطانیہ
میں آباد ہوگئی اور کئی سو برس کے بعد اُنکا مسکن اُنہی کے نام سے
سکوٹ لنڈ کہلانے لگا۔ اس سے پہلے اس ملک کو کئلی ڈونیا
بہی کہتے تہے اور اُسکی وجہ یہہ قرار دیتے ہیں کہ جب ڈوما والون
نے برطانیہ پر حملہ کیا تہا انگلنڈ کے باشندے سکوٹ لنڈ کے
رہنے والوں کو کائو اِل ڈا اُوان یعنے بن باسی کہتے تہے اہل روما
نے تصرف کرکے کئلی ڈونیا بنالیا اور یہہ ملک کا نام ٹہیرادیا۔
انگلنڈ کی وجہ تسمیہ مین کسی کو کلام نہین ہے اَنگل قوم سکسن میں
ایک خیل کا نام ہے اور لنڈ ملک کو کہتے ہیں دونوں کو ملاکر ملک
کا نام اَنگل لنڈ رکہا گیا۔ اور پہر اُسی سے اِنگلنڈ بن گیا۔ بڑے
جزیرے اور اُسکے تینوں ملکوں کی وجہ تسمیہ بیان ہوچکی۔ اب چہوٹے

علہ انگریز اس ملک کو سیتھیا کہتے ہین۔ ہر زمانہ کے مورخون نے اسکے مقام مختلف قرار دئیے ہین
کوئی یوروپ کے جنوب مشرقی اضلاع کا نام بتاتا ہے کوئی ایشیا کے شمالی علاقہ کا نام ٹہیراتا ہے
۔ بعض ایشیا کے شمالی علاقہ کے ساتہہ یوروپ کے شمالی علاقہ کو بہی جو اُس سے ملحق ہے اُسی مین شامل کرتے
ہین۔ غرض ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہہ ملک وسط ایشیا مین واقع تہا جس ملک مین خانہ بدوشوں کا گروہ وسط ایشیا
سے جاکر آباد ہوا ہر ایک کا نام سیتھیا ہوگیا۔ ان لوگون کو بعض مورخ مغلون کے گروہ میں سے خیال کرتے ہین

جزیرے کی کیفیت سنو کہ قدیم زمانہ میں اُس کو آءِ آذن کہتے تہے - ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سِلٹ کی زبان کے کسی لفظ سے جو بمعنی مخبر آتا ہے اُسکا یہہ نام بن گیا ہوگا - اہل رُوما اُسکو ھاءِ بَرنِنَا - اور اِنسُلاَ سینکرا یعنے پاک جزیرہ کہتے تہے مگر اس زمانہ کے لوگ آءِ ارلَنڈ اور اِرِن کہتے ہیں - اور اِن دونون نامون میں اُسکے قدیم نام کا نشان پایا جاتا ہے ✦

جزائر برطانیہ اور اور بڑے بڑے ملک یعنے برِٹِش اِمرِیکہ اور آسٹرِیلِیا اور کیپ[1] اور ہند اور اِن کے علاوہ اور بہت سے ملک اور جزیرے کہ دنیا کے ہر ایک ربع مین واقع ہین سب کا مجموعہ سلطنت انگلشیہ کہلاتا ہے - اور جس زمانے سے کہ کچھہ بہی حال تحقیق ہوتا ہے اس کتاب میں اُس وقت سے آج تک کے وہ واقعات لکہے جائینگے جن کے سبب سے یہہ کل ملک ایک فرمانروا کے تصرف میں آگئے ہین ✦

قدیم باشندون کی کیفیت

جزائر برطانیہ کے قدیم باشندے سِلٹ تہے اور اب وہان سِلٹ اور گوتھ[2] دو قوم کے آدمی آباد ہیں اور وہ اور ہند وایک ہی

---

[1] کیپ انگریزی مین راس کو کہتے ہین اور یہان اُس سے راس اُمیدکی بستی مقصود ہے ✦

[2] یہہ قوم بہی یوروپ میں ایشیا سے آکر آباد ہوئی تہی اور سلطنت رُوما کی تباہی زیادہ تر اسی کے سبب ظہور مین آئی ✦

نسل سے ہیں۔ قوم سیلٹ کے لوگ ویلز میں اور کورن وال میں اور جزیرہ مان میں اور سکوٹ لینڈ کے پہاڑوں میں اور آئرلینڈ کے جنوبی اور مغربی اضلاع میں آباد ہیں اور ان سب مقاموں کی زبان کی اصل ایک ہے اور ان لوگوں میں اپنے بزرگوں کی عادات و اطوار اور پوشاک کی کچھ کچھ خاصیتیں اور علامتیں پائی جاتی ہیں۔ گوئث کی نسل کے آدمی بہت اور زیادہ زرخیز اضلاع میں بستے ہیں۔ اور صوبہ برٹینی جو فرانس کے انتہائے مغرب میں واقع ہے اور قدیم زمانہ میں آرموریکا کہلاتا تھا وہاں کے باشندے بھی برطانیہ ہی کے سیلٹ میں سے ہیں ۰

قدیم زمانہ میں ملک شام کے شمالی اضلاع کے رہنے والے جنکا مسکن فینیشیا کہلاتا تھا فن تجارت میں سب پر فائق تھے اور جسطرح اب اہل یوروپ خصوصاً انگریز جہازوں میں سوار ہوکر دور دور از ملکوں کا سراغ لگاتے ہیں اور جابجا بستیاں بساتے ہیں اُن لوگوں نے بھی اپنے علم کے بساط کے موافق دور دور پہنچکر افریقیہ اور ہسپانیہ میں نئی بستیاں بسائی تھیں۔ اِنہی بستیوں کے رہنے والے سال مسیحی سے کئی سو برس پہلے برطانیہ میں قلعی کی افراط سنکر اُسکی خواہش سے وہاں جا پہنچے ہیروڈوٹس یونانی مورخ نے

جولئس قیصر کے عہد میں برطانیہ کی کیفیت

جو سنہ عیسوی سے ساڑہے چار سو برس پہلے گزرا ہے اپنی کتاب میں کئی جزیروں کو کسٹی ٹیریڈیز یعنے جزائر قلعی لکہتا ہے آج کل اُن کو جزائر سِلی قیاس کرتے ہیں مگر یونانیوں کو اُس وقت اُنکا نام ہی نام معلوم تہا وہاں کے حالات سے مطلق آگاہی نہ تہی ❊

جُولِئس قیصر[1] اور ٹیسی ٹس[2] اور ڈایو ڈورس سکیولس[3] اور اور مورخوں کے بیان سے برطانیہ کا قدیم حال اتنا ہی کہلتا ہے کہ اُسوقت ملک میں جابجا دلدل اور بنوں کی کثرت تہی اور فقط اُس کنارہ پر جو فرانس کے قریب ہے چند قطعوں میں کشتکاری ہوتی تہی مگر بے طور - اندرونی اضلاع کے باشندے اناج نہ بوتے

[1] جولئس قیصر روما کا بڑا نامور جرنیل تہا اور اُس نے کئی ملک فتح کئے تہے اُسکے عہد کے کئی سو برس پہلے سے روما کی ریاست کا طور جمہوری چلا آتا تہا اُسنے وہاں شخصی حکومت قائم کرنے اور خود شہنشاہ بنے کا ارادہ کیا اور اسی ہوس میں مارا گیا - یہہ جرنیل بڑا عاقل اور عالم تہا - فن تاریخ میں اُسنے کئی کتابیں لکہی ہین ❊

[2] ٹیسی ٹس ❊ روما کا باشندہ بڑا نامور مؤرخ گزرا ہے سنہ ۵۹ء میں پیدا ہوا تہا سال تک معلوم نہیں ایسا گمان کرتے ہیں کہ سنہ ۱۷ء میں مرگیا - اُس نے روما کی تاریخ اور اسکے سوا کئی کتابیں اور بہی لکہی ہیں ❊

[3] یہہ مورخ جزیرہ صقلیہ کا رہنے والا اور جولئس قیصر کا ہمعصر تہا - اُسنے تاریخی مصالح جمع کرنے کے واسطے یوروپ اور ایشیا کے اکثر بلاد و امصار کی سیر کی ہے اور تاریخ عالم لکہی ہے - اب بہی اُس کی کتاب کے پندرہ مقالے کامل اور باقی کتاب کے کچہہ اجزا موجود ہیں ❊

سب فقط دودھ اور گوشت پر اوقات بسر کرتے تھے اور وہ لوگ جو انتہائے شمال میں رہتے تھے بناس پتی کھاتے تھے - جانوروں کی کھالیں پہنتے تھے اور بانہیں اور ٹانگیں ننگی رکھتے تھے اور انکو دہو کر ایک درخت کے عرق سے نیلا رنگ لیتے تھے - یہ لوگ بہادر اور جفاکش تھے اور لڑائی کے فن سے بھی کچھ کچھ واقف تھے جولئس قیصر نے لکھا ہے کہ یہ وحشی پیادہ اور گھوڑوں پر سوار ہوکر اور گاڑہیوں میں بیٹھکر لڑتے تھے - جن میدانوں میں اُس زمانہ میں لڑائیاں ہوی تھیں وہاں سے درانتیوں کے پھل دبے ہوئے نکلنے سے خیال میں آتا ہے کہ یہ درانتیاں اُن کی گاڑہیوں کی دھریوں میں لگی رہتی ہوں گی - اگرچہ اِن لوگوں کے خیل بہت تھے مگر جب اُن کے ملک پر کوئی غنیم آتا تھا سب مِلکر ایک ہو جاتے تھے اور ایک شخص کو کل قوموں کا سردار بنا لیتے تھے - وہ لوگ کہ جنوبی اضلاع میں آباد تھے فرانس کے باشندوں سے ربط ضبط رکھنے سے بہ نسبت اوروں کے کچھ شائستہ ہو گئے تھے اور کئی رنگ کے اُون کا بُنا ہوا کپڑا پہنتے تھے اور سونے اور چاندی کی زنجیروں سے بدن کو آراستہ رکھتے تھے - غرض اُس زمانہ کے سونے اور چاندی کے زیور جن سے بازو اور گردن اور سر کی آرائش ہوتی تھی اور مختلف دھاتوں کے چھلے جو بقول قیصر کے روپیہ

پیے ہیں. یہہ پہلے ہے اور سنگ چقماق اور بھرت کے ایسے سبک پیکان
کہ آج صنعت کے اس کمال پر بہی اُن سے بہتر نہیں بن سکتے اور ...
اور بڑے بڑے انگہڑ ستُون جو بطور حلقوں کے ضلع ولٹ ...
آور زکنی میں قائم ہیں یہہ سب اُنکے یادگار موجود ہیں اور ... اُنکے
حال کی خبر دیتے ہیں ؎

سلٹ کے پیشوائے دین ڈرُوئڈ کہلاتے تہے اور جزیرہ مُونا
جواب آنگلسی مشہور ہے اُنکا بڑا معبد تہا - یہہ لوگ درخت بلوط
کی بہت تعظیم کرتے تہے اور چونکہ اُسکو یونانی زبان میں ڈرُوس کہتے
ہیں اسی سے انکا نام بہی ڈرُوئڈ ہوگیا ہوگا - یہی پیشوا معلم اور واضع
قانون اور شاعر بہی تہے - نیچے نیچے سفید جامے پہنتے تہے اور لنبی لنبی
ڈاڑہیاں رکہتے تہے اور اسی وضع سے اُن میں اور اُنکے مقلدوں
میں امتیاز ہوتا تہا - یہہ لوگ تناسخ یعنے آواگوَن کے قائل تہے اور
خدا کی وحدانیت کی تلقین کرتے تہے مگر سانپ اور آفتاب و ماہتاب
اور بلوط کو قابل تعظیم سمجھتے تہے - اور زن و مرد کی قربانی کرتے تہے
جولئس نے لکہا ہے کہ یہہ لوگ درختوں کی ٹہنیوں کے بڑے بڑے
کہانچے سے بناکر اُن میں آدمیوں کو بہر کر آگ لگا دیتے تہے - جو لوگ
چوری یا اور کسی ملت میں ماخوذ ہوتے تہے اُن کی قربانی دیوتا کے

مذہب ... (margin note)

زیادہ مقبول سمجھہ کر پہلے اُنہی کو جلاتے تھے - اور جب مجرم ہاتھہ نہ آتے تب بیگناہوں کو بھی جلا دیتے تھے - بعض آدمی اُن پتھروں کو جنکا حال پہلے لکھا گیا ہے قربان گاہ تصور کرتے ہیں ... ہہ ہے کہ وہ انہوں نے اپنے نامی سرداروں کی یادگار ... جھیروں کے ... ہونگے - یہہ ڈرُوئڈ درخت بلوط کے جھنڈوں میں رہتے تھے اور ... عبادت کرتے تھے - اُنکے ہاں تین بڑی عیدیں فصل کے لحاظ سے ہوا کرتی تہیں یعنے ایک تخم ریزی کے وقت ... انا ج کے وقت تیسرے اناج کٹنے کے وقت - مارچ کی دسویں تاریخ کے قریب جو شدی کی ستمی آتی تہی اُسی سے اُنکا سال شروع ہوتا تہا - اور اس دن بہی اُن کے ہاں بڑی عید ہوتی تہی - چنانچہ ڈرُوئڈ کا سب سے بڑا مہنت مزلٹو[1] کی بیل کو جو درخت بلوط پر چڑہی ہوئی ہوتی تہی سونے کے چاقو سے الگ کر دیتا تہا - اور اور ڈرُوئڈ جو درخت کے نیچے اپنے جاموں کے دامن پہیلائے کہڑے رہتے تہے - اُس بیل کو زمین پر نہ گرنے دیتے تہے ٭

اِن رسموں کا اب بہی کچھہ کچھہ اثر پایا جاتا ہے خصوصاً جنوبی انگلستان میں کہ وہاں یکم مئی کو کہیل تماشے ہوتے ہیں اور ماہ جون کی اکیسویں

[1] مزلٹو ایک قسم کی بیل ہے اور اُسکے پہل میں اس قدر لیس ہوتا ہے کہ انگلستان میں اُسکا لاسا بناکر پرندوں کو پکڑتے ہیں ٭

کو روشنی کرتے ہیں اور فصل کٹنے کے وقت راگ رنگ رہتے ہیں اور دسمبر کی پچیسویں تاریخ یعنے بڑے دن کو مزلٹو کاٹتے ہیں۔

اہل رُوما کا دور

سنہ عیسوی کے پچپن برس پہلے سے سنہ ۴۱۰ء تک۔ ۴۶۵ برس کا حال

شایستگی کا آغاز اور دین مسیحی کا رواج

پہلا باب

جولئس قیصر کا حملہ

جُولئس قیصر نے ملک فرانس کو کہ اُس زمانہ میں گال کہلاتا تھا تسخیر کرکے برطانیہ کے فتح کرنے کا ارادہ کیا۔ اور وہاں کی موتیوں کی دولت اور معدنیات کی نعمت کے لالچ سے اُسے اپنی عزت وشان بڑہانے کا شوق غالب ہوا اُسنے فرانس کے شمال مغرب میں بِل وغیرہ چند جزیروں کی حفاظت کے واسطے جو قوم وِنیٹی کی سکونت کے سبب سے جزائر وِنیٹک مشہور ہوگئے ہیں کئی ہزار سپاہ جرنیل پبلئس کرئسس کے زیر حکم متعین کردی تہی۔ ان سپاہیوں سے اُسکو معلوم ہوا کہ فرانس کے تاجر برطانیہ کے کنارہ پر ایسے رستے

سے جاتے ہیں جو اُنہوں نے مدت سے خاص اپنی آمد و رفت کیلئے اوروں سے پوشیدہ رکھا ہے - یہہ سنکر جولئس نے پہلے فرانس کے چند تاجروں کو بلایا - لیکن اُنہوں نے پتا نہ بتایا - اسواسطے اُسنے ایک افسر کو جنگی جہاز دیکر راہ کے مشاہدہ کے لئے روانہ کیا - اور جب وہ رستہ دیکھہ آیا جولئس نے سنہ عیسوی سے پچپن برس پہلے بارہ ہزار سپاہ کو اسی جہازوں میں بٹہاکر آبنائے ڈوور سے عبور کیا - اہل برطانیہ مقابلہ کے واسطے ضلع کنٹ کے کنارے کہڑیا کے بلند کراڑوں پر آکھڑے ہوئے اس سبب سے اُنکو اُترنے میں بہت دقت پیش آئی لیکن ایک علمبردار نے قدم بڑہایا اور آخرکار رُومہ والوں نے اپنی قواعد دانی سے غلبہ پایا - پہر چار روز کے بعد ایک طوفان کے صدمے سے جہاز ٹوٹ گئے اور جولئس اُن کی مرمت کرکے اُلٹا چلا گیا اور سترہ دن کے عرصے میں کل معاملہ طے ہوگیا +

دُوسرے برس گرمی کے موسم میں تیس ہزار پیادے اور دو ہزار سوار ساتھہ لیکر جولئس پہر کنٹ کے کنارے پر وارد ہوا - برطانیہ کی قوموں نے متفق ہوکر کشی سولانس کو جسکا علاقہ دریاے ٹیمز کے ساحل پر واقع تہا اپنا سردار بنایا - اس بہادر سردار اور ہنرمند جرنیل نے بنوں میں لشکر پہیلا دیا اور دریا میں بڑے بڑے

جولئس کا دوسرا حملہ

بلنے لڑ ہوا کر قیصر کو کئی دن تک روکا مگر وہ رُک نہ سکا اور اسنے
دریا نے ٹیمز سے عبور کر کے گھن کے درختوں اور چور دلدل میں دشمن
کو جا لیا۔ کئی سولا آتی پندرہ روز تک اس امید میں جمار ہا کہ کینٹ
کے سرداروں مخالفوں کے لشکر گاہ پر چھاپا مار کر اُن کے جہازوں کو
پھونک دیں گے لیکن جب سنا کہ اُن سے یہہ بات نہ بن پڑی ناچار
اُس نے قیصر سے صلح کرلی اور قیصر اوّل لیکر سالانہ خراج ٹھیرا کر فرانس
میں چلا گیا +

کلاڈئس قیصر کے عہد یعنی سنہ ۴۳ء تک اہل روما نے برطانیہ کی طرف
رخ نہیں کیا۔ البتہ ایک بار آگسٹس نے جو روما کا اول شہنشاہ ہوا
حملہ کرنے کی تدبیر کی تھی مگر پوری نہوئی۔ شہنشاہ کیلگیولا بھی
دیوانگی کی ترنگ میں آکر فرانس کے اُس کنارے پر جو برطانیہ
کے مقابل ہے اپنا لشکر لے گیا اور برطانیہ کے پہاڑ جو اچھی طرح نظر
بھی نہ آتے تھے دور ہی سے سپاہیوں کو دکھائے اور اُن کی
خودوں میں سیپ اور گھونگے بھروا دئے۔ روما کے جرنیلوں کا
دستور تھا کہ جب کہیں سے فتحیاب ہوکر پھرتے تھے شہر روما میں بڑے
تجمل سے داخل ہوتے تھے اور لوٹ کا مال اور قیدی سردار جو اپنے
ساتھہ لاتے تھے نمود کے واسطے شہر والوں کو دکھاتے تھے۔ اسی طرح

کیلگیولا

یہہ سوداگی بہی اپنے زعم میں سمندر پر فتح پاکر بڑے بہا بہے سے شہر دو
میں آیا اور لوگوں کو سمندر کی غنیمت یعنے وہی سیپ گہونگے دکہاکر
پہولا نہ سمایا*
پلاشئس اور وِس پیشئن جو شہنشاہ کلاڈئس کے نائب بن کر
برطانیہ میں آئے تہے انہوں نے کئی سخت لڑائیوں کے بعد اپنے
قدم جمائے پلاشئس نے سامان جنگ فرانس سے حاصل کیا اور اہل
برطانیہ کو دریائے ٹیمز کے پار بہگا دیا۔ مگر جب تک شہنشاہ خودئی
فوج لیکر اُس کی کمک کو نہ آیا آگے نہ بڑہ سکا۔ شہنشاہ کے آتے
ہی رُوما کی فوج پار اُتر کر اِسکس تک پہنچ گئی۔ اور وہاں
اہل رُوما نے اپنی پہلی بستی کامالاڈونم جسکو اب کولچسٹر
اور مالڈن کہتے ہیں بسا دی۔ وِس پیشئن نے بہی تیس لڑائیوں
سے زیادہ لڑکر ہمپشائر اور وائٹ کے باشندوں کو مطیع کیا*
پلاشئس کے بعد آسٹوریس سکپیولا برطانیہ کا حاکم
ہوا۔ اس سردار نے کل برطانیہ والوں سے جو اہل روما کے
زیر حکم تہے ہتہیار لے لئے اُس کی اِس حرکت سے اہل برطانیہ
کو جوش آیا۔ اور جنوبی ویلز کے ایک خیل نے جسکو سلیوریز کہتے
تہے سر اُٹہا کر سردار کیرٹیکس کے زیر حکم نو برس تک اہل روما

کا مقابلہ کیا۔ آخرکار رومہ والے اُنکی گڑھیوں تک پہنچ گئے اور
کنڑ نکٹی کس کی فوج شکست کھاکر بھاگ نکلی اور وہ خود اپنی سوتیلی
کارٹس مانڈوآ نام خیل بریگنٹیز کی ملکہ کی پناہ میں چلا گیا
۔ اُس بے مہر نے بیٹے کو دشمن کے حوالہ کر دیا اور وہ اُس کو روما
میں لے گئے اول اُسے پابزنجیر شہر میں پھرایا پھر اُسکے قتل کا فتوے
صادر کیا۔ مگر جب وہ شہنشاہ کے سامنے آیا اُس کی بیباکانہ تقریر
کی یہہ تاثیر ہوئی کہ شہنشاہ نے اُس کی جان بخشی کر دی ؛

نورفلک اور سفلک کے اضلاع میں آئی سینی ایک خیل آباد
تھا اور نیرو قیصر کے عہد میں بوئڈیسٹا اُس خیل کی ملکہ تھی۔
اور چونکہ اہل روما کے ہاتھ سے طرح طرح کی ذلتیں اُٹھا چکی تھی اس
جلن میں اُس نے لڑنے کے واسطے اپنے ہموطنوں کو سمیٹا اور سنٹر
میں کا مالا ڈونم اور لنڈن کو کہ اُسوقت بھی رونق کی بستی اور
بڑی منڈی تھی برباد کر دیا لیکن آخر کو اُسنے سوٹونیس پالی نس
سے شکست کھاکر زہر کھالیا

جولئس اگری کولا سے پہلے برطانیہ میں اہل روما کی کچھ
یونہی سی حکومت تھی اسنے اس ملک کو سلطنت روما کا ایک صوبہ

---

۱ یہہ خیل ھمبر اور ٹائن کے دوآبہ میں آباد تھا

بنادیا - یہہ شخص سنہ ۷۸ء میں شہنشاہ ڈومشن کی طرف سے حاکم
مقرر ہوکر آیا تہا - اور اسکا کارنامہ اسکے داماد ٹیسی ٹس مورخ
نے لکھا ہے - اس جرنیل نے اپنی فوج کے دہاک کے سبب کسی کو
اُٹھنے نہ دیا اور حکومت میں بہی نرمی اختیار کی - اور اہل برطانیہ
کو بہت سے ہنر اور فن سکہائے اور اُسکے وقت میں اکثر عالی خاندان
کے آدمیوں نے روما کی زبان اور چال ڈہال اختیار کرلی -
اس جرنیل نے سب جرنیلوں سے بڑہکر یہہ کام کیا کہ کیلی ڈونیا
کے بنوں میں جہاں راہ مطلق نہ تہی پہنچگیا - اور خلیج موری کے
ساحل تک اہل روما کی حکومت پہنچادی - اس مہم میں بہت سے
خونخوار دشمنوں سے اُسکا مقابلہ ہوا - اور وہ سنہ ۸۴ء میں کیلی ڈونیا
کے سردار گیلگی کس کو گریمپئن پر شکست دیکر دوسری طرف
اُتر گیا - اس لڑائی کا اصل میدان تحقیق نہیں ہوا - اکثر مورخ قیاس
کرتے ہیں کہ یہہ معرکہ پرتھ شائر کے علاقہ میں مقام آرڈک میں
ہوا ہوگا - اسی جرنیل کے ملاحوں نے شمالی کنارہ پر پہرتے پہرتے
معلوم کیا کہ برطانیہ جزیرہ ہے ؛

اگریکولا ہی نے جنوبی صوبوں کو شمالی قوموں کی تاخت سے
بچانے کے واسطے قلعوں کی دو قطاریں بطور سد کے بنوادیں -

احوال روما کی سلطنت

ایک سد ۱۲۰ء میں ٹائن سے خلیج سولوی تک تیار کی اور دوسری دو برس کے بعد خلیج فوزث سے خلیج کلائڈ تک تعمیر کی جب ان سدوں سے شمالی قومیں نہ رکیں شہنشاہ اِیڈ رِئن نے ۱۲۰ء میں پہلی سد کے قریب تیسری سد اور اٹھوادی اور وَلم اِیڈ راِئی یعنے سدِ اِیڈ رِئن اُسکا نام رکھا اور اس لحاظ سے کہ قوم پکٹ کے روکنے کے واسطے بنائی گئی تھی پکٹس وآل یعنے پکٹ کی سد بھی کہلاتی رہی۔ شہنشاہ آنٹن نو نائن کے عہد میں اہل روما نے لالیَس اَذبی کَس کے زیر حکم اپنا علاقہ شمال تک بڑھایا اور آئگری کَلا کی دوسری سد کی مرمت کر کے اُسکو اپنے شہنشاہ کے نام سے منسوب کیا۔ مگر اب اُسکو گِریھمز ڈائک یعنے گِریھم صاحب کا بند کہتے ہیں *

جو لوگ سلطنت روما سے برطانیہ کے حاکم ہو کر آئے تھے کئی اُن میں سے قیصر بن بیٹھے چنانچہ شہنشاہ سِیویَرس کے عہد میں آئلبائنس نے بھی یہی حرکت کی اور برطانیہ سے فوج لیکر فرانس میں شہنشاہ سے لڑنے گیا شہنشاہ نے اُسپر فتح پائی اور پھر برطانیہ میں دو صوبہ دار مقرر کئے اور اُنکے علاقے بانٹ دئے لیکن جب برطانیہ میں کیٹلی ڈونئیا والوں کی یورشیں ہونے

لگیں تو وہاں شہنشاہ کو خود جانا پڑا اور وہ خونخوار غنیم پر حملہ کرنے کے واسطے اُن کے پہاڑوں تک پہنچگیا۔ وہ وحشی جو ہتھیاروں میں کٹار اور لوہے کی زنجیر سے لٹکی ہوئی ایک بہاری تلوار رکھتے تھے اور برچھی کے سرے میں گھنٹا لٹکاتے تھے اور چمڑے کی بیڈول سی ڈھال لگاتے تھے روما کی قواعددان اور آراستہ فوج کے مقابلہ کی تاب نہ لاسکے اور بجلد مغلوب ہوگئے۔ سِویرَس نے اُنکے جنگل چھان ڈالے اور انکو غارتگری کی سزا دیکر اِیڈِنبَرا کی سد سے پانچ چھہ گز کے فاصلہ پر پتھر کی سد مستحکم اور اتنی بڑی کھچوا دی جسپر دس ہزار آدمی حفاظت کے واسطے رہ سکیں۔ سِویرَس مطمئن ہوکر جنوب کی طرف چلا ہی تھا کہ کَیلی ڈُونِیَا والوں نے دوبارہ فتنہ اُٹھایا اور یہہ حال سنکر وہ پہر شمال کی طرف پہرا مگر ۲۱۱ء میں مقام یَورْک میں جسکو اُسوقت اِبُورِکَم کہتے تھے مرگیا۔ اور اُسکے بیٹے کَارَاکَالَا نے باپ کی بنائی ہوئی سد کے شمال کا کل علاقہ وہیں کے سرداروں کو دیدیا*

برطانیہ کی تقسیم اہل روما کے عہد میں

اہل روما نے برطانیہ کے چھہ صوبے بنادئے تھے۔

۱۔ بِرِٹَینِیَا پِرَائِمَا یعنے برطانیہ اول۔ اسمیں دریاے ٹیمز اور ضلع گلوسٹر کے جنوب کا کل ملک داخل تھا

۳ - برٹنیا سکنڈا یعنے برطانیہ دوم اس میں ویلز کا صوبہ اور انگلستان کا وہ علاقہ شامل تھا جو دریاے سوزن اور دریاے ڈی کے مغرب میں واقع ہے ٭

۳ - فلیویا سیزاری انسس - اسمیں وسطی اضلاع داخل تھے - یہ قطعہ مربع تھا اور اسکے چاروں گوشوں میں چار دریا واقع تھے یعنے دریاے ڈی کے دہانے اور واش اور سوزن اور ٹیمز ٭

۴ - مئکسی ما سیزاری انسس یعنے قیصریہ کلان - اس صوبہ کے جنوب میں واش اور ڈی دو دریا واقع تھے اور شمال میں ایڈرئن کی سد تھی جو دریاے ٹائن پر بنی ہوئی تھی ٭

۵ - وئلنشئا یعنے ایڈرئن اور انٹونائن کی سدوں کے بیچ کا قطعہ

۶ - وس پیشیا انا - یعنی کئلی ڈونیا - اس صوبہ میں انٹونائن کی سد کا شمالی علاقہ داخل تھا

پہلے چار صوبے بالکل مغلوب ہو گئے تھے - پانچواں صوبہ انگریزی کا نام

لہ فلیویا - شہنشاہ وس پیشئن کے خاندان کا نام ہے - اور سیزاری انسس کے معنے قیصریہ ہیں - روما کے جرنیل جس ملک اور شہر کو فتح کرتے تھے اکثر اسکا پہلا نام مٹا کر دوسرا نام شہنشاہ وقت کے نام پر رکھہ دیتے تھے - چنانچہ انکی علداری میں قیصریہ کئی شہروں کا نام تھا ٭

اور آذبی کس اور سویرس اور تھیوڈوشئس نے کچھ تھوڑا سا فتح کیا تھا اور ان میں سے پچھلے جرنیل نے جو شہنشاہ ویلن ٹینئن کے عہد میں تھا اس علاقہ کا نام اپنے آقا کے نام پر ویلنشیا کہہ دیا تھا چھٹا صوبہ اہل روما نے کبھی فتح نہیں کیا البتہ اُن کی فوج وہاں تک پہنچ گئی تھی +

اہل روما کے اخیر دور میں جو برطانیہ کا حال تھا وہ بہت ہی کم معلوم ہے - اس عرصہ میں بارہ برس تک یہ جزیرہ کسی کا محکوم نہیں رہا جزیرہ نما اسکنڈے نیویا کے بیڑے برطانیہ کے مشرقی کنارہ پر تاخت کیا کرتے تھے اسواسطے ڈائی اوکلیشئن اور میکسیمئن دو قیصروں نے کہ حکومت میں ایکدوسرے کے شریک تھے خاص اُس کنارہ کی حفاظت کے لئے کاراشئس نام ایک افسر مقرر کردیا - یہ شخص ۲۸۸ء میں برطانیہ کا بادشاہ بن بیٹھا اور شہنشاہوں نے بھی اُسکو فرمانروا مان لیا - ۲۹۳ء میں اہل برطانیہ میں سے آئلکٹس نام مقام یوزک میں اُسکو خنجر سے ہلاک کرکے آپ بادشاہ بن گیا مگر تین برس کے بعد شہنشاہ کونسٹنٹئس کلورس سے لڑا اور لڑائی میں مارا گیا - اور برطانیہ میں اہل روما کا پھر تسلط ہوگیا - اس شہنشاہ

نے برطانیہ کی ایک شہزادی ہلینا نام سے نکاح کیا۔ اُس سے ایک بیٹا پیدا ہوا اور وہ قسطنطین اعظم لقب پاکر روما کا قیصر ہوگیا
بندہی ہوئی بات ہے کہ جب کوئی شائستہ تو وہ کسی ناشائستہ قوم پر غالب آتی ہے اُسکے تسلط کے ابتدا کی مضرت انتہا کی منفعت سے بہت کم ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے اہل روم کے آغاز دور میں اہل برطانیہ کے تکلیف کے زمانہ کو اخیر شب کی تاریکی سے تعبیر کرتے ہیں کیونکہ اُسکے بعد جلد نور کا ظہور ہو جاتا ہے۔ غرض پہلی ہی صدی کے اخیر میں دین مسیحی برطانیہ میں پہنچگیا اور بعض آدمی تو یہ کہتے ہیں کہ خود پِیٹرس مقدس اور پَولُوس مقدس نے پہنچایا۔ اہل برطانیہ کو عیسائی ہوجانے کے سبب سے ڈاءِاُوکلیشئن کے عہد میں بہت ایذا پہنچی۔ اول اول سینٹ[1] اَئلبَن نے ۳۰۳ء میں شہر ہَرٹ فَورڈ میں شہادت پائی اور یہہ شہر اُنہی کے نام سے سینٹ اَئلبَن مشہور ہوگیا۔ قسطنطین اعظم کہ یَورک میں پیدا ہوا تھا اُسنے ملک برطانیہ کو مولد سمجھکر اپنے ورود سے عزت بخشی اور وہاں دین مسیحی کی ترویج میں بہت سعی کی غرض اسطرح یہ دین

[1] سینٹ انگریزی میں مقدس کو کہتے ہیں ؛

حال جرمن کی وحشی قوموں کا

برطانیہ میں رائج ہوگیا ٭

اُس زمانہ میں ملک جرمنی اور اُس کے گردپیش کے ملکوں میں کئی وحشی
قومیں آباد تھیں اور اُن میں سے گوتھ اور وینڈل بڑی خونخوار
تھیں۔ یہ لوگ ہمیشہ رُوما کی سلطنت پر تاخت کیا کرتے تھے لیکن
جب اُن کی یورشیں زیادہ ہونے لگیں اہل رُوما نے اپنے ملک کی
حفاظت مقدم سمجھکر برطانیہ سے اپنی فوج بلالی بلکہ خاص برطانیہ
کے جوان بھرتی کرکے فرانس اور بر اعظم یورپ کے اور ملکوں میں
جہاں اُن کی عملداری تھی بھیجدئے۔ اور آخر کو ۴۱۰ء میں قیصر
ہونوریس نے سلطنت کی وسعت خلاف مصلحت جانکر برطانیہ کو اپنی
حکومت سے آزاد کردیا

اہل روما کے دور میں سکوٹ لینڈ اور آئرلینڈ کی کیفیت

اس دور میں ملک سکوٹ لینڈ اور ملک آئرلینڈ کا حال کچھ
معلوم نہیں ہے برگ ہیڈ اور رازڈیک وغیرہ میں اہل رُوما کے
حماموں اور قلعوں کے نشان پائے جاتے ہیں اور اُن سے صاف
ثابت ہوتا ہے کہ اہل رُوما خلیج موری تک پہنچ گئے تھے مگر اُس
خلیج کے شمال میں ایسے گھن کے بن تھے کہ اُس جگہ اُن کی قواعد دانی
اور تدبیر نہ چل سکتی تھی اور اسی سبب سے وہاں کے وحشیوں کو خوب
مغلوب نہ کرسکے ٭

اس دور کے اخیر میں سکوٹ لنڈ کے شمالی اضلاع اور جزیرہ آرکنی اور جزیرہ شٹ لنڈ پر سکنڈی نیویا والوں نے قبضہ کرلیا تہا چنانچہ اُن کی اولاد آج تک وہاں موجود ہے ؛

آئرلنڈ والے بہی سلٹ ہی کی قوم میں سے تہے - اور یہ لوگ برطانیہ والوں سے بہی پہلے برّاعظم سے اُٹہکر آئرلنڈ میں جابسے تہے - اِن لوگوں نے ویلز والوں سے ربط رکہا اور اِن کے ہاں مذہب ڈروئڈ جیسا اصل میں تہا مدت تک باقی رہا ؛

اہل روما کی بدولت انگلستان کی ترقی

رُوما والوں کی بدولت اہل برطانیہ کو اپنے ہی ملک میں سے دولت پیدا کرنے کا ڈہب آگیا یعنے کشتکاری اور اور فن سیکہ گئے - اہل روما نے پتہر کی سڑکیں بنا دی تہیں - اور اِن سڑکوں کو اُن کے محاورہ میں سٹریٹا کہتے تہے - اور انگریزی میں جو بازار کو سٹریٹ کہتے ہیں یہ لفظ اُسی لفظ سے نکلا ہے ؛

اہل رُوما نے برطانیہ میں تجارت کی بہی بنیاد ڈالی تہی اور وہاں کی پیداوار شہر روما میں اور یوروپ کے اور ملکوں میں جو اُنکے قبضہ میں تہے جاکر بکتی تہی - اُس وقت اناج اور ٹین اور چونا اور کھڑیا اور صدف اور موتی یہ مال برطانیہ میں سے وساور چڑہتا تہا - اور وہاں کے گھوڑوں اور کتوں اور مواشی کی بھی بڑی

قدر تھی اور وہاں سے قلعی اور سیسا اور لوہا بکثرت جاتا تھا
اور سونا چاندی کم - برطانیہ میں قیصر کے عصر کے کچھ ہی بعد سونے
کا سکہ بھی چلنے لگا تھا چنانچہ اُس زمانہ کے جو بعض سکے دستیاب
ہوئے ہیں اُنپر ایک چارپایہ کی ایسی تصویر بنی ہوئی ہے جیسی
اہل رُوما کے سکہ پر ہوتی تھی - چونکہ اہل روما اصل میں ایک
جنگی قوم میں سے تھے اس سبب سے جو الفاظ اُن کی زبان سے برطانیہ
میں رائج ہوئے اور اب بھی مستعمل ہیں وہ سپاہیوں کی بول چال
ہے - جو شہر اُنہوں نے برطانیہ میں تعمیر کئے تھے بمنزلہ چھاونیوں
کے بنائے تھے اور بہت مستحکم بنائے تھے - اور اُنکو وہ اپنی زبان
میں کَسٹرا یعنے لشکر کہتے تھے - یہ لفظ اب ہی کئی شہروں کے
ناموں میں کئی صورت سے آتا ہے جیسا چسٹر اور ڈونکاسٹر
وغیرہ میں پایا جاتا ہے کسی کسی شہر کے نام میں کولونیا کا بھی پتا ملتا
ہے اور یہ لفظ اُنکے ہاں بستی کے معنی میں مستعمل تھا شہر باتھ
جس کے لغوی معنی حمام کے ہیں اور وہاں کے پانی سے نہانا دافع
امراض اور صحت افزا ہے اگرچہ اُسوقت اُسکا نام کچھہ اور تھا
لیکن حال میں وہاں سے مدت کے دبے ہوئے تہخانے اور بت نکلنے سے
معلوم ہوتا ہے کہ اُس زمانہ میں بھی لوگ اُس جگہہ نہانے کو جاتے ہونگے فقط

اہل رُوما کے دور کے مشہور واقعات کی فہرست

سیکسن کا دور

سنہ ۴۱۰ء سے سنہ ۱۰۶۶ء تک - ۶۵۶ برس کا حال

پہلا باب

ہپتارکی یعنی سات ریاستوں کا زمانہ

سنہ ۴۱۰ء سے سنہ ۸۲۷ء تک - ۴۱۷ برس کا واقعہ

خونریزی اور انقلاب

برطانیہ والوں کی مصیبت

برطانیہ والے جو اہل رُوما کے ظل حمایت میں بہت امن سے رہتے تھے اُن کی حکومت اُٹھ جانے کے بعد طرح طرح کی آفتوں میں گھر گئے جب سدوں پر کوئی نگہبان نہ رہا شمال کی طرف سے پکٹ اور سکاٹ دونوں قومیں سدوں کو توڑ کر نکل آئیں اور شمالی اضلاع کو لوٹنے لگیں - اور مشرق اور جنوب کی طرف ڈنمارک اور جرمنی کے قزاق جو سمندر کے کناروں پر بستے تھے اور رُوما

کی جہازی فوج سے بھی نہ رکے تب بہ پہیل پڑے اور بے چھوٹے پیندوں کی
ہلکی ہلکی کشتیوں میں بیٹھکر سمندر کی راہ سے دریاؤں پر چڑھے چلے
آئے اور جہاں گئے آگ لگائی اور قتل عام کیا - باہر سے تو یہ آفتیں
ٹوٹ ہی رہی تھیں ملک میں بھی دو فریق ہوگئے - ایک کا سرگروہ
اہل روما میں سے آئمبروشئس ہوگیا - اور دوسرے کا سرپرست
برطانیہ کا شہزادہ وورٹی جرن بن گیا - اُسوقت برطانیہ
کی چھوٹی چھوٹی ریاستوں نے متفق ہوکر اپنا ایک بادشاہ بنالینے
کا ارادہ کیا تھا لیکن اس منصب کے دعویدار اسقدر اُٹھہ کھڑے
ہوئے کہ یہ تدبیر بھی اُن کے حق میں مضر ہوگئی +

سکسن قوم کا برطانیہ میں وارد ہونا

اس تفرقہ کی حالت میں وورٹی جرن نے بحری قزاقوں سے
جنکا ذکر ابھی آچکا ہے مدد چاہی - یہ لٹیرے بڑے قدآور اور خونخوار
تھے - بال اُنکے بھورے اور دراز ہوتے تھے - اور آنکھیں نیلی
اور رنگ ایسا سرخ جیسا انار کا دانہ - جنگ کے مشاق تھے اور برچھی
اور گرز اور تبر اور تلوار اُنکے ہتھیار تھے - شاھان بحر اُنھوں نے
اپنا لقب ٹھیرایا تھا - اوڈن یا ووڈن کو بڑا دیوتا سمجھتے تھے - اور
اُن کی اصطلاح میں ولھلہ یعنے ایوان کشتگان بہشت کا نام تھا
کیونکہ اُن میں سے جو لوگ لڑائی میں کام آتے تھے اُن جانبازوں

کی رُوحیں اُن کے نزدیک اس ایوان میں داخل ہوجاتی تھیں۔ برطانیہ میں اِن لوگوں کے آباد ہونے کی سرگذشت میں کچھ کچھ باتیں ٹھیک بھی ہیں۔ مگراس معاملہ کی اصل روایت مشتبہ ہے اور وہ یہ ہے کہ جیوٹ یعنے اہل جٹ لَئنڈ میں سے ہنجسٹ اور ھوْرسا دو سرداروں کو وَوْرٹی جَرن نے اپنے گروہ کی کمک کے واسطے بلایا اور وہ ضلع کِنٹ میں تَھنِٹ کے کنارہ پرمقام اِبز فلیٹ میں وارد ہوئے۔ لیکن اُنھوں نے وَوْرٹی جَرن کے مخالفوں کو شکست دیکر اُسپر بھی فوج کشی کی۔ اور ۴۴۹ء میں کِنٹ پر قابض ہوکر اپنے بھائی بندوں کولوٹ میں شریک ہونے کے واسطے بُلالیا۔ اہل برطانیہ کا یہ بیان ہے کہ وَوْرٹی جَرن نے ہنجسٹ کی دختر رَوِینا پر فریفتہ ہوکر کِنٹ کا صوبہ اہل جٹ لَئنڈ کو بخش دیا تھا۔ بہرکیف کِنٹ میں ہنجسٹ کے تسلط کے بعد سو برس تک حملہ آور دریاے اِلْب اور دریاے رَائن کے دوآبہ کے ملکوں سے برطانیہ کے جنوبی اور مشرقی کنارہ پر جوق جوق آتے رہے۔ اور قدیم باشندوں کو شمالی اور مغربی پہاڑوں پر بھگا کر اُنکا ملک دبا تے گئے۔ یہ یورش کرنے والے اَینگل اور سَیکسن اور جیوٹ تین گروہوں میں سے تھے *

ہپتارکی یعنی سات ریاستیں جو اِن قوموں نے قائم کی تھیں اُن کے اور اُن کے بانیوں کے نام ذیل میں لکھے جاتے ہیں +

اول - کِنٹ - یہ ریاست ۴۵۵ء میں ہِنجسٹ نے قایم کی تھی +

دوم - ساؤتھ سَکسِنی یعنے جنوبی سَکسِنی - اس کی بِنا ۴۹۰ء میں اِلاَ نے ڈالی تھی - اور اُس میں سَسِکس ورسری کے اضلاع شامل تھے +

سوم - وِسٹ سکس یعنے مغربی سَکسِنی - اس ریاست کو ۵۱۹ء میں سَرڈِک نے قایم کیا تھا - اور سَسِکس کے مغرب اور دریائے ٹیمز کے جنوب کا کل ملک کورن وال کے سوا اُسمیں داخل تھا +

چہارم - اِیسٹ سَکسَنی یعنی مشرقی سَکسِنی - یہ ریاست ۵۲۷ء میں اَرسِن وِن نے قایم کی تھی - اور اُس میں اسِکس اور مِڈل سِکس کے اضلاع داخل تھے +

پنجم - نورتھمبریا - یعنے وہ ملک کہ دریائے ہمبر کے شمال میں دریائے فورتھ تک پھیلا ہوا ہے - یہ ریاست ۵۴۷ء میں آیڈا نے قایم کی تھی +

ششم - اِیسٹ انگلیا یعنے مشرقی انگلیا اس میں

نَوْرْفَکْ اور سَفَکْ اور کیمبرج کے اضلاع شامل تھے۔ اور
یہ ریاست ۵۷۵ء میں اَفَا نے قائم کی تھی ؛

ہفتم ۔ مَرشیَا ۔ یہ ریاست ۵۸۵ء میں کرڈا نے قائم کی تھی ۔
اور انگلستان کے وسطی اضلاع جو دریاے سِوَرن کے مشرق
اور دریاے ٹیمز کے شمال اور دریاے ہمبر کے جنوب میں واقع
ہیں سب اس میں شامل تھے ؛

اہل برطانیہ میں سے جنوبی وِیلز کے بادشاہ آرتھر نے اِن سیکسن
حملہ آوروں کا خوب مقابلہ کیا اور ان کو بارہ شکستیں دیں ۔ شاعروں
نے اُس کی جوانمردی بہت سے راگوں اور قصوں میں بیان کی ہے
کہتے ہیں اُسکے ہاں سنگ مرمر کی ایک گول میز اتنی بڑی تھی کہ ساٹھ
مصاحب اُسکے گرد بیٹھ سکتے تھے ۔ اور مصاحبت اُنہی لوگوں کو نصیب
ہوتی تھی جو میدان کارزار میں اُس کے ساتھ جانبازیاں کرتے تھے ۔
اور اس میز کے مدور بنانے کی یہ وجہ تھی کہ نشست کے وقت کسیکو درجہ
کی شکایت نہو ۔ اس بادشاہ کو ۵۴۲ء میں اُس کے بھتیجے مَوڈرِڈ
نے مار ڈالا اور وہ گلاسٹن بری میں دفن ہوا ۔ اِسی جگہ سے
اُسکا تابوت ہنری دوم کے عہد میں نکلا تھا ؛

ساتوں ریاستوں کے بادشاہ سدا آپس میں لڑا کرتے تھے ۔ اور ہمیشہ

اُن کی حدود میں کمی بیشی ہوتی رہتی تھی جس زمانہ میں جو بادشاہ اپنے ہمسروں پر فایق ہوجاتا تھا وہ بِرِتْوَالْدا یعنے طاقت ور بادشاہ کہلاتا تھا ۔

تنصیر کا دوبارہ شروع ہونا

لڑائیوں کے مخمصہ میں لوگ دین مسیحی کی طرف سے غافل ہوگئے تھے اب اُسکا پھر چرچا شروع ہوا - اور ۵۹۶ء میں پُوپ[1] گِرگری نے قوم سیکسن کو اپنے حلقہ اطاعت میں لانے کا ارادہ کیا - اِس شخص نے رُوما کے نخاس میں سے انگلستان کے کئی لڑکے خریدے اور مذہب کی تلقین کے بعد اُنکو اُنہی کے مُلک میں دین مسیحی پھیلانے کے واسطے بھیجنے کی نیت کی - لیکن پھر یہ ارادہ فسخ ہوگیا - اور اُسنے آگسٹائن کو چالیس راہبوں کے ساتھ انجیل کی منادی کرنے کے لئے برطانیہ میں بھیجدیا - اِن راہبوں کے اطوار میں مورخوں کے اقوال مختلف ہیں کسی نے اُن کو بُرا لکھا ہے کسی نے اچھا جانا ہے اصل میں وہ کیسے ہی ہوں اُنکے جانے کا یہ نتیجہ ہوا کہ رفتہ رفتہ

[1] عیسائیوں میں پادریوں کے کئی درجے ہیں سب سے بڑا مرتبہ اُسقف کا ہوتا ہے اُسکے بعد قِسّیس ہے اور قِسّیس کے بعد خادم - انگریزی میں ان کو بِشَپ اور پِریسٹ اور ڈِیکَن کہتے ہیں - پُوپ جسکے لغوی معنی باپ کے ہیں رُوما کے اُسقف کا خطاب ہے اور اُسکو فرقہ رومن کیتھلک کے عیسائی اپنا شیخ الملۃ سمجھتے ہیں اور پِطرس حواری کا جانشین جانتے ہیں - اُسقف ایک یونانی لفظ کا معرب ہے اور چونکہ انگریز اُسکو لارڈ کے لفظ سے خطاب کرتے ہیں اس سبب ہندوستانی اُسکو لاٹ پادری کہنے لگے ہیں -

سَنکسَن کی قوموں نے بت پرستی چھوڑ کر دین مسیحی قبول کر لیا
کِنٹ کا بادشاہ اِیثل بِرٹ اپنی ملکہ بَرتا کی سعی سے عیسائی ہو گیا
اور بادشاہوں میں سب سے پہلے یہ دین اسی نے اختیار کیا۔ اسکے بعد
کَنٹربَری میں ایک گرجا بن گیا۔ اور یہ مقام اُسوقت سے
آج تک اُسقُف اعظم کا قرارگاہ چلا آتا ہے۔ اِیس سِکس کا بادشاہ
سبَرٹ بھی عیسائی ہو گیا۔ اور وِسٹ منسٹر میں جو اَپُولو[1]
کا مندر بنا ہوا تھا اس بادشاہ نے اُسکو ڈھا کر پِیٹرس حواری
کے نام پر ایک گرجا بنوا دیا۔ چنانچہ اب بھی وہاں ایک گرجا بنا
ہوا ہے۔ اور وِسٹ منسٹر اَیبی[2] اُسکا نام ہے۔ ڈاءِ اَئنا[3]
کے مندر کی جگہ بھی پَولُوس حواری کے نام سے گرجا بن گیا۔
اُس زمانہ میں اِڈوِن بڑا نامور نربِتُو اَلڈا تھا۔ جزیرہ مَاَن
اور جزیرہ اَنگل سی اُسنے فتح کر لیا تھا۔ اور دریائے فُورِث
سے دریائے ہَیمز تک اُس کی سلطنت کو وسعت ہو گئی تھی۔ دریا

[1] اَپُولُو ایک دیوتا کا نام ہے۔ قدیم زمانہ میں اہل یونان اور اہل روما اُسکو مانتے تھے۔ اور علم بلاغت اور نظم و نغمہ و طب وغیرہ کا موجد جانتے تھے اور اُس کو سورج کا دیوتا سمجھتے تھے ؁

[2] لندن میں یہ ایک بڑا عالیشان گرجا ہے اور اُس میں بڑے بڑے بادشاہوں اور بہادروں اور شاعروں اور اور نامی آدمیوں کی قبریں ہیں ؁

[3] اہل رُوما کی ایک دیوی کا نام ہے۔ یہ لوگ چاند کو اُسکا ظہور سمجھتے تھے اور اُنکے ہاں حاملہ عورتیں اُسکی منت مانا کرتی ہیں ؁

فیجوزٹ کے جنوبی ساحل پر اُسنے ایک شہر آباد کیا تھا۔ اور وہ آج تک اُسی کے نام سے اِڈن برگ یعنے اِڈون کا شہر مشہور ہے۔ اس بادشاہ نے عیسائی ہوجانے کے بعد اپنے کل سرداروں کو جمع کیا اور اُنکے سامنے اپنے تبدیل مذہب کی دلیلیں پیش کیں۔ اور اُنہوں نے بڑے دہوم دہام سے قدیم دیوتاؤں کی پرستش چہوڑی یعنے سب سے پہلے اُن کے بڑے مہنت کا ئفی نے اپنے برچھی سے بت کی مورت توڑ ڈالی۔ آگسٹائن کے آنے سے تینتیس ۳۳ برس پہلے کولمبا نام بارہ رفیقوں سے سکوٹ لنڈ میں پہنچ گیا تھا اور اُسنے جزیرہ آئی اُونا میں مذہب کی تلقین کے لئے ایک مدرسہ مقرر کر دیا تھا۔ اور اُسکے مقلدوں نے جو کلڈی یعنے خدا پرست مشہور تھے سکوٹ لنڈ کے اضلاع میں خانقاہیں اور مدرسے بنوا دیئے تھے۔ یہی لوگ رفتہ رفتہ انگلستان میں بھی پہنچ گئے۔ نورتھمبریا کے بادشاہ اِڈون کا جانشین اوسوالڈ جو جلا وطن ہوکر سکوٹ لنڈ میں چلا گیا تھا پھرتا پھرتا آئی اُونا میں جا پہنچا اور وہاں مسائل سے آگاہ ہوکر عیسائی ہوگیا۔ اور جب وہاں سے پھر اِلنڈس فارن

سلہ لنڈس فارن انگلستان کے شمال مشرق میں نورتھمبرلنڈ کے کنارہ پر واقع ہے۔ اسکو جزیرہ کہتے ہیں مگر حقیقت میں جزیرہ نماہے۔ پانی کے چڑہاؤ کے وقت جزیرہ بن جاتاہے ؎

میں اُسنے خانقاہ بنوادی - اور اُس وقت سے یہ مقام پاک جزیرہ
کہلانے لگا - کَلڈی کے عقاید عام عقیدوں سے الگ تھے - اس
سبب سے آگسٹائن کے مقلد اُن کی ترقی میں حارج اور رکل
برطانیہ والوں کو پوپ کے راہ پر لانے میں ساعی ہوئے اور
آخر کو اِنہی کی حکمت اور دانائی غالب آئی اسی وجہ
سے اکثر لاطینی الفاظ جو عبادت سے علاقہ رکھتے ہیں ڈوما کے
راہبوں کی بدولت انگلستان میں رائج ہوگئے ہیں +
رفتہ رفتہ سیکسن کی سات ریاستوں کی تین ریاستیں بن گئیں یعنے
نورتھمبریا اور مرشیا اور ویسیکس - مرشیا کے
بادشاہوں کے اقتدار نے نورتھمبریا کو دبالیا - اِن بادشاہوں
میں سے فقط ایک بادشاہ آوفا کا حال جو اُن کے ہاں مہیب لقب
رکھتا تھا لکھنے کے قابل ہے - اس بادشاہ نے جب ویلز والوں
پر فتح پائی اُن لوگوں کو وہاں کے پہاڑوں پر روک دینے کے لئے
دریائے ڈی کے دہانہ سے رودبار برسٹل تک ایک فصیل
اور اُسکے ساتھ ہی ایک خندق بنوادی - اور ویسیکس کا
بھی بہت سا علاقہ فتح کرلیا - اگرچہ یہ بادشاہ خود متقی نہ تھا لیکن
اُسکی سعی سے کلیسا کو بہت مدد پہنچی - اُسکے بنائے ہوئے ایوان

سات ریاستوں کی تین ریاستیں بن گئیں

اور تمغے اور سکے اُس کی شائستگی کے شاہد ہیں ✦

سات ریاستوں کی تین تو بن ہی چکی تھیں آخر کو اُن تینوں بانوں کی ایک ریاست بن گئی یعنی وِیسٹ سیکس۔ آوفا کی وفات کے وقت بی اَوڈرٹ ایک غاصب اس ریاست پر قابض تھا۔ اس شخص کا نکاح آوفا کی دختر اینڈ برگا سے ہو گیا تھا اس سبب سے اپنے خسر کے بل پر بیٹھا حکمرانی کرتا تھا۔ آوفا کے مرنے کے بعد اینڈبرگا شوہر کو زہر دیکر فرانس میں بھاگ گئی لیکن وہاں سے نکالی گئی۔ اور ناداری سے بھیک مانگنے کے درجہ کو پہنچ گئی۔ اور اسی حال میں ملک اطالیہ کے ایک شہر میں مر گئی اِجبرٹ جو اِس ریاست کا اصل وارث تھا اور چودہ برس سے فرانس کے بادشاہ شارلِمین کے دربار میں رہتا تھا اپنے حریف کا مرنا سنکر انگلستان میں آیا اور مسند حکومت پر بیٹھ گیا اس بادشاہ نے ڈِوَن اور کورن وَل کے لوگوں کو جو قدیم اہل برطانیہ میں سے تھے شکست دی اور برن وُلف جو مرشیا کا تخت غصب سے دبا بیٹھا تھا ۸۲۵ء میں وہ بھی اِس بادشاہ سے شکست کھا کر لڑائی میں مارا گیا۔ اور اُس کی ریاست بھی اُسکے تصرف میں آگئی غرض دریائے ٹیمز کے تمام جنوبی علاقہ پر اِس

بادشاہ کا دخل ہو گیا اور اس کل سلطنت کا انگلینڈ نام رکھا گیا

دوسرا باب

۸۲۷ء سے ۱۰۱۷ء تک ۱۹۰ برس کی کیفیت ۱۵ بادشاہوں کا حال

بادشاہوں کی فہرست مع سال جلوس

نویں صدی

نام	سال جلوس
اِجبرٹ	۸۲۷ء
اِثل وُلف (اِجبرٹ کا بیٹا)	۸۳۶ء
اِثل بالڈ (اِثل وُلف کا بیٹا)	۸۵۷ء
اِثل برٹ (اِثل بالڈ کا بھائی)	۸۶۰ء
اِثل رِڈ اول (ایضاً)	۸۶۶ء
آئلفرڈ (ایضاً)	۸۷۱ء

دسویں صدی

نام	سال جلوس
اِڈورڈ کلان (آئلفرڈ کا بیٹا)	۹۰۱ء

دسویں صدی

نام	سال جلوس
آئتِل سٹئن (اِڈورڈ کا بیٹا)	سنہ ۹۲۵ء
اِڈمنڈ اول (آئتِل سٹئن کا بھائی)	سنہ ۹۴۱ء
اِڈرِڈ (ایضاً)	سنہ ۹۴۶ء
اِڈوی (اِڈورڈ کا بھتیجا)	سنہ ۹۵۵ء
اِڈگار (اِڈوی کا بھائی)	سنہ ۹۵۸ء
اِڈورڈ شہید (اِڈگار کا بیٹا)	سنہ ۹۷۵ء
اِتِل رِڈ دوم کاہل (اِڈورڈ کا سوتیلا بھائی)	سنہ ۹۷۸ء

گیارہویں صدی

اِڈمنڈ دوم آہنین تن (اِتِل رِڈ کا بیٹا)	سنہ ۱۰۱۶ء

آہستہ آہستہ قانون اور انتظام کی درستی قوم ڈین کی طرف سے متواتر خلشیں مقام ونچسٹر میں کہ اُس وقت دارالخلافہ تھا اِجبرٹ کے سر پر تاج رکھا گیا - جو کارِ عظیم اِس تاجدار سے ظہور میں آئے سب اُس کی شجاعت اور دلیری اور استقلال کے شاہد ہیں - نیم شائستہ قوموں کا دستور ہے کہ جس کی شکل و شمائل میں کوئی نئی بات دیکھتے ہیں وہی اُسکا پتا ٹھہرا دیتے ہیں چنانچہ

اِسی لحاظ سے اس بادشاہ کا بھی روشن چشم لقب ہو گیا تھا۔ اسکے
عہد میں ڈینن کی یورشیں ہونے لگیں۔ ابتدا میں یہ لوگ بھی مثل
سیکسن کے جرمنی کے بتوں میں رہتے تھے لیکن جب شارلمین
سے شکستیں کھا کر ڈنمارک میں جا بسے ڈینن کہلانے لگے۔ اگرچہ
سیکسن اور ڈینن ہم قوم تھے مگر سیکسن نے اپنا قدیم مذہب
چھوڑ دیا تھا اس سبب سے ڈینن اُن سے کمال نفرت کرتے
تھے۔ پہلے پہل اِن لوگوں نے ٹینٹ میں دربار ہو کر ۸۳۲ء
تک غارتگری کا ہنگامہ گرم رکھا۔ اسی سنہ میں اُن کو اِجبرٹ
نے ضلع کورن وال میں ہنج ڈاؤن ہِل پر شکست دی اور شکستا
دیگر دوسرے برس مر گیا؛

اِجبرٹ کے بعد اُسکا بڑا بیٹا اِتھل وُلف تخت نشین ہوا۔ یہ بادشاہ
پہلے راہب رہا تھا۔ اس کے ہاں پہلی بی بی آوس برگا سے
جو اُس کے ساقی آوس لاک کی بیٹی تھی چار بیٹے ہوئے اور چاروں
نوبت بنوبت تخت پر بیٹھے۔ یہ بادشاہ اخیر عمر میں رُوما کی یاترا
کو گیا۔ اور سب سے چھوٹے بیٹے آئلفرڈ کو جو پہلے بھی وہاں ہو

لہ رُومن کیتھلک فرقہ کے عیسائی شہر رُوما کی اس وجہ سے تعظیم کرتے ہیں
کہ وہ مقدس پیٹرس کا مدفن اور پوپ کا مسکن ہے۔

آیا تھا اپنے ساتھ لیگیا - اسکی دوسری بی بی جُوڈِث نام فرانس
کے بادشاہ چارلس گنجہ کی بیٹی تھی اور عقد کے وقت اس کی
عمر بارہ برس سے زیادہ نہ تھی - اس بادشاہ کے عہد میں رُوما
میں انگریزوں کی تعلیم کے لئے ایک مدرسہ قایم کرنے کے واسطے
پوپ نے انگلستان کی رعایا پر ٹکس لگایا اور پیٹرز پِنس یعنی پیٹرس
حواری کا پیسا اُسکا نام رکھا - اسی کے عہد میں پادریوں کو گزارہ
کے واسطے رعایا کی آمدنی کا دسواں حصہ ملنے لگا - اور بہر بُدہ
کو ڈینز کے دفعیہ کے واسطے دعائیں مانگی گئیں - یہ بادشاہ
اِسٹ سِکس کے ضلع میں مقام سٹنٹم برج میں مرگیا اور
سَسِکس کے ضلع میں مقام سٹینِنگ میں مدفون ہوا +
اِتھلوُلف کے بعد اِتھل بالڈ تخت نشین ہوا - اس بادشاہ
نے اپنی سوتیلی ماں جُوڈِث سے نکاح کرلیا تھا مگر ونچسٹر کے اسقف
کے سمجھانے سے اُسکو چھوڑ دیا - جُدائی کے بعد جُوڈِث
اپنے باپ کے ہاں چلی گئی - باپ نے بیٹی کو نظر بند رکھا - مگر
وہ آنکھہ بچا کر بالڈوِن کے ساتھ بھاگ گئی - یہ شخص پہلے
بادشاہی جنگل کی نگہبانی اور شکاری جانوروں کی نگرانی پر
مامور تھا - پھر بادشاہ کی عنایت سے فلینڈرز کا

آڈل ہو گیا - واللہ منصور کی بی بی اسی جوڈٹ کی اولاد میں تھی *

اِثِل بَرٹ کی اتنی ہی سرگزشت ہے کہ اُسکے عہد میں ثَنِیٹ پر ڈین کی یورش ہوئی اور ۸۶۶ء میں وہ مر گیا *

اُسکے بعد اِثِل رِڈ اول تخت پر بیٹھا - اس بادشاہ کو ڈین نے بہت دق کیا اور وہ اُن سے کئی بار لڑا - اُن معرکوں میں سے دو لڑائیاں جو مقام اَشِنڈن اور رِمُوڈن میں ہوئی تھیں مشہور ہیں پچھلی لڑائی میں بادشاہ کے زخم آیا اور اُسی میں اُس کی جان گئی اسنے اپنے بھائی اَئِلفرِڈ کو آڈل کا خطاب دیا - اور پہلے پہل انگلستان میں اس خطاب سے وہی مشرف ہوا - اِثِل رِڈ کے عہد میں اول قحط پڑا اور پھر وبا آئی - اور اُس میں آدمی اور مواشی بہت ضائع ہوے - اِس کے عہد سلطنت میں مشرقی اَئنگلیا کے بادشاہ اِڈمنڈ کو قوم ڈین نے مار ڈالا - اور جس مقام میں قتل کیا تھا وہ آج تک بری سینٹ اِڈمنڈ یعنے مقدس اِڈمنڈ کی بستی مشہور ہے *

اِثِل رِڈ کے بعد اَئلفرِڈ اعظم بادشاہ ہوا - اگرچہ اِثِل رِڈ کا

---

۱ چھٹے باب میں دیکھو

بیٹا وارث تخت موجود تھا مگر وِیسِکس کے اُمرا نے اُس کو
کم سنی کے سبب سے فتنہ وفساد کے زمانہ میں بادشاہی کے قابل نہ سمجھا
اور آئلفرِڈ کو بُلا کر ۸۷۱ء میں تخت پر بٹھا دیا۔ تخت نشینی کے
وقت یہ بادشاہ بائیس برس کا تھا اور اس سے کچھ ہی پہلے
مَرسِیا کے ایک امیر کی دختر آلس وِتا نام سے نکاح کر چکا تھا۔ اِسکو
چوبیس برس تک ایسے فکر پیش آئے کہ ایکدن آرام نہ ملا۔ اسپر
بھی اُسنے کبھی ہمت نہ ہاری بلکہ ہمیشہ سختیاں جھیلیں اور بڑے
بڑے کام کئے۔ کہتے ہیں پہلے پہل اُس کے دل میں علم کا شوق اپنی
ماں آوسبرگا کی ترغیب سے پیدا ہوا تھا اُس کے پاس عمدہ جلد کی ایک
کتاب تھی اور اُس میں طلائی کاغذ پر زبان سَکسَن کے اشعار
لکھے ہوئے تھے۔ سب ہی بیٹے اُس کتاب پر غش تھے اسواسطے
اُسنے یہ کہدیا تھا کہ جو لڑکا سب سے پہلے اُسکے پڑھنے کے لائق
ہوجائیگا اُسی کو ملے گی۔ غرض آئلفرِڈ سب بھائیوں پر سبقت
لیگیا۔ اور اُسنے یہ انعام حاصل کیا۔ پھر اُس دن سے مرتے
دم تک اُسکو مطالعہ سے کمال دلبستگی رہی۔ اس کے عہد میں
ڈین کی غارتگریاں حد سے گزر گئیں۔ اور اُن کی دہشت بڑھ
گئی۔ بادشاہ نے ضلع وِلٹ شائر میں مقام وِلٹن میں

ڈین سے شکست کھائی اور پھر اُن سے عہد و پیمان کئے اور بہت سا
روپیہ دیکر وِن ہکس سے اُنکو ٹالا- ڈین نے وہاں سے ہٹ کر
مرشیا اور نورتھمبریا میں ہنگامے برپا کئے- اور بیدردی سے
آتش زنی اور قتل کا بازار گرم رکھا ٭

کئی برس تک ویسیکس کے جنوبی ملک پر آئلفرڈ کا
قبضہ رہا اور اُس نے ایک بڑا آراستہ کرکے اِتنے دن
ڈین کو روکے رکھا مگر چند روز کی خوش اقبالی کے بعد پھر
مصیبت میں گھیر لیا یعنی ۸۷۸ء میں رات کے وقت ڈین کے
سردار گتھرم نے دریائے آئون کے کنارے چپن ہم
ایک شاہی محل کو گھیر لیا - آئلفرڈ وہاں سے بھیس
بدل کر بھاگا اور مقام آتھلنی میں کہ دریائے
پیرٹ اور ٹون کے ملنے سے جزیرہ بن گیا تھا ایک سور چرانے والے
کے ہاں جا چھپا- اور اُس کے رفیق اور لشکر کے آدمی سب متفرق
ہوگئے- اِس بادشاہ کے مورخوں نے یہ سرگزشت ایسے
پیرایہ میں بیان کی ہے کہ مصوروں کو تختہ مشق اور شاعروں کو
ایک مضمون ہاتھ آیا ہے- وہ لکھتے ہیں کہ جس چرواہے کے
گھر میں بادشاہ چھپا تھا ایک بار اُس کی عورت مہمان کے

بھروسے پر روٹیاں سِکتی ہوئی چھوڑ کر اُس سے کہہ گئی کہ اِن کو
دیکھتا رہیو لیکن وہ تو اور ہی دُہن میں بیٹھا تھا اُسکو پروا بھی ہوئی
اور جب وہ عورت پھر کر آئی اور روٹیاں جلی ہوئی پائیں آگ
ہوگئی اور اِس غفلت پر آئلفرِڈ کو سخت ملامت کرنے لگے -
بعض مورخ لکھتے ہیں کہ اُس نے بادشاہ کو مارا اور یہ کہا کہ تو روٹیاں
توڑنے کو تیار ہو جاتا ہے اُن کی خبرداری نہ کرسکا - غرض کئی
مہینے تک یہ بادشاہ چھپا بیٹھا رہا اور خُفیہ خُفیہ اُس کے امیر
اُسکے پاس آتے جاتے رہے اور رفتہ رفتہ اُنہی کی مدد سے
اُسنے جنگ عظیم کی تیاریاں کرلیں اور جب اُسکے ایک سردار ڈِوَن کے
اَرْل نے ڈِینْ پر چھاپا مارکر اُنکے سردار آبّا نام کو شکست
دی پھر آئلفرِڈ نے بھی تاخیر نہ کی - چنگ نواز کا بھیس
بدل کر بے تامل ڈِینْ کے لشکر میں چلا گیا - اور اُن لوگوں کو اپنے
گانے بجانے سے ایسا رجھایا کہ اُنھوں نے اُسکو اپنے سردار
گُتْرَم کے خیمہ میں پہنچا دیا اور کئی دن تک مہمان رکھا - آئلفرِڈ
اس مہلت میں ڈِینْ کی غفلت دیکھ اُن کے منصوبوں سے واقف
ہو آنکھ بچا کر لشکر سے نکل آیا اور وہاں سے آکر اُسنے اپنے
رفیقوں کو سِلْوُڈ کے بن میں طلب کیا - اور وہ اُس کے اشارہ

پر خوشی سے چلے آئے ۔ ۸۷۸ء میں سومرسٹ شائر میں
ایک ریت کے ٹیلے کے نیچے لڑائی ہوئی اور آلفرڈ نے
فتح پاکر ڈین کے لشکر کو گھیر لیا۔ گتھرم نے چودہ دن کے محاصرہ
میں عاجز ہو کر اطاعت قبول کرلی ۔ اور پھر وہ اور اُس کے بہت سے
ساتھی عیسائی ہو گئے۔ آلفرڈ نے برطانیہ کے مشرقی کنارہ پر ایک
قطعہ ٹیمز سے ٹیڈ تک اُن لوگوں کو عطا کر دیا اور اِسی
سبب سے وہ علاقہ ڈین لاگ مشہور ہو گیا ؛
ڈین ۳۳۰ جہازوں میں بیٹھکر ہیسٹنگز کے زیر حکم پھر
کنٹ کے جنوبی کنارہ پر وارد ہوئے ۔ اور تین برس تک غارتگری
کرتے رہے ۔ مگر آلفرڈ اپنی حسن تدبیر سے ہر مشکل میں غالب
آیا ۔ اور ۸۹۳ء میں پھر اُن پر فتحیاب ہوا ۔ اور اِس فتح کے
بعد اُسکے عہد میں ہمیشہ امن رہا
اس بادشاہ نے شروع عہد میں جو جو منصوبے رعایا کی فلاح کے
واسطے سوچے تھے اور فتنہ و فساد کے سبب سے اُن کے اظہار کا موقع
نہ پایا تھا اخیر عہد میں سب پورے کئے ۔ یعنے سمندر کے کنارے
پر اور اندرونی علاقہ میں جہاں جہاں سے دشمن کا خوب مقابلہ
ہو سکتا تھا وہاں مستحکم قلعے بنوا دئے ۔ اور جتنے آدمی ہتھیار باندھ سکتے

رفاہ عام کی تدابیر

تھے ملک کی حفاظت کے لئے اُنکے تین حصے کر دئے - ایک گروہ کو بطور فوج کے شہروں کی نگہبانی سپرد کی اور دوسرے اور تیسرے فریق سے نوبت بہ نوبت جنگ کی خدمت اور زراعت کی مشقت لیتا رہا ✦

یہ بادشاہ علم کی بڑی قدر کرتا تھا - ترویج علم کے واسطے خود عالم بنا - اور اُسنے قانون بنائے اور جاری کئے - اُسکے دربار میں بڑے بڑے مشہور فاضل جمع ہو گئے اور اُس نے آپ بھی کتابیں لکھیں چنانچہ لقمان کی حکایات اور بیڈ مورخ کے لکھے ہوئے مذہبی واقعات کا اُس نے آپ ترجمہ کیا - یہی بادشاہ آکسفورڈ کی یونیورسٹی کا بانی ہوا ہے - اسنے ایک ایسا قانون جاری کیا تھا کہ امیروں کو اپنے بچوں کی تعلیم لازم ہو گئی تھی اس بادشاہ نے اپنی اوقات کے تین حصے کئے تھے - ایک ثلث کاروبار ریاست کے واسطے مقرر تھا - اور ایک ثلث عبادت اور مطالعہ کتب کے لئے معین تھا - اور ایک ثلث میں کھانا پینا سونا اور دل بہلانا سب آ گیا تھا - اُس کے وقت میں گھڑیاں اور گھنٹے نام کو بھی نہ تھے مگر وقت کے اندازہ کے واسطے ایک ایسی شمع روشن رکھتا تھا جو بیس منٹ میں ایک اِنچ پگھل جاتی تھی ✦

کچھ انہی خوبیوں سے اَیْلفرِڈ کو اعظم خطاب نہیں ملا بلکہ یہ استحقاق
اُس کو زیادہ تر اپنے قوانین اور انصاف کی بدولت حاصل ہوا ہے
اُسنے قوانین کا ایک مجموعہ مرتب کیا تھا - اور اُس میں اِیْتلبرٹ
اور آفَا کے عہد کے بڑے بڑے قانون داخل کئے تھے - اور اُنکے
اجرا میں انصاف پر نظر رکھنے سے واردات بہت ہی کم ہوتی تھیں -
وہ قوانین جو آجکل انگلستان میں رائج ہیں اُن کے اکثر اصول
اُسی مجموعہ دانش سے لئے گئے ہیں - چنانچہ جوری[1] کے طور پر جو انگریزوں
کے جرموں کی تحقیقات ہوتی ہے یہ اُنہی اصول کا ایک رکن اعظم
ہے - اسطرح کی تحقیقات سے انگریزوں کو بہت اطمینان رہتا ہے
اور اُن کے جسمانی حقوق کی خوب حفاظت ہوتی ہے - ملک کی تقسیم
کاؤنٹی[2] اور هَنڈرِڈ[3] اور ٹائِذنگ[4] پر اسی بادشاہ کے
عہد میں ہوئی - اور اس تقسیم سے یہ فائدہ ہوا کہ کل ملک کی نگرانی

---

[1] جوری کی شکل یہ ہے کہ جب کوئی انگریز کسی علت میں ماخوذ ہوتا ہے جج بارہ آدمیوں کے سامنے اُسکی تحقیقات کرتا ہے اور اُن کو کل مقدمہ کی کیفیت سنا کر قانون بتا دیتا ہے اور پھر اُن کی رائے پر عمل کرتا ہے یعنے اگر جوری کے نزدیک وہ شخص مجرم قرار پاتا ہے تو اسکو سزا دیتا ہے نہیں تو چھوڑ دیتا ہے +

[2] کاؤنٹی - ایک کاؤنٹ یعنے اَرْل کے علاقہ کو کہتے تھے

[3] هَنڈرِڈ - زبان انگریزی میں سو کو کہتے ہیں اور یہاں شاید اُس سے آزاد آدمیوں کے سو گھر مقصود ہیں

[4] ٹائِذنگ - سے دس گھر مراد ہیں - سیکسن بادشاہوں کے دور میں دستور تھا کہ دس گھروں کے آدمی ایک دوسرے کے رویہ اور چلن کے ضامن رہتے تھے +

اچھی طرح ہونے لگی - اس بادشاہ کا ایسا رعب تھا کہ اُسکے وقت
میں انگلستان میں یہ مثل مشہور تھی کہ جسکا جی چاہے سونے کا زیور
سڑک کے کنارہ درختوں پر لٹکا دے چور کی مجال نہیں جو اُسکو
چھو سکے - ۹۰۱ء میں اِس شہریار نے بَرْکْ شائر کے علاقہ میں
مقام فیرنگ ڈن میں انتقال کیا - اور وِنچسٹر میں
مدفون ہوا ؁

اُسکے بعد اُسکا بیٹا اِڈْوَرْڈ جو اَلڈر یعنے کلان لقب رکھتا
تھا تخت نشین ہوا - سب سے پہلے اسی بادشاہ نے اپنا لقب
شاہ انگلستان مقرر کیا - اس سے پیشتر جتنے بادشاہ گذرے سب
مغربی سیکسنی کے بادشاہ کہلاتے تھے - یہاں تک کہ اَلفرڈ
نے بھی اپنے وصیت نامہ میں اپنے نام کے آگے شاہ مغربی سیکسنی
لکھا ہے - اِڈْوَرْڈ کے چچیرے بھائی اِتھل وَالڈ نے تخت پر
قبضہ کرنا چاہا تھا مگر شکست کھا کر لڑائی میں مارا گیا - اِڈْوَرْڈ
کو کیمبرج کی یونی ورسٹی کا بانی مشہور کرتے ہیں - حالانکہ
وہاں اُس سے تین سو برس پہلے کا ایک مدرسہ مشرقی انگلستان
کے بادشاہ سیبَرٹ کا قائم کیا ہوا موجود تھا - یہ بادشاہ بہت سے
بیٹے اور بیٹیاں چھوڑ گیا ؁

اِڈوَرڈ کے بعد اسکا حرامی بیٹا آتِھل سٹَئن تخت پر بیٹھا اسکے عہد میں بڑی بات یہ ہوئی کہ ڈِین اور سکوٹ نے سازش کرکے فتنہ اُٹھانے کا ارادہ کیا مگر شکست کھاکر بھاگ گئے اس بادشاہ نے اپنی زبان میں بَائبِل[1] کا ترجمہ لکھواکر ایک ایک نسخہ ہر گرجا میں رکھوا دیا - اور سوداگری کی ترقی کا یہ عمدہ طریق نکالا کہ جس تاجر نے دریا کے تین سفر کرلئے اُسکو تِھین[2] کا خطاب دیدیا - اس بادشاہ نے شہر گلوسٹر میں انتقال کیا ؛

اُسکے بعد اِڈوَرڈ کلان کا بیٹا اِڈمنڈ تخت نشین ہوا - اس بادشاہ نے اِلجوا سے شادی کی - اور اُس سے اِڈوِی اور اِڈگاز دو بیٹے چھوڑے - اگرچہ ان لڑکوں کو کم سنی کے سبب باپ کی وفات کے وقت تخت نہ ملا مگر اخیر کو اُن کے حصہ میں آگیا - اِڈمنڈ نے قوم ڈِین کو جو مدت سے ڈربی اور لِسٹر اور نوٹنگھم اور سٹَئم فورڈ اور لنکن پر قابض چلے آتے تھے شکست دیکر پانچوں ضلعوں سے نکالدیا - یہ بادشاہ عین

---

[1] بَائبِل - لغت میں کتاب کو کہتے ہیں اور یہاں اُس سے کتاب آسمانی مراد ہے - اور وہ انجیل و توریت و زبور وغیرہ کا مجموعہ ہے ؛

[2] چھٹا باب دیکھو ؛

عروج کے عالم میں ۹۴۶ء میں رات کو کھانا کھا رہا تھا کہ اسکو لِیاف
نے جو چھہ برس پہلے قزاقی کی علت میں جلاوطن ہو چکا تھا خنجر
سے ہلاک کیا +

اِڈمنڈ کے لڑکے نابالغ اور کم سن تھے اس سبب سے وٹن
یعنے ملک کی اعلی کونسل نے اسکے بھائی اِڈرِڈ کو تخت پر بٹھایا ۔
یہ بادشاہ ایسی مرض میں مبتلا تھا کہ اسکا جسم اور دل دونوں
کمزور ہو گئے تھے ۔ اور اسی سبب سے ریاست کا انتظام وزیروں
کے طور پر ہوتا تھا ۔ ٹرکِٹل کہ پہلے دیوان اعلی تھا اور
پھر کسی خانقاہ کا سرگروہ بن گیا اور ڈنسٹن کہ وہ بھی ایک
خانقاہ کا سرگروہ تھا دونوں کے حال پر بادشاہ کی کمال نظر
عنایت تھی ۔ غرض نو برس سلطنت کرکے ۹۵۵ء میں شہر
ونچسٹر میں مر گیا +

اِڈرِڈ کے بیٹے بھی صغیر سن تھے اِس سبب سے اُسکے بھائی
اِڈمنڈ کا بیٹا اِڈوی جو حسین مشہور تھا تخت نشین ہوا اِس
بادشاہ کی عادتیں بہت خراب تھیں اور اُسکو اپنے منصب
کا کچھہ لحاظ نہ تھا ۔ ڈنسٹن ملک کی حکومت میں پادریوں کا اقتدار
چاہتا تھا اور بادشاہ خارج ہوتا تھا ۔ اِس سبب سے

ڈنسٹن کو اُس سے عداوت ہوگئی تھی - اِس بادشاہ نے اپنی
ایک قریب رشتہ دار اِلجوا نام سے کہ شرعاً اُسپر حرام تھی
شادی کرلی - ڈنسٹن معترض ہوا، ور اس تکرار میں جلاوطن
کیا گیا - مگر کنٹربری کے اُسقف اعظم اوڈو نے اِلجوا کو
بادشاہ سے جدا کرکے آئرلنڈ میں بھجوا دیا - اور جب وُہ
شوہر کے اشتیاق میں وہاں سے چلی آئی اِسی بی رحم اُسقف نے
اُسکو بڑے عذاب سے مار ڈالا - مرسیا اور نورتھمبریا کے باشندوں
نے بادشاہ سے باغی ہوکر اُس کے بھائی اِڈگار کو اپنا حاکم بنالیا
اِڈوی سے کچھ نہوسکا اسواسطے اُسکو دریائے ٹیمز کے جنوبی ضلاع
کی حکومت پر قناعت کرنی پڑی - کہتے ہیں کہ چند روز کے بعد اسی غم
میں مرگیا +

پھر ڈنسٹن کی تجویز سے اِڈگار تخت نشین ہوا - اس بادشاہ کے عہد سلطنت
میں خوب امن و امان رہا - نہ ملک میں کسی نے سر اُٹھایا نہ باہر
سے کوئی غنیم آیا - اِسی سبب سے اُسکو صلح اندیش کہنے لگے - اگرچہ
یہ بادشاہ ضعیف الجثہ تھا مگر دل قوی اور طبعیت زبردست رکھتا
تھا - کل انگلستان اور گرد پیش کے تمام جزیرے اُسکے حلقہ بگوش
تھے - [illegible] دستور تھا کہ ہر سال ملک کے دورہ کو اُٹھتا تھا - اور

ایسا اقتدار رکھتا تھا کہ ایک بار اسی دورہ میں آٹھ بادشاہ
مقام چسٹر میں حاضر ہوئے اور ملاح بنکر اُسکے بجرے کو دریائے
ڈی پر کھینتے ہوئے لے گئے۔ سب پادریوں پر عموماً اور ڈنسٹن
کے حال پر خصوصاً اُس کی کمال نظر عنایت تھی چنانچہ ۹۵۹ء
کا بادشاہ ہوتے ہی اُسنے ڈنسٹن کو انگلستان میں بلاکر
کنٹربری کا اُسقف اعظم مقرر کردیا۔ نورتھمبریا کے علاقہ
میں جو ڈین آباد تھے اُنکے ہاں اِس بادشاہ نے اُنہی کے قانون
جاری رکھے تھے۔ مؤرخ اِس رعایت پر اعتراض کرتے ہیں اور
یہ نہیں دیکھتے کہ اُسنے اپنے ہی درباریوں میں سے دو شخصوں کو
وہاں کا حاکم بنادیا تھا اور اس تدبیر سے ڈین کا زور گھٹا دیا
تھا۔ ویلز والوں سے جو خراج میں نقد روپیہ دیتے تھے اس
بادشاہ نے ہر سال تین سو بھیڑیوں کے سر لینے ٹھیرا لئے۔ اور
اس انتظام سے چار برس کے اندر وہاں کے جنگلوں میں بھیڑیوں
کا پتا نہ رہا۔ اِسی کے عہد میں کل انگلستان میں وزن اور پیمانے
یکساں ہوگئے تھے۔ اس بادشاہ نے دو بیٹے چھوڑے پہلے بی بی
اِنفلِڈ اسے اِڈورڈ اور دوسری بی بی اِلفرڈا سے اِتِل رِڈ۔
باپ کے مرنے کے بعد دونوں میں تکرار ہوئی مگر ڈنسٹن نے

اپنی حکومت کے دباؤ سے اِڈوَرڈ کو بادشاہ بنا دیا۔ تاج تو اُس کے ہاتھ آیا مگر اس قصہ میں سر گیا۔ تخت پر بیٹھے پورے چار برس نہوئے تھے کہ ڈورسیٹ شائرمیں شکار کھیلتا ہو قلعہ کورف کے پاس جانکلا اور اُس قلعہ میں اکیلا اپنی سوتیلی ما اِلفرڈا سے ملنے چلا گیا۔ اُسکو اپنے بیٹے کے بادشاہ ہونے کی تمنا چلی ہی آتی تھی اُسنے یہ موقع ہاتھہ سے نہ دیا۔ جب بادشاہ رخصت ہوکر باہر آیا اور گھوڑے پر سوار ہوکر شربت پینے لگا۔ پیالہ مُنہ سے لگاتے ہی اِلفرڈا کے نوکرنے پیچھے سے آکر خنجر مارا اور اسطرح مارے جانے سے شہید اُسکا لقب ہوگیا ✦

اس واقعہ کے بعد اِلفرڈا کی مراد کے موافق اِیثل رِڈ بادشاہ تو ہوگیا مگر رعایا کے دلوں کو مسخر نہ کرسکا۔ ملک میں قحط اور وبا کی آفت ٹوٹ ہی رہی تھی۔ ڈِین کی غارتگریاں شروع ہوجانے سے یہہ بلا دوبالا ہوگئی۔ مورخونے اس بادشاہ کا مجہول نام رکھا ہے اور سچ رکھا ہے۔ کیونکہ اسی موقع پر اُسنے ڈِین کے مقابلہ سے پہلوتہی کیا اور اُنکو روپیہ دیکر ٹالا۔ اور روپیہ کے وصول کرنے کی یہ شکل نکالی کہ ہر ھائڈ[1] زمین پر آٹھہ آنہ سالانہ ٹکس لگا دیا اور ڈین گلڈ اُسکا نام رکھا۔ اِنگلستان کی رعایا پر۔

---

[1] ھائڈ کی مقدار میں اختلاف ہے کوئی ساٹھہ ایکڑ کا قطعہ کہتا ہے کوئی اسّی ایکڑ بتاتا ہے کوئی سو ایکڑ بیان کرتا ہے ✦

وٹن کی منظوری بغیر پہلی چٹی بھی پڑی تھی مگر پادری اُس سے بری رہے تھے۔ سمندر کے قزاق اس تدبیر سے کب ٹلتے تھے روپیہ کی چاٹ پر اُن کی دہاڑیں آنے لگیں۔ جب ایتل رڈ آفتوں میں گھر گیا تو اُسنے بیوقوفی کے راہ سے ڈین کا قتل عام ٹھان لیا۔ اور ۱۰۰۲ء میں نومبر کی چودھویں تاریخ کہ عیسائیوں کے ہاں عید کا دن تھا یہ ارادہ پورا کیا۔ اس ہنگامہ میں ڈنمارک کے بادشاہ سٹین کی بہن بھی قتل ہوئی۔ یہ خبر سنکر اُس کی آنکھوں میں خون اُتر آیا۔ اور جوش میں آکر اُسنے انگلستان کے کنارہ پر کئی حملے کئے۔ اور آخر کو آکسفورڈ اور ونچسٹر کا علاقہ چھین لیا۔ ۱۰۱۳ء میں پہلے مقام باث میں اور پھر لندن میں سٹین کے بادشاہ ہوجانے کا اعلان کیا گیا۔ ایتل رڈ بھاگ کر اول جزیرہ وائٹ[۱] میں پہنچا۔ پھر وہاں سے نورمنڈی میں کہ اُس کی دوسری بی بی اما کا وطن تھا چلا گیا۔ سٹین بادشاہ ہوکر تین ہفتہ کے بعد مرگیا اور جو ملک فتح کیا تھا اپنے بیٹے کنٹیوٹ کو دے گیا مگر انگلستان والوں نے ایتل رڈ کو بلا کر اُس کی ایسی مدد کی کہ کنٹیوٹ کو ایتل رڈ کی طرح بسامانی کے ساتھ بھاگنا پڑا۔ لیکن جاتے جاتے یہ ظلم کر گیا کہ جو لوگ قوم سیکسن میں سے

[۱] حقیقت میں اب یہ جزیرہ نہیں ہے پہلی کسی زمانہ میں ہوگا۔

بطور اول کے اُس کے ساتھہ تھے اُن کے ہاتھہ اور ناک کان کاٹ ڈالے

اِثِل رِڈ نے کامیاب ہو کر اپنی رعایا میں سے ڈین کو قتل کرنا شروع کیا - اور اسی سبب سے پھر اُن کی یورش ہونے لگی کَنیُوٹ نے سَنڈوِچ کے بندرگاہ پر لشکر آ جمایا - اور وہاں سے آگ لگاتا ہوا اور قتل کرتا ہوا دار الخلافہ کی طرف چلا - مگر اُس کی پہنچنے سے پہلے اِثِل رِڈ مر گیا - اور تخت اُسکے بڑے بیٹے اِڈمَنڈ کو مل گیا - اِثِل رِڈ نے دو نکاح کئے تہے - پہلی بی بی اِلفلِدا سے اِڈمَنڈ اور اِڈوِی اور اَثِل سٹَن تین لڑکے - اور دوسری بی بی اِمّا سے جو نورمَنڈی کی ڈیوک رِچرڈ کی دختر تھی اِڈوَرڈ اور اَلفرِڈ دو لڑکے چھوڑے

اِڈمَنڈ جسکا آہنیں تن لقب تھا سات مہینے تک ڈین کا خوب مقابلہ کرتا رہا - اس عرصہ میں کَنیُوٹ نے لندن پر دو حملے کئے اور دونوں وار خالی گئے - آلکار دریائے سیوَرن کے ایک جزیرہ میں دونوں کی ملاقات ٹھیری اور یہ تصفیہ ہوا کہ سلطنت کے دو حصے ہو جاویں - یعنی دریائے ٹیمز کے جنوبی اضلاع مٹنگسن کے پاس رہیں اور شمالی اضلاع پر ڈین اپنا قبضہ رکھیں - مگر ڈین گلڈ دونوں علاقوں سے وصول

ہوا کرے۔ اور جسقدر روپیہ ہاتھہ آئے سب ڈین کے جہازوں پر صرف کیا جائے۔ بعض مورخ یہ بھی لکھتے ہیں کہ جزیرہ مذکور میں دونوں بادشاہ تنہا باہم لڑے تھے۔ اس عہد و پیمان کے مہینا بھر بعد اِڈمنڈ مرگیا۔ اور کنٹیوٹ کل انگلستان کا مالک ہوگیا۔ اِڈمنڈ کی موت کا سبب تحقیق نہیں۔ اس بادشاہ نے اِڈورڈ اور اِڈمنڈ دو لڑکے چھوڑے ؛

ہمعصر بادشاہوں کی فہرست

شاہان فرانس

نام	سال وفات	نام	سال وفات
شارلمین شہنشاہ	۸۰۰ء	را اول	۹۲۳ء
لوئی اول	۸۱۴ء	لوئی چہارم	۹۳۶ء
چارلس گنجا	۸۴۰ء	لوئیر	۹۵۴ء
لوئی دوم	۸۷۷ء	لوئی پنجم	۹۸۶ء
لوئی سوم	۸۷۹ء	ہیوکیپٹ	۹۸۷ء
چارلس فربہ	۸۸۴ء	روبرٹ اول	۹۹۶ء
چارلس سادہ لوح	۸۹۸ء		

تیسرا باب

ڈین کا دور

سنہ ۱۰۱۷ء سے سنہ ۱۰۴۲ء تک ۲۴ برس کا حال تین بادشاہوں کی سرگزشت

نام بادشاہ		سال جلوس
کَنیُوٹ	(سُئین کا بیٹا)	سنہ ۱۰۱۷ء
ہَیرَلڈ	(کَنیُوٹ کا بیٹا)	سنہ ۱۰۳۶ء
ہَارڈی کَنیُوٹ	(ہَیرَلڈ کا سوتیلا بھائی)	سنہ ۱۰۳۹ سے سنہ ۱۰۴۲ء تک

سلطنت انگلستان کا سَیکسن اور ڈین میں تقسیم ہوجانا

کَنیُوٹ نے بادشاہ ہوتے ہی تخت کے کل دعویداروں کی خلش اسطرح مٹائی کہ اِثل رِڈ کے تین بیٹے جو زندہ تھے اُن میں سے اِڈوی کو قتل کیا۔ اور اِڈوَرڈ اور آئلفرِڈ نے بھاگ کر نوَرمنڈی میں پناہ لی۔ مگر اِن کی ما اِمّا نے بادشاہ سے نکاح کرلیا۔ رہے اِڈمنڈ آہنیں تن کے چھوٹے چھوٹے بیٹے اُنکو پہلے سُئیڈن میں پھر وہاں سے ملک ہنگری میں بھجوادیا

اور اُن میں سے اِڈمنڈ جوان ہوکر اُسی ملک میں مرگیا - کنیوٹ
نے پہلے ریاست کے چار حصّے کرکے ضلع وِسِکس خاص
اپنے زیرِ حکم رکھا تھا - لیکن جب نائبوں کی طرف سے دغا کا اندیشہ
ہوا کل ملک اپنے اختیار میں لے لیا ۔

یہ بادشاہ سنگسن رعایا کو اپنی سلطنت سے مانوس کرنا چاہتا تھا
اِسی تمنا میں اُس نے قوم ڈِین کی سپاہ کو جو اُس کے ساتھ آئی
تھی بہت سا انعام دیکر رخصت کیا - اور اُن میں سے فقط تین ہزار
سپاہیوں کو خاص اپنی جان کی حفاظت کے لئے رکھ لیا - مگر اُن کو
بھی ایسے سخت قواعد کا پابند رکھا کہ سنگسن کے ستانے کی جرأت
نہ کرسکیں - ایکبار اس بادشاہ نے کسی سبب سے غصہ میں آکر ان میں سے
ایک سپاہی کو مار ڈالا - اور پھر اُنکے آگے تاج اور عصای شاہی الگ
رکھ کر کہا کہ میرے واسطے سزا تجویز کرو لیکن وہ سب خاموش کھڑے
رہے اور اُسنے آپ اپنے اوپر معمولی مقدار سے نو گنا جرمانہ کیا
اس بادشاہ کے درباری جو حد سے زیادہ اُس کی خوشامد کرتے
تھے اُن کی تنبیہ کے واسطے اُس نے ساؤتھ ہیمٹن میں جوار
کے چڑھاؤ کے وقت سمندر کے کنارہ کرسی پر جلوس فرما کر لہروں کو
پرے ہٹ جانے کا حکم کیا - پانی اُس کے کہنے سے کب رک سکتا تھا -

جب وہ بڑھتے بڑھتے پانو تک آن پہنچا۔ اُسوقت ترش رو ہوکر درباریوں کو جھڑکا اور آگاہ کیا کہ دنیا کے ضعیف بادشاہ کی قوت کو شہنشاہ عالم کی قدرت کاملہ کے برابر جاننا بڑی گستاخی اور کمال بی ادبی ہے۔ غرض ایسی ہی ایسی باتوں سے لوگ اسکو گریٹ یعنی اعظم کہنے لگے۔

یہ بادشاہ انگلستان کے سوا نورْوِی اور سویڈن اور ڈِنمارک پر بھی حکمرانی کرتا تھا۔ اور کہتے ہیں اُس نے سکوٹ لنڈ کے بادشاہ مَلکم کو اپنا تابع کر لیا تھا۔ اُس زمانہ کے رواج کے موافق اس بادشاہ نے بھی بڑھاپے میں پارسائی اختیار کی۔ یعنے خانقاہوں کے لئے بہت کچھ وقف کیا۔ اور گرجا بنوائے اور جن لوگوں کو قتل کیا تھا اُنکی روحوں کو ثواب پہنچانے کے واسطے پادریوں کو روپیہ دیکر نمازیں[1] پڑھوائیں اور دعائیں منگوائیں

---

[1] پوپ کے مقلد یعنے فرقہ رُومن کیتھلک کے عیسائی یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ جو گناہ انسان کی سرشت میں ہے وہ مسیح پر ایمان لانے سے اور اُسکے جہان کے گناہوں کے واسطے مصلوب ہونے سے بخشا جائیگا مگر وہ گناہ جو آدمی سے انجیل کی واقفیت کے بعد دیدہ و دانستہ سرزد ہوتے ہیں اُنکی سزا بھگتنے کے واسطے اُسکی روح کو ایک جگہہ جانا ہوتا ہے جسکو اُن کی اصطلاح میں پرگٹری یعنے پاک صاف ہونے کا مقام کہتے ہیں اور جب وہ روح پاک صاف ہو جاتی ہے تو اُسکو بہشت نصیب ہوتا ہے۔ اسی لئے لوگ مردہ اور زندہ دونوں کی روحوں کو پرگٹری کی سزا سے بچانے کے واسطے گرجاؤں میں روپیہ دیکر دعائیں منگواتے ہیں اور نمازیں پڑھواتے ہیں

اور ہاتھہ میں عصا لئے ہوئے زائروں کی شکل بناکر خود رُوما میں زیارت کو گیا اور وہاں پوپ سے درخواست کرکے یہ بات ٹہرائی کہ جو انگریز زیارت کو آئیں وہ سخت محصول جو اوروں سے وصول کئے جاتے ہیں اُن سے نہ لئے جائیں۔ اس بادشاہ نے ملک ڈِنمارک میں بھی دین مسیحی جاری کیا۔ اور وہ ۱۰۳۵ء میں شفٹس بری میں مرگیا اور ونچسٹر میں مدفون ہوا۔ اُسکے ہاں سِیْنَ اور ھَیْرَلْڈ دو بیٹے پہلی بی بی سے تھے اور ایک بیٹا ایک بیٹی دو بچے دوسری بی بی اِمّا یعنے اِثَل رِڈ کی بیوہ سے پیدا ہوئے تھے۔ اِمّا کا بیٹا قوت جسمی کے سبب ھَارڈِی کنیوٹ یعنی قوی کنیوٹ کہلاتا تھا۔ سِیْنَ کو نَوْرْوِی کی حکومت ہاتھہ آئی۔ اور ھَیْرَلْڈ انگلستان پر قابض ہوگیا۔ اور ھَارڈِی کنیوٹ کو ڈِنمارک کی سلطنت پر قناعت کرنی پڑی ؎

کنیوٹ کی خواہش کے موافق انگلستان کی سلطنت ھَارڈِی کنیوٹ کو ملنی چاہئے تھی۔ مگر ھَیْرَلْڈ نے جسکو خرگوش پا کہتے تھے ۱۰۳۶ء میں یکایک تخت پر قبضہ کرلیا۔ اور آکسفورڈ میں وِٹَن نے متفق ہوکر کل ملک کو دو شہزادوں میں اسطرح تقسیم کردیا کہ لنڈن اور اور اضلاع جو دریائے ٹیمز کے شمال میں واقع تھے ھَیْرَلْڈ

کے قبضہ میں رہے اور شیمز کا جنوبی علاقہ ھارڈی کنٹیوٹ
کے حصہ میں آیا۔ مگر اس شہزادہ نے ڈنمارک میں اوقات ضایع
کی اور انگلستان کی سلطنت کا انتظام اپنی ما اِمَا اور ویسٹ سیکس
کے آرل[1] گوڈون کے طور پر چھوڑا۔ اِسی اثنا میں اِتھل ریڈ
کا بیٹا اڈورڈ سلطنت کے دعوی سے ساؤتھ آمپٹن میں وارد
ہوا اور مقابلہ میں فوج کثیر دیکھ کر اُلٹا پھر گیا۔ اُسکے جاتے ہی
ھیرلڈ نے اُسکے بھائی آلفریڈ کے نام اِمَا کا خط بھجوا کر نورمنڈی
سے بلوا لیا۔ اور مقام ایلی میں افسران شاہی نے اُس کی
آنکھیں نکال ڈالیں اور وہ اس صدمہ سے مرگیا۔ اِمَا بیٹے پر
یہ ستم دیکھ کر فلانڈرز کے کاؤنٹ[1] بالڈون کے ہاں چلی
گئی ھیرلڈ نے آکسفورڈ میں انتقال کیا اور ونچسٹر
میں مدفون ہوا +
ھارڈی کنٹیوٹ بہت سے جہاز لیکر انگلستان پر چلا تھا کہ رستے
میں اُسکو ھیرلڈ کے مرنے کی خبر ملی۔ اور وہ انگلستان میں پہنچے

---

[1] جس امیر کو انگلستان میں آرل کہتے ہیں برّاعظم یوروپ میں اُس کا نام
کاؤنٹ ہے +

ہی تخت پر بیٹھ گیا۔ لیکن بادشاہ ہوتے ہی اُسنے رعایا پر ٹیکس لگایا اور اُن کو ناخوش کر دیا۔ اِس بادشاہ نے ہیرلڈ کی نعش قبر میں سے نکلوائی۔ اور سر کٹوا کر دھڑ ٹیمز میں ڈلوا دیا۔ یہ بادشاہ اول گوڈون کو آلفرڈ کی قتل میں شریک سمجھ کر اُس سے بیزار ہو گیا تھا مگر جب امیروں نے اُس کی بیگناہی کی گواہی دی تو پھر صاف ہو گیا۔ اِس عنایت کے عوض گوڈون نے ایک جہاز جسکے دو سے پر سونا چڑھا ہوا تھا بادشاہ کی نذر کیا۔ اِس جہاز میں اَسّی سپاہی سوار تھے اور بڑی زرق برق کی پوشاک پہنے ہوئے تھے

اس بادشاہ کی مدت سلطنت میں کوئی مشہور واقعہ نہیں ہوا لیمبتھ میں ایک امیر کی شادی میں گیا تھا کہ وہیں پیام اجل پہنچا اور اُس کی نعش ونچسٹر میں آکر دفن ہوئی ٭

شاہان ہمعصر

سکوٹ لینڈ

نام	سال جلوس
ڈنکن اول	۱۰۳۴ء
میکبتھ	۱۰۴۰ء

فرانس

نام	سال جلوس
ہنری اول	۱۰۳۱ء

چوتھا باب

خاندان سیکسن کی بحالی

سنہ ۱۰۴۱ء سے سنہ ۱۰۶۶ء تک - ۲۵ برس کی سرگزشت - دو بادشاہوں کا حال

نام		سال جلوس
اڈورڈ عابد	(اِثل رِڈ کا بیٹا)	سنہ ۱۰۴۱ء
ھیرلڈ	(اَرل گوڈون کا بیٹا)	سنہ ۱۰۶۶ء

اِڈورڈ کی سلطنت کی ابتدا اور ساکنان نورمنڈی کے حال پر اُسکی نظر عنایت

ھارڈی کنٹیوٹ کی وفات کے وقت اُسکا سوتیلا بھائی یعنی اِثل رِڈ کا بیٹا اِڈورڈ - انگلستان میں موجود تھا اس سببسے گوڈون کی حمایت سے وُہی بادشاہ ہوگیا حقیقت میں اِڈمنڈ آہنیں تن کا بیٹا اُس سے زیادہ مستحق تھا مگر لوگوں کو حق سے کیا بحث تھی وہ تو خاندان سیکسن کی بحالی پر غش تھے - اِسی اشتیاق میں سبنے اِڈورڈ کا تخت نشین ہونا ایسا غنیمت جانا کہ اپنے نقصان کی بھی پروا نہ کی - اُسوقت گورنمنٹ نہایت مفلس تھی - اِس سببسے اِڈورڈ نے شاہی خزانہ بھرنے کے واسطے وہ جاگیریں جو اُس سے پہلے بادشاہ عطا کرگئے تھے ضبط کرلیں

اور کسی نے دم نہ مارا۔ اِسی طرح اپنی مادر مہربان اَماکی جمع کی ہوئی دولت بھی اُس سے چھین لی۔ یہ بادشاہ کہ تخمیناً چالیس برس کی عمر میں تخت پر بیٹھا ستائیس برس نورمنڈی کے دربار میں رہا تھا۔ اور چونکہ جوانی کے عالم میں اُس کو وہاں کے لوگوں سے اخلاص ہو گیا تھا اس سبب سے اُنپر خاص عنایت رکھتا تھا۔ اُنہی دوستوں کو اُسنے اپنی گورنمنٹ میں کئی بڑے بڑے منصب اور عہدے عطا کئے۔ اِن لوگوں کے آجانے سے انگلستان میں فرانسیسوں کی زبان اور چال ڈھال کا ایسا اثر ہوا کہ وکلا دستاویز اور پادری خطبے اُنہی کی زبان میں لکھنے لگے*

گوڈون کی سرکشی

نورمنڈی کے سرداروں پر بادشاہ کی نظر عنایت دیکھکر انگلستان کے امیروں کو رشک پیدا ہوا۔ اور سب سے پہلے گوڈون نے سر اُٹھایا۔ حال آنکہ اِس امیر کی بیٹی اِڈِتھ بادشاہ سے بیاہی تھی اور بیٹے بھی معزز عہدوں پر ممتاز تھے مگر اُس کے دماغ میں ایسا خلل آیا کہ نہ رشتہ داری کو جانا نہ احسان کو مانا سب حقوق بالائے طاق رکھکر علانیہ باغی ہو گیا۔ بنیاد فساد کی یہ ہوئی کہ نورمنڈی کا ایک امیر یُوسٹس نام بادشاہ کا بہنوئی انگلستان میں آیا تھا۔ جب وہ پھر کر جانے لگا تو اُسکے ہمراہیوں میں اور

شہر ڈووَر کے باشندوں میں تکرار ہو کر تلوار چل گئی - بادشاہ نے گوڈون کو حکم دیا کہ یہ شہر تمہارے علاقہ میں ہے وہاں کے لوگوں کو اس گستاخی کی سزا دو - مگر بجاے سزا دینے کے وہ خود مقابلہ کو آمادہ ہو گیا لیکن لڑائی نہونے پائی - اور اس مقدمہ کا انفصال وٹن کی راے پر منحصر رہا - کونسل کے جمع ہوتے تک گوڈون کا سارا لشکر اُسے اکیلا چھوڑ کر چلا گیا - اور وہ بے بس ہو کر فلَنڈرز میں پناہ گیر ہوا - بادشاہ نے ملکہ اِڈِث کی جاگیر ضبط کر لی - اور اُسے ایک ایسے مکان میں نظر بند کیا جہاں عورتیں دنیا سے ہاتھ اُٹھا کر بیٹھ رہتی تھیں - اور بادشاہ کی بہن اِن دختران نمد پوش کی رئیسہ تھی +

نورمنڈی کے ڈیوک ولیم کا انگلستان میں آنا +

اس بغاوت کے آغاز میں اِڈوَرڈ نے نوَرمنڈی کے ڈیوک[۱] ولیم سے مدد چاہی تھی - اور جو وقت وہ جہاز کا بیڑا لیکر

[۱] انگلستان میں پانچ درجہ کے امیر ہوتے ہیں یعنی ڈیوک اور مارکوئس اور آرل اور وائکاؤنٹ اور بیرن - ڈیوک بعد ولیعہد کے سب سے اعلے درجہ کے امیروں کا خطاب ہے اور شہزادوں کو اور اور لوگوں کو بذریعہ فرمان شاہی عطا ہوتا ہے مگر براعظم یوروپ میں بعض ریاستوں کے فرمانروا بھی ڈیوک کہلاتے ہیں اصل میں یہ لفظ لاطینی زبان کا ہے اور سردار اُس کے معنے ہیں اِس منصب کی عورت یا ڈیوک کی بی بی ڈچس کہلاتی ہے +

انگلستان کے ساحل پر پہنچا تو مدد کی ضرورت نرہی تھی۔ لیکن وہ جہاز سے اُتر کر اپنے سرداروں سمیت انگلستان میں داخل ہوا ۔ اَڈوَرڈ نے حق مہمانی جیسا کہ چاہئے ادا کیا۔ اور کہتے ہیں کہ اُسی کو وارث تخت بھی ٹھیرادیا۔ انگلستان میں آکر وِلیَم نے نَوْرْمَنْڈِیْ کا نقشہ جما ہوا پایا۔ جسطرف سے گزرا اپنے ہی ملک کی بولی سنی اور ڈُوَوَز اور کَنْٹَرْبرِیْ اور اور بڑے شہروں میں اپنے ہی ملک کے سپاہی بھرے ہوئے پائے اور انکے علاوہ اُسکو ایسے ہی آثار اور بھی نظر آئے ؛

گوڈون جو عاجز ہوکر فلَنْڈَرْز میں بھاگ گیا تھا دوسرے برس پھر انگلستان میں چلا آیا۔ اور بادشاہ نے سٹِگَنْڈ نام ایک بڑے فطرتی اور بلند نظر پادری کی صلاح پر چلکر اُس سے صلح کرلی مگر گوڈون انگلستان میں آکر چند روز میں مرگیا۔ اور اُسکا علاقہ اور خطاب اُس کے بیٹے ھَئرلڈ کو مل گیا۔ بادشاہ کو اِس نئے حریف کی قوت کی ترقی سے خوف پیدا ہوا۔ اسواسطے اُس نے مشرقی آنْگلِیَا کی حکومت کہ پہلے وہاں کا حاکم ھَئرلڈ تھا آَئلْفگار کو عطا کی۔ اور اس کے سبب سے جنگ پیدا ہوئی۔ ھَئرلڈ نے آئلفگار کو ویلز میں بھگا دیا مگر انجام کار وہ اپنے منصب

قایم ہوگیا۔ وِیلز میں فتحیں پانے اور نورتھمبرلینڈ میں اپنے بھائی توسٹِج کے آرل مقرر ہوجانے سے ہیرلڈ کا اقتدار بہت ہی بڑھ گیا۔ ساکنان وِیلز کی طبیعت کی سرکشی کو اُسنے یہاں تک دبایا کہ جب اُس نے آوفا کے بند سے مشرق کی طرف قدم رکہنے پر انکا دست راست اُڑا دینے کا قانون جاری کیا تو بہی کسی نے سر نہ اُٹھایا *

لوگوں کو اِڈورڈ کے لاولد ہونے سے اُسکے بعد تخت نشینی کی بابت فتنہ برپا ہونے کا اندیشہ تہا۔ اِسلئے اُس نے کونسل کے مشورہ سے اِڈمنڈ آئرنسائیڈ کے بیٹے اِڈورڈ کو ملک ہنگری سے بلایا۔ اور وہ آگنیٹا اپنی بی بی اور مارگرٹ اور کرسٹینا دو لڑکیوں اور اِڈگار ایک لڑکے کو ساتہہ لیکر چلا آیا مگر آتے ہی مرگیا۔ اِسی اثنا میں ہیرلڈ کا جہاز نورمنڈی کے کنارہ پر ٹوٹ گیا۔ اور ولیم نے اُسکو گرفتار کرکے اُس سے اِڈورڈ کے بعد اپنے تخت نشین ہونے کے باب میں سعی کرنے کی سخت قسم لے لی *

اِڈورڈ پینسٹھہ[۶۵] برس کی عمر میں ۵ جنوری سنہ ۶۶ء کو مرگیا اور وِسٹ منسٹر کے گرجا میں دفن ہوا یہ گرجا اُسی نے تعمیر کیا

تھا - اور پہلے اُس کی جگہہ ایک گرجا پیٹرس حواری کے نام سے بنا ہوا تھا - رُومن کیتھلک کے فرقہ نے اس بادشاہ کی وفات کے سو برس بعد اُسکا نام ولیوں کی فہرست میں داخل کیا - اور پارسائی کے سبب سے عابد اُسکا لقب ٹھیرا دیا - اِس کے عہد حکومت میں رعایا کو دو بڑے فائدے ہوئے - ایک تو اُس نے مجموعہ قوانین مرتب کیا اور پہلے قانونوں میں جتنی اچھی باتیں تھیں سب اُس میں درج کیں دوسرے ایک بار قحط اور وبا کی حالت میں کہ مواشی بہت مرتے تھے ڈین گلڈ - ٹیکس معاف کر دیا ❊

ہیرلڈ کا بادشاہ ہونا

اِڈورڈ کے بعد کونسل نے گوڈون کے بیٹے ہیرلڈ کو تخت پر بٹھایا - اور اِڈمنڈ آئرن سائڈ کے پوتے اِڈگار کو خردسالی کے سبب سے اُس فتنہ و فساد کے زمانہ میں بادشاہی کے لایق نہ سمجھا مگر اُسکو بھی آنسو پونچھنے کے واسطے آکسفورڈ کا آرل بنا دیا - ہیرلڈ کو ایک دن بھی چین سے سلطنت کرنی نصیب نہوئی - کیونکہ جلوس ہی کے وقت سے اُسکو ولیم کی یورش کا دغدغہ پیدا ہوا - ولیم کو بڑا دعوے یہ تھا کہ مجکو اِڈورڈ اپنا وارث قرار دے گیا ہے - اِسی سبب سے اُس کے دل میں یہ سمائی تھی کہ کچھہ ہی ہو ایک دفعہ ہیرلڈ سے لڑنا ضرور ہے ❊

نوَرمنڈی میں جنگ کے سامان ہو ہی رہے تھے کہ ھئرلڈ کی جان کو نئے دشمن جن کا وہم و گمان بھی نہ تھا اور اُٹھہ کھڑے ہوئے یعنے اُسی کا بھائی ٹوسٹیج جو پہلے جلا وطن ہو گیا تھا اور نوَروِی کا بادشاہ ھارڈرئیڈا دونوں متفق ہو کر انگلستان کے کنارہ پر وارد ہوئے۔ اور سمندر کی راہ سے دریاے ھمبر پر چلے آئے اور شہر یوَرک پر کہ نوَرتھمبریا کا دار الخلافہ تھا قابض ہو گئے ھئرلڈ اُن سے لڑنے کو شمال کی طرف روانہ ہوا۔ اور مقام سٹمفورڈ برج میں کہ دریاے ڈروِنٹ پر واقع ہے دشمن سے اُسکا مقابلہ ہوا نوَروِی کے نیزہ بازوں نے حلقہ باندھ کر بیچ میں شاہی نشان اس انداز سے استادہ کیا کہ اُس کا پھریرا اُن کے سروں پر لہراتا تھا۔ انگریزوں کے سواروں نے کئی حملے کئے مگر حلقہ نہ ٹوٹ سکا۔ لیکن جب بعض نوَروِی والے جوش میں آ کر آپ ہی باہر نکل آئے اُسی طرف سے ھئرلڈ اپنی فوج لئے ہوئے حلقہ کو چیرتا چلا گیا ھارڈرئیڈا گردن میں تیر کھا کر گرا اور تھوڑی دیر کے بعد اُس کے پاس ہی ٹوسٹیج بھی ڈھیر ہو گیا +

۲۵ ستمبر ۱۰۶۶ء کو یہلی لڑائی طی ہوئی تھی کہ ۲۹ ستمبر کو نوَرمنڈی کا ڈیوک ولیَم سسِکس کے ساحل پر پوِنسی کے قریب

خاتمۂ سلطنت سیکسن

وارد ہو کر ہیسٹنگز کی طرف روانہ ہوا - ھَرلڈ شہر یورک میں بیٹھا ایک محفل میں کھانا کھا رہا تھا یہ خبر سنتے ہی اُٹھ کھڑا ہوا - اور رات دن چل کر ۱۳ - اکتوبر کو وہ سینلیک پر پہنچا یہ پہاڑی ہیسٹنگز سے نو میل کے فاصلہ پر واقع تھی - وہیں اُسنے اپنی سپاہ کو کہ سب پیادہ تھی اور بھاری تبر اُن کے ہتھیار تھے آراستہ کیا - ۱۴ - اکتوبر کو صبح ہوتے ہی نورمن[1] نے وہ جھنڈا جس کو پوپ نے مقدس بنا دیا تھا اپنے آگے رکھا - اور ہراول میں تیر انداز اور قلب لشکر میں زرہ پوش پیادے اور سب سے پیچھے نائٹوں[2] کے پرے جما کر حملہ کے واسطے بڑھے - اِن کے گھوڑے اور سوار سب آہن میں غرق تھے - غرض لڑائی ہونے لگی اور انگریزی تبرداروں نے ایسا ٹھہراؤ کیا کہ حریف کی صفیں ٹوٹ گئیں - اور یکایک ولیم کے کام آنے کی خبر اُڑ جانے سے نورمن کو زیادہ ہراس پیدا ہوا - اسپر ولیم سر برہنہ فوج کے آگے آ کھڑا ہوا اور اُسنے پھر اُن کی ہمت بندھوا دی - لیکن ولیم کو پورا غلبہ اُسی وقت حاصل ہوا جب اُسکے سوار دل

---

[1] نورمنڈی کے رہنے والوں کو نورمن کہتے ہیں +

[2] نورمن کے دور کا چوتھا باب دیکھو +

نے حریف کو دہوکہ دینے کے واسطے اپنے گہوڑوں کے منہ پھیر لئے اور انگریز اُن کے بہاگنے کا گمان کرکے آگے بڑہے چلے گئے۔ اس مغالطہ پر بہی انگریز اپنے زرہ پوش دشمنوں سے جان توڑ کر لڑے اور شام تک جمے رہے۔ قضا کار ھیئرلڈ بائیں آنکھہ میں تیر کھا کر مارا گیا اور اُسکا سارا لشکر پراگندہ ہوکر بنوں میں بھاگ گیا۔ ھیئرلڈ کی ماں نے بیٹے کی نعش مانگی اور اُس کے برابر سونا تول دینا چاہا مگر ولیم منصور نے منظور نہ کیا۔ اور اُس وقت لاش کو سمندر کے ساحل پر دبوا دیا۔ لیکن پیچھے وہاں سے اُٹھا کر ایک گرجا میں دفن کر دی گئی۔ منصور نے میدان جنگ میں ایک خانقاہ بنوادی تھی۔ اُس کے نشان اب بہی باقی ہیں۔ اور اُن کے دیکھنے سے وہ خونریزی یاد آتی ہے جسکے سبب سے انگلستان کا تخت فرانسیسوں کے ایک خاندان کے ہاتھہ آیا اور تین سو برس سے زیادہ اُنہی کے قبضہ میں رہا۔

شاہان ہمعصر

اسکاٹلنڈ		فرانس	
نام	سال جلوس	نام	سال جلوس
مکبث	سنہ ۴۰ء	ہنری اول	سنہ ۳۱ء
ملکم کینمور	سنہ ۵۶	فلپ اول	سنہ ۶۰ء

پانچواں باب

سیکسن کے دور میں سکوٹ لینڈ اور آئرلینڈ کی کیفیت

سکوٹ لینڈ

سکوٹ لینڈ کی تاریخ اڈورڈ عابد اور ولیم منصور کے ہمعصر مالکم کینمور کے عہد سے شروع ہوتی ہی۔ اس سے پہلے کے واقعات قصے اور کہانیاں ہیں۔ ہاں اس قدر معلوم ہے کہ اہل روما کی فوج کئی بار اس ملک میں ہو کر چلی گئی اور دریائے کلائیڈ کے نواح میں وہ لوگ آباد تہے جو نسل میں ویلز کے باشندوں سے ملتے تہے۔ اہل روما کے اخیر دور میں جو خیل سکوٹ لینڈ میں بستے تہے انکو پکٹ اور سکوٹ کہتے تہے اور سکوٹ آئرلینڈ کے ایک صوبہ السٹر سے آکر رفتہ رفتہ کوہی اضلاع میں پہیل گئے تہے۔ اس قیاس کی وجہ یہ ہے کہ جیسا سکوٹ لینڈ کے جنوب مغرب میں گیلوے ایک ضلع اور دریائے کلائیڈ کے دہانہ پر آئرن ایک جزیرہ ہے اسی طرح آئرلینڈ

میں ہی گنٹلوی ایک ضلع کا نام ہے اور اس کے پاس ہی آئرن
ایک مجموعہ جزائر ہے ۔ ۵۶۳ء کے قریب کلمبا نے آئر لینڈ
سے جا کر سکوٹ لینڈ میں دین مسیحی رائج کیا۔ اور اس کے
مقلد جو کلڈی کہلاتے تہے وہاں دین کی ترویج میں سرگرم رہے
۸۴۳ء کے قریب انجیل کی برکت اور سی قسم کے اسباب سکوٹ اور
پکٹ مل جل کر ایک ہو گئے ۔ اسوقت دریائے فورٹ سے کل
شمالی علاقہ کا حاکم کینث مکالپن تہا ۔ اس کے سو برس بعد یہ
ملک سکوٹ لینڈ کہلانے لگا ۔ مگر اس وقت اس ملک کی حد
فقط دریائے فورٹ کے ساحل سے سولوی کے دہانہ تک تہی
انگلستان کے نامی شاعر شیکسپئر نے جو ایک ناٹک میں
بیان کیا ہے کہ مئلکم کے باپ ڈنکن کو اسکے ایک سردار
مَکبث نام نے اپنے گھر بلایا اور تخت کی طمع سے رات کے وقت
نیند میں مہمان کا کام تمام کیا یہ سب اسکی شاعری اور رنگین بیانی
ہے ۔ اصل حقیقت جس قدر معلوم ہے وہ یہ ہے کہ ۱۰۳۴ء میں
ڈنکن تخت نشین ہوا ۔ اور چھ برس کے بعد مَکبث نے
جو اس سے زیادہ مستحق تہا ایلگن کے قریب اسکو علانیہ قتل کیا
ڈنکن کا بیٹا مئلکم بھاگ کر انگلستان کے دربار میں چلا گیا

اور وہاں سے ۱۰۵۶ء میں مدد لیکر پھر اپنے ملک میں پہنچا - مَیکبیتھ شکست کھاکر لڑائی میں مارا گیا اور مَیلکم بادشاہ بن بیٹھا +

آئرلینڈ

اُس زمانہ میں آئرلینڈ کے لوگ انگلستان اور سکوٹ لینڈ کے باشندوں سے زیادہ شائستہ تھے جس زمانہ میں برطانیہ کے اصل باشندے اور اہل ڈرمارک اور سکوٹ سیکسن اور ڈین برطانیہ کی سلطنت کے واسطے لڑ رہے تھے آئرلینڈ میں بہ نسبت برطانیہ کے امن تھا - آئرلینڈ میں اول اول دین مسیحی کی تلقین پیٹرک نے کی اور اُسی کی سعی سے رفتہ رفتہ مذہب ڈروئڈ بالکل نیست ہو گیا - یہ شخص کل پیٹرک کا رہنے والا معلوم ہوتا ہے - اور یہ مقام سکوٹ لینڈ میں دریاے کلائڈ کے دہانہ کے قریب واقع ہے - پیٹرک چھہ برس تک آئرلینڈ میں غلام رہا تھا - اور غلامی ہی کی حالت میں اُسکو وہاں انجیل کی منادی کرنے کا خیال آیا تھا - چنانچہ وہ آزاد ہوتے ہی چند روز فرانس میں تعلیم پاکر ۴۳۲ء میں چالیس برس کی عمر میں پھر آئرلینڈ پہنچا - اُسوقت شہر تارا میں کہ

آئرلینڈ کا دار الخلافہ تھا ڈروئڈ کا بڑا معبد بنا ہوا تھا۔ اُس معبد ہی میں جا کر وعظ کرنا شروع کیا۔ اور بہت سے آدمیوں کو عیسائی کر لیا۔ اُن لوگوں کو دین کی تلقین کے ساتھ لکھنا پڑھنا بھی سکھا دیا۔ اور پادریوں میں علم کی ایسی ترقی ہوئی کہ وہاں کے مدارس میں برِ اعظم یورُوپ سے طالب علم جوق جوق آنے لگے۔ وہاں کی زبان میں فن تاریخ اور اور علوم کے پرانے قلمی نسخے ابتک موجود ہیں۔ مگر ڈینز کی یورشوں سے آئرلینڈ کے امن میں خلل آیا۔ اور اُن کی آتش زنی اور خونریزی سے وہاں بھی ہنگامہ برپا ہو گیا۔ اِن وحشی قزاقوں کی آفت اُس ملک پر سے وہیں کے ایک بادشاہ برائن بورُو کی بدولت ٹلی۔ اس بادشاہ نے ڈینز کو پچیس معرکوں میں شکست دی۔ اور پچھلی بھاری لڑائی ڈبلن کے قریب دریائے کلونٹارف کے ساحل پر ہوئی۔ ۱۰۱۴ء میں فتح کے بعد بادشاہ اپنے خیمہ میں دعائے شکر پڑھ رہا تھا کہ کئی ڈینز نے آکر اُس کو قتل کر ڈالا۔

چھٹا باب

انگلستانی سئکسن کا طریق معاشرت

انگلستانی سئکسن اپنے بادشاہ کو کنگ کہتے تھے- جب کوئی بادشاہ مرجاتا تھا اُس کے رشتہ داروں میں سے جس کو کونسل چاہتی تھی تخت پر بٹھا دیتی تھی بادشاہ کی بی بی کُئین یعنے ملکہ کہلاتی تھی- اور اُس کی عزت بھی بادشاہ کے برابر سمجھی جاتی تھی- لیکن وِسٹ سِکس کی ملکہ اِیڈبرگا نے اپنے شوہر کو زہر دیکر یہ سب توقیر کھو دی- اور اُس وقت سے بادشاہ کی بی بی کا لقب لیڈی[1] ہوگیا- اور پھر اِتھلوُلف کی بی بی جُوڈِٹ کے سوا کسی کو سر پر تاج رکھنے اور بادشاہ کے برابر بیٹھنے کا منصب نصیب نہوا حقیقت میں اُن بادشاہوں

---

[1] لارڈ یعنے امیر کی بی بی کو لیڈی کہتے ہیں +

کی بیبیوں کی وضع اور بود و باش اِس زمانہ کے امیروں کی
لیڈیوں سے ملتی جلتی تھی - کُئین کی سی بات اُن کو حاصل نہ تھی
چنانچہ اِنگلف راہب کے بیان سے اس امر کی تصدیق
ہوتی ہے - وہ لکھتا ہے کہ لڑکپن کے زمانہ میں جب میں مکتب
سے آیا کرتا تھا اکثر اِڈوَرڈ عابد کی بی بی اِڈتھ مجھے رستہ
میں ٹھیرا لیتی تھی - اور صرف و نحو کا سبق سنا کرتی تھی - اگر
میں سبق اچھی طرح سناتا تھا کچھ نقد دیتی تھی اور اپنے نعمت خانہ
میں بھجوا کر کھانا بھی کھلوا دیتی تھی +

بادشاہ کے بعد اِلڈَرمن یعنے اَرل کا مرتبہ تھا - یہ امیر
بادشاہ کی طرف سے ایک ایک شائر یعنے ضلع کے حاکم ہوتے
تھے - اور اپنے علاقہ کے لوگوں کو جمع کر کے لڑائی میں لیجایا
کرتے تھے - اِلڈَرمن اُسقف کے ساتھ بیٹھ کر عدالت کرتے تھے
اور جو جرمانہ اور لگان اُن کے ضلعوں سے وصول ہوتا تھا
اُس کی تہائی اُن کو مل جاتی تھی - اِن سے دوسرے درجہ
کی امیر تھین کہلاتے تھے - یہ امیر کم سے کم پانچ ہائڈ زمین
کے مالک ہوتے تھے - تھین سے اُتر کر چرل یعنے کسان تھے اور
شہروں اور قصبوں کے آدمی بھی اسی درجہ میں گنے جاتے تھے

جیسا زراعت چَرل کا کام تہا اسی طرح حرفہ اور پیشہ ان لوگوں سے متعلق تہا۔ غرض یہ اَرل اور تَین اور چَرل سب فری مین یعنے آزاد آدمی کہلاتے تہے +

انگلستانی سَنکسَن قوم میں سے دو تہائی کے قریب غلام تہے۔ اور یہ غریب اپنے آقا کے قلعہ کے پاس رہتے تہے۔ اور اُس کی زمین کا تردد کیا کرتے تہے۔ اور چونکہ نَورمَن کی زبان میں قلعہ کو وِلا کہتے ہیں اس سبب سے وہ انکو وِلین کہتے تہے غلام دو قسم کے ہوتے تہے۔ ایک وہ جو غلاموں کے ہاں پیدا ہوتے تہے۔ دوسرے وہ جو لڑائی میں پکڑے آتے تہے یا قرض یا کسی جرم کی علت میں گرفتار ہو جاتے تہے جس آزاد کو غلام بناتے تہے وہ ایک مجمع میں اپنی تلوار اور برچھی الگ رکھکر دو زانو بیٹھہ جاتا تھا۔ اور آقا کے ہاتہہ کے نیچے اپنا سر جہکا کر آر اور کُدال اُٹھا لیتا تھا۔ اس رسم سے یہ مراد تھی کہ اب تلوار اور برچھی سے کچھہ سروکار نہ کدال سے زمین کھودو اور آرسے بیل چلاؤ۔ اکثر غلام اپنے آقا کی عنایت سے بہی آزاد ہو جاتے تھے۔ اور بعض کسی حرفہ اور دستکاری کے وسیلہ سے روپیہ پیدا کرکے نجات حاصل کرتے تہے۔ اس قوم میں غلاموں کی خرید و فروخت بہی جاری تہی

اور اکثر غلام کی قیمت بیل سے چوگنی ہوتی تھی۔ بہت سے غلام باہر سے بھی آتے تھے۔ اور اگرچہ اُن کا انگلستان سے غیر ملکوں میں بھیجنا قانوناً منع تھا لیکن جو لوگ سمندر کے ساحل پر رہتے تھے وہ زن و مرد کو بیچکر بہت روپیہ پیدا کرتے تھے۔ چنانچہ شہر برسٹل مدت تک غلاموں کا نخاس مشہور رہا +

اس قوم کی اعلیٰ کونسل وِٹِنَاجی مُوٹ یعنے عاقلوں کی انجمن کہلاتی تھی۔ اور امیر اور بڑے بڑے پادری اُس کے رکن تھے۔ اس کونسل کا معمولی اجلاس عیدوں کے لحاظ سے سال میں تین بار یعنے کرسمس[1] اور ایسٹر[2] اور وِٹسن ٹائڈ[3] کو ہوتا تھا۔ مگر اِن عیدوں کے سوا اور دنوں میں بھی خاص خاص صورتوں میں اکثر یہ مجلس منعقد ہوجاتی تھی۔ بادشاہ کو مشورہ دینا اور بدخواہان ریاست کے مقدمات کی تحقیقات کرنی اور کل عدالتوں کا نگران رہنا اِس کونسل کا کام تھا۔ اور اُسکا بڑا اختیار یعنے بادشاہ

کونسل اعلیٰ

---

[1] یہ عید جسے بڑا دن کہتے ہیں ۲۵ دسمبر کو ہوتی ہے اور یہ حضرت عیسیٰ کی پیدائش کا دن ہے +

[2] یہ عید اُس یکشنبہ کو ہوتی ہے جو گڈ فرائڈی کے بعد آتا ہے۔ اور یہ حضرت عیسیٰ کے آسمان پر جانے کا دن ہے +

[3] یہ عید ایسٹر کے بعد ساتویں یکشنبہ کو ہوتی ہے۔ اور یہ حواریوں پر روح القدس کے نازل ہونے کا دن ہے +

عدالتوں کا انتظام

کا تقرر اُس کے ہاتھہ ہونا پہلے ہی بیان کیا گیا۔

کل ملک میں انصاف کے واسطے مختلف عدالتیں مقرر تہیں۔ تیرہ آنے چار پائی سے زیادہ قیمت کی چیزوں کی خرید و فروخت بہی عدالتوں میں حاکم اور گواہوں کے سامنے ہوا کرتی تہی۔ جو افسر احکام عدالت کی تعمیل کے واسطے مامور تہے ریو کہلاتے تہے۔ اُن پر ہر ضلع میں شائر ریو ایک اعلے افسر رہتا تہا اور شیرف[1] کے منصب اور لفظ کی اصل بہی یہی ہے۔ انگلستانی سیکسن بادشاہوں کی خصلتیں ایسی خراب تہیں کہ اُن میں سے جو اچھے سے اچھے بادشاہ ہوئے ہیں وہ بہی شراب خواری اور سخت عیبوں سے خالی نہ تہے۔ اُن کے عہد میں قتل اور چوری کی واردات اکثر ہوتی رہتی تہیں۔ اور مجرموں کے واسطے جرمانے مقرر تہے۔ آزادوں کا خون بہا جو اُن کی حیثیت کے موافق

---

[1] یہ افسر انگلستان کے ہر ضلع میں احکام عدالت کی تعمیل اور مقدمات دیوانی کی تحقیقات کے واسطے بادشاہ کی طرف سے معین ہوتا ہے اور ہر سال بدل جاتا ہے۔ اور جن قرضداروں پر ڈگریاں جاری ہوتی ہیں اُن کو اور ریاست کے بدخواہوں اور ملکہ معظمہ کے دشمنوں کو گرفتار کرتا ہے اور جو لوگ وکلائے رعایا کے انتخاب کے واسطے جمع ہوتے ہیں اُن کی حیثیت تحقیق کرتا ہے۔ ہندوستان کی عدالتوں میں ناظر کو شرف کہتے ہیں مگر اُسکو انگلستان کے شرف کے سے اختیارات حاصل نہیں ہیں۔

ہزار روپیہ سے تین ہزار تک معین تھا وَر کہلاتا تھا۔ جس کسی پر قتل کا جرم ثابت ہوتا تھا اُس سے مقتول کا وَر اُس کی بیوہ یا وارثوں کو دلوایا جاتا تھا۔ اور قانون کی خلاف ورزی کی حالت میں بھی مجرم سے اُسی کے وَر کے برابر جرمانہ لیا جاتا تھا۔ غلاموں کو قید یا تازیانہ کی سزا دی جاتی تھی۔ مگر افسر ان سے اونے درجہ کا اس بے عزتی کی سزا سے محفوظ تھا۔ اِس قوم کے اخیر بادشاہوں کے عہد میں چوری کا ایسا زور ہوا کہ اُس کے انسداد کے واسطے سزائے موت تجویز ہوئی کنٹنیوٹ نے یہ قانون منسوخ کیا اور اُس کے عوض اعضا کاٹنے کی سزا مقرر کی چنانچہ اُسکے عہد میں جس کسی پر تین بار یہ جرم ثابت ہوجاتا تھا اُس کا اوپر کا ہونٹ اور ناک کان کاٹے جاتے تھے اور آنکھیں نکلوائی جاتی تہیں۔ جو لوگ کسی علت میں ماخوذ ہوتے تھے اُن کی صفائی کی دو شکلیں تہیں۔ اول یہ کہ مجرم اپنی بیگناہی کی قسم کھاتا تھا اور حلف کی تصدیق کے واسطے جرم کی حیثیت کے موافق اپنے ہمسایوں میں سے چار سے لیکر بہتر تک گواہ پیش کرتا تھا۔ اور جب یہ صورت نہ بن پڑتی تھی تو پانی اور آگ سے اُس کی آزمائش ہوا کرتی تھی۔ پانی سے اسطرح امتحان ہوتا تھا کہ کھولتے ہوئے پانی کی

انصاف کا طریق

دیگ گرجا میں رکھ کر پتھر یا لوہے کا ٹکڑا اُس میں ڈال دیتے تھے۔ اور شخص ملزم گواہوں کے سامنے ننگا ہاتھ گرم پانی میں ڈال کر وہ ٹکڑا نکال لیتا تھا۔ آگ کے امتحان کا طریق یہ تھا کہ لوہے کا سیخچہ لال کر کے ایک چھوٹے ستون پر رکھ دیتے تھے اور ملزم اُسے اُٹھا کر تین قدم چلکر ہاتھ سے چھوڑ دیتا تھا۔ دونوں حال میں اُسکے زخم پر پادری اپنے ہاتھ سے صاف کپڑے کی ایک پٹی باندھ کر گرجا کی مہر لگا دیتا تھا۔ اور پھر تیسرے دن کھولتا تھا۔ اگر زخم بالکل بھر جاتا تھا ملزم کو نجات ہو جاتی تھی ؛

اِس قوم کے چھ سو برس کے دور میں مکانوں کی تعمیر میں بہت اصلاح اور ترقی ہوگئی۔ ابتدا میں اُن کے گھر جھونپڑوں سے بہتر نہوتے تھے۔ اور اُن کی دیواروں میں روشنی کے واسطے روزن رہتے تھے۔ بادشاہوں کے محل اور گرجا تک چوبی ہوتے تھے۔ اور لکڑیاں اور تختے آپس میں اچھی طرح نہ ملائے جاتے تھے۔ چنانچہ آئلفرڈ کے محل کا یہ حال لکھا ہے کہ اُس میں ہوا کے اسقدر جھونکے آتے تھے کہ وقت کے اندازہ کے لئے جو شمع روشن رہتی تھی وہ فانوس میں رکھی جاتی تھی۔ اصلاح کے بعد بھی ادنے اور متوسط درجہ کے لوگوں کے مکان چوبی بنتے رہے مگر سا تویں

صدی کے قریب امیروں کے محل اینٹ اور چونہ کے بنے لگے - چند مکان
جواب موجود ہیں اور لوگ اُن کو انگلستانی سَیکسن کے بنائے
ہوئے بتلاتے ہیں انگھڑ اور چھوٹے چھوٹے پتھروں کے بیڈول اور
بھدے بنے ہوئے ہیں - لیکن اُن کو سَیکسن کی عمارت ٹھیرانے
کی کوئی پوری سند بھی نہیں ہے +

انگلستانی سَیکسن میں جو لوگ نہایت ممتاز اور امیر تھے وہ
بھی نیم وحشیوں کی طرح زندگی بسر کرتے تھے - اُن کے دور میں
چارسو برس تک جو فتنے اور ہنگامے رہے اُس زمانہ میں تو
خانہ داریوں کی طرف توجہ ممکن ہی نہ تھی - لیکن جسوقت امیروں
کو لڑائی سے فرصت ملتی تھی وہ زمانہ بھی شکرے اور کتوں
سے شکار کھیلنے میں صرف کرتے تھے - دن تو شکار میں کاٹتے
تھے - اور شام کو جب امیر اپنے محل میں آتے تھے اُن کے نوکر
بھی اُن کے ساتھ جمع ہو جاتے تھے - کمرہ کے صدر میں چبوترہ
پر ایک بیڈول سی میز رکھی رہتی تھی - اور چونکہ مینہ میں اکثر
کمرہ کی چھت ٹپکا کرتی تھی اور یوں بھی دیواروں کے رخنوں
میں سے ہوا آیا کرتی تھی اِس لئے میز کے اوپر کپڑے کا ایک
شامیانہ سا تان کر پردے لٹکا لیتے تھے - میز کے گرد امیر اور اُس

زندگی ... (handwritten margin note)

کے رشتہ دار اور مہمان سب بیٹھہ جاتے تھے - اس محفل میں غلام
خدمتگار ہوتے تھے - اور وہ دو زانو بیٹھکر گوشت کے بڑے
بڑے پارچے سیخوں میں پروئے ہوئے سرداروں کے سامنے
پیش کرتے تھے - اور وہ اپنے خنجروں سے تکّے کاٹ لیتے تھے
اکثر یہ لوگ سور کا گوشت اور ہر قسم کی مچھلیاں اور شکار کئے ہوئے
جانور اور موٹی موٹی روٹیاں اور کچی پھلیاں کھاتے تھے - شہد
اور پانی جوش کیا ہوا پیتے تھے - اور اس شربت کو بہت لذیذ
سمجھتے تھے - انگوری شراب اور گائی بھیڑ کا گوشت اور میدہ کی
روٹی بہت ہی بڑے آدمیوں کو نصیب ہوتی تھی - غرض جب امیر
سیر ہو جاتے تھے تو نوکروں کی نوبت آتی تھی - اور وہ انہی
پارچوں میں سے کھاکر بچا کھچا چبوترہ کے نیچے کے رخ سرکا دیتے
تھے - اور اسکو غلام اور کتّے اور بکرے جھپٹ جھپٹا کر چٹ کر جاتے تھے
کھانے کے بعد شراب کا دور چلتا تھا اور یہاں تک رہتا تھا
کہ پادری بھی مدہوش ہو جاتے تھے - اس بزم میں دل بہلانے
کے واسطے یکتارہ چھڑتا تھا اور ہر شخص نوبت بنوبت اسکو
بجاتا تھا - اور کچھہ گاتا تھا - اس بدمستی اور نفس پرستی میں
ایک یہی بات اچھی تھی - لیکن مستوں کی ہاؤ ہو اور ان کی

تلواروں کی کھٹ کھٹ اُس ساز کے آہنگ کو بھی دبا لیتی تھی
اور یہ ہنگامہ اُس وقت فرو ہوتا تھا جب سب سو جاتے تھے۔
اور سونا بھی یہ کہ وہیں گھانس پر لوٹ جاتے تھے اور اپنے کپڑے
اوپر لے لیتے تھے۔ یہ خرابی مردوں ہی کے حصہ میں آئی تھی۔ ان
کی عورتیں خوش اوقات اور سلیقہ شعار تھیں۔ سینے پرونے اور
چرخہ کاتنے میں عمر صرف کرتی تھیں۔ اور انہی کی محنت کی برکت
سے مردوں کو سن اور اون کے لمبے لمبے چغے اور کرتے نصیب
ہوتے تھے۔ ان عورتوں کے ہاتھ کے کڑھے ہوئے کئی نمونے
ابتک موجود ہیں۔ اور سب سے عمدہ وہ باریک کشیدہ ہے جس سے
ھیسٹنگز کی لڑائی کا نقشہ عیاں ہوتا ہے ؎

ان لوگوں کے سکون کا حال بہت ہی کم معلوم ہے۔ اُن کے
ہاں سونے کا سکہ اپنے ملک کا نہ تھا بلکہ رُوما کا سکہ رائج
تھا جو ڈیڑھ سو روپیہ کا ہوتا تھا اور بیزنٹ کہلاتا تھا
چاندی کے سکوں میں پنی اور ھاف پنی اور فارذنگ
چلتے تھے۔ اور یہ روپیہ اور اٹھنی اور چوانی کے ہموزن اور
ہم قیمت معلوم ہوتے ہیں۔ تانبے کا فقط ایک سکہ تھا اور وہ
سٹاء کا کہلاتا تھا اور معمول میں کوئی نو پائی کا ہوتا تھا ؎

اینگلوں کی بت پرستی

جسوقت یہ لوگ برطانیہ میں آکر آباد ہوئے تھے سخت بت پرست تھے - اور یہ بت پرستی یُوروپ کی تمام شمالی قوموں میں پھیلی ہوئی تھی - اُن کے ہاں ہفتہ میں کوئی دن ایسا نہ تھا جو کسی نہ کسی دیوتا کی پرستش کے لئے مقرر نہو - چنانچہ دنوں کے نام انگریزوں میں آج تک اُنہی کی روش پر چلے آتے ہیں - انگریزوں کے ہاں یکشنبہ اور دوشنبہ کو جو سَن ڈِی اور مَنڈِی یعنے سورج کا دن اور چاند کا دن کہتے ہیں یہ اُس قوم میں آفتاب اور مہتاب کی پوجا کے دن تھے - اسی طرح سہ شنبہ اور چارشنبہ اور پنجشنبہ اور جمعہ جو ٹیُوزڈِی اور وِڈنِس ڈِی اور تَرسڈِی اور فرائڈِی کہلاتے ہیں اُس قوم میں ٹِنسکا اور وُوڈِن اور تَھوز اور فِریَا کے دن تھے - اور شنبہ کا جو سَیٹرڈِی نام ہے یہ بھی سَیٹرَن یعنے زحل کا دن تھا - مگر یہ دیوتا اصل میں قوم سَیکسَن کا نہ تھا - بلکہ وہ لوگ اہلِ رُوما کی تقلید سے اُس کی پرستش کرتے تھے ٭

راھبوں کا مستفاد

اگرچہ برطانیہ میں دینِ مسیحی آگسٹائن کے زمانہ سے پہلے ہی پہنچ گیا تھا - مگر وہاں کی بت پرستی کی بیخ کنی اُسیوقت ہوئی جب وہ اور اُسکے مددگار ضلع کنٹ میں پہنچے - اس قوم کے

پادریوں کو جب فرصت ملتی تھی کسی نہ کسی صنعت اور دستکاری کے
کام میں مشغول رہتے تھے۔ اُس وقت کے بڑے سے بڑے درجہ
کے پادری شیشوں پر تصویریں کھینچتے تھے اور دھات کی چیزیں
بناتے تھے۔ چنانچہ اُس زمانہ کے گرجاؤں کے گھنٹے اور رنگین کواڑ
اُنہی کی محنت سے بنے تھے۔ اُس دور میں اور اُس کے بعد
بھی کئی صدی تک علم کا چرچا فقط خانقاہوں میں رہا اور جتنی
کتابیں جو اُس عصر میں تصنیف ہوئیں وہ خانقاہوں کے ہی حجروں
سے نکلیں +

وہ خالص انگریزی زبان جو روزمرہ انگریز بازاروں میں اور
گھروں میں بولتے ہیں اُس میں اکثر الفاظ انگلستانی سیکسن
زبان کے آتے ہیں۔ اور بائبل کا انگریزی ترجمہ جو فی زمانہ
رائج ہے ایسی خالص زبان میں ہے۔ مگر علمی کتابوں میں زبان
لاطینی اور یونانی وغیرہ کے الفاظ مخلوط ہوتے ہیں +

ڈین کے تسلط سے انگلستانی سیکسن زبان میں ایسا اثر
نہیں ہوا کہ مدت تک باقی رہتا۔ البتہ بعض لفظوں کی ترکیب میں
فرق آگیا ہے اور چند شہروں کے نام خصوصاً وہ جن کے آخر
میں بی آتا ہے مثلاً ڈربی وغیرہ ڈین کے رکھے ہوئے باقی رہ گئے

ہیں۔ غرض سلطنت کے انقلاب اور مختلف قوموں کے غلبہ سے عبارت کی ترکیب اور زبان کی اصل نہیں بدلی +

دورِ سئکسن کے نامی مصنف

گلڈس

برطانیہ کا پہلا مورخ ۵۷۰ء میں مرگیا +

آلڈھلم

لاطینی زبان کا نامی گرامی ماہر ۷۰۹ء میں فوت ہوا +

بیڈ

اِس کو مکرم کہتے ہیں۔ سنڈرلینڈ میں پیدا ہوا تھا۔ اِسکی تصنیفات میں سے تاریخ کلیسائے قوم اَنگل مشہور ہے ۔ ۷۳۵ء میں فوت ہوا +

آئلکُن

بیڈ کا شاگرد شارلِ مین کا اُستاد۔ یورک میں پیدا ہوا تھا اس نے نظم اور علم دین اور اصول ریاضی وغیرہ میں کتابیں لکھی ہیں۔ ۸۰۴ء میں مرگیا +

جان سکوٹس اِریجنا

آۓ آئرلینڈ کا رہنے والا نویں صدی کے وسط میں گزرا ہے۔ اکثر عمر فرانس میں بسر کی کہتے ہیں اُس جہالت کے زمانہ میں دنیا داروں میں یہی ایک فاضل ہوا ہے؛

سیڈمن

وٹبی کا راہب انگلستانی سیکسن زبان کا نہایت قدیم مصنف اسنے دنیا کی پیدائش وغیرہ کا حال نظم میں لکھا ہے۔ اور وہ آٹھویں صدی میں گزرا ہے؛

آئلفرڈ

شاہ انگلستان اسنے انگلستانی سیکسن زبان میں زبور اور بیڈ کے لکھے ہوئے واقعات اور لقمان کی حکایات کا ترجمہ کیا ہے۔ ۹۰۱ء میں مرگیا؛

آسر

ویلز کا باشندہ۔ اسنے شاہ آئلفرڈ کا تذکرہ لکھا ہے ۹۱۰ء میں مرگیا؛

الفرک

لاطینی زبان کی صرف و نحو لکھنے سے صرفی مشہور ہوگیا ہے دسویں صدی کے اخیر میں کنٹربری کا اُسقف اعظم تھا۔

اسنے انگلستانی سنگسن زبان میں اسی خطبے لکھے ہیں ؟

مشہور واقعات

عام واقعات

مشہور معرکے

ستئم فورڈ برج سنہ ۱۰۶۶ء

ہسٹنگز سنہ ۱۰۶۶ء

شجرہ جنسی خاندان سیکسن اور خاندان نورمن کا تعلق عیاں ہوتا ہے

خاندان سیکسن

اتھل رڈ ثانی

پہلی بی بی اِلفلڈا — دوسری بی بی اِما نورمنڈی والی

پہلی بی بی اِلفلڈا کی اولاد: اڈمنڈ آئرن سائڈ — اڈوِی — اتھلسٹن

دوسری بی بی اِما کی اولاد: اڈورڈ معابد — الفرڈ

اڈمنڈ آئرن سائڈ کی اولاد: اڈورڈ (اس نے اگیتھا سے نکاح کیا) — اڈمنڈ

اڈورڈ کی اولاد: اڈگار — مارگرٹ (سکوٹلنڈ کے بادشاہ مَلکم سے بیاہی گئی) — کرسٹینا

مارگرٹ کی بیٹی: مٹلڈا (انگلستان کے بادشاہ ہنری اول سے بیاہی گئی)

خاندان نورمن

رولو شاہ بحر

ولیم

رچرڈ اوّل

رچرڈ دوم — اما (ایثل رڈ ثانی سے بیاہی گئی)

رچرڈ سوم — روبرٹ ملقب بہ شیطان

ولیم منصور
فلنڈرز کی شاہزادی متلڈا سے شادی کی

روبرٹ — رچرڈ — ولیم روفس — ہنری اوّل (سکوٹ لنڈ کی شاہزادی متلڈا سے شادی کی) — اڈلا

خاندان نورمنڈی کا دور

سنہ ۱۰۶۶ء سے سنہ ۱۱۵۴ء تک ۸۸ سال کی سرگزشت چار بادشاہوں کا حال

نام بادشاہ	سال جلوس
ولیم اول منصور	سنہ ۱۰۶۶ء
ولیم دوم رُوفس (ولیم اول کا بیٹا)	سنہ ۱۰۸۷ء
ہنری اول بُوکلارک (")	سنہ ۱۱۰۰ء
سٹیفن بلاء کا کاؤنٹ (ہنری اول کا بھانجا)	سنہ ۱۱۳۵ء سے سنہ ۱۱۵۴ء تک

فیوڈل[1] سسٹم کا قائم ہونا

پہلا باب

ولیم منصور

سال پیدائش سنہ ۱۰۲۷ء سال جلوس سنہ ۱۰۶۶ء سال وفات سنہ ۱۰۸۷ء

ولیم منصور نورمنڈی کے پانچویں ڈیوک رابرٹ کا

[1] زمین کے بندوبست کے ایک خاص طریقہ کا نام ہے اور اسکا حال اس کتاب کے چھٹے باب میں لکھا ہوا ہے

حرامی بیٹا تہا - اور اُس کی بی بی مَٹِلڈا نام فلینڈرز کے ارل بالڈون پنجم کی بیٹی تہی *

ایڈگار کو بادشاہ ٹہیرانا

ہیسٹنگز کی لڑائی کے بعد ولیم شہر ڈوور میں جا پہنچا اور وہاں کے لوگ اُس کے مطیع ہوگئے - پہر آٹھہ روز تک اسی شہر میں ٹہیرا رہا اور نورمنڈی سے مدد آجانے کے بعد لندن کی طرف روانہ ہوا - وہاں وِٹن نے شہزادہ اِڈگار کو بادشاہ بنا لیا تہا اور کنٹربری کا اُسقف اعظم سٹی گنڈ اور دو سیکسن آرل یعنے اِڈون اور موَرکر اُسکے بڑے مشیر ٹہیر گئے تہے - ولیم نے شمال کا رستہ بند کرنے کے واسطے برک ھمپ سٹیڈ[1] میں اپنا لشکر ڈالا - مگر اِڈگار کے رفیقوں میں ایسی پہوٹ پڑی کہ سب سے پہلے سٹی گنڈ ہی نے اُسکا ساتھہ چھوڑ دیا اور اُسکو تخت سے مایوسی ہوگئی - پہر تو ولیم کے پاس بادشاہی قبول کرنے کی درخواست پہنچی - ولیم نے اُسے قبول کیا اور اُسکے ہموطن اس بات سے نہایت خوش ہوئے *

ولیم کی تاجداری

بڑے دن کو وِسٹ منسٹر کے گرجا میں ولیم کی تاجداری کی رسم ادا ہوئی - اُسوقت یورک کے اُسقف اعظم آئلڈریڈ

[1] یہ قصبہ لندن کے شمال میں ۲۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے *

نے سَنکسن سے پوچھا کہ تم نے ولیَم کو اپنا بادشاہ مانا؟ انہوں
نے جسطرح انگریزوں میں دستور ہے ہُو ہُو کر کے بڑی خوشی
ظاہر کی اور وہی اُن کے حق میں زہر ہوگئی۔ کیونکہ یہ شور سنکر
نوَرمنڈی کے سپاہی جو گرجا کے باہر کھڑے تہے گردپیش کے
مکانوں کو اسطرح لوٹنے اور پھونکنے لگے گویا اسی آواز کے
منتظر تہے۔ اسپر ولیَم اور پادریوں کے سوا سب گرجا سے نکل آئے
اور پادریوں نے جھٹ پٹ ولیَم سے معمولی حلف لیکر رسم پوری
کردی۔ اور اس ہنگامہ کے سبب نوَرمنڈی والوں سے سَنکسن
کے دل کھٹے ہوگئے +

ولیَم نے جو ابتدائے سلطنت میں سَنکسن کے قوانین برقرار
رکہے اور لندن کے باشندوں کو نیا فرمان عطا کیا اور راڈگار
سے دوستانہ برتاو رکھا یہ سب چار دن کی چاندنی تہی۔ پھر
اُس کی مت پلٹ گئی اور یہ سوچا کہ جو شی تلوار کے زور سے ہاتھ
آئی ہے وہ تلوار ہی سے قائم رہ سکتی ہے اُسنے نوَرمنڈی
کے امیروں کو اپنی خدمتمیں رکھنے کے واسطے سَنکسن کی جاگیریں
چھین کر اُنکو دیدیں۔ اور وہ دولتمند امیر جو سِنلَاک کے
میدان میں کام آئے تہے اُن کی بیبیوں اور بیٹیوں کا نکاح اپنے

امیروں سے کردیا۔ اور انگلستان کے لوٹ کے مال سے نوَرْمَنڈی کے گرجا آراستہ کئے۔ اور پوپ کی خدمت میں اور بیش بہا نذرانوں کے ساتھہ ھَیْرَلڈ کا طلائی نشان بھی بھیجدیا۔ اور لندن میں جسجگہہ اب ٹَوَر[1] بنا ہوا ہے اور وِنچسٹر میں کہ اُسوقت دارالخلافہ تھا ایک ایک مستحکم قلعہ بنوادیا ✦

ولیَم اسطرح چھہ مہینے انگلستان میں گزار کر وہاں کے منتخب امیروں کو جلو میں لئے ہوئے نوَرْمَنڈی میں چلا گیا۔ اور انگلستان میں اپنے دوست فِٹْز آؤسبَرن اور سوتیلے بھائی آوْڈُو کو نائب السلطنت مقرر کر گیا۔ اِن کی سخت گیری سے سَیکسن باغی ہوگئے اور جب انہوں نے بغاوت کی آگ بجھانی چاہی تو وہ اور بھڑک اُٹھی۔ آٹھہ مہینے کے بعد ولیَم پھر انگلستان میں پہنچا۔ اور اگرچہ اُس کی ہیبت سے سرکشی کا شعلہ بظاہر فرو ہوگیا مگر شمالی اور مغربی اضلاع میں اُس کے آثار مدت تک باقی رہے۔ آخر شہر اِکسِٹر کے فتح ہوتے ہی مغرب کا فساد مٹ گیا اور اَڈْوِن اور مَوْرکر جنہوں نے شمال میں بغاوت کا جھنڈا کھڑا کیا تھا وہ بھی یکایک

(ولیَم کا نوَرْمَنڈی کو جانا اور انگلستان کے شمالی و مغربی اضلاع میں فتنہ برپا ہونا ✦)

[1] یہ مکان جو قلعہ کے طور پر بنا ہوا ہے اور پہلے اُس میں نظر بند قیدی رہتے تھے اب سلاح خانہ ہے اور بہت سی نادر نادر چیزیں بھی اُس میں رکھی ہوئی ہیں ✦

ولئم کے جا پڑنے سے مطیع ہوگئے - پھر تو نوزک والوں نے
شہر کے دروازے کھول دئے اور خود سکوٹ لئنڈ کے بادشاہ
مئلکم کو بھی کچھ دنوں ولئم کی برتری ماننی پڑی +
ھئرلڈ کے بیٹے جو آئرلئنڈ میں پناہ گیر ہوئے تھے ایک دفعہ
برسٹل کے قریب اور ایک بار پارلیمنٹ کے پاس انگلستان میں
وارد ہوئے - مگر دونوں حملوں میں اُنہوں نے شکستیں کھائیں
اور بہت سے آدمی ضائع کرکے اپنے جہازوں پر چلے گئے +
شمال کے لوگوں نے پھر سر اُٹھایا اور نوزمنڈی کے سواروں
کے ترپ کو جو صوبہ ڈرھم میں متعین تھا قتل کرکے شہر نوزک
کا محاصرہ کرلیا - شہزادہ ایڈگار اُسوقت سکوٹ لئنڈ کے
بادشاہ مئلکم کے ہاں مہمان تھا اور وہاں اُسکے پہنچنے کا یہ
سبب ہوا تھا کہ وہ اپنی ما اور بہنوں سمیت ملک ھنگری کو
جاتا تھا کہ طوفان اُسکے جہاز کو سکوٹ لئنڈ کی طرف لیگیا -
قریب تو تھا ہی جب اُسنے ہنگامہ کی خبر سنی وہ بھی بغاوت میں
شریک ہوگیا - غرض ولئم باغیوں سے نوزک کا محاصرہ چھڑاکر
اور شہر کو لوٹ کر جنوب کی طرف اُلٹا پھر گیا - انگریزوں کو جو
ڈنمارک والوں کی طرف سے وقت پر مدد پہنچ گئی تو اُنہوں نے

پہر شہر یوٗرک پر قبضہ کر لیا - یہ خبر سنکر ولیَم شمال کی طرف
پہرا لیکن جہاں سے گزرتا تہا اُس کے پیچہے بغاوت ہو جاتی تہی
اسواسطے اُسنے پہلے ان باغیوں کی خبر لی اور ۱۰۶۹ء میں جدال
وقتال کے بعد شہر یوٗرک کو بہی فتح کر لیا - اور ونہیں اپنا تاج
ونچسٹر سے منگوا کر بڑے دن کا دربار کیا - اُسنے یوٗرک
اور ڈرہَم کے ضلعوں کے دورہ کو اُٹہکر ہر جگہہ آگ لگائی اور
قتل عام کیا اور ایسا انتقام لیا کہ سو برس کے قریب دریاے
اوٗس اور ٹائن کے دوآبہ کی زمین بے تردد پڑی رہی اور
وہاں جہلسے ہوئے کہنڈروں کے سوا کچہہ نظر نہ آیا - یہ ستم برپا کر
ولیَم جنوب کی طرف پہرا اور بہت سے مستحکم قلعوں میں نوٗرمنڈی
کی سپاہ چہوڑ آیا - اُسکے بعد سَیکسن کا منصب اور اختیار سب جاتا
رہا کچہہ تہوڑی سی زمین اُنکے قبضہ میں رہ گئی - اور اُنکی خانقاہیں
تک کہ اُس زمانہ میں دولت کی کانیں تہیں افسران شاہی نے بی تامل
لوٹ لیں - سَیکسن اسقفوں کی جگہہ نوٗرمنڈی کے اُسقف مقرر
ہو گئے - اِن میں سے لَنْفرَینْک کہ سٹیگَنْڈ کی جگہہ کنٹربری
کا اسقف اعظم مقرر ہوا تہا بہت مشہور رہے - بہت سے سَیکسن
زمیندار جب اُن کی زمینیں چہن گئیں جنگلوں میں نکل گئے اور

۱۰۶۹ء [illegible] ۱۰۷۰ء

ولیم کے آخر زمانہ کی تکلیفات

وہاں سے گاہ گاہ تاخت کرتے رہے - ان لوگوں میں ایک شخص
ہیورڈ نام بڑا جوان مرد تہا - وہ جزیرہ ایلی میں ایک چوبی
قلعہ بنا کر جا بیٹہا - اُس قلعہ کے چاروں طرف دلدل تہی اور
پانی بہرے ہوئے تہے اس سبب مطمئن ہوکر مدت تک ولیم کو دق کرتا
رہا - سکوٹ لینڈ کے بادشاہ مئلکم نے کہ شہزادہ اڈگار
کی بہن مارگرٹ سے منسوب تہا اور اب تک سٹگسن کا دم
بہرتا تہا سنہء میں مجبور ہوکر منصور سے دوستی پیدا کی مگر جو
سٹگسن بہاگ کر اُس کی پناہ میں چلے گئے تہے اُنکو حوالہ نہیں
کیا ٭

اخیر عمر میں ولیم کو ایسے حادثے پیش آئے کہ اُس کی زندگی
تلخ ہوگئی - اُسی کی قوم کے بعض آدمی جو انعام کی مقدار سے خوش
نہوئے تہے باغی ہوگئے ولیم نے اُنکو شکست دی اور جو لوگ
گرفتار ہوئے اُنکا دایاں پانو کٹوا ڈالا - ولیم کے سوتیلے بہائی
اوڈو کو پوپ بننے کی ہوس پیدا ہوئی تہی ولیم نے ناخوش
ہوکر اُسکو اپنی زندگی تک قید میں رکھا - اس بادشاہ نے
بڑی دقتیں اپنی اولاد کے ہاتہہ سے اُٹہائیں - اُس کا
بڑا بیٹا روبرٹ جو ٹانگوں کی کوتاہی کے سبب سے

کرٹ ھوز کہلاتا تہا بڑا اسے نام نورمنڈی کا ڈیوک تہا
اور اس بات پر اُسکے دونوں بہائی ولیم اور رِھنری اُس سے
جلتے تہے - ایک دن شہرِ لیئل میں دونوں ایک برآمدہ میں بیٹہے
ہوئے تہے کہ رَوبرٹ نیچے سے گزرا اور اُنہوں نے اُسکے
اوپر پانی کا بہرا ہوا مٹکا پہینک دیا - اسپرو د تلوار کہینچکر انتقام
کے واسطے لپکا مگر باپ کے سمجہانے سے ہٹ گیا اور اُسی دن
شام کو شہر سے نکل گیا - پانچ برس تک گردپیش کے علاقوں میں پہرا
کیا اور اُس کی ما مَٹیلڈا۱ درپردہ اُسکی مددگار رہی - آخرکار
رَوبرٹ نے قلعہ جَربیرآئ کو اپنا قرارگاہ ٹہرایا - ولیم
نے ۱۰۷۸ء میں اُس کو جاگہیرا اور شہر کے باہر بےخبری میں باپ
بیٹے باہم خوب گتہے اور ایک نے دوسرے کو نہ پہچانا - اِسی
لڑائی میں بیٹے نے باپ کا ہاتہہ زخمی کیا ✣

ولیم کے عہد میں بڑی باتیں تین ہوئیں یعنے ڈومزڈی بُک
کی تالیف اور کرفیو نام ایک گہنٹہ کا رواج اور شکارگاہوں کے
قوانین کا ایجاد - ڈومزڈے بُک ایک کتاب کا نام ہے وہ

---

۱ کرٹ کے معنے چہوٹا اور ھوز کے معنے گہٹنا۔

شنناء سے عششناء تک چہہ برس میں مرتب ہوئی تہی اُس میں انگلستان
کی زمین کی کل کیفیت مثلاً ہر محال کا رقبہ اور قسم زمین یعنی قابل زراعت
اور چراگاہ اور جنگل اور ترائی وغیرہ اور مالک کا نام اور اور
باتیں مندرج ہیں - یہ کتاب جہلی پر لکہی ہوئی دو جلدوں میں
ابتک موجود ہے - کرفیو کے اصل معنی یہ ہیں کہ آگ دبا دو - ولیم
کے عہد میں شام کو آٹہہ بجے ایک گہنٹہ بجتا تہا اور اُسکے آواز
کے ساتہہ لوگ آگ بجہا دیتے تہے اور چراغ گل کر دیتے تہے - رعایا
اسکو مدت تک اپنے حق میں ظلم سمجہتی رہی مگر غالب ہے کہ یہ دستور
چوبی مکانوں کی احتیاط کے واسطے جاری ہوا ہوگا - شکارگاہ
کے قوانین یہ تہے کہ جو شخص ہرن یا جنگلی سور یا کسی اور شکاری
جانور کو مار ڈالتا تہا اُس کی آنکہیں نکلوائی جاتی تہیں - ولیم
نے ونچسٹر سے سمندر کے کنارہ تک اپنا شکارگاہ مقرر کیا تہا
اور جنگل بنانے کے واسطے سیکڑوں جہوپڑے اور گرجا جلا دئے
تہے - یہ جنگل اب بہی موجود ہے اور نیو فورسٹ یعنے نیابن
کہلاتا ہے جسٹس آف دی پیس یعنے شاہی مجسٹریٹ اور چانسری[1] اور

[1] انگلستان میں پارلمنٹ کے بعد سب سے بڑی عدالت کا نام ہے - جن مقدمات میں قانون کے رو سے مستغیث کی دادرسی نہوتی ہو اور حق اُسکا پایا جاتا ہو تو اس عدالت کو اختیار ہے کہ اپنے عقیدہ پر عمل کرکے اُسکا حق اُسکو دلوا دے

اِکسْ چِکرْ[1] اور کامَن پلیز[2] کی عدالتوں کا تقرر اسی بادشاہ کے عہد میں ہوا - اورڈُوَرْ اور ہِیسٹنگز اور رُومنی اور ھَائِتْ اور سینڈوِچ یہ پانچوں بندرگاہ اُسی کے عہد میں مستحکم ہوئے اور جزائر گرنزی اور جرسی اور آلڈرنی وغیرہ جو فرانس کے شمال مغربی کنارہ سے کچھ ہی دور رودبار انگلستان میں واقع ہیں اسی بادشاہ کے وقت میں انگلستان کی سلطنت میں داخل ہوئے - اس بادشاہ کو طمع نے یہاں تک گھیرا تھا کہ اسکوڈین گِلڈ کے ٹیکس اور رعایا کے مال و مناصب کی ضبطی اور خالصات کے حاصلات اور اور قسم کی دس ہزار روپیہ روز کی آمدنی پر بھی بس نہ تھی - اُس کے عہد میں سدا اسیکسن پر مصیبتیں پڑتی رہیں - ابتدا میں قتل عام اور لوٹ کے وبال میں رہے - اخیر عہد میں ۱۰۸۶ء کے مینھ کی شدت اور طوفان کے زور سے قحط اور وبا نے پامال کیا ؛

بڑھاپے میں ولیم ایسا فربہ ہوگیا تھا کہ شاہ فرانس ظرافت سے اُسپر حاملہ عورت کی پھبتی کہی تھی - اتنی ہی بات پر دونوں میں

---

[1] اِس عدالت سے مداخل و مخارج اور مال کے کل معاملات متعلق ہیں اور اُسکو قانون کی پابندی سے مقدمات طے کرنیکا بھی اختیار ہے ؛

[2] یہ دیوانی کی عدالت ہے اور اُس میں رعایا کے مقدمات طے ہوتے ہیں ؛

جنگ کے سامان ہوگئے ولیم نے شہر مَنْٹ کو گھیر کر اُسے پہکوا دیا
جیسا مشہور ہے کہ کوئی جلے کوئی تاپے ولیم سوار ہو کر آگ کا تماشا
دیکھنے نکلا تہا کہ اُسی کی سیر ہوگئی یعنے ایک جگہہ بہو بہل پر گہوڑے
کا پانو جا پڑا اور وہ منہہ کے بل آگے کو گرا۔ زین کا سِرا اتنا اونچا تہا
کہ ولیم نے اُس کی ٹکر کہائی اور صدمہ کے ساتہہ بند بند ڈہیلے
ہوگئے اور جہاں جہاں چوٹ لگی تہی ورم ہوگیا اور آخر چہہ ہفتہ
کے بعد رُوآن کے قریب موت کا شکار ہوا۔ اُسکے مرتے ہی
رفیقوں میں ایسی آپ دہاپ پڑی کہ جو مال جسکے ہاتہہ آیا وہی لے اُڑا
اور تین گہنٹہ تک لاش زمین پر پڑی رہی۔ آخر فرانس کے
ایک نائٹ نے مروت کے تقاضا سے اُٹہوا کر مقام کامین دفن کیا
کتاب سنکسن کرانکل میں لکہا ہے کہ ولیم منصور
خشک مزاج اور بلند نظر تہا بڑہاپے میں اُس کی حرص اور
بہی جوان ہوگئی تہی جو اُس کے جی میں آتا تہا وہی کرتا تہا کسی
کی صلاح پر نہ چلتا تہا۔ اُسکا قد چہوٹا اور بدن موٹا تہا۔ شکار کا
بہت ہی شوق رکہتا تہا اور اُس کے چہرہ سے خونخواری عیاں

لہ اس دور کے چہٹے باب میں دیکہو۔

تہی- اُس کی مزاج کی تیزی اور جسم کی طاقت کے سبب لوگ اُس
کے نام سے کانپتے تہے- اور اُس کے زور کا یہ حال تہا کہ جس
کڑی کمان کو پیادے نہ کہینچ سکتے تہے وہ گہوڑے پر چڑہا ہوا
چڑہا لیتا تہا ✢

شاہان معصر

سکوٹ لنڈ	سال وفات	شہنشاہ جرمنی	سال وفات
مَلکم سوم	.	ہنری چہارم	.
فرانس		پوپ	
فلپ اول		اِلکسَانڈر دوم	سنہ ۱۰۷۳ ع
ہسپانیہ		گرِگری ہفتم	سنہ ۱۰۸۵ ع
سَانکو دوم	سنہ ۱۰۷۲ ع	وِکٹر سوم	سنہ ۱۰۸۷ ع
اَلفونزو ششم			

دوسرا باب

ولیم دوم ملقب بہ رُوفس

سال پیدائش سنہ ۱۰۵۶ء - سال جلوس سنہ ۱۰۸۷ء - سال وفات سنہ ۱۱۰۰ء

یہ ولیم جسکو رنگ کی سرخی کے سبب رُوفس یعنے سرخ کہتے تہے منصور کا تیسرا بیٹا تہا - منصور کی وصیت کے موافق رَوبرٹ اُسکا بڑا بیٹا نورمنڈی کا ڈیوک ہوا - شہر رُوآن میں اُس کی تاجداری ہو ہی رہی تہی کہ رُوفس جو بڑا بلند نظر اور چالاک تہا انگلستان میں جا پہنچا اور باپ کو مرے تین ہفتہ سے زیادہ نہوئے تہے کہ لَین فرنَنک کی حمایت سے وہاں کا بادشاہ ہوگیا۔ کِنٹ کے اَرل بِی یُو کے اُسقف آوُڈُو نے رَوبرٹ کو انگلستان کی سلطنت دلوانے کے واسطے ایک بڑی سازش کی اور فتنہ اُٹھایا - لیکن انگلستان کی رعایا کو اُس پادری کی نیابت کا زمانہ یاد تہا اور وہ پہلے ہی اُسکے ظلم سے ناخوش تہی رُوفس نے باغ سبز دکھا کر رعایا کو اپنے

سے پرچڑہا لیا اور اُن کی مدد سے قلعہ رَوچسٹر کو محاصرہ کر کے
فتح کر لیا اور بغاوت شعار اسقف کو انگلستان سے نکال دیا۔
وہ جہاز میں سوار ہو کر نوَرمنڈی میں چلا گیا اور سنگلستن
نے اُسکا نکلنا ایک موذی کا ٹلنا سمجھہ کر اُسکو بہت نفرین کی ❊
رَوبرٹ اگرچہ بہادر تہا مگر تن آسانی کے سبب سے نوَرمنڈی
کی حکومت میں اُس سے کوئی بات نہ بن آئی رُوفس جو دانو
گہات میں لگا رہتا تہا اور منصور کا جمع کیا ہوا خزانہ بہی
اپنے قبضہ میں رکہتا تہا اُسنے حکمت عملی سے روپیہ صرف کر کے
دریائے سین کے دائیں ساحل کے تمام قلعون پر اپنا تصرف
کر لیا اور باقی علاقہ کی تسخیر کے واسطے جنگ کا سامان کیا۔
مگر لڑائی نہونے پائی اور نوَرمنڈی کے امرا اور فرانس کے
بادشاہ نے ۱۰۹۱ء میں بیچ بچاؤ کر دیا اور اِس شرط پر
صلح ہو گئی کہ دونوں میں سے جو پہلے مرے دوسرا بہائی
اُسکا ملک لے لے ❊

رُوفس نے نوَرمنڈی سے فرصت پا کر سکوٹ لَینڈ کے
بادشاہ مَیلکم پر فوج کشی کی اُسوقت تو دونوں میں صلح
ہو گئی مگر دوسرے برس خود مَیلکم نے طیش میں آکر نورتہمبرلینڈ

پر چڑہائی کر دی - اور سبب اسکا یہ ہوا کہ انگریزوں نے
کارڈلائل میں اپنی قوم کے آدمی بسا دئے تہے اور وہ اُس
شہر کو اپنی عملداری میں سمجھتا تہا - اسی یورش میں مئلکم
کی جان گئی - بعض مورخوں نے لکھا ہے کہ اُسنے قلعہ آئنک
کا محاصرہ کر لیا تہا - رَوجرڈ مَوبری نے اظہار اطاعت
کے واسطے قلعہ کی کنجیاں برچھی میں پرو کر اُس کے حوالہ کرنے کو
وہی برچھی اُس کی آنکھہ میں چبھو دی - اور اُسوقت سے
پئرس آءِ یا پئرسی یعنے آنکھہ پہوڑ اُسکا نام پڑ گیا - رُوفس
فوج لیکر ویلز میں بہی پہر گیا مگر وہاں کے لوگ مغلوب نہوئے
البتہ جسطرح پہلے پہاڑوں کے گرد وہاں کے آدمیوں کے روکنے
کے لئے مسلسل قلعے بنائے گئے تہے ویسے ہی اسنے بہی بنوادئے
۹۵ سنہ ۱ء میں رَوبرٹ مَوبری جو نورتھمبرلینڈ کی امیروں میں بڑا ذی اقتدار تہا باغی ہو گیا اور بام برو
کہ ایک بڑا مستحکم قلعہ تہا ہو بیٹھا ہرچند رُوفس نے اُسپر حملہ
کیا مگر کچھہ حاصل نہوا آخرکار اُسکو فریب سے باہر بلا کر قید کر لیا -
اُسکی بی بی متیلڈا اِسپر بہی لڑتی رہی اور اطاعت سے انکار
کئے گئی لیکن جب دشمن اُسکے شوہر کو قلعہ کی فصیل کے سامنے

لے آئے اور جلاد اُس کی آنکھیں نکالنے کو تیار ہوا تو اُس نے
ناچار ہوکر قلعہ کی کنجیاں حوالہ کردیں۔ ڈُوفَنْ نے اس امیر
کو قلعہ وِنڈْسَر میں قید کیا اور وہ تیس برس تک وہیں
پڑا رہا*

وِلیَمْ ڈُوفَنْ بڑا مسرف تہا اور اسراف کے واسطے بیگانہ
مال تاکتا تہا اور رعایا کو لوٹتا تہا۔ رَیْلَفْ نام ایک اوباش
پادری اُسکا کارپرداز اور دمساز ہوا۔ اس شخص نے جو مشعل
لقب رکہتا تہا بڑا اندہیر ڈالا اور خلقت کو طرح طرح سے آزار
پہنچاکر بادشاہ کا گہر بہرا۔ اُسنے روپیہ سمٹنے کی بڑی تدبیر یہ
نکالی تہی کہ جب کسی اسقف یا خانقاہ کے سرگروہ کی گدی
خالی ہوتی تہی ایک عرصہ تک اُس کی آمدنی خزانہ شاہی میں
داخل ہوا کرتی تہی۔ اور جس وقت کوئی شخص اُس گدی پر
بٹہایا جاتا تہا اُس سے نذرانہ میں بہت سا روپیہ لیا جاتا تہا
اسطرح کی دست اندازی سے آنْسِلْم نے جو لَنْفْرَنْکْ کے
بعد اُسقف اعظم ہوا تہا نقصان عظیم اُٹہایا۔ اگرچہ اُسنے منصب
بادشاہ کی خاطر سے بجبر قبول کیا تہا لیکن وِلیَمْ اور رَیْلَفْ نے
اُسکو یہاں تک تنگ کیا کہ وہ عاجز ہوکر انگلستان سے نکل گیا۔

ولیئم نے رَوبَرٹ سے وعدہ کیا تہا کہ جو قلعے نوَرمنڈی میں میں نے لے لئے ہیں اُنکا معاوضہ دونگا مگر اقرار پورا نکیا کیونکہ جہوٹ بولنا بہی اُسکے بائیں ہاتہہ کا داؤ تہا اسی سبب سے ۱۰۹۶ء میں دونوں بہائیوں میں پہر تلوار چلی مگر اُنہی دنوں پوپ اَربَن دوم اور ایک درویش پیٹر کی ترغیب و تحریک سے جزیرہ صقلیہ نوَرِوِی تک کل یوروپ کے لوگوں کو بیت المقدس جانے اور حضرت عیسیٰ کا مزار ترکوں کے قبضہ سے چہڑا لینے کا جوش پیدا ہوا اور بڑے بڑے دلاور اس مہم پر جانے کو تیار ہوگئے رَوبَرٹ نے بہی اُسی اُمنگ میں دس ہزار مَرک[1] کے عوض پانچ برس تک ولیئم کو صوبہ مین اور صوبہ نوَرمنڈی پر حکمرانی کا اختیار دیا ولیئم نے بے تامل یہ امر قبول کیا اور انگلستان کی رعایا کے گلے کاٹ کر بہائی کو روپیہ پہنچایا۔ شہزادہ اِڈگار بہی فرانس والوں کے ساتہہ ہوکر اس مہم پر گیا تہا۔ جو لوگ اس قسم کی مہمات میں شریک ہوتے تہے وہ اپنے دائیں شانہ پر کپڑے کا ایک صلیب

---

[1] مرک ایک سکہ پونے سات روپیہ کا ہوتا تہا۔

لگا لیتے تہے - اسی سبب سے ان لڑائیوں کو صلیب کے معرکے کہتے ہیں ؛

سنہ ۱۱۰۰ء میں رُوفَس - نیُو فَورِسٹ میں شکار کہیلنے گیا تہا کہ خود موت کا شکار ہو گیا - جس دن مرے گا اُس سے پہلی شب کو اُسی بن میں محل شاہی میں مقیم تہا اور پریشان خواب دیکہنے سے صبح کو اُٹہہ کر اُس دن شکار کو نجانے کی نیت کر لی تہی لیکن جب کہانے کے وقت شراب پی لی سب وسوسے جلتے رہے اور گہوڑے پر سوار ہو کر جنگل میں چلا گیا شکار کی جستجو میں رفتہ رفتہ سب ساتہی اُس سے الگ ہو گئے شام کے وقت چند گنواروں نے ایک جگہہ بادشاہ کی لاش پڑی ہوئی دیکہی اور ٹوٹا ہوا تیر اُسکے سینہ میں لگا پایا - یہی لوگ نعش کو چہکڑے میں ڈال کر ونچسٹر میں لے گئے اور رسوم مذہبی ادا کئے بغیر وہاں کے بڑے گرجا میں دبا آئے وَالٹر ٹِرِل کو بادشاہ کا قاتل ٹہیراتے ہیں اور بعض یہ کہتے ہیں کہ ٹِرِل نے بارہ سنگے پر تیر چلایا تہا مگر وہ ایک درخت سے اُچٹکر بادشاہ کی چہاتی میں جا لگا - اُس زمانہ میں بعض لوگ آپس میں یہ بہی چرچا کرتے تہے کہ اُسکو اُسکے بہائی ھِنری نے مارا ہے ؛

ولیَم رُوفَس سخت گیر اور مسرف اور عیاش اور بے رحم تہا

اُس کی ذات میں کوئی بات ایسی نہ تھی جو ان برائیوں کی تلافی کرے۔ کوتہ قد فربہ اندام تھا اور بال اُس کے بھورے تھے اور زبان میں اُس کے لکنت تھی۔ اس بادشاہ نے ٹاور کے گرد فصیل بنوائی اور دریائے ٹیمز پر پل اور ویسٹ منسٹر میں ایک عالیشان ایوان جو ویسٹ منسٹر ہال مشہور ہے تعمیر کیا۔ اور اِن کے سوا اُسنے رفاہ عام کے لئے کوئی بڑا کام نہیں کیا*

شاہان ہمعصر

سکوٹ لینڈ

مَلکم سوم سنہ ۹۳ء میں مرگیا
ڈونلڈ بین سنہ ۹۴ء میں معزول ہوا
ڈنکن سنہ ۹۵ء میں مرگیا
ڈونلڈ بین سنہ ۹۷ء میں مرگیا
اِڈگار ۔

فرانس

فلپ اول ۔ ۔

ہسپانیہ

آئلفونزو ششم ۔

شہنشاہ جرمنی

ھنری چہارم ۔

پوپ

آربن دوم سنہ ۹۹ء میں مرگیا
پَسکل دوم ۔

تیسرا باب

ہِنری اول ملقب بہ بُوکلارک یعنی فاضل

سال پیدائش سنہ ۱۰۶۸ء سال جلوس سنہ ۱۱۰۰ء سال وفات سنہ ۱۱۳۵ء

ہنری کا تخت پر قابض ہوجانا اور اُس کی بعض تدبیریں اور رعایا کو خط

رُوفس کے مرتے ہی اُسکا سب سے چھوٹا بھائی ہِنری ونچسٹر میں گیا اور خزانہ شاہی پر قابض ہو کر وِسٹ منسٹر میں پہنچا اور وہاں لندن کے اُسقف ماریس نے پہلے ہی یکشنبہ کو اُس کی تاجداری کی رسم ادا کردی - اصل میں تخت رَوبرٹ کا حق تھا لیکن وہ ملک کنعان سے آتے ہوئے اطالیہ میں ٹھیر گیا تھا اور اُسوقت تک وہیں پڑا تھا - غاصبوں کا قاعدہ ہے کہ اکثر ابتدا میں رعایا کے پرچانے کا رستہ چلتے ہیں چنانچہ ہِنری نے بھی ایک ایسا فرمان مشتہر کیا جس سے رعایا کے حقوق قائم ہوں اور اُنکو اپنی آزادی کی طرف سے اطمینان حاصل ہوجائے اسکے علاوہ کرفیو اور ڈین گِلڈ کو موقوف کرنے اور اِڈورڈ عابد کے قوانین کو پھر رواج دینے کا وعدہ کرلیا

اور کہدیا کہ نوزمن کے تسلط کے وقت سے جو تکلیفیں رعایا کو ہوتی رہی ہیں سب رفع ہوجائیں گی۔ سنکوٹ لنڈ کے بادشاہ منلکم کی دختر اور شاہزادہ اڈگاز کی بھانجی منٹلڈا کے ساتھہ اس بادشاہ کا نکاح ہوجانے سے سیکسن اور نوزمن کے شاہی خاندان متحد ہوگئے اور پھر اسی قسم کے اور رشتے ناتے ہونے سے آخرکو دونوں قومیں شیر و شکر کی طرح ایک ہوگئیں اور اس ایک قوم کا انگریز نام ٹھیرا*

انگلستانیوں کی رضامندی کے واسطے ھنری نے رُوفس کے وزیر مشعل کو قید کردیا مگر اُسکے کسی دوست نے شراب کے تنگ میں ایک رسہ اُسکے پاس پہنچادیا اور وہ اُسکے ذریعہ سے قیدخانہ سے نکلکر نوزمنڈی میں پہنچا۔ اسی اثنا میں روبرٹ بھی اطالیہ سے نئی بی بی لیکر نوزمنڈی میں آیا۔ اور مشعل کے بھڑکانے سے انگلستان پر حملہ کرنے کو مستعد ہوگیا اس ارادہ سے فوج لئے ہوئے ونچسٹر کو جاتا تھا کہ ھنری نے اُس کو رستہ میں آن لیا۔ مگر جنگ نہونے پائی وہیں دونوں بھائیوں نے دونوں لشکروں کے بیچ میں آکر باہم گفتگو کی اور چند منٹ میں صلح کی شرطیں طے کرلیں۔ روبرٹ نے انگلستان

کی سلطنت کا دعوی چھوڑا اور اسکے عوض ہنری نے تین ہزار مَرک سالانہ اُس کی پنشن مقرر کر دی لیکن پھر رُوبَرٹ دھوکہ سے ہنری کے قابو میں آگیا اور پنشن سے دست بردار ہو کر چھوٹا - اسکے بعد دونوں بھائیوں میں ایسا زبردست نزاع اسقدر بڑھا کہ انجام کار جنگ وجدال کی نوبت پہنچی - پہلے میدان میں معاملہ یکسو نہوا - لیکن دوسرے معرکہ میں جو ۱۱۰۶ء میں نورمنڈی کے اندر مقام ٹِنچی بری پر ہوا تھا رُوبَرٹ نے ایسی شکست کھائی کہ تاج کھو کر قیدی ہو گیا - ہنری نے اُسکو انگلستان میں لیجا کر تیس برس تک قید رکھا اور وہ اسی حالت میں اپنے بھائی کی وفات سے ایک برس پہلے قلعہ کارڈف میں مر گیا - بعض مورخ لکھتے ہیں کہ ہنری نے اُسکی آنکھیں گرم سیخ سے نکلوا ڈالی تھیں اور یہ بات ہنری کی خصلت سے کچھ بعید نہیں معلوم ہوتی رُوبَرٹ کی گرفتاری کے بعد بھی لڑائی کئی برس تک باقی رہی کیونکہ فرانس کا بادشاہ لُوئی اُسکے بیٹے ولئَم کا ساتھ دیتا رہا - انجام کار ہنری نے برِنوِل کے میدان میں غالب آکر اپنے بیٹے کو نورمنڈی کا ڈیوک بنا دیا ✤

پادریوں سے ہنری کی بگاڑ

اسی جنگ وجدال میں ہنری کا پادریوں سے بہی بگاڑ ہو گیا
باعث نزاع یہ تہا کہ ہنری چاہتا تہا کہ اسقف اپنے
منصب کے جاگیروں کی حیثیت سے میری رسم اطاعت بجا لائیں
اور جسطرح خانقاہوں کے سرگروہ اور اسقف اپنے تقرر
کے وقت بڑے تجمل سے ایک انگشتری اور صلیب بطور خلعت
کے پہلے بادشاہوں سے لیتے رہے ہیں مجہسے بہی لیا کریں
آنسلم جو انگلستان میں آگیا تہا اور اس جہگڑے میں پوپ
کا جانب دار تہا دوبارہ جلاوطن ہوا لیکن انجام کار ہنری
سب دعووں سے دست بردار ہو گیا۔ ور حقیقت میں اس
بات سے کچہہ اسکے اقتدار میں بہی فرق نہیں آیا ؛

شہزادہ ولیم کا غرق ہونا

جب یہ قصہ طے ہو چکا ہنری اپنے بیٹے ولیم کو جو اٹہارہ
برس کا تہا ساتہہ لئے ہوئے نورمنڈی میں وہاں کے
امراسے حلف اطاعت لینے گیا لیکن مراجعت کے وقت
۱۱۲۰ء میں شہزادہ سمندر میں ڈوب گیا۔ وہ بہی اپنے
باپ کے ساتہہ ایک ہی جہاز میں سوار ہونے کو تہا مگر ایک
جہاز ران فٹز سٹیفن نے جسکا باپ ولیم منصور کے جہاز
کو انگلستان لیجایا کرتا تہا اُس سے کہا کہ آپ میرے جہاز

میں سوار ہوں۔ شہزادہ نے یہ امر منظور کر لیا۔ وائٹ شپ یعنے سفید جہاز اُس جہاز کا نام تہا اور پچاس ملّاح اپنے فن میں اُستاد اُس کے کہینے والے تہے۔ اور جہاز تو صبح ہی روانہ ہوگئے مگر شہزادہ کا جہاز شام تک ٹہیرا رہا۔ اور اس عرصہ میں ملّاح جہاز پر بیٹھے ہوئے شرابیں پیتے اور ہنستے کہیلتے رہے۔ جب چاندنی چٹکی تو وہاں سے روانہ ہوئے۔ بادشاہ کے جہاز سے جا ملنے کی لہر میں اپنے جہاز کو تیزی سے کہیتے ہوئے چلے جاتے تہے کہ جزیرہ آئلڈرنی کے قریب جہاں پانی کا بہت زور ہے جہاز ایک پہاڑ سے ٹکر کہا کر پاش پاش ہوگیا۔ شہزادہ کو ایک کشتی مل گئی اور وہ اس آفت سے بچکر نکل ہی گیا تہا کہ اُسنے اپنی بہن کی چیخیں سنیں اور ترس کہا کر اُس کے لینے کے واسطے اپنی کشتی کو پہیرا۔ جب کشتی جہاز کے پاس پہنچی اُس میں اسقدر آدمی کود پڑے کہ وہ اُنکے بوجہہ سے غرق ہوگئی اور اس صدمہ کی حکایت کہنے کے واسطے فقط دُو آن کا ایک قسائی بچا۔ وہ بہی اسطرح کہ ایک ٹوٹے ہوئے مستول سے چمٹا ہوا بہتے بہتے کنارہ آ لگا۔ چند روز تک بادشاہ سے اس خبر کو چہپایا۔ لیکن آخر کو

ہنری کی اولاد

ایک خواص آنکھوں میں آنسو بھر لایا اور اُس نے بادشاہ کے قدموں پر
گر کر سارا ماجرا بیان کر دیا۔ کہتے ہیں ہنری کو بیٹے
کا ایسا داغ ہوا کہ جب تک جیا کسی نے اُسکو ہنستے نہ دیکھا۔
اس شہزادہ کی وفات سے رَوبرٹ کے بیٹے کو جو اس
عرصہ میں فلینڈرز کا ارل ہو گیا تھا پھر تخت کی امید
بندھی مگر ایک مقام پر زخمی ہو کر وہ بھی مر گیا اور پھر
ہنری کے مقابلہ میں نورمنڈی کا بھی کوئی دعویدار نہ رہا۔
شہزادہ ولیم کے غرق ہونے سے کچھ اوپر دو برس پہلے
اُس کی ماں مٹیلڈا مر چکی تھی۔ بادشاہ میں اور اس ملکہ
میں بارہ برس تک جدائی رہی اور ملکہ نے یہ دن عبادت
اور سخاوت میں بسر کئے اور اس عرصہ میں نغمہ و نظم سے دلبستگی
رکھی۔ انگلستان میں پہلے پہل پتھر کا پل اسی ملکہ کے حکم سے
دریائے لی پر جو دریائے ٹیمز کا معاون ہے تعمیر کیا گیا
اُسنے دو بچے چھوڑے ایک یہی ولیم جو غرق دریا ہوا۔
دوسری ماڈ جو جرمنی کے شہنشاہ ہنری پنجم سے بیاہی گئی
اور چھ مہینے کے بعد بیوہ ہو گئی۔ ہنری کے ہاں
دوسری بی بی آئیڈلیس سے جو ملک فرانس کی شہزادی

تھی کچھہ اولاد نہوئی ؛

جب ھِنری نے کوئی بیٹا تخت کا وارث نہ دیکھا اپنے ملک
کے امیروں اور اسقفوں سے ماڈ کے دعوے کی تائید
کرنے کا حلف لیا - اور فرانس سے رابطہ بڑہانے کے واسطے
آنژو کے کاؤنٹ جفری پلنٹجنٹ سے جسکی عمر سولہ
برس کی تھی اُس کی دوسری شادی کردی - مگر یہ عقد
انگلستان اور نورمنڈی دونوں جگہہ کی رعایا کو پسند
نہ آیا - اور خاوند بی بی کی نااتفاقی اور بدسلوکی سے
ھِنری کو اخیر عمر میں بہت رنج پہنچا ؛

ھنری کی موت اور خصلت

ھِنری کو ایک قسم کی مچھلی بہت بہاتی تھی - اُسکے کھانے
میں بے اعتدالی کرجانے سے بیمار پڑگیا - اور ساتویں
دن ملک نورمنڈی کے اندر مقام سینٹ ڈینس میں مرگیا
یہ بادشاہ بھی رُوفس کی طرح اوباش اور بے رحم تھا مگر
لیاقت اور سلیقہ اُس سے زیادہ رکھتا تھا - لقمان کی حکایتوں
کا ترجمہ کرنے سے بُوکلارک یعنے فاضل اُسکا لقب قرار پایا
چونکہ اُسکے ہلاک کرنے کے واسطے کئی وار ہوئے تھے اس
سبب سے وہ بدگمان ہوگیا تھا - اکثر خوابگاہ بدلتا رہتا تھا -

اور تلوار اور سپر ہمیشہ اپنے تکیہ کے پاس رکھتا تھا - اس بادشاہ کو برِاعظم یورپ میں اپنا اقتدار بڑہانے کی بڑی تمنا تھی یکونکہ انگلستان کی رعایا اُس کی نظر میں حقیر تھی - اور وہ اُس کو اپنی رزم و بزم کے سامان کے واسطے فقط روپیہ بہم پہنچانے کا وسیلہ جانتا تھا +

انگلستان کے بادشاہوں کا دستور ہے کہ جب پارلمنٹ کھولتے ہیں ملک کی اُسوقت کی حالت سنانے کے واسطے امیروں اور رعایا کے وکیلوں کے سامنے ایک مسلسل تقریر کرتے ہیں اور جن باتوں پر اُن کی توجہ مطلوب ہوتی ہے سب بیان کردیتے ہیں - اس قسم کی تقریر سب سے پہلے اسی بادشاہ نے کی - چونکہ اُسوقت پارلمنٹ نہ تھی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُس کے مخاطب ارکان کونسل اور امرا ہونگے - ہاف پنی اور فارذنگ جو پہلے پنی کے دو ٹکڑے اور چار ٹکڑے کرکے بنائے جاتے تھے اسکے عہد میں مدور اور ثابت بننے لگے - ہنری سے پہلے سکوں میں کہوٹ بہت ملتی تھی اسواسطے اُسنے نئے سکے بنوائے اور کہوٹے سکے بنانے والوں کے لئے سخت سزا مقرر کی - اُس کے عہد میں بجانے بٹائی کے

زمین کا لگان نقد قرار پایا - وزن اور پیمانے سب جگہہ یکساں ہو گئے اور ایل[1] جو ماپنے کا ایک پیمانہ ہے اُسکا اندازہ بادشاہ کے ہاتھہ کے برابر ٹہیرا - ملک بلجئیم سے بعض کاریگروں نے انگلستان میں آکر اُون کے کارخانے جاری کئے ؃

چونکہ یہ بادشاہ خود عالم تہا اس سبب سے علم اور اہل علم کی بڑی قدر کرتا تہا - اُسوقت انگلستان کے طلبا ھسپانیہ میں جاکر مسلمانوں سے طب اور ریاضی سیکہتے تہے - اور بعض اپنے ہی وطن میں لاطینی زبان کے کتابوں کے وسیلہ سے علم حاصل کرتے تہے - اُسوقت کیمبرج میں تعلیم کا عجیب طور تہا سنہ ۱۱۰۹ع میں ایک بڑے کھتّہ کے مکان میں درس ہوا کرتا تہا - لیکن دوسرے برس سے ہر ایک مدرس کے لئے جدا جدا کمرے مقرر ہو گئے - درس بڑی فجر سے شروع ہوتا تہا - اول ایک معلم صرف و نحو سکہاتا تہا - پہر چہہ بجے سے ایک اور اُستاد ارسطو کی منطق پڑہاتا تہا - اُس کے بعد نو بجے سے سسرو[2] اور

---

[1] کپڑا ماپنے کا ایک پیمانہ ہے - اُسکا طول یورپ کے مختلف ملکوں میں مختلف ہے اس زمانہ میں انگریزی ایل ۴۵ انچ کا ہوتا ہے ؃

[2] یہ مصنف سنہ عیسوی سے ۱۰۶ برس پہلے پیدا ہوا اور ۴۳ برس پہلے مارا گیا اُسنے فلسفہ اور فن معانی اور معرفت اور سیاست میں کئی کتابیں لکہی ہیں اور اپنی فصاحت و بلاغت کے سے زبان لاطینی کو کمال پر پہنچا دیا ہے ؃

کٹن ٹلئن[1] کی کتابوں کے مطالب اور معانی بیان کئے جاتے
تھے اور بارہ بجنے سے پہلے ایک جماعت کے سامنے بَاءِ سِل
کے مشکل فقرے حل ہوا کرتے تھے۔ اُس زمانہ میں زبان
ستّکس کے اشعار کی جگہہ ذُوِمَا کی قدیم اور بگڑی ہوئی
زبان میں بڑے بڑے بہادروں خصوصًا سکندر اور آرْثَر
اور شَارلِمین کے کارنامے تصنیف ہونے لگے۔ اِن کہانیوں
میں بہادروں کو وہ لوگ ناٹٹ کے لباس سے آرائش دیتے
تھے اور اُنکا اجگروں کو مارنا۔ جنوں کو پچھاڑنا۔ طلسمات کے
قلعوں کو فتح کرنا۔ پری پیکر نازنینوں کو قوی ہَیکل دیووں کے
پنجہ سے چھڑانا اور اِسی قسم کے عجیب و غریب معرکوں کا بیان
لکھا جاتا تھا ۔

[1] یہ مصنف ۱۳۳۳ء میں پیدا ہوا اور ۱۴۰۰ء میں مرگیا۔ اُسکی تصنیف سے فن معانی میں ایک کتاب موجود ہے۔ یہ بھی اپنے عصر میں فصاحت و بلاغت میں لاجواب ہوا ہے۔ یہ اور ہیستہ فو دونوں ذُوِمَا میں گزرے ہیں ۔

شاہان ہمعصر

سکوٹ لینڈ

نام	سال وفات
اِڈگار	سنہ ۱۱۰۶ء
اِلکس آنڈر اول	سنہ ۱۱۲۴ء
ڈیوڈ اول	

فرانس

نام	سال وفات
فلپ اول	سنہ ۱۱۰۸
لوئی ششم	

ہسپانیہ

نام	سال وفات
آئلفونزو ششم	سنہ ۱۱۰۹ء
آئلفونزو ہفتم	سنہ ۱۱۳۳ء
آئلفونزو ہشتم	

شہنشاہان جرمنی

نام	سال وفات
ہنری چہارم	سنہ ۱۱۰۶ء
ہنری پنجم	سنہ ۱۱۲۵ء
لوتھیر دوم	"

پوپ

نام	سال وفات
پسکل دوم	سنہ ۱۱۱۸ء
جیلیسٹس دوم	سنہ ۱۱۱۹ء
کیلکسٹس دوم	سنہ ۱۱۲۴ء
ہونوریس دوم	سنہ ۱۱۳۰ء
انوسنٹ دوم	

چوتھا باب

شٹیوِن بلآء کا ارل

سال پیدائش سنہ ۱۱۰۵ء سال جلوس سنہ ۱۱۳۵ء۔ سال وفات سنہ ۱۱۵۴ء

ولیم منصور کی دختر اڈلا جو بلآء کے ارل سے بیاہی گئی
تھی اسکا تیسرا بیٹا سٹیوِن نام ماڈ کے مقابلہ میں تخت کا
مدعی ہوا۔ شاہی خاندان میں یہی شہزادہ سب سے افضل تھا
اور چونکہ لوگ اُسوقت عورتوں کی حکومت کو مردوں کی ہتک
سمجھتے تھے اِس سبب سے اُس کی بات چل گئی۔ اُس کے بھائی
ھنری نے جو ونچسٹر کا اُسقف تھا بڑے بڑے پادریوں کو
اُسکا حامی بنادیا۔ اور دارالخلافہ ونچسٹر اور شہر لندن
کے رہنے والوں نے بہت خوشی سے سٹیوِن کو بادشاہ
مان لیا۔ سٹیوِن نے شاہ ھنری کی نعش کو جسمیں احتیاط کے
واسطے مصالح بھرے گئے تھے شہر ریڈنگ کی خانقاہ میں

پہنچایا اور تابوت کو آپ ہی کندہا دیا۔ اُسکے دفن ہوجانے کے بعد آوکسفورڈ میں اُسقفوں اور امیروں کی ایک مجلس منعقد ہوئی۔ اِس جلسہ میں سٹیون نے جسکی تاجداری کی رسم پہلے ہی ادا ہوچکی تہی ڈین گلڈ موقوف کرنے پادریوں کے کل حقوق بحال رکہنے اور امیروں کو اپنے اپنے جنگلوں میں شکار کہیلنے اور اپنی اپنی جاگیروں میں نئے قلعے بنانے کی اجازت دینے کا بحلف اقرار کیا۔ ان سب باتوں سے اسکے ہواخواہ تو بڑہ گئے مگر پہلے اقرار سے تہوڑے ہی عرصہ میں انگلستان میں ۱۲۶ قلعے نئے تیار ہوگئے۔ یہ نئے اور پہلے پرانے قلعے سب کے سب مدت تک غارتگر اور مفسد امیروں کی پناہ رہے۔ اُنہوں نے لوٹ کو معاش کا وسیلہ ٹہیرایا اور اپنے متوسلوں کو ساتہہ لیکر بارہا بادشاہ کا بہی مقابلہ کیا *

ماڈ کی حق رسانی کے واسطے اول سکوٹلنڈ کے بادشاہ ڈیوڈ نے کمر باندہی اور تلوار کہینچی۔ اُسنے نورتھمبرلنڈ کو جسے اپنا ہی ملک کہتا تہا ۱۱۳۸ء میں تین بار بڑی بیدردی سے لوٹا۔ تیسرے حملہ میں یورک کے ضلع تک جا پہنچا مگر وہاں

نوورن اٹلرٹن کے مقام پر شمالی اضلاع کے امرا اپنی رعایا سمیت
یوورک کے اسقف اعظم ترسٹن کے شتے سے جنگ پر آمادہ
اور استقبال کو حاضر تھے - ۲۲ - اگست کو اسی جگہہ لڑائی ہوئی
اس معرکہ کو جھنڈے کی لڑائی کہتے ہیں اور وجہ اسکی یہ ہے
کہ انگریزوں نے اپنی فوج میں چھکڑے پر ایک مستول قائم
کیا تھا اور اس میں توم سکسن کے تین ولیوں کے قدیم
جھنڈے لگادئے تھے - مستول کی چوٹی پر ایک صلیب اور
چاندی کا صندوقچہ رکھا تھا اور اسکے اندر عشاے ربانی[له] کی تقدیس
کی ہوی روٹی تھی - انگریزوں کے سرداروں نے متفق

له توریت میں لکھا ہے کہ جس زمانہ میں بنی اسرائیل مصر میں مقیم تھے اور اُن کو حضرت موسیٰ وہاں سے لیجانا چاہتے تھے اور فرعون حارج ہوتا تھا اسوقت مصریوں پر کئی بلائیں نازل ہوئی تھیں اخیر بلا یہ تھی کہ اُن کے ہاں کیا انسان کیا حیوان جسقدر پہلوٹھے کی پیدائش تھے ایک رات میں سب ہلاک ہوگئے تھے - فقط بنی اسرائیل محفوظ رہے تھے کیونکہ خدا کے حکم کے موافق حضرت موسیٰ نے اُن سے کہدیا تھا کہ اپنے اپنے مکانوں میں ایک ایک برہ قربان کرکے اپنے دروازوں پر اُس کے خون کا نشان کرلو - اس انعام الہی کی شکرگزاری میں یہودیوں کے ہاں ایک عید ہوا کرتی ہے اور عید فصح اسکا نام ہے - انجیل میں لکھا ہے کہ مسیح نے مصلوب ہونے سے پہلے یہ عید کی اور اس دن رات کے وقت کہ اُس کے شاگرد بھی جمع تھے ایک روٹی لیکر اول شکر کیا اور پھر اُس کے ٹکڑے کرکے ایک ایک ٹکڑا ہر ایک شاگرد کو دیا اور کہا - اسکو کھاؤ کہ یہ میرا بدن ہے - پھر انگور کے عرق کا پیالہ لیکر شکر کیا اور اُسی طرح وہ بھی اپنے شاگردوں کو دیا اور کہا - اسکو پیو کہ یہ میرا خون ہے - اور جہان کے گناہوں کے کفارہ کے واسطے بہایا جاتا ہے - مسیح کے بعد عیسائیوں کے ہاں اس رسم کا ادا کرنا مسنون سمجھا گیا چنانچہ اُن کے پادری روٹی اور انگور کے عرق کو گرجا میں بہ تقلید مسیح کی طرح پہلے دعا پڑھتے ہیں اور پھر تقسیم کر دیتے ہیں - اسی کو عشاے ربانی کہتے ہیں - یہ رسم اُن کے ہاں اتحاد کی علامت اور گناہوں کے واسطے مسیح کے قربان ہونے

ہوکر قسم کھائی کہ آج فتح کرنی یا یہیں جان دینی - پہر سجدہ میں جاکر دعا کی اور لڑنے کو کھڑے ہوئے - دوسری طرف سے سکوٹ لئنڈ والوں نے غل مچاکر دہاوا کیا اور انگریزوں کی ہراول کو ہٹا دیا - اُن کے میمنہ اور میسرہ کی فوج بہی ہٹ گئی مگر جہنڈے کے گرد نیزہ بازوں نے ایسا حلقہ باندہا کہ کسی کو پاس نہ پہٹکنے دیا ہر چند انگریزوں کی طرف سے تیروں کی برابر بوچہاڑ رہی پر سکوٹ لئنڈ والوں نے منہ نہ پہیرا - اور دو گہنٹہ تک اُن کی تلوار بند نہوئی لیکن کسی طرح انکو جہنڈے تک پہنچنا نصیب نہوا - آخرکار اُن کی فوج افسردہ ہوکر بہاگ نکلی اور نشان کا پہریرا جسپر اژدہے کی تصویر تہی میدان سے ہٹ گیا اس کیفیت سے کہ خون میں بہر گیا اور اُس کی دہجیاں اُڑ گئیں - سکوٹ لئنڈ والوں کے آدمی ہزار سے زیادہ اس میدان میں کہیت رہے - ڈیوڈ نے اپنی

یادگار سمجھی جاتی ہے اور اُس روٹی کا کہانا اور عرق کا پینا اُن کے اس ایمان کی مضبوطی پر دلالت کرتا ہے اور مسیح سے قرب کا موجب ہوتا ہے - فرقہ رُومن کتہولک کے عیسائی روٹی اور عرق کو اقدیس یعنے دعا پڑہے جانے کے بعد مسیح کا حقیقی بدن اور لہو تصور کرتے ہیں اور اُس کی ویسی ہی تعظیم کرتے ہیں جیسی مسیح کی کرنی چاہئے -

پراگندہ فوج کو کارلائل میں پھر جمع کیا اور وہیں تیسرے دن
اُسکا بیٹا ھنری بھی اُس سے آملا شکست کے دن اس شہزادہ
نے اپنی جان اسطرح بچائی تھی کہ جب فوج بھاگی تھی اور
انگریزوں نے تعاقب کیا تھا تو وہ انگریزی نائٹ کے
بھیس میں اُن کے ساتھ ہولیا تھا اور آنکھ بچاکر بنوں میں
چلا گیا تھا۔ اس شکست کے بعد بھی ڈیوڈ کا زور نہ ٹوٹا
مگر دوسرے برس صلح ہو گئی۔ اس مصالحت میں ویسٹمرلینڈ
اور نیوکاسل کے سوا کل نورتھمبرلینڈ کا علاقہ
سکوٹ لینڈ کے شہزادہ ھنری کو مل گیا۔ وہ وہاں کے پانچ
امیر بطور راول کے سٹیفن کے حوالہ ہوئے ٭

اس لڑائی کے ختم ہوتے ہی ۱۱۳۹ء میں ماڈ نے ایک سو
چالیس نائٹوں کے ساتھ انگلستان کے جنوبی ساحل پر وارد
ہو کر سسکس کے علاقہ میں قلعہ آرنڈل پر قبضہ کر لیا۔ اور
وہاں سے روانہ ہو کر ۳۰ ستمبر کو شہر برسٹل میں اپنے سوتیلے
بھائی رابرٹ نام گلوسٹر کے ارل کے قلعہ میں داخل
ہو گئی۔ سٹیفن نے جو اسکو وہاں تک پہنچنے دیا یہ کام
تدبیر کے خلاف تھا۔ البتہ رستمانہ ہمت میں شمار ہو سکتا ہے

یہاں آتے ہی لڑائی شروع ہو گئی۔ مگر امرا جو اپنے اپنے قلعوں میں مستقل بادشاہوں کی طرح رہتے تھے اس خانہ جنگی میں بہت شریک نہیں ہوئے۔ اکثر بیٹھے ہوئے تماشا دیکھتے رہے اور بیدردی سے رعایا کو لوٹنے قید کرنے اور عذاب دیکر روپیہ وصول کرنے میں سرگرم ہوئے۔ ان کے جور وجفا سے ملک کا یہ نقشہ ہو گیا کہ کاشتکاروں نے زراعت سے اور اہل حرفہ نے اپنے کام سے بالکل ہاتھ اُٹھا لیا تھا اور بعض اضلاع تو اسقدر ویران ہو گئے تھے کہ گھوڑے کا سوار جو صبح سے شام تک پھرتا وہ بھی کہیں زراعت کا نام اور آبادی کا نشان نہ پاتا ابتدا میں ماڈ فتحیاب رہی اور ۱۱۴۱ء میں لنکن کی لڑائی میں سٹیفن جس کی تلوار و تبر کے اُسی ہی کے ہاتھ میں ٹکڑے ہو گئے تھے پتھر کھا کر گھوڑے سے گرا اور اسیر ہو گیا۔ ماڈ نے اُسکے پانو میں بھاری بیڑیاں ڈالکر برسٹل کے قلعہ میں قید کر دیا اور اُسکی بی بی جسکا نام مٹلڈا تھا بولوین والی کینٹ میں چلی گئی۔ اس فتح کے بعد پادریوں نے ماڈ کو ملکہ مان لیا مگر اُس کی رعونت اور بے اعتنائی سے لوگوں کو ایسا رنج پہنچا کہ جو دل سے اُسکے ساتھ تھے

وہی بیدل اور منحرف ہو گئے۔ کینٹ کے باشندے سٹیون کے حامی بنکر لندن میں داخل ہو گئے۔ ماڈ نے گرجاؤں کے گھنٹوں کی آواز اور بازاریوں کا غوغا سنتے ہی گھوڑے پر سوار ہو آکسفورڈ کا رستہ لیا اسکے بعد اُسنے ونچسٹر پر حملہ کیا مگر کامیاب نہوئی بلکہ اور لینے کے دینے پڑ گئے یعنے اُسکا بھائی رابرٹ گرفتار ہو گیا۔ یہ شخص ماڈ کے لشکر کی جان تہا اس سبب سے اُسنے سٹیون کو اُسکے مبادلہ میں رہا کر دیا۔ اور وہ قید سے چھوٹ کر پہر بادشاہ ہو گیا۔ ماڈ بھی آکسفورڈ میں جمی رہی۔ سٹیون نے ۱۱۴۲ء میں اُس شہر کا محاصرہ کر لیا۔ ماڈ مدت تک اس توقع میں گھر ہی بیٹھی رہی کہ جاڑے کی گزند سے غنیم آپ ہی محاصرہ چھوڑ دیگا لیکن رسد کے بند ہو جانے سے اُسکو قلعہ چھوڑنا پڑا۔ وہ سٹیون کے سنتریوں کی نظر سے بچنے کے واسطے تین سفید پوش ناٹوں کے ساتھہ برف پر ہو کر چلی گئی۔ اور دریاے ٹیمز سے جو اُسوقت جما ہوا تہا گزر کر والنگ فورڈ میں پہنچی۔ اسکے بعد وہ چار برس اور انگلستان میں

رہی اِس عرصہ میں گلوسٹر اُسکی حکومت کا مرکز اور آدہا ملک یعنے مغربی حصہ اُسکا مطیع رہا۔ لیکن جب اُسکے بڑے حامی یعنی ہنری فورڈ کا ارل ماءلو اور گلوسٹر کا ارل رابرٹ دونوں مرگئے تو وہ نورمنڈی کو چلی گئی +

اس خانہ جنگی کے عرصہ میں ماڈ کا بیٹا ہنری جوانی پر آتا گیا۔ جب وہ جوان ہوگیا تو اُس کے چچا ڈیوڈ نے کارلائل میں اُسکو نائٹ بنایا۔ باپ کے مرجانے سے صوبہ نورمنڈی اور آنژو اُسکے قبضہ میں آگئے تہے اور شاہ فرانس کی مطلقہ اِلینر سے شادی کرکے صوبہ آکٹیٹین کا مالک ہوگیا۔ غرض فرانس میں بہ ثروت اور اقتدار حاصل کرکے اُسنے ۱۱۵۳ء میں سٹیفن سے اپنے نانا کا تخت چھیننے کے لئے انگلستان پر یورش کی۔ سٹیفن کا بڑا بیٹا یوسٹس یکایک مرگیا اس سبب لڑائی نہوئی اور بمقام ونچسٹر میں باہم عہد و پیمان ہوگئے۔ ہنری وارث تخت انگلستان قرار پایا اور سٹیفن کا دوسرا بیٹا ولیم نام بُولونی کا ارل اپنے باپ کے ذاتی ریاست کا وارث ٹہیرا۔ اس بات کا

پورا برس نہوا تھا کہ ڈوونڈ میں سٹیوٹ کی آنکھیں بند ہوگئیں اور اُسکو بیٹے اور بی بی کے برابر فیروز شلم کی خانقاہ میں سلادیا ٭

معلوم ہوتا ہے کہ یہ بادشاہ دلیر مستعد اور مستقل مزاج تھا دوستوں سے مروت پیش آتا تھا دشمنوں سے درگزر کرتا تھا اور سب کے ساتھ اُسکا برتاؤ اچھا تھا - چونکہ اُس کے عہد ریاست میں برابر خانہ جنگیاں رہیں اس سبب سے اُسکے انتظام اور انصاف کا حال کچھہ کہہ نہیں سکتے - وہ کشیدہ قامت قوی جثہ اور صاحب رعب تھا

شاہان ہمعصر

سکوٹ لئنڈ	
نام	سال وفات
ڈیوڈ اول	سنہ ۱۱۳۵ء
مَلکم چہارم	
فرانس	
لوئی ششم	سنہ ۱۱۵۳ء
لوئی ہفتم	
ہسپانیہ	
اَلفونزو ہشتم	٭

شہنشاہان جرمنی	
نام	سال وفات
لوتھیر دوم	سنہ ۱۱۳۸ء
کونرڈ سوم	سنہ ۱۱۵۲ء
فریڈرلک اول	٭
پوپ	
اِنوسنٹ دوم	سنہ ۱۱۴۳ء
سلسٹین دوم	سنہ ۱۱۴۴ء
لوشئس دوم	سنہ ۱۱۴۵ء
یوجنئس سوم	سنہ ۱۱۵۳ء
اَنسٹیشئس چہارم	٭

پانچوان باب

نوَرمنڈی والوں کے دور میں سکوٹ لَینڈ کی کیفیت

۱۰۵۶ء سے ۱۱۵۳ء تک - ۹۷ برس کی سرگزشت چھہ بادشاہوں کا حال

نام		سال جلوس
مَیلکم سوم	(ڈنکن کا بیٹا)	۱۰۵۶ء
ڈونلڈ بین	(")	۱۰۹۳ء
ڈنکن	(مَیلکم سوم کا بیٹا)	۱۰۹۴ء
ڈونلڈ بین	(دوبارہ غاصب ہوا)	۱۰۹۵ء
اِڈگار	(مَیلکم سوم کا بیٹا)	۱۰۹۷ء
اِلکس اَنڈر اول	(")	۱۱۰۶ء
ڈیوڈ اول	(مَیلکم سوم کا سب سے چھوٹا بیٹا)	۱۱۲۴ء سے ۱۱۵۳ء تک

مَیلکم سوم کو کَینمور یعنے بڑسرا کہتے تھے - اُسنے انگلستان مین نوَرمنڈی والوں کے مسلط ہونے کے دو برس بعد شہزادہ اِڈگار کی بہن مَارگرِٹ سے شادی کی یہ ملکہ دین کی ترقی اور مختلف پیشوں کی ترویج میں بڑی سرگرم رہی

اور اُس کے سبب سے مَئلکم سوم کا طنطنہ پہلے بادشاہوں سے بڑہ گیا اور اُسکے دسترخوان پر سونی اور چاندی کے باسن نظر آنے لگے *

اُسوقت شاہان سکوٹ لینڈ نے کمبر لینڈ اور نورتھمبرلینڈ کی ریاست کا دعوے کیا چنانچہ مَئلکم سوم نے اسی دعوے سے ۹۳ سنہ ۱ء میں قلعہ آئینک کا محاصرہ کرلیا تہا کہ وہیں مارا گیا *

اُسکے بعد چار برس تک اُسکے بہائی ڈونلڈبین اور حرامی بیٹے ڈنکن میں تنازع رہا پہلے ڈونلڈ تخت پر قابض ہوگیا تھا مگر ڈنکن نے چند روز کے بعد اُسکو نکال دیا۔ ڈیڑہ برس کے بعد ڈنکن مقتول ہوا اور ڈونلڈ پہر بادشاہ ہوگیا مگر ۹۷ سنہ ۱ء میں انگلستان کی فوج نے اس غاصب کو تخت سے اوتار دیا *

اُسکے بعد مَئلکم کینمور کا بیٹا اِڈگار تخت نشین ہوا اور نو برس تک امن سے سلطنت کرتا رہا *

پہر اُسکا بہائی اِلکس آنڈر اول تخت پر بیٹھا۔ اس بادشاہ میں اور انگلستان کے اُسقفوں میں سینٹ آنڈرُوس کے

اُسقف کی تقدیس[1] کی بابت تکرار ہوئی - اُسقف دعوی کرتے تھے کہ یہ استحقاق ہمکو حاصل ہے اور بادشاہ کو یہ اصرار تھا کہ سکوٹ لینڈ کے پادریوں سے انگلستان کو کچھہ علاقہ نہیں ہے - یہ بادشاہ ۱۱۳۵ء میں مرگیا +

اسکے بعد مئلکم کا سب سے چھوٹا بیٹا ڈیوڈ اوّل بادشاہ ہوا جھنڈے کی لڑائی ماڈ کی طرف سے یہی بادشاہ لڑا تھا مگر اسکے سوا کوئی اور لڑائی نہیں لڑا - یہ بادشاہ خدا پرست اور صلح جو تھا اِسکے عہد میں سکوٹ لینڈ والوں نے زراعت اور تجارت اور صنعت میں بہت ترقی کی - اِس بادشاہ کو ۱۱۵۳ء میں اُسکے خوابگاہ میں اس صورت سے مردہ پایا کہ اسکے دونوں ہاتھہ دعا مانگنے والوں کی طرح جُڑے ہوئے تھے +

غرض جسوقت انگلستان میں نورمنڈی کے ابتدائی بادشاہ حکمران تھے قوم سیکسن کے بادشاہ سکوٹ لینڈ میں سلطنت کرتے تھے اور اسی سبب سے

---

[1] جب کوئی قسیس کسی علاقہ کا اُسقف مقرر کیا جاتا ہے تو اُس سے تین اُسقف بادشاہ بادشاہ کی اطاعت کا حلف لیکر اور مسائل مذہبی پر دستخط کرواکر تاج - صلیب - عصا - جبہ اور انگشتری اُسکو دیتے ہیں - یہ سب چیزیں اُسقف کی خلعت میں داخل ہیں اور انگشتری اس بات کی نشانی ہے کہ گویا کلیسا سے اُسکا عقد ہوگیا - اسی رسم کو اُسقف کی تقدیس کہتے ہیں - رومن کتھلک کے ہاں بادشاہ اور پوپ دونوں کی اطاعت کا عہد لیا جاتا ہے

انگلستان کے وہ سیکسن امیر جو نورمنڈی والوں کی حکومت پسند نکرتے تھے سکوٹ لینڈ میں جاکر پناہ گیر ہوتے تھے اور قوم سیکسن کی وہ شہزادی جسکا عقد ہنری اول سے ہوا تھا سیکسن اور نورمنڈی کی قوموں میں اتحاد ہو گیا میلکم ثالث کی بیٹی تھی

چھٹا باب

نورمنڈی والوں کا طریق معاشرت

نورمنڈی والوں نے انگلستان میں آکر فیوڈل سسٹم رائج کیا۔ اور وہ اُنکے اخیر بادشاہ رچرڈ کے میدان بوسورث میں مارے جانے تک بلکہ اُسکے بعد بھی بڑی دھوم دھام سے جاری رہا۔ اگرچہ اس بندوبست کے کچھہ کچھہ آثار سیکسن میں بھی پائے جاتے تھے مگر اُسکا کامل رواج بر اعظم یوروپ خصوصًا نورمنڈی میں تھا۔ فیوڈ اُن کی زبان میں قطعہ زمین کو کہتے تھے اور فیوڈل سسٹم سے زمین کا بندوبست مراد تھا۔ اس قانون

کے موافق کل زمین اصل میں بادشاہ کی ملک تصور کیجاتی تہی اور اُس کی طرف سے بڑے بڑے قطعے اُمرا کو اس شرط پر عطا ہوجاتے تہے کہ وہ ضرورت کے وقت اپنی جاگیر کی حیثیت کے موافق سپاہی لیکر بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوں - جاگیردار اس زمین کو اپنی طرف سے اُسی شرط پر جنٹری یعنے شرفا کو دیدیتے تہے اور یہ لوگ سَیکسن کے ہاں تھین اور نورمنڈی والوں کے محاورہ میں فرینکلن کہلاتے تہے - فرینکلن بہی اپنی زمین اسامیوں پر بانٹ دیتے تہے اور اُن سے کچہہ اناج یا نقد یا مواشی براے نام ٹہراکر محصول کی بابت بڑی غرض لڑائی میں مدد کرنے سے رکہتے تہے - غرض یہ کہ ہر حالت میں لگی ہوی تھی کہ تابع اپنے متبوع کے ساتہہ ہوکر لڑے - اسیواسطے جب بادشاہ کو فوج کی ضرورت ہوتی تہی وہ امیروں کو طلب کرتا تھا امیر فرینکلن کو بلاتے تہے - اور فرینکلن اپنے متوسلوں اور ملازموں کو سمیٹتے تہے - اور اس ترکیب سے بادشاہ کے جہنڈے کے تلے بڑا لشکر جمع ہوجاتا تہا - اسطرح کے بندوبست سے امیروں کو بڑا اقتدار حاصل ہوگیا تہا اور وہ ہمیشہ آپسمیں

لڑا کرتے تہے اور اکثر بادشاہوں سے بہی باغی ہوجاتے
تہے *

نائٹ بنانے یعنے بہادری کا خطاب دینے کا دستور بہی
فیوڈل سسٹم سے متعلق تہا۔ باعتبار نائٹ ہونے کے
بادشاہ اور غریب سے غریب شرفا مساوی تہے۔ دونوں
کو اس درجہ کے حاصل کرنے کے واسطے یکساں قواعد کی
لازم تہی۔ جو شخص نائٹ بنایا جاتا تہا اُسکو نائٹ کا تمغا یعنے
سونے کی مہمیز لینے اور معمولی عہد کرنے سے پہلے کسی نائٹ کا پیج
یعنے خواص پہر اسکا اِسکوائر یعنے سلح بردار رہنا پڑتا
تہا۔ اور جب اُسکے اعزاز کا دن معین ہوجاتا تہا وہ رات
کو کسی گرجا کے تاریک حجرہ کے اندر بہادروں کی قبروں
کے بیچ میں تنہا اور خاموش کہڑا رہکر اُن ہتہیاروں کی
نگہبانی کرتا تہا جو فجر کو اُسپر سجائے جاتے تہے۔ سجا سجایا
نائٹ سراپا زرہ پوش ہوتا تہا۔ اور اُسکے نیچے ملائم چمڑے
کا ایک کوٹ پہن لیتا تہا۔ زرہ دہات کے پترون کی ہوتی
تہی۔ اور پترے میخوں سے وصل کئے جاتے تہے۔ نائٹ
کے خود میں کلغی لگتی تہی اور اُسکے تکہونٹی ڈہال پر بجائے

پہول کے تمغا ہوتا تہا۔ اور اب جو انگریزی امرا کے ہاں ہر
خاندان کے الگ الگ تمغے ہیں اصل میں وہ یہیں سے نکلے
ہیں۔ نائٹ کا بڑا حربہ نیزہ تہا۔ اس کے علاوہ وہ دو دستی تلوار
اور کٹار بہی رکہتا تہا۔ خنجر رحم اس کٹار کا نام تہا
اور اُس سے گرے ہوئے دشمن کا کام تمام کیا جاتا تہا
نائٹ اکثر تبر اور گرز بہی رکہتے تہے۔ گرزوں کی یہ
صورت تہی کہ بہاری سونٹوں میں لوہا اور لوہے کی
مینخیں جڑ لیتے تہے۔ نوڈمنڈی کے پادری جن سے
پادری ہوتے وقت خون نہ بہانے کی قسم لیجاتی تہی بہیجا
پہوڑنے کو اُس سے مستثنیٰ سمجھکر لڑائی کے وقت یہی گرز
رکہتے تہے اور میدان جنگ میں چمکتی ہوئی زرہ پر ایک
ڈہیلا جبہ پہن لیتے تہے۔ راہبوں کا ایک نامی فرقہ
ٹمپلز[۱] جو سنہ میں نکلا تہا بڑا جنگی تہا۔ یہ لوگ اپنی زرہ

[۱] جو عیسائی ملک کنعان میں زیارت کے لئے جاتے تہے اُن کی حفاظت اور حمایت کیواسطے
تہرا آور شلیم میں ہیکل یعنے عبادت خانہ کے قریب ایک جگہ کے اندر [illegible]
رہا کرتے تہے۔ چونکہ عبادت خانہ کو ٹمپل کہتے ہیں اور یہ لوگ اُسکے پاس رہتے
تہے اس سبب سے ٹمپلز یعنے ہیکل [illegible] کہلانے لگے اور زو ہی [illegible]
[illegible] ہوئے ؛

پر ایک نیچا چغہ سرخ رنگ کا پہنتے تہے اور اُسکے دائیں
کہوے پر سفید کپڑے کا ہشت گوشہ صلیب سی لیتے تہے۔ امن
کی حالت میں یہ پادری سفید پوشاک پہنتے تہے۔ وہ
لوگ جو یوروپ سے ملک کنعان پر چڑہائی کرتے تہے اپنے
صلیب کے رنگ سے پہچانے جاتے تہے یعنے انگریز سفید
صلیب رکہتے تہے اور فرانسیس سرخ اور
بلجئم والے سبز اور جرمنی کے رہنے والے سیاہ اور
اہل اطالیہ زرد۔

نیزہ بازی نائٹوں کا بڑا کرتب تہا۔ یہ جو ہر ایک احاطہ
میں دکہایا جاتا تہا اور اُسکے گرد ٹہاٹر بندہ جاتا تہا
اس احاطہ کو اُن کی اصطلاح میں لسٹ یعنے اکہاڑا کہتے تہے
اُسکے اندر چاروں طرف امیر اور عورتیں دونوں اونچی
اونچی پاڑوں پر بیٹہہ جاتے تہے اور باہر عوام الناس
کا ٹہٹہہ لگ جاتا تہا اُس اکہاڑے کے اندر دو طرفہ
نائٹوں کے خیمے کہڑے ہو جاتے تہے۔ جب دنگل بندہ جاتا
تہا تو ٹہاٹر میں میخیں ٹہوک کر رستہ بند کر دیتے تہے جسوقت
نائٹ گہوڑوں پر سوار ہوکر اکہاڑے میں اُترتے تہے

نقیب اُن کے خطاب ترُئی میں بجاتے تھے اور پہر کلاذِجن کَلاذِجن یعنے انعام دلواو انعام دلواو کا غل مچاتے تھے۔ اِسیرامیر اور عورتیں دونوں باڑوں پر سونے اور چاندی کے سکّے برساتے تھے اور مبارزا کھاڑے کے بیچوں بیچ اپنے مقابل کے منتظر کہڑے ہو جاتے تھے۔ دوسری طرف سے اُنکے حریف نکلکر آہستہ آہستہ آتے تھے اور جسکو جس سے لڑنا منظور رہوتا تھا اُسکے سپر پر اپنی اپنی برچھی چھواتے تھے۔ ڈہال پر برچھی کے انی لگانے سے تیز ہتہیاروں کی جنگ مفہوم ہوتی تہی اور بوڑہی کے ٹہوکے سے یہ اشارہ تہا کہ کند ہتہیاروں سے فقط ہنر آزمائی ہے کچھ لڑائی نہیں۔ اس کے بعد مبارز اپنے اپنے خیموں کی طرف جاکر پہر ترُئی کی آواز پر گہوڑوں کو خوب ڈپٹائی ہوئے آتے تھے اور بیچ میں آگر بھڑ جاتے تھے۔ اگر جوڑ برابر کے ہوتی تہی نیزوں کے ٹکڑے اُڑجاتے تھے اور گہوڑے بہی صدمہ سے پیچھے کو ہٹ جاتے تھے۔ لیکن جب ایک کا نشانہ دوسرے کے خود یا سپر پر درست بیٹھتا تہا اور زور سے لگتا تہا حریف سُن اور لہولہان

ہوکر گھوڑے سے گر پڑتا تھا اور زرہ کی رگڑ سے اُسکا بدن چھل جاتا تھا - یہ خونی کھیل جسکو اُس زمانہ کے گویئے سب بے شرور خوشی کا تماشا گاتے پھرتے تھے اکثر دو یا تین دن رہتا تھا وہ نائٹ جو پہلے دن کی نیزہ بازی میں بازی لیجاتا تھا اپنے مغلوب کا گھوڑا اور اُس کی زرہ جیت جانے کے سوا اُس کو یہ استحقاق بھی حاصل ہوجاتا تھا کہ جس عورت کو چاہے حسن و عشق کی ملکہ قرار دیدے - یہ ملکہ تیسرے دن کے دنگل میں سب سے ممتاز ہوتی تھی اور اُس دن اُسی کا حکم چلتا تھا - اخیر معرکہ میں نائٹ غدر کردیتے تھے یعنے پرے باندھکر لڑتے تھے اور جب بادشاہ یا بادشاہ نہو تو بڑا امیر اپنا عصا پھینک دیتا تھا اُس وقت لڑائی بند ہوتی تھی - جو شخص اس غدر کے دن غالب رہتا تھا وہ خاک و خون میں آلودہ اُسی ہیئت سے دوزانو بیٹھکر حسن و عشق کی ملکہ کے ہاتھ سے عزت کا تاج پہنتا تھا - نیزہ بازی کے بعد عوام الناس اپنا کرتب دکھاتے تھے - اُن کے ہاں زیادہ تر تیراندازی اور پٹے بازی اور سانڈوں کی لڑائی کا دستور تھا - پٹا یہ تھا کہ دو دو گز کی لکڑیاں بیچ میں سے

تھام کر اُنکے سروں سے ہولیں مارتے تھے اور اُنہی پر
حریف کا وار روکتے تھے جسطرح سَیکسَن ملزموں کا انصاف
خدا پر چھوڑتے تھے یعنے آگ اور پانی سے اُن کی آزمائش
کرتے تھے اسی طرح نوؔرمنڈی والے بھی مدعی اور
مدعی علیہ کو نیزہ بازی کے انداز پہ لڑوا دیتے تھے +

اُس شور و شر کے زمانہ میں نوؔرمنڈی والوں نے
جو قلعے بنائے تھے استحکام اور پناہ اُن کی علت غائی تھی
انگلستان کی سرزمین میں اب بھی کہیں کہیں اُن قلعوں
کے کھنڈر پائے جاتے ہیں - اُنکا استحکام دیکھہ کر ثابت ہوتا
ہے کہ اُنہی کے زور پر اُسوقت کے امرا اپنے بادشاہوں
کا مقابلہ کرکے غلبہ پاتے ہوں گے - قلعوں کی وضع یہ تھی کہ
بارہ فیٹ اونچی فصیل کے اندر پانچ منزل کا ایک چوکور برج
بنا لیتے تھے اور اُس کی دیواروں کے آثار دس فیٹ کے
رکھتے تھے - پائین منزل قیدیوں کے واسطے مقرر تھی -
دوسری منزل میں رسد کا سامان رکھا جاتا تھا تیسرے
کھنڈ میں سپاہی رہتے تھے - چوتھے اور پانچویں درجہ میں
خود امیر اور اُسکے متعلق رہا کرتے تھے - قلعوں کی محرابیں

مدور بنتی تہیں اور اب وہ قلعے انہی سے پہچانے جاتے ہیں۔ برج کا دروازہ تیسری منزل میں رکھا جاتا تہا۔ اور اوترنے چڑہنے کے واسطے اُس کے گرد دیوار میں لہریہ کا زینہ اور اُسکے بیچوں بیچ ایک مستحکم دروازہ ہوتا تہا۔ زینہ کے انتہا پر ایک تختہ پل رہتا تہا اور برج کے دروازہ پر ایک ایسا پائدار رباب آویز ہوتا تہا جس کے نیچے کے رخ لوہے کے دانتے لگے رہتے تہے۔ اور اُس کے گرا دینے سے دشمن کے دخل کا کہٹکا مٹ جاتا تہا۔ قلعہ کے گرد خندق میں پانی بہرا رہتا تہا اور اُسپر بہی تختہ پل ہوتا تہا۔ اس پل کے باہر کے سرے پر محافظت کے واسطے ایک برج بنایا جاتا تہا۔ قلعہ کے متصل بڑہئی لوہار موچی نان بائی قصاب درزی وغیرہ مختلف پیشہ وروں کے گہر اور دُکانیں ہوتی تہیں اطمینان کے واسطے اُن کے جہوپڑے پاس پاس ہوتے تہے رفتہ رفتہ یہی قلعے اور آبادیاں شہر اور قصبے بن گئے

بود و باش اور اکل و شرب میں بہ نسبت سیکسن کے نارمن تمیزدار اور پرہیزگار تہے۔ اِن کے ہاں کہانیکے معمولی وقت دو تہے صبح کو نو بجے اور شام کو چار بجے

بیلدان

یا پانچ بجے - لیکن اکثر آدمی سونے سے پہلے بھی الگ الگ کھا لیا کرتے تھے - مختلف جانوروں کے گوشت جو آجکل انگریزوں کی میزوں پر رکھے جاتے ہیں اُنکا عام رواج نوؔرمَنْ کے سبب سے ہوا ہے - اور ان تکلفات کا اثر انگریزی زبان میں بھی پایا جاتا ہے - چنانچہ وہ الفاظ جن سے یہ گوشت تعبیر کئے جاتے ہیں نوؔرمَنْڈی یا فرانس کی زبان سے علاقہ رکھتے ہیں اور جن جانوروں کے وہ گوشت ہوتے ہیں اُن کے نام زبان سَیکسَن سے متعلق ہیں - مثلاً بیل بھیڑ بچھڑے اور سور کے گوشت کو انگریزی میں بیف مٹن - ویل اور پوؔرک کہتے ہیں اور یہ لفظ فراسیسی زبان کے ہیں لیکن ان جانوروں کو آکس - شیپ - کاف اور پگ کہتے ہیں اور یہ کل الفاظ زبان سَیکسَن کے ہیں - اُس زمانہ میں ضیافتیں بڑے تکلف سے ہوتی تھیں - بکاول حاضر رہتے تھے اور کھانا لا کر میز پر رکھتے تھے - بکاولوں پر سفید عصا والے کارفرما جدا ہوتے تھے - میز کئی قسم کے گوشت اور شکاروں اور سموسوں اور طرح طرح کی روٹیوں سے آراستہ کی جاتی تھی - بڑے

بڑے آدمی فرانس اور اور ملکوں کے شراب پیتے تھے اور آخر پیالہ پرجسکو وہ ساغرآرام کہتے تھے دور ختم ہوجاتا تھا غریب آدمی خانہ ساز بوزہ پیکر دل تازہ کرتے تھے۔ اس زمانہ میں خوان کے آداب بھی مقرر ہوگئے تھے۔ جو انکے خلاف عمل کرتا تھا اُسکی بڑی ہنسی ہوتی تھی۔ لکھا ہے کہ ایک مجلس میں کسی شخص نے ہاتھہ دہوکر رومال سے پونچھہ لئے تھے اس حرکت سے نوذمن نے اُسپر قہقہہ مارا کیونکہ اُنکے ہاں ہاتھوں کو ہلاکر سکھالینے کا دستور بندہا ہوا تھا۔ بڑے آدمیوں کی خوابگاہوں میں بھدے پلنگ اور اُن پر موٹے کپڑے کے پلنگ پوش ہوتے تھے۔ مگر عوام الناس گھانس اور بھیڑ کی کھالوں پر پڑے رہتے تھے ؛

پوشاک میں بھی نوذمنڈی والوں نے بہت سی نئی باتیں رائج کی تھیں۔ اُس زمانہ کے وضعدار ڈاڑھی گھٹواتے تھے اور سر کے بال شانہ تک رکھتے تھے اور اُنکو بل دیدیتے تھے ایک ڈھیلا کوٹ زانو تک پہنتے تھے اور اُسکے اوپر سنہری کارچوبی پٹی باندھکر

ایک چہوٹا سا جبہ پہن لیتے تہے - اس جبہ کے کناروں پر عمدہ سمور اور طلائی پیک لگی رہتی تہی اُن کی ساری پوشاک میں جوتیاں نہایت عجیب تہیں - اُن کی نوکیں بہت لنبی اور بینڈہے سینگوں کی طرح بلدار ہوتی تہیں - یہ بیہودگی اس درجہ کو پہنچ گئی تہی کہ لوگوں میں چاندی سونے کی زنجیریں باندہکر زانو سے اٹکا لیتے تہے -- یہ لوگ مخمل کی ٹوپی پہنتے تہے اور اُن کے جرابوں کے گلو اتنے لمبے ہوتے تہے کہ ڈوریوں کے ساتہہ کوٹ کے دامن سے بندہے رہتے تہے - اُن کے مطرب بین کندہے پر لٹکاتے تہے - اور چاندی کا ایک پترہ بازو پر رکہتے تہے - اور گلے میں ایک زنجیر ڈالتے تہے - اُسی زنجیر میں بین کی کہونٹیاں موڑنے کا ایک ٹین کا آلہ پڑا رہتا تہا - امیروں کے ہاں بہانڈ یا مسخرے بہی ہوتے تہے وہ گہونگرو باندہتے تہے اور مسخرہ پن کے واسطے کئی رنگ کا کرتا پہنتے تہے اور موزہ بہی چپ رکہتے تہے یعنے ایک پانو میں سرخ اور ایک میں زرد - وہ فقیر جو اپنی عمر زیارت میں بسر کرتے تہے اور بیت المقدس کے زائر کہلاتے تہے اُنکا بانا یہ تہا کہ ٹوپی

کے گوشہ میں سیپ اور گھونگے لٹکا لیتے تہے اور پانوں میں فقط چپل اٹکا لیتے تہے۔ ہاتہہ میں ایک لکڑی رکہتے تہے۔ اس کے ایک سرے پر لوہے کی شام ہوتی تہی اور دوسرے سرے پر کہجور یا اسی قسم کے درخت کی ٹہنی لگی رہتی تہی۔

سَیکسَن غلام اُسوقت کچی کہال پہنتے تہے اور پانو میں سور کے چمڑے کے پاتابے تسموں سے باندہکر تسموں کو گہٹنوں تک پیٹ لیتے تہے۔ اُن کی گردن میں پیتل کا طوق پڑا رہتا تہا اور اُسپر آقا کا نام کندہ ہوتا تہا۔ غرض ان کل عجیب صورتوں سے نورمنڈی والوں کا طریق معاشر اچہی طرح معلوم ہو سکتا ہے۔ یہودی جو ولیم منصور کے وقت سے انگلستان میں آگئے تہے زرد رنگ کی کلاہ چارگوشہ پہنا کرتے تہے۔ ہر چند سب لوگ اُنسے نفرت کرتے تہے اور اُنکو برا کہتے تہے اور لوٹتے بہی تہے مگر وہ اڈورڈ اول کے زمانہ تک وہیں پڑے رہے اور رسودی روپیہ سے اپنی دولت بڑہا یا کئے۔ نورمنڈی والوں کی عورتیں ریشمی گونیں اور اُنکے اوپر ڈہیلی آستین کی پوشاک ایسی پہنتی تہیں جو زمین تک لٹکتی تہی۔ اُسوقت کے پادری پوشاک

کے تکلفات میں اپنے زمانہ کے وضعداروں سے بڑھکر قدم رکھتے تھے۔ اور انگلی میں اپنے منصب کی نشانی یعنے سونے کی ایک وزنی مہر پہنے رہتے تھے ؛

انگلستان میں نوزمن کے تسلط سے سیکسن کے سکوں میں بہت تغیر نہیں ہوا۔ البتہ غیر ملکوں کے چند سکے مثلاً مرک اور بسی کٹن چلنے لگے۔ مرک پورے سات روپیہ کا اور بسی کٹن کچھ کم پانچ روپیہ کا ہوتا تھا۔ پچھلا سکہ ملک اطالیہ سے وہ لوگ لائے تھے جو کنعان پر جہاد کو گئے تھے ؛

نورمنڈی کی زبان جس میں بہادری کے القاب اور جنگ اور قانون اور شکار کی اصطلاحیں کثرت سے تھیں دربار کی زبان تھی اس سبب سے کلیسا میں اور عدالتوں میں اور مدارس میں جلد اُسی کا چرچا ہو گیا چنانچہ طلبا لاطینی زبان کے سبق کا ترجمہ فرانسیسی زبان میں کرنے لگے اسی زمانہ میں ایک زبان مثل اُردو کی پیدا ہو گئی۔ اس زبان میں نورمنڈی کے سردار اپنے سیکسن نوکروں اور کاشتکاروں سے گفتگو کیا کرتے تھے۔ اس غلامی کی حالت میں سیکسن

کی قوم اور زبان میں ترقی بہت کم ہوئی۔ دونوں زبانوں کی ترکیب سے جو زبان بن گئی اُسکا نام جان کے عہد تک سیمی سَنگسَن یعنے نیم سَگسن رہا۔ ولیم منصور کے وقت سے یہ بحث چلی آتی تھی کہ زبان سَنگسَن اور زبان نورمن میں سے کسکو ترجیح دیجائے۔ آخر شاہ جان کے عہد میں ۱۵۰۰ء کے قریب سَنگسَن زبان کو غلبہ ہو گیا چنانچہ انگریزی زبان جو اب رائج ہے اُس میں سَنگسَن زبان کے الفاظ آدہے سے زیادہ ہیں*

انگریزوں میں ہر ایک شخص کے نام دو یا دو سے زیادہ ہوتے ہیں۔ ایک نام تو اصلی ہے جو اصطباغ کے وقت رکھا جاتا ہے۔ دوسرا خاندانی کہ وہ قدیم سے چلا آتا ہے دوسرا نام حقیقت میں لقب ہے۔ اور ابتدا میں اُسکے تقرر کے کئی سبب ہوئے ہیں۔ بعضے خواص جسمانی کے لحاظ سے رکھے گئے تہے جیسے آرمسٹرونگ قوی بازو وائٹ ہیڈ سفید سرا۔ اور رُسفٹ تیز رو۔ بعضے پیشوں کی رعایت سے مقرر ہوئے تہے مثلاً ملر پنہارا۔ سمتھ لوہار۔ ٹیلر درزی اور فاکنر بازدار

بعضے نام اصل نام کے آگے لفظ سَن کے بڑہانے سے بن گئے تہے چنانچہ وِلسَن کہ وِل اور سَن سے بنا ہے۔ وِل مخفف ہے وِلّم کا اور سَن بیٹے کو کہتے ہیں۔ اسی طرح بعض نام اصل نام کے پہلے لفظ مَنْك یا اُو یا فِٹز کے لگانے سے پیدا ہوگئے تہے جیسے مَنْك ڈَونَلڈ۔ اُوکَونِل اور فِٹزجرلڈ ان القاب کا عام رواج انگلستان میں نَوزمَنڈی والوں کے آنے سے ہوا ہے؛

اس دور کے نامی مصنف

نام مصنف یا کتاب	کیفیت
سئکسن کرانکل	اس کے لغوی معنے تاریخ سئکسن ہیں اس کتاب میں اَلفرڈ کے عہد سے ۱۱۵۴ء تک کے بڑے بڑے واقعات مندرج ہیں اور وہ اُن نوشتوں سے مرتب ہوئی ہے جو خانقاہوں کے راہب لکھ لیا کرتے تہے

نام مصنف	سال پیدائش	سال وفات	کیفیت
انگلف	سنہ ۱۰۳۰ء	سنہ ۱۱۰۹ء	یہ مورخ ایک خانقاہ کا راہب تھا
جفری ساکن مونمث		سنہ ۱۱۳۰ء	اس نے لاطینی زبان میں تاریخی واقعات لکھے ہیں
ولیم ساکن مامس بری	سنہ ۱۰۶۷ء	سنہ ۱۱۴۳ء	″
ہنری ساکن ہنٹنگڈن		سنہ ۱۱۶۰ء	مورخ

اس دور کے مشہور واقعات

عام واقعات

واقعہ	سال وقوع	عہد
یوڈک کا دربار	سنہ ۱۰۶۹ء	ولیم اول
ملکم سوم کا رسم اطاعت بجالانا	سنہ ۱۰۷۲ء	″
ڈومزڈے بک کی ترتیب	سنہ ۱۰۸۰ء سے سنہ ۱۰۸۶ء تک	″
موبرے کی بغاوت	سنہ ۱۰۹۵ء	ولیم دوم
پہلا جہاد	سنہ ۱۰۹۶ء	″
شہزادہ ولیم کا غرق ہونا	سنہ ۱۱۲۰ء	ہنری اول
انگلستان میں ماڈ کی یورش	سنہ ۱۱۳۹ء	سٹیون

شہزادہ ہنری کا وارد ہونا سنہ ۱۱۵۳ء ×

محاربے اور محاصرے

نام	سال	عہد
جَرْبِی رآئی کا محاصرہ	سنہ ۱۰۸۰ء	ولیم اول
ٹِنچی بِرِی کا محاربہ	سنہ ۱۱۰۶ء	ہنری اول
بِرِن وِل کا محاربہ	سنہ ۱۱۱۹ء	"
جھنڈے کی لڑائی	سنہ ۱۱۳۸ء	سٹیون
لِنکَن کا محاربہ	سنہ ۱۱۴۱ء	"
آکسفورڈ کا محاصرہ	سنہ ۱۱۴۲ء	"

اس شجرہ سے خاندان نارمنڈی و خاندان پلنٹ جنٹ کا رشتہ معلوم ہوتا ہے

ولیم منصور
- روبرٹ
  - ولیم (مقتول)
- رچرڈ (اسکو بارہ سنگھے نے مارا)
- ولیم دوم (لاولد)
- ہنری اول
  - ولیم (غرق دریا ہوا)
  - ماڈ (جفری پلنٹ جنٹ سے بیاہی گئی)
    - ہنری دوم (خاندان پلنٹ جنٹ سے پہلا بادشاہ)
- اڈیلا (بلاآ کے اول سے بیاہی گئی)
  - سٹیون
    - یوسٹس
    - ولیم

خاندان پلنٹجنٹ کا دور
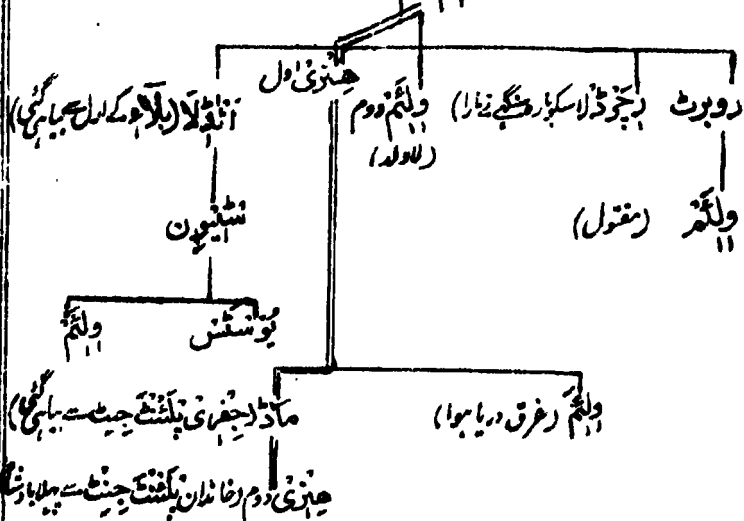
سنہ ۱۱۵۴ء سے سنہ ۱۴۸۵ء تک - ۳۳۱ برس کی سرگزشت ۱۴ بادشاہوں کا حال

فیوڈل سسٹم کا کمال و زوال

شاہان پلنٹجنٹ خاص		سال جلوس
ہنری دوم		سنہ ۱۱۵۴ء
رچرڈ اول	(ہنری دوم کا بیٹا)	سنہ ۱۱۸۹ء
جان	"	سنہ ۱۱۹۹ء
ہنری سوم	(جان کا بیٹا)	سنہ ۱۲۱۶ء
اڈورڈ اول	(ہنری سوم کا بیٹا)	سنہ ۱۲۷۲ء
اڈورڈ دوم	(اڈورڈ اول کا بیٹا)	سنہ ۱۳۰۷ء
اڈورڈ سوم	(اڈورڈ دوم کا بیٹا)	سنہ ۱۳۲۷ء
رچرڈ دوم	(اڈورڈ سوم کا بیٹا)	سنہ ۱۳۷۷ء

پہلا باب

ہنری دوم ملقب بہ کرٹ منٹل[1] یعنے کوتاقد

سال پیدائش سنہ ۱۱۳۳ء - سال جلوس سنہ ۱۱۵۴ء - سال وفات سنہ ۱۱۸۹ء

[1] اسکے لغوی معنی چھوٹا جبہ ہیں

خاندان پلنٹنٹ جنٹ کا سلسلہ آنژو کے ارل جفری اور
اُس کی بی بی ماڈ سے چلتا ہے۔ اور یہ شہزادی انگلستان
کے بادشاہ ہنری اول کی بیٹی تھی۔ لاطینی زبان میں
پلنٹنٹ جنٹ جہاڑو کی سینک کو کہتے ہیں آنژو کے پہلے
ارل نے بیت المقدس کی زیارت کو جاتے ہوئے انکسار
کے راہ سے اپنے سر پر جہاڑو کی تیلی رکھ لی تہی۔ اُسکے
جانشینوں نے اُسے اپنا طرہ بنایا اور پھر یہی اُس خاندان
کا نام پڑ گیا ؛
ہنری کو اپنی اقبالمندی کے آثار آشکارا دکھائی دیتے
تہے۔ کیونکہ فرانس کے مغرب میں سمندر کے ساحل کا سارا
علاقہ اُسکا تابع تہا اور اُسکے اکثر اضلاع زرخیز اور بہت
رونق پر تہے۔ دسمبر ۱۱۵۴ء میں وسٹ منسٹر کے اندر اُس
کی اور اُس کی بی بی الینر کی تاجداری ہوئی۔ یہ بادشاہ
کئی برس تک اُن خرابیوں کے تدارک میں سرگرم رہا جو
سٹیفن کے عہد میں بدعملی کے سبب سے پیدا ہو گئی تہیں۔ اُسنے
نئے سکے رائج کئے اور شور و شر کے زمانہ میں جو سپاہ
غیر ملکوں سے بکثرت آ گئی تہی اُسکو نکالدیا۔ اور بڑی

ہمت کا کام یہ کیا کہ قزاق امیروں کے قلعے ڈہوا نے شروع کر دیئے +

اس بادشاہ کے واقعات میں ٹامس اِی بکٹ کا قصہ بہت مشہور ہے - روایت ہے کہ اس شخص کے باپ گلبرٹ بکٹ کو ملک فلسطین میں مسلمانوں نے قید کر لیا تھا - مگر وہاں کی ایک عورت کے وسیلے سے جو اُس پر عاشق ہوگئی تھی اُس نے قید خانہ سے نکلکر انگلستان کی راہ لی - اور جب عورت کو مفارقت کی تاب نہ رہی تو وہ بھی اُسکے پیچھے انگلستان میں پہنچی - اُسکو انگریزی کے فقط دو لفظ یاد تھے - ایک لندن دوسرا گلبرٹ - لندن کی واقفیت سے یہ حاصل ہوا کہ ایک جہاز میں جو انگلستان کو جاتا تھا سوار ہوگئی - اور جب منزل مقصود پر پہنچی بازاروں میں گلبرٹ گلبرٹ کہکر پکارتی پھری - اور اس ڈہب سے اپنے مطلوب کا پتا لگالیا - پھر دونوں کا نکاح بندھا اور اُنہی سے ٹامس اِی بکٹ پیدا ہوا - اس بکٹ کو علم دین کی تعلیم ہوئی تھی اس سبب سے کینٹربری کا آرچ ڈیکن[1] مقرر

---

[1] انگلستان میں اُسقف کے بعد یہ سب سے بڑے درجہ کا پادری ہوتا ہے

ہوگیا۔ اُس زمانہ میں اس منصب کی آمدنی ہزار روپیہ سالانہ تہی پہر اُسکو ہنری نے کنٹربری کے ضعیف اُسقف اعظم تہیوبالڈ کی صلاح سے چینسلر[1] اور اپنے بیٹے کا اتالیق بنادیا اور وہ چند روز میں بادشاہ کا بڑا مقرب ہوگیا ؛

پہر توبکٹ کی شان وشوکت بادشاہ سے بہی بڑہ گئی - ہزارہا نائٹ اُسکے جلو میں رہتے تہے - اور دنیا کے جو عیش اُسوقت میسر تہے وہ سب اُس کو حاصل تہے - دسترخوان اُس کا عام تہا اور اُسکے ہاں بے بلائے اتنے مہمان چلے آتے تہے کہ اُنکے بیٹہنے کو جگہہ نہ ملتی تہی - اس سبب سے بہت سے لوگ زمین پر بیٹہہ جاتے تہے - اور اُن کے واسطے فرش پر صاف گہانس بچہائی جاتی تہی - جب تہیوبالڈ نے دنیا سے کوچ کیا بکٹ اُس کی جگہہ کنٹربری کا اُسقف اعظم ہوگیا - پادریوں کے سلسلہ میں یہ عہدہ جیسا اب ممتاز ہے ایسا ہی اُسوقت بہی تہا - بکٹ نے اُسقف اعظم ہوتے ہی اپنا طور وطریق یکلخت

---

[1] عدالت چینسیری کے اعلے جج کا لقب ہے - اس منصب ارکو عدالت کے اجلاس کے سوا اور بہی کئی خدمتیں سپرد ہوتی ہیں - مثلاً وزراکو قانونی مشورہ دینا اور مہر سلطنت کا اپنی تحویل میں رکہنا ؛

بدل ڈالا اور عدالت کے عہدہ سے کنارہ کیا - جیسا پہلے فیاض اور عیاش تہا ویسا ہی حزرس اور کفایت شعار بن گیا - اور اب خوش پوشاک نائٹوں کی جگہ چند راہب اُس کی صحبت میں رہنے لگے *

اس نئے ڈہنگ پر چلنے سے بادشاہ کا رخ اُس سے پہرنے لگا - نفرت سے عداوت اور عداوت سے علانیہ تکرار کی نوبت آئی - چونکہ بکِٹ انگریز تہا اور نورمن کے دور میں قوم سیکسن میں سے یہ مرتبہ اول اُسی کو نصیب ہوا تہا اس سبب سے اُسکے ہمقوم سب اُسی کے طرفدار ہو گئے تہے - بادشاہ کی یہ خواہش تہی کہ پادریوں کے جرائم کی تحقیقات شاہی عدالت میں ہو اور بکِٹ کو یہ اصرار تہا کہ اُن سے اُسقفوں کی عدالت کے سوا کہیں بازپرس نہو - اسکے تصفیہ کے واسطے سنہ ۱۱۶۴ء میں مقام کلیرنڈن میں ایک کونسل ہوئی اور اُسکا فیصلہ بادشاہ کی مراد کے موافق ہوا - اول تو بکِٹ نے یہ فیصلہ مان لیا تہا مگر پہر تکرار ہو پڑی اور وہ اپنی تباہی کے اندیشہ سے فرانس میں بہاگ گیا - چہہ برس کے بعد پوپ الیکزانڈر سوم اور فرانس کے بادشاہ لوئی

نے دونوں میں ملاپ کردیا اور بکٹ انگلستان میں چلا آیا
وہاں آکر جب اُسنے اپنے منصب کی بہت سی زمین اور دل
کے قبضہ میں دیکھی اور ہنری کو اُسکے دلوانے میں اصرار
ہوا تو پھر تکرار بڑہی - بکٹ نے اپنی زمین کے قابضوں
کو عیسائیوں کے حلقہ سے خارج کردیا - اور بادشاہ جو اُسوقت
نورمنڈ میں تہا یہ خبر سنکر بے ساختہ کہہ اُٹھا کہ کیا میرے
نمکخواروں میں کوئی اتنا نہیں جو مجکو اس سرکش پادری
کے ہاتہہ سے نجات دے - یہ سنتے ہی چار نائٹ بکٹ کا قتل
ٹھان کر انگلستان میں پہنچے اور کنٹربری کے گرجا میں دندناتے
چلے گئے - اور اُنہوں نے ۱۱۷۰ء میں بڑی بیدردی سے
اُسے مارا اور اُسکے بہیجے سے عشاے ربانی کی میز کا زینہ
آلودہ کیا - ایک تو بکٹ پہلے ہی ولی مشہور تہا دوسرے
ایسی جگہ اور اسطرح مارے جانے سے اُسکا قتل اور بھی
زبون سمجھا گیا ۔

ہنری کے عہد کا بڑا واقعہ یہ ہے کہ آئرلینڈ کا ملک
انگلستان کی سلطنت میں داخل ہوگیا - اُس زمانہ میں یہ جزیرہ
چھہ صوبوں میں منقسم تہا - اول لنسٹر - دوم ڈیس منڈ

یعنے جنوبی مَنسٹر - سوم تُومَنڈ یعنے شمالی مَنسٹر - چہارم کوَناٹ پنجم اَلسٹر - ششم میتھ - ہرصوبے کے جدا جدا بادشاہ تہے - لیکن میتھ کی ریاست اُسی کے قبضہ میں رہتی تہی جو سب بادشاہوں میں بڑا تصور کیا جاتا تہا - اور اُس وقت اس منصب کا دعوے کوناٹ کے بادشاہ کرتے تہے جو خاندان اُوکونر سے تہے - آئرلنڈ کے بندرگاہ اُس وقت بڑی رونق پر تہے مگر اوسٹمین (مشرقی آدمی) یعنی ڈِنمارک کے قزاقوں کی اولاد قبضہ میں تہے - ڈَبلِن کی تجارت لندن کی تجارت سے ہمسری کرتی تہی - لیکن عوام الناس فقط مواشی چراتے تہے اور کچی اُون کا کپڑا پہنتے تہے - اُنکے مکان لکڑی اور جہاو کے ہوتے تہے - اور فن عمارت جس کے ذریعہ سے اُن کے بزرگوں نے وہ عجیب گول برج بنائے تہے جنکے دیکھنے سے اس زمانہ کے محققوں کو بہی حیرت ہوتی ہے بالکل بہول گئے تہے - یہ لوگ وِیلز والوں کی طرح بین نوازی میں بڑے اُستاد تہے +

جب لِنسٹر کے بادشاہ ڈَرمَٹ نے بریفنی یعنے لِٹرم کے بادشاہ اُودُو آرک کی بی بی بہگائی اور وہ کوناٹ کے بادشا

اُوکَونَز کی مدد سے پھر اپنے شوہر کے ہاں آئی تو لڑائی شروع ہوگئی اور ڈرمَٹ جزیرہ سے نکالا گیا۔ اُس نے انگلستان میں آکر ھِنری سے سپاہ بھرتی کرنے کی اجازت حاصل کی۔ یہاں سے پمبروک کا ارل رچرڈ ڈی کلیئر جسکو سٹرونگ بُو یعنے کڑی کمان کہتے تھے اور رَوبرٹ فِٹز سٹیوِن اور مارِس فِٹز جرالڈ اُسکے ساتھہ جانے کو راضی ہوئے۔

پہلے فِٹز سٹیوِن ایکسو چالیس نائٹ اور تین سو تیر انداز ساتھہ لیکر خلیج بَنّو کے ساحل پر جا اُترا اور شہرِ وکسفورڈ پر قابض ہوگیا اُسکے بعد فِٹز جرالڈ گیا اور سب کے بعد بارہ سو جوان لیکر سٹرونگ بُو پہنچا۔ ان لوگوں نے یورش کرکے وَاٹر فورڈ اور ڈبلن پر قبضہ کرلیا۔ ہرچند آئرلنڈ والوں نے اپنے قلعوں کے چھڑانے میں کوشش کی مگر ان لوگوں کے آگے اُن کی کوئی تدبیر نہ چلی۔ ۱۱۷۲ء میں ھِنری بندرگاہ مِلفورڈ سے روانہ ہوکر وَاٹرفورڈ میں پہنچا اور اَلسٹر کے شہزادوں کے سوا آئرلنڈ کے کل سردار ڈبلن میں تسلیمات بجالانے کو حاضر ہوئے۔ اسکے بعد ھِنری انگلستان کو روانہ ہوا اور وہاں اپنے بیٹے شہزادہ

جان کو جو اُسوقت بارہ برس کا تہا عالم صغر... لڑکا
ایسا احمق تہا کہ جب آءِ آرلَئِنڈ کے سردار تسلیم کے لئے آتے
تہے وہ اور اُس کے جلو کے لوگ اُنکا منہہ چڑاتے تہے اور
اُن کی ڈاڑہیان پکڑکر کہینچتے تہے- اِن باتوں سے آءِ آرلَئِنڈ
والے افروختہ ہوگئے اور اُن کی بغاوتین زیادہ ازبخت
ہونے لگیں- مؤرخ انہی واقعات کو آءِ آرلَئِنڈ کی تسخیر بیان
کرتے ہیں- مگر حقیقت میں وہاں انگریزوں کا پورا تسلط ایک
عرصہ کے بعد ہوا ہے +

بِکِٹ کے قتل کے چار برس بعد ہِنرِی کفارہ کے واسطے اُسکے
مرقد پر اسطرح پہنچا کہ شہر میں سے برہنہ پا گزرا اور اُس کی
قبر کے آگے جا کر گر پڑا اور وہاں اپنے پیٹہہ پر راہبوں کے
ہاتہہ سے گرہ دار کوڑے لگوائے +

اس کفارہ کے کچہہ دن بعد ہِنرِی کو سکوٹ لَئِنڈ کے
بادشاہ وِلِئَم کی گرفتاری کا مژدہ پہنچا- اور اُسکی صورت
یہ ہوئی کہ ہِنرِی کے ایک سردار گلئِن وِل نے قلعہ
آئِنِک کے قریب کوہر کے وقت وِلِئَم پر چہاپا مار کر اُسے اسیر
کرلیا- اس خوش خبری کو ہِنرِی نے اُس زمانہ کے خیالات

کہ جو اس توبہ کی قبولیت کی نشانی اور کفارہ کا ثمرہ جانا -
جب تک ولیم نے اپنی سلطنت کو سلطنت انگلستان کا عطیہ
اور اپنے تئیں وہاں کا جاگیردار نمانا رہا نہوا - یہ بات یاد
رکھنے کے قابل ہے کیونکہ اسی بنا پر اڈورڈ اول نے دعوے
کیا تہا کہ سکوٹ لینڈ کے بادشاہ میرے زیردست ہیں ؛
ھنری کے بیٹے اپنی ما اور فرانس کے بادشاہ کے اغوا سے
کئی دفعہ باپ سے لڑی - ایک بار ھنری کے سامنے معافی
کے واسطے باغیوں کی فہرست پیش ہوئی اور اس فہرست
میں اپنے پیارے بیٹے جان کا نام دیکھکر اُسکو ایسا صدمہ ہوا
کہ بخار چڑہ آیا - اور یہی اُس کی موت کا بہانہ ہوگیا - رچرڈ
نے پشیمان ہوکر باپ کی لاش پر بہت آنسو بہائے - لیکن اب
رونے سے کیا ہوتا تہا مصرع گیا وقت پہر ہاتہہ آتا نہیں ؛
ھنری کے پانچ بیٹے تہے یعنے ولیم - ھنری - جفری
رچرڈ اور جان - تین بیٹے تو اُسکے آگے ہی مرگئے فقط
رچرڈ اور جان دو باقی رہے - اُسکی لڑکیوں میں سے ماڈ
کا نکاح سیکسنی کے ڈیوک ھنری سے ہوا تہا اور جو
شاہی خاندان اب انگلستان میں فرمانروا ہے وہ اُسی کے

اولاد میں ہے - سیرت میں ہنری اپنی قوم کا نمونہ تہا یعنا مغرور تہا اُتنا ہی بلند نظر بہی تہا مگر عاقبت اندیشی کے ساتہہ - غصہ کے جوش میں وحشی جانوروں کی طرح آپے سے باہر ہوجاتا تہا - اُس کی اوباشی یعنے بی بی سے بیوفائی اُس کی خوش خلقی اور دلفریب گفتگو کے سبب سے ظاہر نہونے پائی - وہ قد و قامت اور صورت شباہت میں ولیم منصور سے مشابہ تہا ؛

اس بادشاہ کے عہد میں تجارت بہت چمکی - ملک کنعان پر لشکر کشی ہونے سے ایشیا کا مال یوروپ میں آنے لگا - زر و جواہر اور نفیس کپڑوں اور طرح طرح کے مصالح سے لندن کی دکانوں کی رونق بڑہ گئی - اس زمانہ میں گوشت مچھلیاں - کستورے - سیسا - قلعی - چمڑا اور کپڑا یہ سب کچہ انگلستان سے یوروپ کے اور ملکوں میں جاتا تہا - رعایا کے مکانوں میں پہلے پہل سنہ ۱۱۰۰ء سے آئینوں کے کواڑ لگنے شروع ہوئے - اس بادشاہ نے دادرسی کے لئے کل ملک کے چھہ حلقے بنائے تہے اور ہر حلقہ میں تین جج مقرر کئے تہے - چونکہ سٹیون کے عہد کی خانہ جنگیوں سے شہر ونچسٹر برباد ہوگیا تہا اسلئے اس بادشاہ نے لندن کو دارالخلافہ بنایا ؛

شاہان ہمعصر

سکوٹ لینڈ

نام	سال وفات
ملکم چہارم	۱۱۶۵ء
ولیم	

فرانس

نام	سال وفات
لوئی ہفتم	۱۱۸۰ء
فلپ آگسٹس	

ہسپانیہ

نام	سال وفات
الفونزو ہشتم	۱۱۵۷ء
سنکو سوم	۱۱۵۸ء
الفونزو نہم	

شہنشاہ جرمنی

فریڈرک اول

پوپ

نام	سال وفات
اینسٹس چہارم	۱۱۵۴ء
ایڈرین چہارم انگریزوں میں یہی ایک پوپ ہوا ہے اسکا اصل نام نکولس بریک سپیر تھا	۱۱۵۹ء
الکزانڈر سوم	۱۱۸۱ء
لوشس سوم	۱۱۸۵ء
اربن سوم	۱۱۸۷ء
گرگری ہشتم	۱۱۸۷ء
کلیمنٹ سوم	

دوسرا باب

رچرڈ اول ملقب بہ شیردل

سال پیدائش ۱۱۵۷ء - سال جلوس ۱۱۸۹ء - سال وفات ۱۱۹۹ء

رچرڈ نے باپ کے مرتے ہی نوزمنڈی سے انگلستان
میں آکر ویسٹ منسٹر میں اپنے سرپر تاج رکھوایا - اس
بادشاہ کو انگلستان پر حکمرانی کی تمنا تھی - بلکہ اُسکے دل میں
یہ جوش تھا کہ ملک کنعان پر جاکر میدان جنگ میں اپنا جوہر
دکھائے اور نام روشن کرے - چنانچہ تخت پر بیٹھتے ہی اُسنے
اس مہم کے واسطے روپیہ بہم پہنچانے کی تدبیریں نکالیں اسی
دھن میں اپنے باپ کا جمع کیا ہوا روپیہ صرف کیا - اِسی اُمنگ
میں منصب اور لقب بیچے - اور اسی شوق میں سکوٹلینڈ
کو جسے اُسکے باپ نے بڑی مشکل سے مطیع کیا تھا دس ہزار
مارک لیکر رسم اطاعت سے بری کردیا ؛

اسکے عہد میں یہودیوں پر بڑا ستم ہوا - اُس زمانہ میں بھی لوگ
روپیہ کا بنج کرتے تھے اور بہت سود لیتے تھے اس سبب سے
ہر ایک کو اُنکے لوٹنے کا لالچ آتا تھا - یہ قوم ملک فرانس سے

تلواروں کے زخم اور رکوڑوں کی مار کھاکر نکلی تھی اور انگلستان
میں بھی اسی دن کے پیش آنے سے ڈرتی تھی - مشہور ہے
کہ دودہ کا جلا چھاچھہ کو پھونک پیتا ہے اسیواسطے
تاجداری کے دن بیش بہا تحفے لیکر گرجا میں پہنچے - عوام الناس
انکو وہاں دیکھہ کر افروختہ ہو گئے - اور خبر اڑادی کہ
بادشاہ نے ان کی قتل کا اشتہار دیا ہے - پھر تو یہودیوں کا
ایک ایک گھر جلایا گیا اور انکا اسقدر خون بہایا گیا کہ بازار
میں چلنے والوں کا پانو پھسلنے لگا - قلعہ یوَرْک میں اس سے بڑہ کر
ظلم ٹوٹا اور وہ حال گزرا کہ اسکو سنکر روح پر صدمہ ہوتا
ہے - پانسو یہودی بی بی بچوں سمیت وہاں پناہ گیر ہوئے
تھے کہ شہر والوں نے انکو گھیر لیا - یہودیوں نے ہرچند
روپیہ پیش کیا اور منت سماجت کی مگر ظالموں نے ایک نہ سنی
آخر مجبور ہوکر انہوں نے پہلے اپنا مال و متاع آگ میں ڈالا پھر اہل
وعیال کو اپنے ہاتھہ سے ہلاک کیا اور اسکے بعد ایک دوسرے
کو مار کر مر رہے - چند یہودیوں نے قلعہ کے دروازے
کھول دئے اور امان مانگی مگر بیرحموں نے جھپٹکر انکو بھی تہ تیغ
کر ڈالا - اسی طرح اور کئی شہروں میں یہودی قتل ہوئے

اور قاتلوں نے کچھ سزا نہ پائی۔ لوٹ کا مال رچرڈ کے ہاتھ بھی آیا مگر اُسنے یہ اشتہار دیدیا کہ یہہ دہی میری پناہ میں ہیں کوئی اُنکو آزار نہ پہنچائے ۰

اسکے بعد رچرڈ اور فرانس کے بادشاہ فلپ آگسٹس نے ملک کنعان پر یورش کرنے کے واسطے اپنی فوجیں ترگنڈی کے میدان میں جمع کیں اور یہ لشکر ایک لاکھ شمار میں آیا اِس مقام سے دونوں بادشاہ ساتھ روانہ ہوکر شہر لئیونس میں پہنچے اور وہاں سے یکم جولائی ۱۱۹۰ء کو الگ ہوکر جزیرہ صقلیہ میں پھر جا ملے۔ موسم سرما دونوں نے وہیں بسر کیا اور رچرڈ نے وہاں کے بادشاہ سے بجبر اپنی بہن کا جہیز یعنے لاکھ تولے سونا واپس لیا۔ اسی جزیرہ کے اندر خفیف باتوں پر رچرڈ اور فلپ میں رنجش پیدا ہوگئی۔ یہاں سے چلکر رچرڈ نے جزیرہ قبرس میں توقف کیا اور نآوار کی شہزادی بیرنگیریا سے شادی رچائی۔ پھر اُس جزیرہ کو فتح کرکے وہاں کے بادشاہ آئزک یعنی اسحق کو گرفتار کرلیا اور چاندی کی بیڑیاں پہنا کر زندان میں ڈال دیا۔ غرض اسطرح رچرڈ بارہ مہینے کے بعد شہر عکّا پر پہنچا۔ اُسوقت یہی

عین معرکہ کا مقام تھا اور دو لاکھ سپاہی جو زیر فصیل کام آچکے تھے اُن کی قبروں سے ہنگامہ کی گرمی عیاں تھی۔ شہر کے گرد جو پہاڑ تھے اُنپر سے مسلمانوں کا بادشاہ صلاح الدین لشکرِ محاصرین کی سب حرکات دیکھتا تھا۔ اگرچہ فلپ شاہ فرانس پہلے ہی سے لشکر میں موجود تھا مگر فریق ثانی کو ہراس شیردل کے جا ملنے سے پیدا ہوا۔ اُسکے پہنچنے کے چند روز بعد شہر فتح ہوگیا اور محصورین نے دروازے کھول دئے۔ اُسوقت فلپ نے غالبًا اُسی رنجش کے سبب جو جزیرہ صقلیہ میں پیدا ہوئی تھی بیماری کے بہانہ سے اپنے ملک کا رستہ لیا اور چلتے وقت شاہ انگلستان سے یہ عہد کیا کہ وہاں پہنچکر تیرے علاقہ پر تصرف نہ کرونگا۔ رچرڈ جہادیوں کو عکّا سے بندر یافا کی طرف لیگیا اور راہ میں صلاح الدین کو جو حارج ہوا تھا شکست فاش دیکر لڑتا بھڑتا آورشلیم یعنی بیت المقدس کی فصیل تک جا پہنچا۔ لیکن لڑائی اور بھوک اور بیماری سے اُسکا لشکر بہت گھٹ گیا تھا اور رہا سہا نفاق اور آپس کے رشک سے جی چھوڑے ہوئے تھا اس سبب سے اُسکو اُلٹا پھرنا پڑا۔ جس چیز کی تمنا میں شاہی فرایض کو چھوڑکر رعایا سے مُنہ موڑا تھا

وہ فقط جلوہ دکھاکر رہ گئی اور اُس تک رسائی نصیب نہوئی۔
غرض یہ تیسرا جہاد بہی طے ہوا اور رچرڈ نے ۹۔ اکتوبر ۱۱۹۲ء
کو وطن کی راہ لی اور چلتے ہوئے دعا کی کہ الٰہی اس ملک
پر رحم فرما +
خلیج وینس کے شمالی ساحل پر پہنچکر رچرڈ کا جہاز ٹوٹ گیا یورپ
کے اکثر بادشاہ اُسکے دشمن تھے اُن سے بچکر نکلجانے کے واسطے
اُسنے زائروں کا بھیس اختیار کیا اور ہیو سوداگر اپنا نام رکھا
شہر وی اِنا تک تو بخیر و عافیت گزر گیا مگر وہاں پہنچکر اُسکے
خواص سے یہ حماقت ہوئی کہ شہر میں سودا لینے دستانے پہنے
چلا گیا۔ چونکہ یہ وضع اُسوقت بڑے درجہ کے امیروں کی ہوتی
تھی۔ اس سبب سے آخر کو رچرڈ کا راز فاش ہوا اور اُسکو
آسٹریا کے ڈیوک لیوپولڈ نے جو اُسکے ہاتھ سے ذلت اُٹھا
چکا تھا گرفتار کر لیا۔ اس ڈیوک نے پہلے اس شیر کو زنجیروں
سے جکڑ کر اپنے ہاں ایک قلعہ میں قید رکھا۔ پھر چھہ لاکھہ روپیہ
کے عوض جرمنی کے شہنشاہ ہنری ششم کے حوالہ کیا۔ اُسنے
لیکر قلعہ ٹرل میں ڈالدیا۔ ایک بے اصل روایت ہے کہ رچرڈ
کے زندان کا سراغ بلونڈل نام ایک فرانسیسی مطرب نے

نکالا - اسطرح کہ اُس کی جستجو میں شہر بشہر پھرتے پھرتے اتفاقاً
ایک دروازہ کے قریب جسمیں لوہے کی سلاخیں لگی ہوئی تھیں
اپنے چنگ میں رچرڈ کی نکالی ہوئی گت بجائی اور اندر سے
اُسکا جواب پاکر تاڑ لیا کہ وہ یہیں بند ہے - غرض جب بادشاہ
کا کھوج لگ گیا تو بڑی حجت و تکرار کے بعد اُسکا فدیہ مقرر ہوا -
اور وہ ۱۱۹۴ء میں ایک لاکھہ مرک دیکر چھوٹا - یہ کل روپیہ
انگلستان کی رعایا کے سر پڑا ؎
انگلستان میں رچرڈ تاریخ جلوس سے اسوقت تک کل چار مہینے
ٹھیرا تھا - رہا ہوکر کچھہ اوپر دو مہینے اور رہا - اُسنے قید
سے نکل کر انگلستان اور فرانس دونوں جگہہ کی سلطنت کو معرض
خطر میں پایا - انگلستان میں یہ ہوا کہ جان نے بھائی کی غیبت
میں اُسکے نائب السلطنت ولیم کو نکالکر آپ بادشاہ بن جانا
چاہا - اور فرانس کے صوبوں کو وہاں کے بادشاہ فلپ نے
دبا لینے کا ارادہ کیا - عجب نہیں کہ اسی نیت سے یہ بادشاہ رچرڈ
کو عکا میں چھوڑکر آپ پہلے چلا آیا ہو - غرض انگلستان کا اندیشہ
تو رچرڈ کے آتے ہی جاتا رہا - کیونکہ جان کے مددگار
بلبلہ کی طرح بیٹھہ گئے اور خود اُسنے بڑی التجا سے عفو تقصیر

کی درخواست کی جو ما کی سفارش سے منظور بھی ہوگئی - مگر فرانس کا
معاملہ وہاں کی لڑائیوں میں رچرڈ کی عمر ہی تمام ہوگئی ❖
اس جنگ وجدال میں جتنا روپیہ صرف ہوا سب انگلستان کی رعایا
نے بھرا - یہاں سے رچرڈ نے دو برس کے اندر ایک کروڑ
دس لاکھ روپیہ کھینچا - اس بادشاہ کی موت کا سبب یہ ہوا
کہ اُسکے فرانس کے جاگیرداروں میں سے وڈیمار کے علاقہ
میں دفینہ نکلا - اُسنے کچھ رچرڈ کی بھی نذر کیا مگر کل کا دعویٰ
ہوا - جب سردار نے انکار کیا تو بادشاہ نے قلعہ شالو کو گھیر
لیا - قلعہ کی فصیل پر سے گوڑڈن نام ایک تیرانداز کا تیر بادشاہ
کے شانہ میں آلگا - اناڑی جراح نے پیکان اس بے ڈھب سے
نکالا کہ زخم میں ٹیسیں پیدا ہوگئیں - قلعہ فتح ہوجانے کے بعد
رچرڈ کی جانکنی کے وقت گوڑڈن اُسکے سامنے پیش ہوا
رچرڈ نے تو اس کی جان بخشی کردی تھی مگر ایک جرنیل نے
کھال کھچوا ڈالی - جب بادشاہ کا کام تمام ہوا تو وہ اپنے باپ کے
پائینتی فونٹ ورآڈ میں دفن کیا گیا - اور اُسکا دل اُسی کی
وصیت کے موافق رُوآن کے باشندوں کو دیا گیا - اس بادشاہ
کی دلاوری اور قوت کی حکایت نیلی نیلی چمکتی ہوئی آنکھوں اور

لال لال گھونگر والے بالوں کی کیفیت اور نغمہ و نظم کی خوبی اور شاہی کی لیاقت بیان کرنے میں مورخوں اور افسانہ نگاروں نے زور طبعیت خوب دکھایا ہے۔ اسمیں کلام نہیں کہ وہ اس زمانہ کے نائٹوں کا عمدہ نمونہ تھا مگر جسنے دس برس کی سلطنت میں فقط چھ مہینے اپنے ملک میں گزارے ہوں اور اسکی عمدہ عمدہ فتوحات سے اہل انگلستان کے گھروں میں افلاس اور رفاقہ کے سوا کچھ نہ آیا ہو اُسکو بادشاہ کہنا کب سزاوار ہے +

چونکہ اس کے عہد میں رعایا پر محصول بہت پڑا تھا اس سبب سے لندن میں فتنہ اُٹھا۔ اور رفٹز آوسبرٹ جسکو دراز ریش کہتے تھے مفسدوں کا سرغنہ بنا مگر انجام کار پھانسی پا گیا۔ تین شیروں کی تصویریں جو ابتک سپر شاہی پر چلی آتی ہیں اسی بادشاہ نے اختیار کی تھیں ملک کنعان پر لشکر کشی کی یہ تاثیر ہوئی کہ اول تو یورپ کے مختلف قوموں میں اتفاق ہو گیا کیونکہ غرض سب کی ایک ہی تھی دوسرے مشرق کی تجارت کھل گئی اور وہاں کی دولت انگلستان میں آنے لگی۔ تیسرے ملک میں جو لوگ فتنہ پرداز تھے اور ہمیشہ ہنگامہ برپا رکھتے تھے وہ لڑائی پر چلے گئے۔ چہارم سب سے بڑی بات یہ ہوئی کہ امیروں کا اقتدار گھٹتے گھٹتے اُن کی جاگیریں عوام کے

دولتمندوں کے ہاتھ آ گئیں اور اس سبب سے متوسط درجہ کے آدمیوں کا وقار بڑھ گیا۔ اور اسی سے آخر کو ایسی صورتیں نکل آئیں کہ رعایا کے وکلاء کا محکمہ قائم ہو گیا +

انگلستان کا نامی ڈاکو رَوبِن ہُڈ جس کی دلیری اور شجاعت اور فیاضی کی دہوم انگلستان کی کہانیوں میں پائی جاتی ہے اسی بادشاہ کے عہد میں گذرا ہے۔ اُسکا حال جو ایک مؤرخ نے لکھا ہے نہایت عجیب ہے۔ وہ بیان کرتا ہے کہ یہ قزاق بنوں میں رہتا تھا اور سو قد آور جوان اچھے تیر انداز اُسکے رفیق و دمساز تھے۔ وہ کسی عورت کی ایذا گوارا نہ کرتا تھا اور کسیکو جان سے نہ مارتا تھا الاّ اُس صورت میں کہ کوئی اُس پر حملہ کرتا یا خود کہیں گھر جاتا۔ وہ امیروں کو لوٹتا تھا اور غریبوں کا اتنا پاسدار تھا کہ امیروں کی لوٹ اور خانقاہوں کی غنیمت سے اُن کی مدد کیا کرتا تھا

شاہان ہمعصر

شکوٹ لنڈ		فرانس	
نام	سال وفات	نام	سال وفات
ولیم		فلپ آگسٹس	

ہسپانیہ

نام	سال وفات
آلفونزو نہم	
شہنشاہان جرمنی	
فرڈرک اول	۱۱۹۰ء
ہنری ششم	۱۱۹۷ء
فلپ	

پوپ

نام	سال وفات
کلمنٹ سوم	۱۱۹۱ء
سلسٹین سوم	۱۱۹۸ء
انوسنٹ سوم	

تیسرا باب

جان ملقب بہ سنس ٹیر یعنی بے زمین

سال پیدائش ۱۱۶۶ء - سال جلوس ۱۱۹۹ء - سال وفات ۱۲۱۶ء

رچرڈ لاولد ہونے کے سبب تخت سلطنت اپنے بھائی جان کو کہ مورٹین کا ڈیوک تھا دے گیا۔ نورتھ آمٹن میں ارکان سلطنت نے جمع ہو کر اس کی وصیت منظور کی اور پھر ویسٹ منسٹر میں جان کی تاجپوشی ہو گئی اس کو قاعدہ کے موافق تخت نہ پہنچتا تھا۔ کیونکہ

بھائی جفری کا بیٹا آرتھر موجود تھا۔ اور اُسوقت اُسکی عمر بارہ برس کی تھی۔ شاہ فرانس آرتھر کا حامی بنا مگر کچھ کر نہ سکا۔ کیونکہ اس شہزادہ کو جان نے قلعہ مربیُو میں گرفتار کرکے رُوآن کے زندان میں ڈال دیا اور پھر اُسکا کچھ پتا نہ لگا۔ اُس زمانہ میں بعض لوگ یہ بھی کہتے تھے کہ جان نے بھتیجے کو اپنے ہاتھ سے مار ڈالا۔ اس بادشاہ نے آرتھر کی بہن الینز کو کہ اُسکی طرف سے بھی کھٹکا تھا تمام عمر قلعہ برسٹل میں قید رکھا ۔

انگولیم کے کاؤنٹ کی دختر ازبلا پر جسکی منگنی مارش کے ارل سے ہوچکی تھی جان کا دل آگیا۔ اور اُسنے اپنی ملکہ جُوآنا کو کہ ایک امیر کی بیٹی تھی طلاق دیکر اُس سے نکاح کرلیا بھتیجے کو قتل کرنے اور دوسرے کے منسوبہ کو بھگا کر اپنی بی بی بنا لینے سے اُسکے دشمن پیدا ہوگئے۔ اور اُنھوں نے تھوڑے ہی عرصہ میں نورمنڈی اور آنژو اور میِن یہ تین صوبے

سلہ یہ شہر ملک فرانس میں نورمنڈی سے ۹۶ میل کے فاصلہ پر واقع ہے ۔

سلہ فرانس کے وسط میں پہلے یہ ایک صوبہ تھا مگر اب اُسکی زمین تقسیم ہو کر کئی علاقوں میں شامل ہوگئی ہے

اُس سے چھین لئے ؛
جب کنٹنڈ بری کا اُسقف اعظم مرگیا تو وہاں کے راہبوں نے
اُسکی جگہہ نوّدِج کے اُسقف جانؔ ڈی گِری کو تجویز کیا - مگر
پوپ اِنوسینٹ سوم نے ایک اور شخص سٹیون لنگٹن کو
اس منصب کے واسطے منتخب کیا - راہبوں نے تو پوپ کا حکم مان
لیا لیکن جانؔ نے اُسکی کچھہ پروا نکی بلکہ اس تسلیم پر راہبوں
کو جو اُسکے وزیر اور مقرب ڈی گِرِی سے کنارہ کر گئے
تھے اُن کی خانقاہوں سے نکالدیا - اور اُنکا روپیہ ضبط کرلیا
اسپر پوپ نے افروختہ ہوکر جانؔ کی سلطنت کے کل گرجاؤں
میں پادریوں کو نماز پڑھانے اور دنیاداروں کو نماز پڑھنے
کی ممانعت کردی - چھہ برس یعنی ۱۲۰۸ء سے ۱۲۱۴ء تک ملک
میں کہیں عبادت نہوئی - عبادتخانوں کے دروازے بند رہے
اور وہاں کے گھنٹے بیکار لٹکے رہنے سے زنگ آلود ہوگئے
ولیوں کی مورتوں پر سے سیاہ کپڑا نہ اُٹھا یعنی کسی نے جاکر
اُنکا مُنہ نہ دیکھا - قبرستان کی بھی تقدیس نہوئی اور مُردے
بے نماز پڑھائے یونہی دبائے گئے - اس پھٹکار سے رعایا
کو بہت قلق رہا مگر جانؔ کے کان پر جوں نہ چلی - اور وہ

سکوٹ لینڈ اور آئرلینڈ اور ویلز میں سرداروں سے
حلف اطاعت لینا اور خراج ٹھیراتا پھرا۔ آخرکار پوپ نے
شاہ فرانس کو اشارہ کیا کہ تم اس بیدین کو تخت سے اُتار دو
یہ سنکر جان خواب غفلت سے چونکا۔ اور چونکہ اپنے ساٹھہ
کے ساٹھہ ہزار جوانوں میں سے ایک پر بھی اعتماد نہ رکھتا
تھا اس سبب سے اُس نے اپنے تئیں پوپ کا جاگیردار قرار دیکر
اُسکی اطاعت کا حلف اُٹھالیا اور عہد کیا کہ آپ کے خزانہ
میں انگلستان اور آئرلینڈ کی بابت ہزار مرک سالانہ
بطور خراج داخل کرتا رہونگا +
فرانس کا بادشاہ فلپ جو مقام بُولُونی میں انگلستان پر یورش
کرنے کو تیار بیٹھا تھا اُسنے پوپ اور جان کی آشتی کے
بعد بھی حملہ کی نیت سے آبنائے ڈووَر کو عبور کرنے کا قصد
کیا۔ اور جب فلینڈرز کا ارل فرڈننڈ مانع ہوا تو خفہ ہوکر
پہلے اُسی کے علاقہ پر حملہ کر دیا۔ اور غارتگری کرتا ہوا گِنٹ
کے دروازہ تک جا پہنچا۔ مگر اُسکے بیڑے کو سالزبری
کے ارل ولیَم نے جو دراز شمشیر لقب رکھتا تھا اور انگلستان
کا میر بحر تھا پراگندہ کر دیا۔ اس غلبہ پر نازان ہوکر جان نے

خود پائٹو پر چڑھائی کی۔ مگر جب ۱۲۱۴ء میں مقام بوونین[له] پر اُسکے مددگار آٹو شہنشاہ جرمنی اور رفیق نے شکست کھائی تو اسکو فتح کی آس جاتی رہی۔ اسکے بعد اُسنے مجبور ہوکر پانچ برس تک لڑائی بند رہنے کی درخواست کی اور رفیق ثانی نے منظور کرلی*

آنژو اور پائٹو کے کچھ لوگ جو اس ہنگامہ میں جان کے ساتھ ہوگئے تھے انگلستان میں آکر پناہ گیر ہوئے۔ چونکہ یہ لوگ چالاک اور چرب زبان تھے اور اُنکو بادشاہوں کے خوش رکھنے کا ڈھب اُن نونمنڈی والوں سے جو پہلے سے انگلستان میں آباد تھے زیادہ آتا تھا اس سبب سے انگلستان کے دربار میں اُنہی کا طوطی بولنے لگا۔ تھوڑے ہی دنوں میں قدیم امیروں کو الگ کرکے بادشاہ کے مقرب بن گئے جو خدمتیں اور جاگیریں بادشاہ کے اختیار میں تھیں سب انکو عطا ہوئیں۔ اور مختلف حیلوں سے کئی دولتمند نونمن کے عہدے چھن کر ان نوواردوں کو مل گئے۔ اور جو لڑکیاں بڑے بڑے جاگیرداروں کی وارث فیوڈل سسٹم

له یہ شہر ملک ینڈرلینڈ میں واقع ہے

کے موافق بادشاہ کی ولایت میں تھیں اُس نے اُنکا نکاح انہی لوگوں سے
کردیا۔ اور اُنہی کو نابالغ جاگیرداروں کا سرپرست بھی بنادیا
اِن باتوں سے نَوْرْمَنْ امیر تو نئے درباریوں سے جلے ہوئے
تھے ہی اُن کی زیادہ ستانی سے سَیکسَنْ بھی بیزار ہوگئے
اور اسطرح دونسل کے آدمی یعنے سَیکسَنْ اور نَوْرْمَنْ جو
انگلستان میں آباد تھے یکدل ہوئے۔ اور اُن میں ایک ملک
کی پیدائش کے خیال سے نیا قومی جوش پیدا ہونے لگا۔
اس ظالم کے ہاتھ سے اکثر خاندانوں کی ایسی تباہی اور
رسوائی ہوئی کہ کل امیروں سے افروختہ ہوکر آیندہ دولت
اور ہتک گوارا نہ کرنے کی قسم کھائی۔ جب امیروں کی طرف سے
خرابیوں کی شکایت اور اُن کے تدارک کی درخواست
جانْ کے کان تک پہنچی تو سنکر بے مزہ ہوا اور کہنے لگا کہ
اس سے وہ سلطنت ہی کیوں نہیں مانگتے ۔ مگر امیر جو دل
کے کڑے اور مستقل تھے اپنی بات سے کب ٹلتے تھے ۔ اگرچہ
اُنکو جانْ نے لیت ولعل میں رکھا لیکن اُنہوں نے ایک یکشنبہ
کو کہ لوگ گرجا میں گئے ہوئے تھے میدان خالی پاکر لندن
میں اپنا بندوبست کرلیا۔ پھر تو جانْ کو اُن کی بات ماننے

ہی بنی - یعنی اُس نے ۱۵ جون ۱۲۱۵ء کو مقام رنی میڈ میں کہ ونڈسر اور سٹینز کے مابین واقع ہے اُس کاغذ پر جسمیں امرا کی درخواستیں مندرج تھیں دستخط کر دئیے - یہ دستاویز جسکو مَگنَاکارٹا یعنی فرمان اعلیٰ کہتے ہیں انگلستان کے بڑے عجائب خانہ میں ابتک موجود ہے - اس فرمان میں رعایا کے نفع کی بڑی شرط یہ تھی کہ کوئی آزاد آدمی جب تک اُسی کے ہمسر قانون کے موافق تجویز نہ کریں نہ گرفتار ہو نہ قید ہو نہ جلاوطن ہو اور نہ اپنی زمین سے بیدخل کیا جائے - اس کے علاوہ لندن اور اَور شہروں کے قدیم فرمان از سر نو منظور کئے گئے - اور غیر ملکوں کے تاجروں کو اجازت ہو گئی کہ جب تک چاہیں انگلستان میں رہیں اور جسوقت دل میں آئے چلے جائیں اُن سے بیجا مطالبہ نہوگا - خدا کی کارسازی دیکھو کہ فساد میں اصلاح کی شکل نکل آئی - اور زیادہ تر لطف یہ ہے کہ وہ آزادی جسکی بدولت انگریز اپنے گھروں میں بے کھٹکے پانو پھیلائے سوتے ہیں اُس کی بنیاد ایسے بادشاہ کے وقت میں پڑی جس سے بدتر انگلستان میں کوئی فرمانروا نہیں گزرا +

اس فرمان پر عمل کرنے کے واسطے جان [illegible] تمیں

لی گئی تھیں مگر وہ اُنکو کب مانتا تھا۔ دَنی ہینڈ میں امیروں کے سامنے اخلاق مجسم بن گیا۔ اور اُنکے ٹلتے ہی دیوانوں کی طرح بہکنے لگا اور بولا کہ ناسئے میں کس بُری گھڑی پیدا ہوا تھا غرض جب امیر اپنے اپنے قلعوں میں جا بیٹھے تو اُسنے غیر ملک کی سپاہ رکھہ کر ملک کو تباہ کرنا شروع کیا۔ لوگ گھر چھوڑ کر بنوں اور پہاڑوں میں نکل گئے۔ اور شہروں اور کھیتوں سے آتش زنی کے سبب اسقدر شعلے اُٹھے کہ آسمان کا رنگ بدل گیا۔ جب یہ خبر امیروں کو پہنچی اُنہوں سنے مایوس ہوکر فرانس کے شہزادہ لُوئی کو جسے جان کی بھانجی بیاہی تھی انگلستان کا تاج لینے کے واسطے بلایا۔ اُسوقت انگلستان کا یہ نقشہ تھا کہ ادھر کوان اُدھر کھائی یعنی شہزادہ کے غالب آنے میں فرانس کے ایک نئے خاندان کے مسلط ہوجانے کا ڈر اور یہ خیال تھا کہ کہیں وہ آفتیں جو ولیم منصور کے تسلط سے پیش آئی تھیں دوبارہ نازل نہوں اور جان کی کامیابی کی صورت میں اُس وحشی ظالم کے انتقام کا ٹھکانا نظر نہ آتا تھا۔ بارے اس کشمکش سے خدا نے یوں نجات دی کہ جب لُوئی بندرگاہ سَنْدوچ میں آپہنچا اور جان اُس سے لڑنے کو چلا تو رستہ میں

وا ش کے ساحل پر جان کا زر وجواہر اور دفتر سلطنت سب
رو میں بہ گیا۔ اور اسی صدمہ اور قلق سے اُسکو بخار چڑھ آیا
بعض مورخ کہتے ہیں کہ وہ زہر کھاکر مرگیا بعض کا یہ قول ہے
کہ کثرت سے آڑو کھانے اور افراط سے نیا بوزا پینے نے
اُسکو بستر مرگ پر ڈالا۔ خیر کچھ ہی ہوا ہو ۱۹۔ اکتوبر ۱۲۱۶ء
کو قلعہ نیوآرک میں اُس کی جان نکلی اور وُرسٹر میں
مدفون ہوا
اس بادشاہ میں کوئی خوبی نتھی۔ بزدلہ ایسا تھا کہ غیرت اُسکے
پاس نہ پھٹکی تھی۔ اور جھوٹ بولنے میں بھی اُسکو ذرہ
شرم نہ تھی۔ وہ اُس اوباشی کے زمانہ میں سب سے زیادہ بدکار
اور بیوفا قوم میں سے پرلہ درجہ کا بیوفا تھا۔ باوصف فربہ ہونے
کے کشیدہ قامت تھا۔ اور اُسکا چہرہ ہی اُس کے نفس کی
برائی کی گواہی دیتا تھا ؛
اُسکے ہاں پچھلی بی بی اِزبلا سے ہنری اور رچرڈ اور
اِڈمنڈ تین بیٹے تھے اور جوآن اور الینر اور اِزبلا
تین ہی بیٹیاں تھیں ؛
اِسکے عہد میں لندن برج یعنی لندن کا پل تیار ہو گیا۔

سفارشی ہنڈیاں انگلستان میں چلنے لگیں۔ شہر لندن کے واسطے ہر سال ایک لارڈ میئر[1] اور دو شیرف منتخب کرنے کا دستور نکلا۔ اور پہلے پہل ہنری فٹز آلون لارڈ میئر مقرر ہوا۔ اس زمانہ میں انگلستان کے لوگ مچھلیوں کی تجارت سے بہت فائدہ اٹھاتے تھے؀

شاہان ہمعصر

سکوٹ لینڈ		شہنشاہان جرمنی	
نام	سال وفات	نام	سال وفات
ولیم	۱۲۱۴ء	فلپ	۱۲۰۸ء
الیگزنڈر دوم		آٹو چہارم	
فرانس		**پوپ**	
فلپ آگسٹس		انوسنٹ سوم	۱۲۱۶ء
ہسپانیہ		ہونوریس سوم	
ہنری اول			

[1] انگلستان میں قصبہ اور شہر کے اعلےٰ مجسٹریٹ کو میئر کہتے ہیں مگر لندن اور یورک اور ڈبلن کے میئر تعظیماً لارڈ میئر کہلاتے ہیں؀

چوتھا باب

هنری سوم۔ مقام ولادت ونچسٹر

سال پیدائش سنہ ۱۲۰۷ء۔ سال جلوس سنہ ۱۲۱۶ء۔ سال وفات سنہ ۱۲۷۲ء

شاہ جان کی جانکنی کے وقت شہر لندن اور انگلستان کے جنوبی اضلاع پر لوئی کا دخل ہوگیا تھا۔ مگر بادشاہ کے مرتے ہی امیروں کی طبیعت یکلخت بدل گئی۔ اور انہوں نے اُسکے بیٹے هنری کے گرد جمع ہوکر جھٹ پٹ گلوسسٹر میں اُسکی تاجداری کردی۔ قدیم تاج وآش کی رو میں بہ گیا تھا اس سبب اُس کی جگہہ سونے کا ایک سادہ حلقہ سر پر رکھا گیا۔ اور بہواخواہان دولت کو ہدایت ہوئی کہ اس تاجداری کی خوشی میں مہینا بھر تک سفید پٹی سر سے باندہے رہیں۔ چونکہ یہ بادشاہ دس برس کا تھا اس سبب ریاست کا انتظام پمبروک کے ارل کے سپرد ہوا۔ اس بادشاہ کے عہد میں پہلی بات یہ ہوئی کہ فرمان اعلے پر پھر دستخط ہوئے اور اُس میں ۶۱ دفعہ سے ۴۲ دفعہ رہ گئیں

اگر شاہ جان کی جان نجاتی تو انگلستان کا تخت لوئی کے ہاتھہ آہی چکا تھا۔ لیکن اُسکے مرنے پر بھی وہ بے لڑے انگلستان سے نہ ٹلا۔ اور اُسوقت مجبور ہوکر نکلا جب ۹ امی ۱۲۱۷ء کو لنکن میں شکست فاش کھائی۔ اسی اثناء میں اُسکا بڑا انعام کنٹلس میں ہیوبرٹ ڈی برگ نے اس نظرت سے تباہ کیا کہ پیا ہوا جو تا ہوا میں اُڑا دیا۔ اور جب فرانسیس اپنی آنکھیں ملنے لگے اُنکے جہازوں کے لنگر کٹوا دئے ❋

پمبروک کا ارل تین برس منتظم رہکر مرگیا اور اختیارات سلطنت ہیوبرٹ ڈی برگ اور ونچسٹر کے اُسقف پاآٹو کے رہنے والے پیٹر ڈی ڈوچس دو شخصوں میں منقسم ہوگئے۔ ان دونو میں اتفاق نہوا۔ اور قریب تھا کہ علانیہ فساد ہوجائے مگر پوپ کے وکیل پنڈلف نے بڑی مشکل سے روکا۔ جب ۱۲۲۳ء میں ہنری سترہ برس کا ہوکر صاحب اختیار ہوا اور ڈی برگ کے حال پر زیادہ عنایت کرنے لگا تو ڈی ڈوچس نے اپنے حریف کا پلہ غالب دیکھہ کر عصائے زیارت سنبھالا۔ اور ارض المقدس کا رستہ لیا ❋

اسکے بعد ایک بڑی کونسل کی تجویز سے بادشاہ کو فرانس کی مہم کے واسطے ملک کے کل مال منقولہ کا پندہرواں حصہ فرمان اعلے کے مکرر تصدیق کرنے کی شرط پر دیا گیا۔ سر اِڈورڈ کوک[1] صاحب لکھتے ہیں کہ یہ فرمان ۳۲ بار تصدیق ہوا ہے۔ غرض فرانس پر جو فوج گئی وہ پائٹو اور گی اِن کے صوبے کہ لوئی نے دبا لئے تھے اُس سے چھڑا نہ سکی اور ہینری پر اپنی اوقات اور رعایا کی دولت بیجا صرف کرنے کا الزام عائد ہوا۔ اُسنے اپنی بلا ڈی برگ کے سر ڈالی۔ اس علت میں اُسکو معزول کیا۔ اور جتنا روپیہ اُسکے عہد خدمت میں اُسکے ہاتھہ میں آیا تھا سب کا اُس سے محاسبہ چاہا لیکن وہ حساب نہ دے سکا اور بھاگ کر ایک گرجا میں پناہ گیر ہوا بادشاہ کے سرہنگ وہیں پہنچے۔ اُسوقت اُسکے بدن پر کچھہ لباس تھا اور کچھہ نہ تھا کہ یہ لوگ اسی حال میں اُسکو نکال لائے۔ اور گھوڑے پر ڈال کر رسیوں سے کسے ہوئے لندن میں لیگئے۔ بادشاہ نے اس اندیشہ سے کہ پادریوں کو

[1] یہ انگریز جو انگلستان کی عدالت العالیہ کا جج اور قانون کی مہارت میں لاجواب گذرا ہے ۱۵۴۹ء میں پیدا ہوا تھا؀

تاوقتیکہ اس میں سے اسکا نکال لانا ناگوار ہوگا پھر اسکو وہیں سمجوادیا
مگر شریف کو حکم کیا کہ گرجا کو ہر طرف سے گھیر لے۔ اُسنے گرجا
کے گرد کھائی کھدوا کر چاروں طرف کٹہرے کی باڑ لگوا دی
ڈی برگ چالیس دن تک گہرا بیٹھا رہا۔ مگر جب کھانا نہ پہنچا
تو عاجز ہو کر آپ باہر نکل آیا۔ اور گرفتاری کے بعد ایک
زندان سے دوسرے زندان میں منتقل ہوتا رہا۔ لیکن
آخر کار بھاگ کر ویلز میں چلا گیا۔ اور پھر چند روز کے
بعد اُسنے بادشاہ کو اپنے سے راضی کر لیا ٭
ہنری نے ۱۲۲۵ء میں اپنی ماں کی شادی سے جسنے جان کے
بعد اپنے پہلے طالب مارش کے ارل سے نکاح کر لیا تھا
پھر شاہ فرانس پر چڑھائی کی۔ دو لڑائیاں ہوئیں اور گو معاملہ
یکسو نہوا پر دونوں معرکوں میں شاہ فرانس ہی غالب رہا
اور کئی بار کی چند روزہ آشتی کے بعد جس میں کبھی عہد
ٹوٹا اور کبھی بندھا ایکدفعہ پختہ صلح ہوگئی۔ اور نورمنڈی
اور مین اور انژو اور پاٹو کے عوض جو شاہ فرانس
کے قبضہ میں رہے ہنری کو لموژان اور پیری گورڈ اور
کرسی تین ضلع مل گئے ٭

اگرچہ سکوٹ لئنڈ سے انگلستان کے تین شمالی اضلاع کی بابت کئی بار تکرار ہوئی مگر اس بادشاہ کے ۵۶ برس کے عہد میں تلوار کبھی نہیں چلی - اور اس کا سبب یہ تھا کہ پہلے ہنری کی بڑی بہن جُوآن کی شادی سکوٹ لئنڈ کے بادشاہ اِلکس اَئنڈَر دوم سے ہوئی تھی اور پھر اُسکی بیٹی مارگرٹ شاہ اِلکس اَئنڈَر سوم سے بیاہی گئی - ہنری کی سپاہ وِیلز میں کئی بار گئی مگر وہاں کے سردار مغلوب نہو سکے اور پہاڑوں کی پناہ میں بیٹھے ہوئے حکومت کرتے رہے ❊

ڈی بَرگ کی معزولی ڈی رَوچِس کی بحالی کا سبب ہوئی اور دوسری دفعہ کی وزارت میں اُسکے ہموطن دربار میں زیادہ ہوگئے - اور اسی طرح بادشاہ کا نکاح پرُوونس کے ارل کی دختر اِلینَر کے ساتھ ہو جانے سے اُسکے ہموطن بھی دخیل ہوگئے - ان لوگوں کی طرف بادشاہ کی التفات دیکھکر انگریزوں کو رشک آیا - اور امیروں نے جوش میں آکر بادشاہ کے بہنوئی لِیسٹر کے ارل کو جس کا نام سَاءِمَن ڈی مَونٹ فَرٹ تھا اپنا سرغنہ بنایا اور ہنگامہ برپا کیا - جب نسبتی بھائی حریف بن گیا اور حقیقی بھائی

رچرڈ جو جو تھے جہاد میں نام پا چکا تھا اور راس سے چند ہی
روز پہلے اہل ڈوما کا بادشاہ بن چکا تھا جرمنی میں چلا گیا تو
ہنری کی ہمت پست ہو گئی اور مخالفوں کا حوصلہ بلند ہوا۔
۱۲۵۸ء میں وسٹ منسٹر میں ایک کونسل منعقد ہوئی اور
وہاں امرا مسلح ہو کر آئے۔ اور رجب آکسفورڈ میں ایک
اور کونسل جسکو دیوانہ پارلمنٹ کہتے ہیں جمع ہوئی تو امرائے
گورنمنٹ کی اصلاح کے نام سے چوبیس امیروں کی ایک کمیٹی
مقرر کر لی۔ اس کمیٹی نے یہہ تجویزیں کیں۔ اول ہر ضلع کے
جاگیرداروں کی طرف سے چار وکیل پارلمنٹ میں آیا کریں
دوم رعایا کی رائے سے ہر سال نئے شیرف مقرر ہوا کریں
سوم سرکاری روپیہ کا حساب ہر برس مشتہر کیا جائے۔ چہارم
پارلمنٹ سال میں تین بار یعنی فروری اور جون اور اکتوبر میں
منعقد ہوا کرے۔ ان تجویزوں کی تعمیل میں امیروں کی نااتفاقی
کے سبب سے توقف ہوا۔ فرانس کا بادشاہ ثالث ٹھیرا اور اُسنے
ہنری کے مدعا کے موافق فیصلہ کر دیا۔ اسی وجہ سے
بادشاہ اور رعایا میں لڑائی ہو پڑی۔ اُسوقت لیسٹر
کا ارل لندن پر قابض تھا۔ جو ہی مقدس پال کے گرجا کا

بڑا گھنٹہ بجا شہر میں بلوا ہو گیا۔ اور اہل شہر غیر ملک کے تاجروں کا مال لوٹتے اور بیچارے یہودیوں کو قتل کرتے ہوئے لِسٹر کے جھنڈے تلے جمع ہو گئے۔ ہنری ۱۴ مئی ۱۲۶۴ء کو سسکس کے علاقہ میں مقام لُوئیس پر شکست کھا کر گرفتار ہو گیا۔ اور دوسرے دن شہزادہ اِڈوَرڈ نے کہ ولیعہد تھا اپنے تیئں دشمنوں کے حوالہ کر دیا۔ بادشاہ کی رہائی کے واسطے عہد و پیمان ہوئے مگر اُن کی تعمیل نہوئی۔ اس سبب سے وہ اور اُسکے دو بیٹے سخت حراست میں رہے۔ دوسرے سال کے آغاز میں لِسٹر نے ایک پارلمنٹ طلب کی۔ اور اُسقفوں اور امیروں اور اضلاع کے وکیلوں کے سوا شہروں اور قصبوں سے بھی وکیل بلوائے۔ انگلستان کی زمانہ حال کی پارلمنٹ کا پہلا خاکا یہی تھا۔ اُسوقت کل ارکان ایکہی مکان میں اجلاس کرتے تھے۔ امرا اور اُسقف بمنزلہ ہاؤس آف لارڈز یعنے محکمہ امرا کے تھے۔ اور وکلا بمنزلہ ہاؤس آف کامنز یعنی محکمہ وکلائے رعایا کے ؛

۱۲۶۵ء میں شہزادہ اِڈوَرڈ قید سے نکل بھاگا اور ضلع وُرسٹر میں مقام اِیوشَم پر لِسٹر کے ارل سے معرکہ آرا ہوا

لڑائی دیر تک قائم رہی اور بڑی خونریزی ہوئی بادشاہ لیسٹر کی قید میں تو تھا ہی اُسنے اُسکو بجبر میدان جنگ میں کھڑا کیا۔ وہ ہلکا سا زخم کھاکر گرا۔ اور اگر اُسوقت اپنا نام اور منصب نہ جتاتا تو مقرر مارا جاتا۔ شہزادہ باپ کی آواز سنتے ہی مدد کو پہنچا اور ہاتھوں ہاتھ اُسے لیگیا لیسٹر کا ارل اپنے بیٹے کے لاش کے پاس لڑتا ہوا مارا گیا۔ اور فتحمندوں نے اُسکے پُرزے کرڈالے +

اس فتح کے بعد ہنری بے کھٹکے حکمرانی کرنے لگا اور شہزادہ ایڈورڈ جہادیوں میں شامل ہوکر ملک کنعان چلا گیا۔ اُسکے پیچھے ہنری نے سلطنت کے مخمصہ سے نجات پائی یعنی دنیا سے کوچ کیا۔ اس بادشاہ نے ۵۶ برس حکومت کی اور اُسکی مدت سلطنت جارج سوم کے سوا کل بادشاہوں سے زیادہ ہے +

یہ بادشاہ ضعیف القلب اور سریع الاعتقاد تھا۔ اُسکو کاہل اور بزدلہ کہنا سزاوار نہیں کیونکہ وُہ ایسے زمانہ میں ہوا کہ اُسوقت سلطنت کی باگ کا سنبھالنا بڑے شہسوار کا کام تھا۔ یہ بادشاہ زن و فرزند سے اُنس رکھتا تھا۔ اور اُنسے

بروت پیش آتا تھا - قد اُسکا میانہ تھا - اور بائیں آنکھ کے پھوڑے کے جھکاو سے اُسکی شکل بد نما ہو گئی تھی - اُسکے عہد میں بعض جلاہوں نے بلجیم سے آکر کتان کے کارخانے جاری کئے پانی پہنچانے کے واسطے بازاروں میں سیسے کے نل لگائے گئے - اور لکڑی کی مشعلوں کی جگہ شمعیں روشن ہونے لگیں - پتھر کا کوئلہ جسکی افراط سے انگلستان کی دولت بہت ہی بڑھ گئی ہے اُس کے کان سے نکالنے کی اجازت پہلے پہل اسی کے عہد میں نیوکاسل کے باشندوں کو دیگئی - اسی کے وقت میں انگلستان میں سونے کا سکہ ڈھلنے لگا اور ایک راہب رَوجر بیکن کی تحقیقات سے جس نے خُردبین اور جادو کی لالٹین کی بدولت ساحر لقب پایا تھا علم میں افزائش ہوئی - کہتے ہیں اسی زمانہ میں بحر اعظم یورپ میں پاکس نام وِلس کے رہنے والے نے قطب نما ایجاد کیا +

سلہ اس لالٹین کا تماشا رات کے وقت اسطرح ہوتا ہے کہ اُسکے مقابل کچھ فاصلہ سے سفید کپڑے کا ایک پردہ لگاتے ہیں - اور لالٹین میں کوئی چھوٹی سی تصویر رکھکر اُسکا عکس پردہ پر ڈالتے ہیں اور اُسکو جسقدر چاہیں بڑھا گھٹا سکتے ہیں اور جس طرح سے چاہیں جنبش بھی پیدا کر سکتے ہیں

شاہان ہمعصر

سکوٹ لنڈ

نام	سال وفات
الکسن انڈر دوم	سنہ ۱۲۴۹ء
الکسن انڈر سوم	

فرانس

نام	سال وفات
فلپ اگسٹس	سنہ ۱۲۲۳ء
لوئی ہشتم	سنہ ۱۲۲۶ء
لوئی نہم	سنہ ۱۲۷۰ء
فلپ سوم	

ہسپانیہ

نام	سال وفات
ہنری اول	سنہ ۱۲۱۷ء
فرڈرک سوم	سنہ ۱۲۵۲ء
الفونزو دہم	

شہنشاہان جرمنی

نام	سال وفات
اوتو چہارم	سنہ ۱۲۱۰ء
فرڈرک دوم	سنہ ۱۲۵۰ء
بائیس سال کے زمان فترۃ کا خاتمہ	سنہ ۱۲۲۲ء

پوپ

نام	سال وفات
ہونورئس سوم	سنہ ۱۲۲۷ء
سلسٹین چہارم	سنہ ۱۲۴۱ء
گرگری نہم	سنہ ۱۲۴۱ء
انوسنٹ چہارم	سنہ ۱۲۵۴ء
الکسانڈر چہارم	سنہ ۱۲۶۱ء
اربن چہارم	سنہ ۱۲۶۴ء
کلمنٹ چہارم	سنہ ۱۲۶۸ء
گرگری دہم	

پانچواں باب

اِڈورڈ اول ملقب بہ دراز ساق

سال پیدائش ۱۲۳۹ء۔ سال جلوس ۱۲۷۲ء۔ سال وفات ۱۳۰۷ء

ایوشلم کی فتح کے بعد اِڈورڈ کا کنعان چلے جانا پہلے ہی معلوم ہو چکا ہے۔ کہتے ہیں وہاں کسی ترک نے اُسکو زہر کا بُجھا ہوا خنجر مارا مگر اُس کی بی بی اِلینَر نے جو کاسٹیل کے شہریار کی بیٹی تھی اور شوہر سے بہت الفت رکھتی تھی زخم کا زہر چوس لیا۔ شہزادہ کنعان میں فقط اٹھارہ مہینے ٹھیرا۔ اور کئی ہلکی ہلکی لڑائیاں لڑا۔ وہاں سے پھرتے ہوئے جزیرہ صقلیہ میں اُسنے باپ کے مرنے کی خبر سُن لی تھی مگر وطن پہنچنے میں اسکو اس سبب سے دیر لگی کہ صوبہ گیئن میں ایک معرکہ پیش آگیا۔ بنیاد اُس کی یوں پڑی کہ اِڈورڈ اور شالانگ کے کاؤنٹ میں نیزہ بازی ہوئی اور اُسی میں فتنہ پیدا ہو گیا۔ مگر اس ہنگامہ میں انگلستان کے نائٹ فتحیاب رہے۔ فلنڈرز کی حاکمہ اور اِڈورڈ

مین جو مدت سے کسی بات پر تکرار چلی آتی تھی شہزادہ نے انگلستان
مین پہنچنے سے پہلے طے کردی - اس تنازع کے سبب سے
انگلستان کا اُون جسکی فلنڈرز کے تاجرون کو بہت خواہش
تھی وہان جانا بند ہوگیا تھا*

غرض ہنری کی وفات کے دو برس بعد وسٹ منسٹر
مین اڈورڈ اور اُسکی ملکہ کی تاجداری ہوئی - اُسوقت
سکوٹ لنڈ کا بادشاہ اِلکس آنڈر بھی موجود تھا
اور اُسکو پچاس روپیہ یومیہ زادراہ دیا گیا تھا - اڈورڈ
کو سکوٹ لنڈ اور ویلز کے فتح کرنے اور کل جزیرہ
برطانیہ پر مسلط ہونے کی بڑی تمنا تھی*

اس سے پہلے کئی بادشاہون نے ویلز کے فتح کرنے مین سعی
کی تھی مگر کوئی کامیاب نہوا تھا - کیونکہ سنوڈن اور
پلن لمن کے بنون اور ٹیلون مین نوڈمن کے نیزے کچھ
کام نکرتے تھے - اور جب ویلز والے اپنے جنگلون مین بھاگ جاتے
تھے تو یہ لوگ اُنکے تعاقب سے عاجز آتے تھے - ویلز
کا ایک مورخ مرلن جسکو وہان کے لوگ ساحر اور کاہن سمجھتے
تھے یہ پیشین گوئی کرگیا تھا کہ جبوقت گول سکہ چلے گا ویلز

کے ایک شہزادہ کے سر پر لندن میں تاج رکھا جائے گا۔ چونکہ
اِڈورڈ نے گول سکہ رائج کیا تھا اس وجہ سے وہاں کے
لوگوں کو اُس وقت کے آجانے کا یقین ہوا۔ اور اپنے بادشاہ
لُوالِن کے بہادر ہونے سے بڑی بڑی امیدیں بندھ گئیں
جب اِڈورڈ نے وہاں کے بادشاہ سے اطاعت چاہی
تو اُسنے تحقیر کے ساتھ انکار کیا۔ لیکن اُسکا یہ گھمنڈ ایسا ہی
تھا جو اکثر زوال سے پہلے سما جاتا ہے۔ اِڈورڈ نے اُسکو
مطیع کرنے کے واسطے غیر ملکوں کی ایسی سپاہ کے ساتھ جو پہاڑوں
کی لڑائی میں مشاق تھی ویلز کو چھان ڈالا۔ لُوالِن
بھی پانچ برس تک مقابلہ میں جما رہا مگر آخر کار ۱۲۸۲ء میں دریا
وَائی کے گھاٹ کی حفاظت میں مارا گیا۔ اور اُسکے مر جانے
سے وِیلز کی آزادی لُٹ گئی۔ چونکہ اس بادشاہ کو لندن
میں تاجداری کی ہوس تھی اسواسطے اِڈورڈ نے اُسکا
سر کٹوا کر لندن میں بھجوا دیا۔ اور وہاں وُہ طنز کی راہ سے
عشق پیچان کا تاج پہنا کر قید خانہ کے دروازہ پر رکھا گیا۔ اُسکا
بھائی ڈِیوڈ چند روز تک لڑتا رہا مگر آخر اُسی کے ہموطنوں
نے اُسے پکڑوا دیا اور اُسکو اِڈورڈ کے حکم سے پھانسی

دیکھی - اِڈوَرڈ پر الزام ہے کہ اُسنے مقام گونوی میں ویلز کے بھاٹوں کو اس خیال سے قتل کر ڈالا کہ کہیں یہ لوگ اپنے گیتوں کے تاثیر سے وہاں کی رعایا کی طبیعت میں قدیم آزادی کا جوش پیدا نکردیں - خبر نہیں یہ بات سچ ہے یا جھوٹ مگر اسکی بنا پر انگلستان کے ایک شاعر گرِی صاحب نے انگریزی میں ایک قصیدہ کہا ہے جو بہت مشہور ہے - بادشاہ ویلز ہی میں تھا کہ شہر کارنارون میں اُسکے ہاں بیٹا ہوا اور شہزادہ وِیلز اُسکو خطاب دیا گیا اُسوقت سے آج تک انگلستان کے ولیعہد کا یہی خطاب چلا آتا ہے ؞

سکوٹ لینڈ میں الکسانڈر سوم کی رحلت کے بعد اُسکی نواسی اور نوروِی کے بادشاہ کی بیٹی مارگرِٹ کے مرجانے سے تخت نشینی کی بابت تکرار ہوئی - تیرہ شخصوں نے دعوے کیا تھا مگر اُن میں جان بیلیئل اور روبرٹ بروس دو دعویدار سب پر فایق تھے - یہ دونو شہزادے ولیم شیر کے چھوٹے بھائی ڈیوڈ کی اولاد میں تھے - پہلا اُسکی بڑی بیٹی کا پوتا تھا اور دوسرا دوسری بیٹی کا بیٹا اِڈوَرڈ نے دعوی کیا کہ اس قضیہ کے تصفیہ کا استحقاق مجکو حاصل ہے اور

دخل دینے کی وجہ یہ نکالی کہ جب سے ولیم شیرو سے ہنری
دوم کی قید میں آکر اپنے تئین انگلستان کا جاگیردار مان لیا۔
سکوٹ لینڈ ہمارا تابع چلا آتا ہے اور اگر کوئی یہ کہے کہ رچرڈ شیرا
نے روپیہ لیکر اُس ملک کو اطاعت سے بری کر دیا تھا
تو یہ عذر مقبول نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ فقط اپنا مال بیچ سکتا
تھا اور انگلستان کے کل بادشاہوں کا حق فروخت کرنیکا
منصب نہ رکھتا تھا۔ غرض اس حیلہ سے ایڈورڈ نے
سکوٹ لینڈ کے معاملات میں دخیل ہوکر سنہ ۱۲۹۲ بیلیئل کو وہاں کا
بادشاہ بنا دیا؛

اِن واقعات کے چند ہی روز بعد ملاحوں کی تکرار کے سبب
فرانس اور انگلستان میں جنگ بحری شروع ہو گئی۔ اور
فساد کی صورت یہ ہوئی کہ شہر بایون میں کسی انگریز ملاح
نے ایک نورمن ملاح کو مار ڈالا۔ اُسکے انتقام کے واسطے
نورمنڈی والوں نے انگلستان کا ایک جہاز پکڑ لیا۔ اور
اُسمیں سے ایک مسافر کو نکال کر مستول پر چڑھا کے پھانسی دیدی
اسپر انگلستان کے پنج بندر کے ملاحوں نے بلوا کیا اور
رود بار انگلستان اور خلیج بسکی میں تاجروں کے جہازوں کا

ہجوم ہوگیا- پھر معرکے ہونے لگے اور فتح اکثر انگریزوں کی رہی
چونکہ اِڈورڈ صوبہ اکٹی ٹین کا ڈیوک ہونے سے فرانس
کا جاگیردار تھا اس دعوے سے اُسکو شاہ فرانس نے ہنگامہ
کی جوابدہی کے واسطے طلب کیا- اِڈورڈ نے جانے سے
انکار کیا اور لڑائی کا سامان کرنے لگا- اس مہم کے واسطے
کچھ روپیہ تو یہودیوں سے اینٹھا اور کچھ رعایا پر بھاری
بھاری محصول ڈالکر سمیٹا- پہلے اُون کے ہر تھیلے پر آدھا
مَرک محصول مقرر تھا اب اُسنے پانچ مَرک لگادئے اور دو
بار لندن کے تاجروں کے گودام کا اُون اور چمڑا ضبط
کرکے بیچ ڈالا- غرض فوج اور سامان جنگ کے لیجانے کے واسطے
بندر پُورٹسمتھ میں بڑا تیار ہوا- بادشاہ چلنے ہی کو تھا کہ
وِیلز میں سرکشی ہوجانے سے اُسکو پہلے اُسطرف توجہ کرنی
پڑی اور جب وہاں سے فرصت پائی تو سکوٹ لینڈ کی
بغاوت کے سبب اُس ملک میں جانا لازم آیا•
سکوٹ لینڈ میں شورش کا سبب یہ ہوا کہ اِڈورڈ نے
کئی بار خفیف باتوں پر بیلیَل کو جوابدہی کے واسطے لندن
میں طلب کیا- وہ افروختہ ہوکر لڑنے کو تیار ہوگیا مگر

اچھی طرح مقابلہ نکر سکا اور جلد مغلوب ہوکر تخت سے اُتارا گیا اور پھر چند روز کے بعد اُسکو نورمنڈی چلے جانے کی اجازت مل گئی ۰

اِڈورڈ ملک سکوٹ لینڈ کے سرداروں سے حلف اطاعت لیتا ہوا اِلگن تک پہنچ گیا اور مراجعت کے وقت سرے کے ارل کو اُس ملک کا محافظ مقرر کر آیا - بادشاہ کے لوٹتے ہی سکوٹ لینڈ میں پھر فتنہ اُٹھا - مگر یہ معاملہ وہاں کی تاریخ سے علاقہ رکھتا ہے اسواسطے اپنے موقع پر مفصل بیان کیا جائے گا - یہاں فقط اسقدر لکھا جاتا ہے کہ اس معرکہ میں ولیم والس اور رینالڈ کے حریف بروس کے پوتے نے کہ اُسکا نام بھی بروس تھا خوب جوہر دکھائے - اور سنہ ۱۳۰۶ء میں اپنا ملک انگریزوں سے چھڑا لیا - اس واقعہ سے تین برس پہلے ایک عہدنامہ کے موافق صوبہ گیئن جسکو شاہ فرانس نے فریب سے دبا لیا تھا پھر اِڈورڈ کے ہاتھ آگیا ۰

سکوٹ لینڈ والوں نے بروس کو اپنا بادشاہ بنا کر مقام سکون میں اُسکی تاجداری کر دی اور جب یہ خبر اِڈورڈ کو پہنچی تو اُسنے بڑھاپے میں سکوٹ لینڈ جانے کی

جنگ کی کرکارلائل میں ایک مدت تک بیمار پڑا رہا - آخر ۷ جولائی ۱۳۰۷ء کو مقام برگ میں مرگیا - اور یہ وصیت کرگیا کہ جب فوج آگے بڑھے تو میری ہڈیاں اُسکے آگے آگے لے چلنا

اس بادشاہ کے پہلی بی بی ایلنر سے جو ۱۲۹۰ء میں مرگئی چار بیٹے تھے اور اُن میں اِڈوَرڈ دوم سب سے بڑا تھا دوسری بی بی مارگرِٹ نام فرانس کی شہزادی سے ایک لڑکی اور اِڈمنڈ اور ٹامس دو لڑکے ہوئے تھے ؛

اس بادشاہ میں بہت سی خوبیاں تھیں - بڑا بہادر اور ایسا مدبر تھا کہ ریاست کے معاملات میں جو تدبیر اُس نے کی وُہ بن پڑی - بیرحمی اور کینہ وری اور ہوس کچھ اُسی سے مخصوص نہیں ہے بلکہ یہ باتیں خاندانِ پلنٹجنٹ کے کل ابتدائی بادشاہوں کے خمیر میں داخل تھیں - اُسکا قد دراز اور چہرہ شاہانہ تھا ؛

اُسکے عہد میں قانونی تبدیلیاں دو ہوئیں - اول یہ کہ پارلمنٹ کی مرضی کے خلاف بادشاہ کو کسی قسم کا محصول لگانے یا فیوڈل سسٹم کے موافق کسی طرح کا نذرانہ لینے کا اختیار رہا - دوسری یہ کہ رعایا کے وکیل جسوقت بادشاہ کو روپیہ دیتے

سے تھے ساتھ ہی رفع شکایات کے واسطے ایک دفعہ اسے
کرتے تھے۔ اور اسی سے رفتہ رفتہ انکو نئے قوانین تجویز
کرنے کا اختیار حاصل ہوگیا ۵

یہودی جودت سے سختیاں اُٹھاتے آئے تھے اسکے عہد میں
مصائب کے جام کا دُرد تک چکھکر ۱۲۹۰ء میں انگلستان
سے نکالے گئے۔ اور لومبرڈی کے سناروں نے وہاں
پہنچکر اُنکی طرح ساہوکاری کی کوٹھیاں کھولیں اور روپیہ کا
بنج پھیلایا۔ لندن کے جس بازار میں یہ لوگ جاکر بیٹھے تھے اُسکا نام
لومبرڈی سٹریٹ ٹھیر گیا۔ اور اُسوقت سے آج تک
اُسی بازار میں روپیہ کے بنج کرنے والوں کا جمگھٹ رہتا
ہے۔ اس بادشاہ کے عہد میں ہوا کی چکیاں چلیں عینکیں
رائج ہوئیں اور ایشیا کا کاغذ اور وِنِس کے آئینے آئے
پتھر کے کوئلہ کے دہوئیں سے لوگوں کو تکلیف ہوتی تھی اس
سبب سے اسکے زمانہ میں اُسکے جلانے کی ممانعت ہوگئی۔
یہ بادشاہ سکوٹ لینڈ کا کُل لوازم سلطنت اور وُہ
قدیم کرسی جسپر وہاں کی بادشاہوں کی تاجداری ہوا کرتی
تھی انگلستان میں لے آیا۔ اور وہاں کا سارا دفتر اِس خیال

... ایڈورڈ دوم اسکاٹ لینڈ کی تاجپوشی میں آنے کی کرسی کے ساتھ ایک پتھر بھی آیا تھا اور دونو مرتبہ بعد ۱۲۹۶ء میں وسٹ منسٹر کے گرجا میں رکھے گئے تھے۔ اس پتھر کی یہ روایت چلی آتی تھی کہ اُسے حضرت یعقوب نے شہر بیت ایل[1] میں اپنے سرہانے رکھا تھا۔

شاہان ہمعصر

سکوٹ لینڈ

نام	سال وفات
الکزانڈر سوم	۱۲۸۶ء
مارگرٹ	۱۲۹۰ء
اختتام فترہ	۱۲۹۲ء
بیلئل	۱۲۹۶ء
اختتام فترہ	۱۳۰۶ء
رابرٹ اول	
فرانس	
فلپ سوم	۱۲۸۵ء
فلپ چہارم	
ہسپانیہ	
الفونزو دہم	۱۲۸۴ء
سنکو چہارم	
فرڈیننڈ چہارم	۱۲۹۵ء

شہنشاہان جرمنی

نام	سال وفات
روڈولف	۱۲۹۲ء
۲ ایڈولفس	۱۲۹۸ء
۳ البرٹ	
پوپ	
گریگری دہم	۱۲۷۶ء
۱ انوسنٹ پنجم	"
۲ ایڈرین پنجم	"
جان بست ویکم	۱۲۷۷ء
نکولس سوم	۱۲۸۰ء
مارٹن چہارم	۱۲۸۵ء
ہونوریس چہارم	۱۲۸۷ء
نکولس چہارم	۱۲۹۲ء
سلسٹین پنجم	۱۲۹۴ء
بونی فیس ہشتم	۱۳۰۳ء
بینی ڈکٹ یازدہم	۱۳۰۴ء
کلیمنٹ پنجم	

[1] یہ شہر حضرت یعقوب ہی نے کنعان میں آباد کیا تھا۔

چھٹا باب

ایڈورڈ دوم - مقام ولادت کارنارون

سال پیدائش ۱۲۸۴ء - سال جلوس ۱۳۰۷ء - سال وفات ۱۳۲۷ء

ایڈورڈ دوم نے باپ کی وصیت کے برعکس عمل کیا یعنی
اُسکی ہڈیوں کو فوج کا نشان بنانے کے عوض ویسٹ منسٹر
کے گرجا میں دبا دیا - اور لشکر توڑ کر سکوٹ لینڈ کی مہم
ہاتھ اُٹھایا - اپنے لڑکپن کے اوباش یار پیئرز گیوسٹن
کو جو جلاوطن کیا گیا تھا بُلا کر انتظام ریاست اُسکے حوالہ کیا اور
خود جہاز میں بیٹھ کر فلپ شاہ فرانس کی دختر جمیلہ ازبلا
سے نکاح کرنے کے واسطے بولون کو روانہ ہوا - گیوسٹن کے
کروفر سے انگلستان کے امیروں کو رشک پیدا ہوا اور وہ اُسکے ناحق پھبتیاں
کہنے اور بُرے بُرے نام رکھدینے سے افروختہ ہوگئے - اُنہوں
نے بادشاہ پر دباؤ ڈالکر دوبار اُسکو دیس نکالا دلوایا
اور بادشاہ نے دو نو دفعہ اُسے بلا کر پہلے منصب پر سرفراز
فرمایا - آخر کے درجہ امراے انگلستان کے ارل کی سرداری

ایک کو منکاذ برتر فیر میں گرفتار کرلیا۔ اور وابلف کے قریب بلتف لومل پر لیجاکر اسکا سر قلم کیا۔ گئو سٹن کے قتل سے پہلے کا ذکر ہے کہ سنہ ۱۳۱۰ء میں پارلمنٹ کے ایک جلسے میں کل ارکان مسلح ہوکر آئے۔ اور انہوں نے گورنمنٹ کی اصلاح اور بادشاہ کے امور خانگی کے انتظام کے واسطے اکیس امیروں کی ایک کونسل مقرر کرلی؛

اب سکوٹ لنڈ کا حال سنو کہ وہاں بروس نے اڈن برگ وغیرہ چار شہروں پر قابض ہوکر سٹرلنگ کا محاصرہ کر رکھا تھا اور محصورین اسکے ہاتھ سے عاجز آگئے تھے۔ انکی حمایت کے واسطے اڈورڈ نے اسطرف کوچ کیا۔ ۲۴ جون سنہ ۱۳۱۴ء کو بروس نے تیس ہزار چیدہ جوانوں سے بنک برن کے میدان میں انگلستان کے بہادروں کو شکست دی۔ اس واقعہ کے پانچ برس بعد اڈورڈ نے شہر برک کو کہ سکوٹ لنڈ کی کنجی تھی گھیر لیا مگر ناکام رہا اور پھر بروس سے صلح کرلی۔ اسی اثنا میں شاہِ سکوٹ لنڈ کا بھائی اڈورڈ بروس ملکِ آئرلنڈ میں پہنچکر وہانکا بادشاہ ہوگیا۔ اور سنہ ۱۳۱۸ء

میں مقام کنڑک فرگس میں اُسکی تاجداری عمل میں آئی - یہ بادشاہ دو برس تک آئرلینڈ پر قابض رہکر ایک لڑائی میں مارا گیا اور اُس علاقہ پر پھر انگریزوں کا تسلط ہوگیا +

سنہ ۱۳۱۴ء اور سنہ ۱۳۱۵ء میں انگلستان میں ایسا قحط پڑا کہ بادشاہ کے خاصہ میں بھی تنگی ہونے لگی - غریب غربا کی تو یہ حالت ہوئی کہ اُنھوں نے درختوں کی جڑیں اور گھوڑوں اور کتوں کے گوشت کھاکر بھوک کی آگ بجھائی - اناج اسقدر عزیز ہوا کہ اُسکے ضائع ہونے کے اندیشہ سے بوزے کی بھٹیاں بند کی گئیں - قحط کے بعد وبا کی آفت ٹوٹی اور تیسری مصیبت یہ پیش آئی کہ بہت سے سپاہی جو امیروں کی خدمت میں لڑائی بھڑائی کے واسطے رہا کرتے تھے موقوف ہوگئے - جب ان لوگوں نے معاش کی اور کوئی شکل نہ دیکھی تو قزاقی پر کمر باندھی - غرض ہر طرح سے ملک آفتوں میں گھر گیا - اور ہر جگہ خونریزی اور غارتگری کا ہنگامہ گرم ہوا +

بادشاہ نے گیوسٹن کے بعد سپنسر اور اُسکے باپ کو اپنا مقرب بنایا - یہ دونو گیوسٹن کے قدم بقدم چلے اور اُسی کی طرح ٹھکانے لگے یعنی باپ نے برسٹل میں اور

بیٹے نے ہنٹرفورڈ میں پھانسی پائی ؎

لنکاسٹر کا ارل جسکی حمایت سے امیروں نے گیوسٹن کا تدارک کیا تھا بادشاہ کے ہاتھ آگیا۔ اور اسکا سرتن سے جدا کیا گیا۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ بادشاہ کو گیوسٹن کے مرنے کا خار تھا۔ اگرچہ لنکاسٹر کا ارل مارا گیا مگر اسکی ذیل کے لوگ پھر بھی قایم رہے۔ اور کئی نئی باتیں پیش آجانے سے زیادہ قوی ہوگئے۔ بادشاہ اور ملکہ میں علانیہ قصہ ہوا۔ اور اسی تکرار میں وہ اپنے میکے یعنی فرانس چلی گئی۔ اُسکے پیچھے پیچھے بیٹا بھی پہنچا۔ اور لنکاسٹر کے ارل کے طرفداروں میں سے لارڈ موزٹی مر اُن سے جا ملا۔ پھر تھوڑے ہی عرصہ میں ملکہ فرانس سے فوج لیکر سفک کے ساحل پر وارد ہوئی بادشاہ ویلز کی طرف بھاگا۔ لیکن چند روز کے بعد اُسنے اپنے تئیں ملکہ کے حوالہ کر دیا۔ ۸ جنوری ۱۳۲۷ء کو پارلمنٹ کی تجویز سے بادشاہ معزول اور اُسکا بیٹا تخت نشین ہوا۔ اِڈورڈ کو معزولی کے بعد کئی قلعے جھنکائے گئے۔ اور انجام کار قلعہ برکلے کے اندر اُسکا کام تمام ہوا۔ یہ تحقیق نہیں کہ اُسے کس طرح مارا البتہ اتنا معلوم ہے کہ ایک ڈراونی رات کو کہ

ہر جگہ خموشی کا عالم طاری تھا قلعہ میں سے دردناک صدا اُٹھی اور فجر کے وقت برکسٹل کے لوگوں کو بلا کر اُنکے پہلے بادشاہ کا آخری جمال دکھایا گیا - اور اُسکی لاش گلوسسٹر میں بلا تجمل شاہانہ دفن ہوئی - اس بادشاہ کے ہاں دو بیٹے اور دو ہی بیٹیاں ہوئی تھیں - بڑا بیٹا اِڈورڈ اُسکا جانشین ہوا - اور چھوٹا بیٹا جان لڑکپن میں مرگیا - بڑی بیٹی جین سکوٹلنڈ کے بادشاہ ڈیوڈ دوم سے اور چھوٹی بیٹی اِلینر ملک نیدرلنڈ کے ایک سردار سے بیاہی گئی ✣

اِڈورڈ دوم تلون مزاج اور کاہل تھا - دن شکار میں کاٹتا تھا - اور رات مے نوشی کے ہنگامہ میں بسر کرتا تھا - اور ریاست کا انتظام مقربوں پر چھوڑ رکھا تھا اُسکی صورت اپنے بہادر باپ میں ملتی تھی ✣

مٹی کے برتنوں کا استعمال میں آنا - اور ہنڈیوں کا چلنا - اور سو روپیہ پر پینتالیس روپیہ سالانہ سود لیا جانا - اور انگلستان اور وِینس کے مابین تجارت کے واسطے پہل پہل عہد و پیمان کا ہونا اور ٹمپلر راہبوں کے فرقہ کا ملیامیٹ ہوجانا اور کیمبرج میں یونیورسٹی کا قائم ہونا یہ سب باتیں اس بادشاہ کے عہد کی یادگار ہیں - وِلئیرٹِل

نام ایک بہادر نے ۱۳۰۶ء میں ملک سکاٹ لینڈ کو اسی بادشاہ کے عہد میں شہنشاہ جرمنی کی حکومت سے چھڑایا تھا۔

شاہان ہمعصر

سکوٹ لینڈ

نام	سال وفات
رابرٹ اول	
فرانس	
فلپ چہارم	۱۳۱۴ء
لوئی دہم	۱۳۱۶ء
فلپ پنجم	۱۳۲۲ء
چارلس چہارم	

ہسپانیہ

نام	سال وفات
فرڈننڈ چہارم	۱۳۱۲ء
آلفونزو یازدہم	
شہنشاہان جرمنی	
آلبرٹ	۱۳۰۸ء
ہنری ہفتم	۱۳۱۳ء
لوئی چہارم	
پوپ	
کلمنٹ پنجم	۱۳۱۴ء
جان بست و دوم	

ساتوان باب

اِڈوَرڈ سوم - مقام ولادت ونڈسَر

سال پیدائش سنہ ۱۳۱۲ء - سال جلوس سنہ ۱۳۲۷ء - سال وفات سنہ ۱۳۷۷ء

یہ بادشاہ تخت نشینی کے وقت نابالغ تھا - اس سبب سے امور سلطنت کے انتظام کے واسطے ایک کونسل مقرر ہوئی - مگر مملکت کے نظم ونسق اور سیاہ وسفید کا اختیار اِزبِلاؔ اور موَرٹی مَر کے ہاتھ رہا - اور اُنہوں نے ارکان کونسل کو کاٹھ کی پتلی کی طرح اپنے قابو میں رکھا ؛

انگلستان کا یہ نقشہ دیکھکر سکوٹ لَینڈ والوں نے شمالی اضلاع پر یورش کی - کل غارتگر جھڑے سوار ستو باندھکر آتے تھے - یعنی کھانے کے واسطے فقط آٹے کا ایک تھیلا زین کوہ پر لٹکالاتے تھے - اور اسی سبب سے لوٹ مار کر بے تکلف نکل جاتے تھے - اِڈوَرڈ نے اُنکا سراغ لگانے اور رستہ بتانے والے کا صلہ ہزار روپیہ سالانہ پنشن تاحیات اور نائٹ کا خطاب مقرر کیا - ٹامَس رُوکبی نے یہ انعام لیا - اور بادشاہ

کو دریائے وِٹو پر لیجا کر دوسرے ساحل پر سکوٹ لَینڈ کا لشکر پڑا ہوا دکھایا - چار دن تک دونوں لشکر یونہی پڑے رہے - اور لڑائی کی نوبت نہ آئی - پانچویں دن سکوٹ لینڈ والے رات کے وقت چپ چپاتے سرحد کی طرف سرک گئے اور پھر چند روز کے بعد اُنسے صلح ہوگئی اِڈوَرڈ نے مَوڑٹی مَر کی صلاح سے سکوٹ لَینڈ کی ریاست کو مستقل مان لیا اور صلح کے استحکام کے واسطے اپنی بہن جِیَن کا نکاح ولیعہد بادشاہ ڈیوڈ سے کر دیا +

اس آشتی کا کلنک اور بادشاہ کے چچا کِنٹ کے ارل کا قتل اور خود بادشاہ کا جوانی پر آنا مَوڑٹی مَر اور اِزبِلا کے حق میں رنگ لایا - یعنی جب بادشاہ اٹھارہ برس کا ہوگیا تو اُسنے اور اُسکے رفیقوں نے مَوڑٹی مَر کو قلعہ نَوٹنگ ھم میں سے نکالکر ٹائبَرن کے بن میں ایک درخت میں لٹکادیا - اور اِزبلا کو اُسی کے ایک محل میں نظر بند کیا - وہ وہیں ستائیس برس کاٹ کر مرگئی - اور جب تک جیتی رہی بادشاہ اُس سے ہر سال رسمی ملاقات کرتا رہا +

اب سکوٹ لَینڈ کی کیفیت سنو کہ جب بُرُوس کے بعد اُسکا

بشاہ ڈیوڈ چھوٹی عمر میں سریر آرا ہوا تو اڈورڈ بیلئیل کو جسکا بزدلہ باپ جان بیلئیل انگلستان کا باج گزار بن کر حکمرانی کرچکا تھا تخت حاصل کرنے کی جرات ہوئی - اور اُسنے قلعہ برک کا محاصرہ کرلیا - ایک طرف سے سکوٹ لنڈ کا نائب السلطنت قلعہ کی حفاظت کو آیا - دوسری طرف سے شاہ انگلستان بیلئیل کی حمایت کو چلا - ۱۹ جولائی ۱۳۳۳ء کو مقام ہٹلی ڈن ہل پر دونوں کا مقابلہ ہوا - سکوٹ لنڈ کے لشکر نے شکست فاش کھائی - اور بیلئیل کی مراد بر آئی - اور اُس ملک کے میدانی شرقی اضلاع جو دریائے فورث کے جنوب میں واقع ہیں چند روز تک شاہ اڈورڈ کے تصرف میں رہے ؛

اڈورڈ کو فرانس کی فرمانروائی کی بڑی تمنا تھی جب وہاں کے بادشاہ فلپ چہارم کے تینوں بیٹے ایکدوسرے کے بعد لاولد مر گئے اور تخت خالی ہوا تو شاہ انگلستان کہ فلپ چہارم کا نواسا تھا اور ویلائے کا حاکم فلپ جو اُسکا بھتیجا تھا

سلہ یہ لفظ یہاں کوہی کے مقابلہ میں لکھا گیا ہے ؛

دونو تخت کے دعویدار ہوئے۔ لیکن فرانس کے قانون میں عورت کو تخت نہ ملتا تھا اس سبب سے اِڈوَرڈ کی بات نہ چلی۔ اور وہاں کے امیروں نے فلپ کو بادشاہ بنادیا۔ اسپر اِڈوَرڈ نے لڑائی کی تیاری کی۔ اور سامان جنگ کے واسطے خصیلِ زر کی یہ شکل نکالی کہ سارے ملک کا اُون اور ٹین ضبط کرلیا اور تاج وزیور شاہی گرو رکھدیا۔ غرض فرانس کا شاہی تمغا یعنی یاسمن کے پھولوں کی طلائی تصویر اپنی ڈھال پر لگا کر میدان جنگ میں استحقاق جتانے کے واسطے فرانس کا رستہ لیا ؛

دو سال یونہی گزر گئے اور کچھ نتیجہ نہ نکلا۔ تیسرے سال یعنی ۱۳۴۰ء میں بلجیئم کے ساحل پر مقام سلُوئس میں ایک بحری جنگ ہوئی اور انگریزوں نے فتح پائی۔ لیکن پھر اُنکو فرانسیسوں نے شہر ٹُوَرنی سے مارکر ہٹا دیا۔ اور ایک برس کے لئے صلح ہوگئی۔ برس دن کے بعد پھر لڑائی شروع ہوئی مگر اُس سے کچھ حاصل نہوا۔ آخرکار ساتویں برس اِڈوَرڈ کا ایک لشکر توصوبہ گیَنِی میں داخل ہوا۔ اور دوسرا لشکروہ اپنے ساتھ لئے ہوئے نَورمنڈی میں وارد ہوکر کئی قلعے

کی طرف چلا - اور فرانس کی فوج کے سامنے دریائے سین اور دریائے سوم سے گزر گیا - اور جب اُسنے کریسی[1] کا میدان جیت لیا تو کیلس کا رستہ صاف ہوگیا +

کریسی کی لڑائی ۲۶ - اگست ۱۳۴۶ء کو اسطرح پیش آئی کہ پہلے تو صبح کے وقت طوفان جنگ کا پیش خیمہ آیا یعنی خوب آندھی چلی اور مینہ برسا اور بجلی چمکی اور بادل گرجا - اور شام کو پانچ بجے کے قریب کاؤنٹ آلِن سون فرانس کے سواروں کا رسالہ اور جنوآ کے تیراندازوں کا دستہ ساتھ لئے ہوئے انگریزوں کے لشکر پر جھکا - انگریزوں نے بھی اُن پر گز گز بھر کے تیروں کے بوچھاڑ کی - اور اُنکی صفوں میں کھل بل ڈال دی - یہاں تک کہ گھوڑے اور سوار زمین پر بچھا دئے - اور فرانسیسوں کے سوار سراسیمہ ہوکر پیچھے ہٹ گئے - پھر اُنکے نائٹ اور دوسرے دستہ کی صفیں آگے بڑھیں اور انگریز اور فرانسیس غٹ پٹ ہوگئے - اڈورڈ ایک ہوائی چکی پر بیٹھا ہوا اطمینان سے لڑائی کا

---

[1] فرانس میں اس نام کے کئی قصبے اور کئی گاؤں ہیں - مگر یہاں وہ گاؤں مقصود ہے جو صوبہ پکارڈی میں واقع ہے +

رنگ دیکھ رہا تھا۔ اور اُسکو فتح کا اسقدر یقین تھا کہ جب اُسکے
ولیعہد نے جو پندرہ ہی برس کی عمر میں میدان میں اُترا تھا
فرانسیسوں کا زور دیکھکر مدد مانگی تو اُسنے نہ بھیجی اور
یہ کہلا بھیجا کہ اپنی مہمیز آپ جیت۔ اسکے یہ معنی تھے کہ وہ
سونے کی مہمیز جو نائٹ ہونے کی علامت ہے اُسکا جوہر دکھا
اور آج کی فتح اپنے نام رکھ۔ شاہ فرانس نے ہر چند ہمت
کی مگر انگریزی تیر اندازوں کے دستہ کو جو اُس میں اور
اُسکے شکست کھائے ہوئے سواروں کے بیچ میں حائل تھا
چیر کر آگے نہ بڑھ سکا۔ اُسکے بڑے بڑے بہادر نائٹ اُسکے
آس پاس گرتے جاتے تھے کہ اسی میں اُسکا گھوڑا بھی تیر کھا
گرا۔ اور اب بادشاہ کو بھاگنے کے سوا کچھ چارہ نہ رہا۔ کہتے ہیں
دو دن کے ہنگامہ میں گیارہ بادشاہ بارہ سو نائٹ اور تیس ہزار
سپاہی کام آئے۔ بُھیمیا[۱] کا اندھا بادشاہ جان جو اپنے
گھوڑے کی باگیں چار نائٹوں کے گھوڑوں سے اٹکا کر میدان
جنگ میں گیا تھا اسی ہنگامہ میں مارا گیا۔ اس بادشاہ کی
کلغی شترمرغ کے تین پروں کی بنی ہوئی تھی۔ اور آیہ ڈین[۱]
یعنی میں خدمت گزار ہوں[۱] اُسکا سجع تھا۔ شہزادہ ولیعہد

[۱] قیاس کرتے ہیں کہ اس سے خدمت گزار شاہ فرانس مراد تھی

نے کلغی اُٹھا کر اپنے سر پر رکھ لی اور وُہی سجع اختیار کیا۔ چنانچہ اسکی تقلید سے آج تک انگلستان کے ولیعہد کی وُہی کلغی اور وُہی سجع چلا آتا ہے کہتے ہیں پہلے پہل توپوں کا برتنا بھی اسی معرکہ میں ہوا۔ اس زمانہ کی کئی توپیں اب بھی موجود ہیں مگر بد قطع اور بھدی بنی ہوئی ہیں۔

اس ہنگامہ کے دو مہینے بعد اسی سنہ میں نوِل کراس[1] یعنی صلیب نوِل کا معرکہ ہوا۔ اسطرح کہ ڈیوڈ بروس نے سکوٹ لینڈ کا تخت دوبارہ حاصل کرکے شاہ فرانس کی دوستداری میں ۱۷ اکتوبر کو انگلستان پر یورش کی۔ مگر اڈورڈ کی ملکہ فلپا سے جو بہادری میں شوہر کی ہمسر تھی شکست کھا کر گرفتار ہو گیا۔ اڈورڈ نے کریسی کا میدان جیت کر شہر کیلس کو گھیر لیا۔ اور اس محاصرہ میں نہ مورچال باندھا نہ توپیں لگائیں بلکہ برس دن تک رسد بند رکھکر یونہی شہر خالی کروا لیا۔ اور وہاں اپنی رعایا کو بسا دیا۔ پھر وہ جگہ دو سو برس سے زیادہ انگلستان کے مال کی منڈی رہی۔ اسکے بعد حضرت عزرائیل نے لوگوں کا ایسا دم بند کیا

[1] شہر ڈرھم کے قریب ایک منارہ سا بنا ہوا ہے اور اسکا یہ نام ہے۔

کہ کیکولڑائی کے اوسان زر ہے - یعنی ایک عالمگیر مرض جسکو
کالی وبا لکھا ہے ایشیا اور یوروپ کے جنوبی اضلاع کو
تباہ کرتا ہوا فرانس اور انگلستان تک پہنچ گیا - لندن کے
گورستان قبروں سے پٹ گئے - تمام ملک میں مرے ہوئے
جانور پڑے پڑے سڑ گئے اور ان کی سمیت ہوا میں پھیل
گئی سارے کارخانے بند ہو گئے کیونکہ عوام الناس ہر روز
صدہا مرتے تھے اور امرا اپنے قلعوں سے باہر قدم
نہ دھرتے تھے - ہر شہر ماتمکدہ بن گیا تھا - اور ہر طرف سے
نوحہ و فریاد کا شور اٹھتا تھا - وبا کے بعد قحط کی بلا آئی
اور اُسکا سبب یہ ہوا کہ اکثر کاریگر اور مزدور تو مر گئے
(کیونکہ وبا بھی غریبوں ہی کو زیادہ ستاتی ہے) اور رہے
سہے دیس چھوڑ پردیس نکل گئے - اسی سبب سے اناج کاٹنے والوں
کی اجرت بڑھ گئی اور جب زمینداروں کو اُسکے ادا کرنے کا
مقدور نہ رہا تو اناج کھیتوں میں کھڑا کھڑا سڑ گیا اور
کھانے کی چیزوں کی قیمت چوگنی ہو گئی - اُس زمانہ کے مرد
جوتیوں کی نوکیں لمبی رکھتے تھے اور ڈاڑھیوں کو بل دیکر
موڑ لیتے تھے - اور نئی جوبن والی البیلیاں بانکپن سے

مردانہ لباس پہنا کرتی تھیں - عوام نے وباکی یہی تین علتیں قرار دیں - اور اس سبب سے پوشاک کے اصلاح کے قانون جاری ہوئے - اُسی زمانہ میں ملک ھنگری سے انگلستان میں زاہدوں کا ایک گروہ آیا - یہ لوگ فلیجلنٹ[1] یعنے کوڑے کھانے والے کہلاتے تھے اور وبا کے ٹالنے کے گمان سے اپنے بدن پر اسقدر کوڑے لگاتے تھے کہ اُنکے جسم لہو لہان ہو جاتے تھے - سچ یہ ہے کہ انگلستان میں جب کبھی وبا آتی تھی صفائی کے نہونے سے اُسکا قیام اور زور رہتا تھا - جب سے مکان ہوادار اور کشادہ بننے لگے اور نالیاں صاف رہنے لگیں اور لوگوں نے غذا نفیس کھانی شروع کی اور پانی کی افراط ہو گئی اُسوقت سے اُس ملک میں وبا کا نام نرہا - اگر گاہ گاہ عوارض وبائی نمودار ہوتے بھی ہیں تو زور نہیں پکڑنے پاتے - البتہ ایشیا کے بعض شہروں میں جو بند اور غلیظ ہیں ابتک وبا موجود ہے ؛

جب فرانس کا بادشاہ فلپ چہارم مرگیا - اور اُسکا بیٹا

---

[1] اس فرقہ کے لوگ کوڑے کھانے کا ثواب اصطباغ لینے اور عشائے ربانی کی روٹی کھانے کے برابر سمجھتے تھے

جان تخت نشین ہوا تو ۱۳۵۵ء میں پھر لڑائی شروع ہوئی اور انگریزوں کی طرف سے اس مہم کا اہتمام بھی شہزادہ اڈورڈ ولیعہد کے سپرد ہوا۔ اس شہزادہ کو اسکی زرہ کے رنگ کے لحاظ سے شاہزادہ سیاہ پوش کہتے تھے۔ اُسنے پہلے برس بُورڈو کے اطراف میں فرانس کے صوبوں کو تاراج کیا۔ اور دوسرے سال پاۓ ٹئرز کے معرکہ میں شہرت پائی۔ اور یہ لڑائی اسطرح پیش آئی کہ فرانس کے وسط میں پہنچکر بُورڈو کی طرف جاتے ہوئے اثنائے راہ میں اس کی فوج سے سات گنی فوج نے اُنکا آگا روک لیا۔ اور اُسکو لڑنے کے سوا کچھ چارہ نرہا۔ ۱۰ ستمبر ۱۳۵۶ء کو جنگ ہوئی مگر شہزادہ کی خوش نصیبی سے یہ معرکہ انگوری باغوں میں پیش آیا۔ اور وہاں فرانس کے سواروں کا گزر دشوار ہوا۔ انگریزی تیراندازوں نے جھاڑیوں کی آڑ میں بیٹھکر ایسے تیر چلائے کہ حریفوں کی زرہ کو بھی چھید ڈالا۔ اور آخر کریسی کی طرح یہ میدان بھی اُنہی کے ہاتھ رہا۔ فرانسیسوں کا پہلا اور دوسرا دستہ پیچھے ہٹ گیا۔ اور تیسرے دستہ کو خود بادشاہ اپنے ساتھ لیکر پیادہ پا آگے بڑھا۔ مگر شکست کھاکر

چھوٹے بیٹے سمیت گرفتار رہوا - اور شہزادہ اِڈوَرڈ دونوں کو انگلستان میں لے گیا *

غرض اُسوقت انگلستان میں دو قیدی بادشاہ جمع ہوگئے یعنی ایک ڈیوڈ شاہ سکوٹ لَینڈ اور دوسرا جان شاہ فرانس پہلا گیارہ برس قید رہکر ۱۳۵۷ء میں فدیہ دیکر چھوٹا - اور دوسرے نے اُس عہد نامہ کے مطابق جو مقام بریٹنی[۱] میں ہوا تھا ۱۳۶۰ء میں رہائی پائی - اس معاہدہ کے موافق جسکو صلح عظیم کہتے ہیں اِڈوَرڈ نے فرانس کی سلطنت کا دعویٰ چھوڑا - اور وہاں کے موروثی علاقہ کے عوض صوبہ پائٹو اور گینئِن اور شہر کیَلس کو اپنے تصرف میں رکھا - جان کا فدیہ ڈیڑہ کروڑ روپیہ قرار پایا تھا لیکن جب یہ روپیہ اُسے بہم نہ پہنچا تو وہ خود انگلستان میں آکر قید ہوا - یہاں اُسے سواد لندن میں ایک محل رہنے کو مل گیا وہیں مرگیا *

شاہزادہ سیاہ پوش سے جو گینئِن میں حکمرانی کرتا تھا کا

---

[۱] یہ گانو فرانس میں پیرس کے جنوب مغرب کی حد...

کے بادشاہ پیڈرو نے اپنی رعایا کے دبانے کے واسطے مدد چاہی۔ اس بادشاہ نے ظلم و تعدی کے سبب سے بے رحم لقب پایا تھا اور یہی رعیت کی بغاوت کا سبب ہوا تھا۔ اُسکی مدد کرنے سے شہزادہ کا یہ انجام ہوا کہ قرضدار اور بیمار ہوگیا۔ اور مجبور انگلستان میں آیا۔ اور گھل گھل کر تمام ہوگیا۔ اس شہزادہ نے اڈورڈ سوم کے سوتیلے بھائی اڈمنڈ نام کنٹ کے ارل کی دختر جوآن سے شادی کی تھی۔ اُس سے رچرڈ نام ایک بیٹا چھوڑا۔ غرض زمانہ سے شہزادہ کا قدم اٹھتے ہی وہاں انگریزوں کا اقتدار گھٹنے لگا جو صوبے اُنے کریسی اور پائٹرز کے معرکوں میں فتح کئے تھے شاہ فرانس نے ایک ایک کرکے دبالئے۔ یہاں تک کہ کیلس بورڈو اور بایون کے سوا انگریزوں کا کچھ دخل نہ رہا۔ شاہ اڈورڈ کی باقی عمر بہت تلخی سے کٹی بے قید پارلمنٹ کی شکایتوں کی خلش اور جوان بیٹے کے غم سے اُسکا سینہ چھن گیا۔ اور ایک عورت نے جو حسن و ظرافت کی خوبی کے ساتھ داغ بدنامی بھی رکھتی تھی بادشاہ کی طبع عالی پر تسلط پاکر بالکل پست ہمت بنا دیا۔ اگرچہ اُسکا پیکر تو اب بھی

ویسا ہی تھا لیکن پہلا سا دم خم نرہا تھا - انجام کار بٹے کی علت کے برس دن بعد رچمنڈ کے قریب دنیا سے کوچ کیا - اور وِسٹ منسٹر کے گرجا میں مدفون ہوا - اولاد تو اُسکے ہاں بہت ہوئی تھی مگر مرتے وقت فقط چار بچے چھوڑے - اُسکے بیٹوں میں بڑے نامور چار ہوئے ہیں ایک شاہزادہ سیاہ پوش دوسرا لائنل جو کلیرنس کا ڈیوک تھا - تیسرا جان جوگنٹ میں پیدا ہوا تھا اور لنکاسٹر کا ڈیوک تھا - چوتھا اڈمنڈ جو یورک کا ڈیوک تھا ۔

یہ بادشاہ بہادر اور عاقل اور رحیم تھا - اور ہوسناکی سے جو اُسنے سلطنت فرانس کا دعوی کیا تھا اُسکی یہ حرکت چشم پوشی کے قابل ہے - جو عداوت مدت سے سیکسن اور نورمن اور برطانیہ کے اصل باشندوں میں تفرقہ انداز تھی اُسکے عہد سے گھٹنے لگی - اور ان تینوں قوموں کے ربط وضبط سے قوم انگریز پیدا ہوگئی - اسکے وقت میں اتحاد کی یہ صورت تھی کہ سیکسن تیر انداز اور نورمن نائٹ اور ویلز کے نیزہ باز کریسی اور پائٹرز کے معرکوں میں معاملہ واحد سمجھکر لڑتے تھے - اور فتح میں سب کی عزت اور شکست

ہیں سب کی ذلت جانتے تھے۔ اس بادشاہ کے عہد میں مدارس اور پارلمنٹ سے نورمنڈی کی زبان خارج اور اُسکی جگہ سلیس اور مردانہ زبان انگریزی رائج ہونے لگی۔ اسی کے عہد سے امرا اور وکلاے رعایا میں یہ امتیاز ہو گیا کہ دونو علیحدہ علیحدہ کمروں میں بیٹھنے لگے۔ اور وکلائے ہاں ایک سپیکر یعنی صدر انجمن مقرر ہو گیا۔ مصارف سلطنت یا سامان جنگ کے واسطے بادشاہ کو روپیہ دینا اسی محکمہ کے اختیار میں تھا اور جب ان لوگوں نے روپیہ دیا اُسکے عوض بادشاہ سے رعایا کے فائدہ کے قوانین منظور کروا لئے۔ اسکے عہد سے پہلے یہ رسم تھی کہ جب کوئی بادشاہ سفر کو اُٹھتا تھا تو غلہ اور مواشی اور دانہ اور چارا اور گھوڑا اور گاڑی غرض جو کچھ اُسکو یا اُسکے لشکر کو درکار ہوتا تھا شاہی رعایا سے بجبر لے لیتے تھے۔ اور یہ دستور اسکے وقت میں یہاں تک بڑھ گیا تھا کہ عوام الناس کو پکڑ کر فوج بحری اور بری میں بھرتی کر دیتے تھے۔ اور سوداگروں کے جہازوں سے لڑائی میں کام لیتے تھے۔ غرض پارلمنٹ نے اس رسم قبیح کی مزاحمت کی۔ اور اسکے بعد جو بیگار کی

رسم چلی اصل اُسکی یہی تھی - پوپ نے انگلستان کے پادریوں
پر یہ کر لگا رکھی تھی کہ جو نیا اُسقف مقرر ہوتا تھا اُسکی پہلے
سال کی آمدنی آپ لیا کرتا تھا - اور پہلا پھل اس محصول
کا نام ٹھیرایا تھا - اس بادشاہ کے عہد میں یہ رسم موقوف
ہوگئی - جسطرح اس زمانہ میں ملکہ محتشمہ وکٹوریہ نے اُن
لوگوں کی توقیر کے واسطے جن سے ہندوستان میں
عمدہ خدمتیں ظاہر ہوتی ہیں طبقہ نائٹ ستارہ ھند
تجویز کیا ہے اسیطرح اس بادشاہ نے اپنے اُن سرداروں
کی عزت کے واسطے جنہوں نے جنگ میں جانبازیاں کی
تھیں طبقہ نائٹ گارٹر ایجاد کیا تھا - یہ خطاب ابتک
چلا آتا ہے - اور انگلستان میں اعلے درجہ کے بہادروں
کو دیا جاتا ہے - انگلستان میں ڈیوک کا خطاب بھی اسی کے
عہد سے پھر چمکا ہے - چنانچہ شاہزادہ سیاہ پوش کو کورن وال
کا ڈیوک خطاب دیا گیا تھا - اسی بادشاہ کے عہد میں کولون
کے ایک راہب شوارٹز نام نے باروت نکالی - اور
توپوں اور بندوقوں کے ایجاد سے فن جنگ میں بڑی
تبدیلی اور ترقی ہوگئی ✣

شاہان ہمعصر

سکوٹ لینڈ

نام	سال وفات
روبرٹ اول	۱۳۲۹ء
ڈیوڈ دوم	۱۳۷۱ء
روبرٹ دوم	.

شہنشاہان جرمنی

نام	سال وفات
لوئی چہارم	۱۳۴۷ء
چارلس چہارم	.

فرانس

نام	سال وفات
چارلس چہارم	۱۳۲۸ء
فلپ ششم	۱۳۵۰ء
جان	۱۳۶۴ء
چارلس پنجم	

پوپ

نام	سال وفات
جان بست و دوم	۱۳۳۴ء
بنی ڈکٹ دوازدہم	۱۳۴۲ء
کلمنٹ ششم	۱۳۵۲ء
انوسنٹ ششم	۱۳۶۲ء
اربن پنجم	۱۳۷۰ء
گرگری یازدہم	

ہسپانیہ

نام	سال وفات
الفونزو یازدہم	۱۳۵۰ء
پدرو	۱۳۶۹ء
ہنری دوم	.

آٹھواں باب

رچرڈ دوم - مقام ولادت بورڈو

سال پیدائش ۱۳۶۶ء - سال جلوس ۱۳۷۷ء - سال معزولی ۱۳۹۹ء

رچرڈ دوم شاہزادہ سیاہ پوش کا بیٹا گیارہ برس کی عمر میں تخت پر بیٹھا - لندن میں اُسکی تاجداری کی اسقدر خوشی ہوئی کہ جابجا جھنڈیاں اور محرابیں قائم کی گئیں - اور سوداگروں نے چیپ سائڈ کے بازار میں ایک ایسا فوارہ لگایا کہ اُسمیں سے پانی کی جگہ شراب نکلتی تھی - اس بادشاہ کی نابالغی کے زمانہ میں امور سلطنت کا انتظام بارہ امیروں کی کونسل کے سپرد ہوا مگر بادشاہ کے چچا اُس کونسل سے خارج رہے +

اس بادشاہ کے عہد کا پہلا مشہور واقعہ یہ ہے کہ رعایا میں سے ہر شخص پر جسکی عمر پندرہ برس سے زیادہ تھی آٹھ آنے ٹکس لگا دینے سے ایک بغاوت پیدا ہوئی - یہ فتنہ اِسیکس اور کینٹ سے اُٹھا اور مغرب میں

وچسٹر تک اور شمال میں نسکاٹ لینڈ تک پھیل گیا اور وات ٹائلر ایک کمہار اور جیک سٹرا ایک پادری اس کے سرغنہ بنے - اس شورش میں بھی سیکسن اور نورمن کی قدیم دشمنی کے آثار پائے جاتے ہیں - دونوں میں اتنا ہی تفاوت ہے کہ پہلے ہنگاموں میں تو سیکسن کی زبان پر یہ کلمہ ہوتا تھا کہ نورمن کو مار ڈالو اور اب یہ فساد امیروں اور غریبوں کا مشہور ہوا اور اس میں انگلستان کے کسانوں کا جو اکثر سیکسن تھے یہ مقولہ رہا

لقب تھا اُن دونوں میں کب کوئی کہنہ شرافت کا
جب آدم کرتے تھے کھیتی اور حوّا کاتتیں چرخا

باغیوں کے ٹڈی دل نے لندن میں آکر رعایا کے گھر لوٹ لئے اور قید خانوں میں آگ لگا دی اور بیلجم کے بہت سے غریب جلاہوں کو مار ڈالا - بادشاہ نے مقام مائل اینڈ[1] میں باغیوں سے ملاقات کی اور اُن کی سب درخواستیں منظور کرلیں - اور وہ یہ تھیں - اول غلامی جاتی رہے - دوسرے

[1] سواد لندن میں ایک مقام ہے ؎

زمین کا لگان فی ایکڑ چار پنس یعنی دو آنے چار پائی قرار پائے تیسرے میلوں اور پینٹھوں میں خرید و فروخت کی سب کو اجازت ہو۔ چوتھے ہماری پہلی خطائیں سب معاف ہو جائیں جب یہ سب باتیں منظور ہو چکیں اور فرمان پر بادشاہ کے دستخط ہو گئے تو پھر شورشیں ہونے لگیں۔ اور کئی آدمی قتل ہوئے۔ دوسرے دن سمتھ فیلڈ میں ٹائلر سے جسکے ساتھ اسوقت بیس ہزار آدمیوں کا انبوہ تھا بادشاہ کے سوال و جواب ہوئے۔ باتیں کرتے کرتے ٹائلر کا ہاتھ اتفاق سے اپنے خنجر پر جا پڑا۔ اس حرکت کے ساتھ ہی لارڈ میئر والورتھ نے اُسکے حلق پر خنجر مارا پھر ٹائلر کے گرتے ہی بادشاہ کے ایک مصاحب نے اُسکا کام تمام کیا۔ اسپر باغیوں نے بپھر کر بھویں اور کمانیں چڑھائیں۔ مگر بادشاہ اُنکے غصہ کو خیال میں نہ لایا بلکہ گھوڑا دوڑا کر اُنکے پاس جا پہنچا اور کہنے لگا کہ نمکحرام باغی کے مارے جانے سے کیوں خفا ہوتے ہو میں خود تمھارا سردار ہوں۔ اس مردانگی کے کلام نے باغیوں کے دلوں پر ایسا اثر کیا کہ سب اپنے اپنے گھر چلے گئے اور بغاوت کا قصہ پاک ہوا۔ لیکن بادشاہ معافی کے

اقرار سے پھر گیا اور باغیوں میں سے پندرہ سو آدمی تشہیر کے بعد قتل کئے گئے ؛

اسکے بعد فرانس اور سکوٹ لینڈ نے متفق ہوکر انگلستان پر یورش کا ارادہ کیا مگر کامیاب نہوئے - رچرڈ نے ۱۳۸۵ء میں اسکا یہ انتقام لیا کہ سکوٹ لینڈ میں اڈنبرا تک بڑھا چلا گیا - اور ایبرڈین برگ وغیرہ چار ضلعوں کو جلاکر خاک سیاہ کر دیا - لیکن پھر ۱۳۸۸ء میں آوٹر بورن کے مقام پر سکوٹ لینڈ کے امیر ڈگلس اور انگلستان کے امیر پرسی میں لڑائی ہوئی اور انگریزوں نے شکست کھائی یہ معرکہ چوی چیس کا ہنگامہ کہلاتا ہے - اور اسکا مضمون پرانے گیتوں میں بندھا ہوا ہے ؛

رچرڈ کم سنی اور نا تجربہ کاری کے سبب اکثر اُن وزیروں کی صلاح پر چلتا تھا جن پر خاص نظر عنایت رکھتا تھا - اس بات سے اُنکے چچا جلتے تھے - اور ریاست کے معاملات میں اکثر دخیل ہوتے تھے - چنانچہ رفتہ رفتہ ۱۳۸۶ء میں ایک چچا یعنی گلوسٹر کا ڈیوک کونسل کا میر انجمن ہوگیا - پارلمنٹ نے جسکو عجیب اور بیرحم کہتے تھے بادشاہ کے دو مقربوں

کو مار ڈالا- اور باقیوں کا مال ضبط کر لیا- رچرڈ قابو پا کر
بائیس برس کی عمر میں سرپرستی کی قید سے نکل گیا- اور چند سال
تک رحم اور انصاف کے ساتھہ حکمرانی کرتا رہا- لیکن اُسکی طبیعت
میں وہ استحکام نہ تھا جس سے اُن سنگدلوں اور فتنہ انگیزوں کو
جو اُسکا تخت گھیرے رہتے تھے روکے رکھتا*

جب اس بادشاہ کی پہلی بی بی آئن نام بُہیمیا کی شہزادی
سنہ ۱۳۹۴ء میں مرگئی تو اُس نے فرانس کی شہزادی ازبلا
سے جو اُسوقت آٹھہ ہی برس کی تھی نکاح کر لیا- اسکے عہد
کا نہایت مشہور واقعہ یہ ہے کہ ایک نیا مذہبی فرقہ پیدا
ہوا- اور اُسکی بنیاد اسطرح پڑی کہ اِڈورڈ سوم کے اخیر
عہد میں انگلستان کے ایک پادری جان وکلف نے کلیسائے
رُوما کے عقائد پر اعتراض کرنے شروع کئے اور بائبل
کا انگریزی میں ترجمہ کرکے اپنی تصنیفات کے سبب سرزمین
انگلستان میں اصلاح مذہب کے وہ تخم بوئے جو ہنری ہشتم
کے عہد میں پھل لائے- رچرڈ کے چچا جان کی حمایت کے
سبب وکلف کو اپنی زندگی میں کچھہ آزار نہ پہنچا
اور بہت سے لوگ اُسکے پیرو ہوگئے- یہ لوگ بھجن گایا

کرتے تھے۔ اور جرمنی کی زبان میں سرود کو لولن کہتے تھے اس سبب سے لولرڈز اس فرقہ کا نام پڑ گیا +

جب رچرڈ کے واسطے تا حیات اُون کا محصول مقرر ہو گیا اور اُسکا چچا گلوسسٹر کا ڈیوک جسکو اُسنے بیڑیاں ڈالکر کیلس میں بھجوا دیا تھا خفیہ مارا گیا اور رنجیب پارلمنٹ کے تجویز کردہ ہوئے سارے قانون منسوخ ہو گئے تو وہ انہی سببوں سے اپنے عہد کے اخیر سال میں مطلق العنان ہو گیا۔ مگر اُسکی بربادی کے دن بھی قریب آگئے۔ اور تباہی کا سبب یہ پڑا کہ اُسکے چچا جان کے بیٹے ہیرفورڈ کے ڈیوک اور نورفک کے ڈیوک میں فساد ہوا۔ اور بادشاہ نے پہلے کو دوام کے واسطے اور دوسرے کو دس برس کے لئے جلا وطن کر دیا۔ نورفک کا ڈیوک تو نہ پھرا مگر ہیرفورڈ کا ڈیوک باپ کے مرنے اور اُسکی جائداد ضبط ہو جانے کے بعد ترکہ طلب کرنے کے واسطے انگلستان میں چلا آیا۔ جسوقت یہ شہزادہ یورک کے ضلع میں مقام ریون سپر میں وارد ہوا تو فقط بیس آدمی ہمراہ تھے۔ لیکن لندن پہنچتے پہنچتے ساٹھ ہزار کا انبوہ اُسکے ساتھ ہو گیا۔ رچرڈ کہ اُسوقت آئرلنڈ میں تھا

باد مخالف کے سبب تین ہفتہ تک انگلستان میں نہ پہنچ سکا۔ اور جب بندر ملفورڈ میں پہنچا تو اسکو یقین ہو گیا کہ سلطنت ہاتھ سے گئی۔ مقام فلنٹ میں ہیئرفورڈ کے ڈیوک کا اسیر ہو گیا اور وہاں سے اسکو لوگ بناتے اور چڑاتے لندن میں لیگئے لندن میں پہنچنے کے بعد ۳۰ ستمبر ۱۳۹۹ء کو ویسٹ منسٹرہال میں پارلمنٹ کے دونوں محکموں کا اجلاس ہوا۔ خالی تخت بھی زربفت سے آراستہ اسی ایوان میں دھرا تھا۔ غرض پارلمنٹ کی تجویز سے رچرڈ تخت سے محروم کیا گیا اور ہیئرفورڈ کا ڈیوک ہنری چہارم کے لقب سے بادشاہ قرار پایا۔ جنوری سنہ ۱۴۰۰ء میں شاہ معزول پونٹفرٹ کے قلعہ میں مرگیا۔ لیکن یہ نہیں کھلتا کہ فاقوں سے ہلاک ہوا یا کسی قاتل نے اُسکے خون سے ہاتھ رنگا۔ بہرحال اُسنے کوئی وارث نہیں چھوڑا۔ سکوٹ لنڈ کی تاریخ میں ایک روایت ہے کہ رچرڈ انگلستان سے بھاگ کر سکوٹ لنڈ پہنچا اور مدت تک وہاں کے بادشاہ کے ہاں سے پنشن پاتا رہا۔ اور آخر سٹرلنگ میں مرگیا۔

جیسی دوسرے رچرڈ کی سیرت اور تدبیر مملکت دوسرے

اِڈورڈ سے ملتی جلتی تھی دونوں کی موت بھی ایسی ہی ہوئی کہ کچھ بھید نہ کھلا۔ رچرڈ کو نمود اور بھڑک کا شوق بہت تھا۔ اور اسکی پوشاک سونے اور جواہر سے لدی رہتی تھی۔ اور اسکے خواصی میں دس ہزار آدمی رہا کرتے تھے۔ اپنے عہد کے پچھلے دو برسوں میں اسکو خودمختاری کی خواہش اور آنکھیں بند کرکے انتقام لینے کی رغبت زیادہ ہوگئی تھی۔ اور انہی وجہوں سے اس کی جان گئی۔ یہ بادشاہ حسین تھا مگر بیکر زنانہ رکھتا تھا۔ کلام رُک رُک کر کرتا تھا اور عادتیں ایسی بیہودہ رکھتا تھا کہ جو جی میں آتا بے محل بک دیتا اور جب چاہتا یکایک محفل میں سے اُٹھ جاتا اور اسی قسم کی اور حرکتیں کر بیٹھتا +

اسکے عہد میں ہنڈیوں کا رواج ہوا۔ اور بانٹ کے نائٹوں کا طبقہ مقرر ہوا۔ اور قلعہ ونڈسر کی تعمیر ختم ہوگئی۔ اس قلعہ کے معمار اور مزدور سب بیگار میں پکڑے آئے تھے اور مفت کام کرتے تھے۔ امارت کا خطاب بذریعہ فرمان شاہی پہلے پہل اسی کے وقت میں عطا ہوا۔ اس بادشاہ کی تاجداری کے وقت ایک نائٹ نے اپنا دستانہ فرش پر پھینک دیا تھا

اور کہا تھا کہ جس کسی کو بادشاہی میں کچھہ کلام ہو آئے یہ گوئے اور یہ میدان - اگرچہ یہ بات اُس زمانہ میں اور اُس محل پر زیبا تھی لیکن پھر یہ رسم پڑگئی اور اب تک چلی آتی ہے ؞

شاہان ہمعصر

سکوٹ لَنڈ

نام	سال وفات
رَوبرٹ دوم	سنہ ۱۳۹۰ء
رَوبرٹ سوم	

فرانس

نام	سال وفات
چارلس پنجم	سنہ ۱۳۸۰ء
چارلس ششم	

ہسپانیہ

نام	سال وفات
ہِنری	سنہ ۱۳۷۹ء
جان اول	سنہ ۱۳۹۰ء
ہِنری سوم	

شہنشاہان جرمنی

نام	سال وفات
چارلس چہارم	سنہ ۱۳۷۸ء
وِنسس لاس	

پوپ

نام	سال وفات
گریگری یازدہم	سنہ ۱۳۷۸ء
آربن ششم	سنہ ۱۳۸۹ء
بونی فیس نہم	

نواں باب

خاندان پلانٹجنٹ کے پہلے بادشاہوں کے دور میں سکوٹ لینڈ اور آئرلینڈ کی کیفیت

سکوٹ لینڈ

سنہ ۱۱۵۳ء سے سنہ ۱۳۷۰ء تک - ۲۱۷ برس کا حال - آٹھ بادشاہوں کی سرگذشت

نام بادشاہ		سال جلوس
ملکم چہارم	(ڈیوڈ اول کا پوتا)	سنہ ۱۱۵۳ء
ولیم اول	(ملکم چہارم کا بھائی)	سنہ ۱۱۶۵ء
الکسانڈر دوم	(ولیم اول کا بیٹا)	سنہ ۱۲۱۴ء
الکسانڈر سوم	(الکسانڈر دوم کا بیٹا)	سنہ ۱۲۴۹ء
مارگرٹ	(الکسانڈر سوم کی نواسی)	سنہ ۱۲۸۶ء
جان بیلیئل	(ڈیوڈ اول کی اولاد میں)	سنہ ۱۲۹۲ء
سر ولیم والس	(محافظ ملک)	
رابرٹ بروس	(ڈیوڈ اول کی اولاد میں)	سنہ ۱۳۰۶ء

ڈیوڈ دوم (رَوبرٹ بروس کا بیٹا) سنہ ۱۳۲۹ء سے سنہ ۱۳۷۱ء تک

سکوٹ لنڈ میں ڈیوڈ اول کے بعد اُسکا پوتا مثلکم چہارم تخت نشین ہوا - یہ اُسی شہزادہ ہنری کا بیٹا تھا جو نورث آنلرٹن کے میدان سے بال بال بچکر نکل گیا تھا - مثلکم چہارم کو خواہی اُسکے پیکر زنانہ کے سبب خواہی اُسکی پست ہمتی سے میڈن یعنی چھوکری ہی کہتے تھے - وہ ہنری دوم کے رعب میں آکر نورغمبر لنڈ اور کمبر لنڈ کا علاقہ اُسکو دے بیٹھا - اور سنہ ۱۱۶۵ء میں مقام جِڈبرگ[1] میں مرگیا ؛

مثلکم چہارم کے بعد اُسکا بھائی ولیم اول بادشاہ ہوا - لائن یعنی شیر ببر اس بادشاہ کا لقب تھا - اور وجہ اُسکی شاید یہ ہو کہ سکوٹ لنڈ کی شاہی سپر پر اُچکتے ہوئے شیر کی تصویر جیسی ڈبل پیسے پر ہوتی ہے پہلے پہل اُسی نے اختیار کی تھی - نورغمبر لنڈ اور کمبر لنڈ کا علاقہ جو اُسکے باپ کے عہد میں سلطنت انگلستان میں شامل ہو گیا تھا اُس نے اپنے قبضہ میں لانا چاہا - اور اسی

---

[1] یہ قصبہ سکوٹ لنڈ میں اڈن برگ سے ۴۲ میل کے فاصلہ پر واقع ہے ؛

ارادہ میں مقام آلنِک میں فوج انگریزی کا اسیر ہوگیا۔ پھر اُسنے اپنے رہائی کے واسطے ہنری دوم کی اطاعت کا عہد کیا۔ اور اپنے تئیں انگلستان کا ایک جاگیردار قرار دیا یہی استحقاق رچرڈ شیردل نے دس ہزار مرک لیکر چھوڑ دیا غرض ولیم اول اُنچاس برس حکمرانی کرکے ۱۲۱۴ء میں مرگیا۔ سکوٹ لینڈ کے بادشاہوں میں سے کسی نے اس سے زیادہ عرصہ تک سلطنت نہیں کی *

اُسکے بعد اُسکا بیٹا الکس آنڈر دوم وارث تخت ہوا۔ اُسکے عہد میں قوم ڈین نے جو ضلع کیٹ نِس میں آبا دتھی اور قوم سِلٹ کے لوگوں نے جو پہاڑوں میں رہتے تھے اور وحشی سکوٹ نے جو گنلوِی میں بستے تھے بغاوتیں کیں۔ اور اسی سبب اُسکی اکثر اوقات انہی فتنوں کے فرو کرنے میں بسر ہوئی

اس بادشاہ کے بعد اسکا بیٹا الکس آنڈر سوم آٹھ برس کی عمر میں اورنگ نشین ہوا۔ اور اسی عمر میں انگلستان کے بادشاہ ہنری سوم کی دختر مارگرٹ سے اُسکی شادی ہوئی۔ اسکے عہد کا بڑا واقعہ یہ ہے کہ نوروِی کے بادشاہ ھنکو نے سکوٹ لینڈ پر یورش کی۔ اور جزیرہ بیوٹ

اور جزیرہ آئیونَ کو فتح کرکے بندر لارجَس میں وارد ہوا-
مگر وہاں اُسکا بیڑا ایک طوفان عظیم کے سبب تباہ ہوگیا
جو لوگ کنارہ پر آگئے تھے اُنکو سکوٹ لَینڈ والوں نے
دھکیل دیا - ہنکو شکست کھاکر جزائر آورکنیز میں گیا
وہاں اسی غم میں مرگیا - اس نتیجے کے سبب سے مغربی جزیرے
یعنی جزائر ہبرڈیز سلطنت سکوٹ لَینڈ میں داخل ہوگئے
اور اس واقعہ کے کچھ دنوں بعد الکس آنڈر سوم کی بیٹی
مارگرٹ نام نورِوی کے بادشاہ اِرِک سے بیاہی گئی -
اِلکس آنڈر سوم سکوٹ لَینڈ میں اپنے وقت کا
آلفرڈ گزرا ہے - اُسنے امیروں کا زور گھٹانے کے واسطے
اُنکے متوسلوں کی تعداد کم کردی تھی - اور عدل وانصاف
کی رعایت سے اپنے ملک کو چار ضلعوں میں تقسیم کیا تھا - اور
ہر سال خود ہر ضلع میں دورہ کیا کرتا تھا - یہ بادشاہ عین شباب
کے عالم میں ۱۲۸۶ء میں ایک اندھیری رات کو سمندر کے
کنارے گھوڑے پر سوار چلا جاتا تھا کہ کنگ ہورن کے
قریب ایک پتھر پر گر پڑا - اور پھر وہاں سے اُسکی لاش اُٹھی +
اس بادشاہ کے بعد تخت اُسکی نواسی اور

نَوزوِیؔ کے بادشاہ اِرِک کی بیٹی مَارگرِیٹ کے حصہ میں آیا۔ انگلستان کے بادشاہ اِڈوَرڈ اول نے کہ اس سے کچھ ہی پہلے اپنے بزرگ ہنری دوم کی وجہ سے سکوٹ لینڈ کی سرداری کا دعوی کرچکا تھا اب یہ تجویز نکالی کہ اُسکے بیٹے جو اُس کے بعد اِڈوَرڈ دوم کے لقب سے بادشاہ انگلستان ہوا مَارگرِیٹ سے شادی ہو جائے۔ مگر یہ شہزادی جسکی عمر آٹھ ہی برس کی تھی ۱۲۹۰ء میں نَوزوِی سے سکوٹ لینڈ آتی ہوئی آرکنی میں مرگئی +

اُسکے مرتے ہی وہ قضیہ شروع ہوا جسکے باعث سے سکوٹ لینڈ کئی برس انگلستان کا تابع رہا۔ جان بیلیئل اور رَوبَرٹ برُوس دو شہزادے تخت کے دعویدار ہوئے۔ دونوں وِلیَم شیر کے بھائی ھنٹنگ ڈن کے ارل شہزادہ ڈیوڈ کی اولادمیں تھے۔ پہلا اُسکی بڑی بیٹی مَارگرِیٹ کا پوتا تھا۔ اور دوسرا دوسری دختر اِزبلا کا بیٹا۔ اِڈوَرڈ اول نے اپنی ثالثی کے دعوے سے بڑی

سلہ ناظرین کو خیال رکھنا چاہیئے کہ اس شہزادی کی ما کا بھی یہی نام تھا +

بیٹی کے پوتے کو وارث ٹھیرادیا - اور رہ سلطنت انگلستان کا تابع بن کر تخت نشین ہوا - شاہ انگلستان نے بیلئل کو پہلے تو یہ عزت دی - اور پھر اُسکی وہ ہتک کی کہ اُسنے باوصف بُزدلہ پن کے بغاوت پر کمر باندھی - اُسکی آبرو ریزی سے اِڈْوَرْڈ کا یہی مدعی تھا - چنانچہ اُسنے اسی جرم میں اُسکو تخت سے اُتار دیا اور سکوٹ لَنْڈ کا کل ملک جنوب سے شمال تک تاراج کر کے سَرِی کے ارل کو وہاں کا محافظ اور رھیوڈی کِرِسنگ ھَم کو خزانچی اور ولِئَم اَوْرْمِزْبی کو اعلے جج مقرر کیا +

ان ظالموں کے پنجہ سے اپنا ملک چھڑانے کے واسطے سکوٹ لَنْڈ میں سَرولِئَم وَالِس ایک شخص اُٹھا - یہ جوانمرد شہر پیزلی کے پاس کے رہنے والے سَرمالِئَم مَلْکَم کا دوسرا بیٹا تھا - اس نے آٹھ برس یعنی ۱۲۹۷ء سے ۱۳۰۵ء تک بڑی مردانگی سے انگریزوں کا مقابلہ کیا - کسی انگریز نے اس دلاور دو ہیکل کی مقام ڈنڈی میں بیحرمتی کی تھی یہ اُسکو ٹھکانے لگا کر بنوں میں چلا گیا - وہیں اُسکے بہت سے ہموطن اُس سے جا ملے - اور وہ

اپنے مددگاروں کی تقویت سے اُن قلعوں پر جن میں انگریزی فوج رہتی تھی حملے کرتا اور فتحیں پاتا رہا۔ سرہی کا ارل اور کرِ سنگھم دونوں فوج کثیر لیکر اُس کی سرکوبی کو چلے۔ اُسنے دریائے فورتھ کے شمالی ساحل پر سٹرلنگ کے قریب ڈیرے آجمائے والِس کے لشکرگاہ کے سامنے کی زمین اتنی اونچی تھی کہ اُسکی آڑ میں انگریزوں کو اُسکی پوری فوج نظر آتی تھی۔ اور اُس جگہ دریا پر ایک چوبی پل ایسا سکڑا بنا ہوا تھا کہ اُسپر دو دو اور تین تین آدمی سے زیادہ کا گزر نہ ہو سکتا تھا۔ سرہی کے ارل نے اول پل کو دیکھکر تامل کیا۔ مگر آخر کو اپنے حریف والِس کے طعن اور اپنے رفیق کرِ سنگھم کی تشنیع سے فوج کو اُسی پل پر سے اُترجانے کا حکم دیدیا۔ جب انگریزوں کی آدھی فوج اُتر چکی تو والِس اُس پراگندہ سپاہ پر ٹوٹ پڑا۔ اور حسبِ خاطرخواہ فتحیاب ہوا۔ یہ معرکہ ۱۲۹۷ء میں پیش آیا اور اُسکے کئی مہینے کے بعد سکوٹلنڈ کے کل قلعے انگریزوں سے چھوٹ گئے ؛

جب اِڈورڈ اول کو فلانڈرز میں اس شکست کی خبر پہنچی

تو وہ انگلستان میں پہنچا - اور ایک لاکھ سے زیادہ فوج لیکر
سکوٹ لَینڈ پر آیا - مگر اس ملک کے کل جنوبی اضلاع ایسے
ویران پائے کہ وہاں اُسکی سپاہ کو کہیں کھانا نہ ملا - و ق
ہوکر اپنا لشکر سرحد کی طرف اُلٹا لیجانے ہی کو تھا کہ
سکوٹ لَینڈ کے دو سرداروں نے وَالِس کے ساتھ
دغا کرکے فَاکِرک کے جنگل میں اُسکے لشکر کا پڑاؤ تباہ دیا - وہیں
۱۲۹۸ء میں لڑائی ہوئی اور انگریزی تیراندازوں نے
فتح پائی - وَالِس شکست کے بعد بھی کئی برس تک سکوٹ لَینڈ
کے کوہستان میں قائم رہا - مگر ۱۳۰۵ء میں اُس کے ایک یار
سر جان مَن ٹیتھ نے یہ عیاری کی کہ اُسکو پکڑوا دیا -
اور اِڈوَرڈ اول نے اُسکو لندن میں لیجاکر پہلے پھانسی دی
پھر سر الگ کیا اور جسم کے بھی پرزے پرزے کر ڈالے ؀
اسکے بعد سکوٹ لَینڈ میں دوسرے اختر رخشان نے
اپنی چمک دکھائی - یعنی کَیرِک کے ارل رَوبرٹ برُوس
نے جو بَیلئل کے حریف برُوس کا پوتا تھا تخت کا دعوے
کیا - رِڈکو مِن اُسکا حریف بنا - مگر شہر ڈَمفریز کے ایک گرجا
میں دونوں کی ملاقات ہوگئی - اور باتوں باتوں میں

ایسی تکرار بڑھی کہ بُرُوس نے اُسکو خنجر سے مار ڈالا - پہلے تو اس حرکت پر لوگوں نے بُرُوس سے نفرت کی - اور پھر کچھ دنوں بعد ۱۳۰۶ء میں مقام سکُوْن میں اُسی کے سر پر تاج رکھدیا - سکوٹ لَنڈ کی آزادی قائم رہنے کا بڑا سبب یہ ہوا کہ ۱ ڈوَرڈ اول مرگیا - اگرچہ سات برس تک لڑائی ہوتی رہی مگر انگریزوں نے کوئی بڑی فتح نہیں پائی - اور سکوٹ لَنڈ کا تخت بدستور بُرُوس ہی کے قبضہ میں رہا ٭

۲ ڈوَرڈ دوم نے تخت نشین ہوکر سکوٹ لَنڈ کا قصہ ایکہی معرکہ میں طے کرنا چاہا - اور لاکھہ آدمی ساتھہ لئے ہوئے سرحد سے گزر کر سکوٹ لَنڈ میں جا پہنچا - مگر بُرُوس تیس ہزار سے زیادہ فوج جمع نہ کرسکا - سٹرلنگ کے قریب بَنَّک بَرْن پر دونو لشکروں کا مقابلہ ہوا - معرکہ عظیم سے ایکدن پہلے شام کے وقت لشکرگاہ کے آگے بُرُوس فقط تبر لئے ہوئے چھوٹے سے ٹٹو پر سوار چلا جاتا تھا کہ اُسپر ایک انگریزی نائٹ نے حملہ کیا - اور بُرُوس نے اُسکا فیصلہ کردیا - لڑائی کے دن ہنگامہ آرائی سے پہلے سکوٹ لَنڈ

والے سجدہ میں گئے۔ بعض انگریز کہنے لگے کہ لو وہ سر پر گرتے ہیں اور رحم کے طالب ہیں۔ اسپر ایک انگریز بول اُٹھا کہ دھوکا نہ کھاؤ وہ اپنے خدا سے التجا کرتے ہیں۔ غرض ۲۴ جون ۱۳۱۴ء کو انگریزوں کے سوار فتح کے بھروسے پر گرجتے ہوئے آگے بڑھے۔ مگر تھوڑی ہی دیر میں سراسیمہ ہوکر پیچھے ہٹے۔ ہٹنے کی وجہ یہ ہوئی کہ اُس میدان میں گڑھے بہت تھے۔ اور اُن گڑھوں میں بُرُوس نے نوکدار میخیں کھڑی کروا کر اوپر ڈھیلے دلوا دئے تھے۔ سواروں کے ہٹ جانے کے بعد پچاس ہزار انگریزی تیراندازوں نے برابر تیر چلائے اور حریفوں کا بہت نقصان کیا۔ آل کار بُرُوس نے ان تیراندازوں کو بھی اپنے سبک ہتھیار والے سواروں کی مدد سے ہٹا دیا۔ اور دھاوا کر کے انگریزوں کو پراگندہ کر دیا۔ اتنے ہی میں برابر کے ایک پہاڑ سے بیس ہزار آدمی اُترتے چلے آئے انگریز جو اُسوقت سہمے ہوئے تھے اُنکو بھی سکوٹ لینڈ کی فوج سمجھے حالانکہ وہ اُنکی بھیڑ تھی اور شکست کھائے ہوئے لشکر کا فقط اسباب لوٹنے آئی تھی۔ غرض انگریزوں نے شکست فاش کھائی اور بُرُوس نے فتح

پائی - اور اُس دن سے بَنّنک بَرن کا میدان سکوٹ لَنڈ والوں کے واسطے فخر کا موجب ہو گیا ؛

اسکے بعد اِڈوَرڈ دوم نے دوبار سکوٹ لَنڈ میں قدم جمانے کا ارادہ کیا مگر پورا نہوا - اِسیطرح سکوٹ لَنڈ والوں نے بھی انگلستان پر دو یورشیں کیں - انجام کار ۱۳۲۸ء میں ایک پارلمنٹ شہر یَوْرک میں جمع ہوئی - اور اُسنے سکوٹ لَنڈ کو ایک علیحدہ ریاست اور رابرٹ کے فرمانروا کو مستقل بادشاہ مان لیا ؛

اسکے برس دن بعد رَوبَرٹ بُروس مر گیا - اور اپنے ایک امیر لارڈ ڈگلس کو یہ وصیت کر گیا اور قسم دے گیا کہ میرا دل ارض المقدس میں دفن کرنا - ڈگلس ایفائے عہد کے واسطے جہاز میں سوار ہو کر کنعان روانہ ہوا - مگر ملک ہسپانیہ میں ترکوں کے ہاتھ سے لڑائی میں مارا گیا - اس جانباز نے موت کو سر پر دیکھکر چاندی کی ڈبیا جس میں رَوبَرٹ کا دل تھا ترکوں کے لشکر کی طرف پھینکی اور کہا کہ ای بہادر دل جسطرح تو معرکوں میں آگے ہوا کرتا تھا بڑھا چلا جا - ڈگلس تیرے ساتھ ہوگا یا جان دیدے گا - یہ کہا اور ساتھ ہی مخالفوں کے لشکر

میں گھس گیا۔ لڑائی ختم ہونے کے بعد ڈگلس کی لاش پڑی ہوئی ملی اور چاندی کی ڈبیا اُسکی چھاتی سے لگی پائی۔ پھر بروس کا دل سکوٹ لنڈ میں آکر وہیں کے ایک گرجا میں دفن ہوا۔

رابرٹ بروس کی وفات کے وقت اُسکا بیٹا ڈیوڈ دوم کل چھ برس کا تھا۔ اُسنے نابالغی کا زمانہ اکثر فرانس میں بسر کیا۔ اور اس عرصہ میں رنڈولف اور مرے دو امیر ایکدوسرے کے بعد منتظم ریاست رہے۔ اُنکے زمانہ میں شاہ انگلستان نے سکوٹ لنڈ کے تخت پر اڈورڈ بیلیل کو بٹھانے کی تدبیریں کی تھیں۔ یہ بات مدت تک ڈیوڈ کے دل میں کھٹکتی رہی۔ چنانچہ جب ۱۳۴۶ء میں اڈورڈ سوم نے فرانس پر چڑھائی کی تو ڈیوڈ دوم نے انگلستان پر یورش کردی۔ مگر ڈرھم کے قریب نیولز کراس پر شکست کھاکر گرفتار ہوگیا۔ اور پھر گیارہ برس کے بعد چھوٹا۔ اسکی رہائی سے سکوٹ لنڈ والوں کو کچھ نفع نہوا کیونکہ وہ لئیق باپ کا نالائق بیٹا تھا۔ اس بادشاہ کا چلن خراب تھا۔ اور روزیروں سے ہمیشہ اُسکا جھگڑا رہا کرتا تھا۔ اُسکے عہد میں کوئی اچھی بات ظہور میں نہ آئی۔

آئر لینڈ

آئرلینڈ میں قوم ڈین کی یورشوں کا اثر کئی سو برس تک باقی رہا - یہ جزیرہ جو زرخیزی اور شادابی و سرسبزی کے سبب جزیرہ زمرد کہلاتا تھا اُس کا نقشہ اس زمانہ میں ایسا ہی خراب ہو گیا تھا جیسا انگلستان کا نقشہ سیکسن ہیپٹارکی کے زمانہ میں بگڑ گیا تھا - ڈین کی ذریات میں سے جو لوگ ساحل پر آباد تھے ایسٹ مین یعنی شرقی آدمی کہلاتے تھے - اور وہ رفتہ رفتہ اصل باشندوں میں مل جل گئے تھے ۲ء۱۱ میں جب اہل انگلستان کی اُس ملک پر یورش ہوئی تو وہاں کی یہ صورت تھی کہ چھوٹے چھوٹے سردار بیشمار تھے اور اُنپر چھہ فرمانروا مقامات آلسٹر اور لنسٹر اور کوناٹ اور شمالی منسٹر اور جنوبی منسٹر اور میتھ میں حکمرانی کرتے تھے اُن میں ہمیشہ باہم لڑائی رہا کرتی تھی مگر گاہ گاہ اتفاق بھی ہو جاتا تھا ؛

خاندان پلانٹےجینٹ کے دور میں حکام انگریزی آئرلینڈ والوں کے ساتھ اس بیرحمی سے پیش آتے تھے اور اسقدر اُنکو

لوٹتے تھے کہ اکثر بغاوت ہوجاتی تھی - اُسوقت انگریز اس جزیرہ کے جنوب مشرقی اضلاع میں آباد تھے - اور اسی وجہ سے اُس علاقہ کو انگریزوں کی حد کہتے تھے آئرلینڈ کی پہلی پارلمنٹ اسی حد کے امیروں نے ۱۲۹۵ء میں منعقد کی تھی۔

آئرلینڈ کی تاریخ کا ایک مشہور واقعہ یہ ہے کہ اڈورڈ بروس نے وہاں کی بادشاہی کا ارادہ کیا - یہ شہزادہ اپنے بھائی رابرٹ بروس کی مدد سے چھہ ہزار سپاہ لیکر آلسٹر میں جا پہنچا - اور کیرک فرگس میں اُسکی تاجداری کی رسم ادا ہوئی - وہ دو برس تک آلسٹر پر قابض رہا - مگر ۱۳۱۸ء میں ڈنڈاک کے قریب انگریزوں سے لڑا اور لڑائی میں مارا گیا۔

آئرلینڈ میں جو انگریز آباد تھے اُن میں اڈورڈ سوم کے عہد کے قریب تنازع پیدا ہوا اور اُن کے دو فریق ہوگئے - جو لوگ پہلے حملہ آوروں کی اولاد میں تھے وہ آئرلینڈ کے اصلی باشندوں سے ایسے گھل مل گئے تھے کہ وہیں کا لباس پہنتے اور وہیں کی زبان بولتے اور وہیں کے آئین پر چلتے تھے اور نو آبادوں کو حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے - اسی سبب سے انگلستان میں اُنپر بڑا تشدد ہوتا تھا - یہاں

تک کہ جو انگریز آئرلینڈ کی پوشاک پہنتا تھا یا وہاں کے زبان سیکھتا تھا قید اور جرمانہ کا سزاوار ہوتا تھا - اور جو وہاں کے قانون پر چلتا تھا سلطنت انگلستان کا بدخواہ تصور کیا جاتا تھا +

دسواں باب

خاندان پلینٹ جنٹ خاص کے دور میں اہل انگلستان کا طریق معاشرت

رچرڈ شیردل کے عہد حکومت میں فیوڈل سسٹم کا عین شباب تھا - اور جب سے وکلائے رعایا پارلمنٹ میں شریک ہونے لگے اُسکا زوال شروع ہوا - پھر گلوں کی لڑائی نے جسکا حال آگے آئے گا اُسکا بالکل خاتمہ کردیا +

اعلے درجہ کے لوگ رفتہ رفتہ مہذب ہوتے گئے - کھانوں میں مصالح کی چاشنی سے نئی لذت پیدا ہوئی - شیشوں کے کواڑ مٹی کے باسن کوئلہ کی آگ اور شمع کی روشنی سے مکانوں

میں آسایش زیادہ ہونے لگی - چھپروں کی جگہ کھپریلیں پڑ گئیں اُس زمانہ کے طرز عمارت کو گوتھی لکھا ہے۔ نوکدار محرابیں نوکدار ہوتی تھیں اور زیبائش کے واسطے بیل بوٹے بکثرت بنائے جاتے تھے - گھر کے سامان میں اسوقت تک بھی کمی تھی - چنانچہ معقول زمیندار اپنے گھر میں فقط ایک دو چارپائیاں تین چار چوکیاں ایک سِٹ آتشی سامان کا اور پیتل کا ایک دیگچہ ایک پیالہ ایک رکابی رکھتا تھا ؛

بڑے بڑے تاجر اُون کی تجارت کرتے تھے - یہاں تک کہ بادشاہوں کو بھی اُس سے عار نہ تھی - اسی وجہ سے اِڈورڈ سوم کو جسنے کِرِیسی کا میدان مارا تھا اور جو انگلستان کے بادشاہوں میں سب سے بہادر تھا شاہ فرانس طنز کی راہ سے شاہ تاجرِ صوف کہا کرتا تھا - فوج میں اُسوقت چار قسم کے آدمی تھے - پہلے درجہ میں نائٹ اور اُنکے خواص اور رسالہ دار اور متوسل تھے - یہ لوگ عمدہ عمدہ گھوڑوں کے سوار پورے ہتھیار لگاتے تھے یعنی سلح پوش ہوتے تھے - دوسرے درجہ کے سواروں کے گھوڑے اتنے اُترتے ہوتے تھے - اور سکوٹ لنڈ کی مہم پر اکثر وہی بھیجے جاتے تھے - تیسرے مرتبہ میں تیر انداز

تھے ان کی ہنرمندی سے بھی کئی بڑی فتحیں حاصل ہوئی تھیں۔
یہ لوگ دو طرح کی کمانیں رکھتے تھے۔ ایک سے تیر چلاتے تھے اور
دوسری سے غلے وغیرہ چھوڑتے تھے۔ جو چوتھے درجے کے سپاہی نیزہ بردار
پیادے تھے۔ یہ لوگ سر پر خود اور بدن میں روئی کی کمریاں اور
ہاتھوں میں لوہے کے دستانے پہنے رہتے تھے۔ مزدور پیشے
کی اُس زمانہ میں یہ قدر تھی کہ گھسیارہ آٹھ پائی اور مزدور اور راج
اور بڑھئی ایک آنہ چار پائی اور معمار دو آنے پاتا تھا۔
سٹفورڈ شیئر اور ڈربی شیئر اور لنکاشیئر
کے باشندے اور وہ لوگ جو سکوٹ لینڈ اور ویلز
کی سرحدوں پر رہتے تھے اور انگلستان میں فصل کے کاٹنے
میں مدد کیا کرتے تھے اُنکے سوا کسی کو اپنے گرد پیش کے علاقے کے
باہر جا کر کام کرنے کی اجازت نہ تھی۔ اُس زمانہ کے پادری
کاشتکاری سے بہت رغبت رکھتے تھے۔ یہاں تک کہ بشپ
اور اُسکے راہب کھیتوں میں گھانس کی مٹی صاف کرتے تھے
اور پولیاں باندھتے تھے۔ اُس زمانہ میں جو فن باغبانی میں
بہت ترقی ہوئی وہ انہی راہبوں کی عرقریزی کا ثمرہ تھا۔
اِڈورڈ سوم کے درباریوں کے لباس کو اُس وقت

کی پوشاک کا نمونہ تصور کر سکتے ہیں۔ اُس زمانہ کے وضع دار
آدھا نیلا اور آدھا سفید یعنی چپ کوٹ پہنتے تھے۔ اور
آستینیں ڈھیلی رکھتے تھے۔ اُنکے پاجامے گھٹنوں سے اونچے
ہوتے تھے۔ اور کئی رنگ کی دھاریوں کے موزے پہنتے
تھے۔ جوتیوں کی نوکیں اتنی لنبی ہوتی تھیں کہ اُنکو سونے
کی زنجیروں کے ساتھ پیٹی سے باندھ لیتے تھے۔ ڈاڑھیاں
لنبی رکھتے تھے اور اُنکو بل دے لیتے تھے۔ سر کے بال چوٹی
کی طرح پیچھے ڈال لیا کرتے تھے۔ سر پر ریشمی کنٹوپ ایسا پہنتے
تھے کہ اُسپر عجیب وغریب جانوروں کی تصویریں کڑھی ہوتی
تھیں۔ اور اُسکو ٹھوڑی کے نیچے تک لاکر بٹن لگا دیتے
تھے۔ اُس زمانہ کے زنانہ لباس میں بڑے اچنبھے کی چیز یہ
تھی کہ عورتیں دو فیٹ اونچی ٹوپی پہنتی تھیں اور طرہ یہ تھا
کہ اُسپر کئی شوخ رنگوں کا ایک پھندنا لگاتی تھیں۔ اُنکی
گون کے دامن اتنے نیچے ہوتے تھے کہ زمین پر جھاڑو دیا
کرتے تھے۔ کرتے کئی رنگ کے پہنتی تھیں۔ کمر میں سنہری
پیٹی باندھکر اُسمیں دو خنجر لگالیتی تھیں۔ اور شوخ اور تیز
گھوڑوں پر چڑھ کر نیزہ بازی میں اور شکار میں جایا کرتی

تھیں - یاد رہے کہ انگلستان میں یکرخہ زین ایڈورڈ کی ملکہ آئن نے رائج کیا ہے ٭

نیزہ بازی کو اس زمانہ میں بھی بڑا ہنر سمجھتے تھے - اور اسکے علاوہ اُسوقت دو نئے کرتب اور نکل آئے تھے - ایک یہ کہ زمین میں شہتیر گاڑ کر اُسکے سرے میں ایک کھونٹی پر لوہے کا حلقہ لٹکاتے تھے - اور رنائٹ گھوڑے کو تیز دوڑا کر حلقہ کو اپنے نیزے میں پروئے لئے چلا جاتا تھا - دوسرے یہ کہ زمین میں گڑے ہوئے شہتیر کی چول میں ایک مورت پرو تے تھے اُسکے دونوں ہاتھ پھیلے رکھکر ایک میں چوبی تلوار اور دوسرے میں ریت کا تھیلا لٹکا دیتے تھے - اور رنائٹ گھوڑا دوڑا کر مورت کی طرف آتا تھا - جس ہنرمند کا نشانہ ٹھیک بیچوں بیچ میں بیٹھتا تھا وہ صاف نکل جاتا تھا - اور جس کسی کا ہاتھ دائیں یا بائیں بہک جاتا تھا وہ تلوار یا تھیلے کی بڑی چوٹ کھاتا تھا - گھوڑ دوڑیں اور سانڈوں کی لڑائی میں امیر و غریب دونوں شریک ہوتے تھے - لیکن غریبوں کے واسطے تیراندازی بڑا کرتب تھا - اور انکو اشتہار شاہی کے موافق اتوار کے دن اور اور تعطیلوں میں بعد نماز

ورزش کی بڑی تاکید تھی - مگر ان دنوں میں اور کھیلوں
شلاً مرغ لڑانے اور چکر پھینکنے اور گیند بلا کھیلنے کی ممانعت تھی
جس زمانہ کا یہ نقشہ ہو کہ جسکی لاٹھی اُسکی بھینس تو
اُسوقت لوگوں کو ورزش اور سپہگری کے کرتبوں کی طرف
راغب ہونا اور اُس تعلیم سے جسکو آجکل تعلیم کہتے ہیں
غافل رہنا کچھ تعجب کی بات نہیں ہے - حاصل کلام یہ ہے کہ اُس
وقت کے امیر نشانہ بازی اور رہزنی میں مشغول رہتے تھے
لکھنے پڑھنے سے اُنکو کچھ سروکار نہ تھا - اور اگر پڑھتے بھی تھے
تو بقول ایک ظریف کے اسطرح کہ بڑے بڑے لفظ چھوڑ جاتے
اور چھوٹے لفظوں کو ہجے کرکے نکالتے - غرض پڑھے
لکھے فقط پادری تھے اور اُنکا علم بھی محدود تھا - اکثر تو دینیات
ہی کی طرف متوجہ رہتے تھے - اور بعض بعض اور علموں کی بھی شُد بُد
بھی حاصل کرنے لگے تھے - یہی لوگ قانون دان اور مدرس
اور طبیب ہوتے تھے - ہر خانقاہ میں ایک حجرہ کتابت کے لئے
معین تھا - راہب اُس میں بیٹھ کر کتابیں نقل کیا کرتے تھے
اور ہر صفحہ پر سونا چڑھاتے اور نقش و نگار بناتے تھے -
ظاہر ہے کہ جو کتابیں اس اہتمام سے مرتب ہوں اُنکی قیمت کا

کیا ٹھکانا ہے۔ چنانچہ اُس زمانہ میں بائبل کا ایک نسخہ چار سو روپیہ کو آتا تھا*

انگلستان میں ولیئم منصور کا تسلط ہو جانے سے انگلستانی سیکسن زبان تغیرات کے سبب بدل گئی۔ اور یہی سیکسن یعنی نیم سیکسن نام پاکر ہنری سوم کے عہد تک رائج رہی پھر ہنری سوم کے زمانہ سے ایڈورڈ سوم کے وقت تک اِس زبان کا رواج رہا جسکو انگریزوں کے محاورہ میں اولڈ انگلش یعنی قدیم انگریزی کہتے ہیں۔ دستور ہے کہ جوں جوں زبان کو ترقی ہوتی ہے وہ حروف اور ارکان جن سے لفظوں کی تصریفات ظاہر ہوتی ہیں مٹتے جاتے ہیں اور اُنکی جگہ لفظوں کے ساتھ اور الفاظ ملتے جاتے ہیں۔ چونکہ زبان قوم کے ساتھ ترقی پاتی ہے اسواسطے آہستہ آہستہ اُسکے ساتھ ہی پلٹتی جاتی ہے۔ چنانچہ انگلستان جو ولیئم منصور کی فتح سے ایک صدمہ میں آگیا تھا ایڈورڈ سوم کے وقت سے پنپنے لگا۔ اور اُسیوقت سے انگریز غلامی کی نیند سے چونکے اور نظم و نثر میں کتابیں تصنیف کرنے لگے۔

جفری چاسر نے اطالیہ کے اشعار پڑھکر انگریزی میں شعر کہے۔ اور اُسی عصر میں جان وکلف نے نثر میں کتابیں

لکھیں - جیسے چاسر انگریزی نظم کا موجد ہوا ہے ایسا ہی وکلف انگریزی نثر کا بانی گزرا ہے غرض انگریزی میں جو طرز ان دونوں نے اختیار کیا تھا ملکہ الزبتھ کے عہد تک برتا گیا - اور مڈل انگلش یعنی بیچ کے زمانہ کی انگریزی اُسکا نام ہوا ‡

‡ اس دور یعنی سنہ ۹۹۴ء سے سنہ ۱۳۵۴ء تک کے نامی مصنف ‡

‡ وہ مصنف جنکی کتابیں سیمی سیکسن زبان میں ہیں ‡

نام	کیفیت
لی ایمن	وُرسٹر شیئر کا ایک پادری تھا اس نے سنہ ۱۲۰۰ء کے قریب برطانیہ کی تاریخ نظم میں لکھی ہے

‡ وہ مصنف جنکی تصنیفات اولڈ انگلش زبان میں ہیں ‡

نام	کیفیت
رابرٹ ساکن گلوسٹر	سنہ ۱۲۳۰ء میں پیدا ہوا اور سنہ ۱۲۸۵ء میں مر گیا اس نے نظم میں انگلستان کی تاریخ لکھی ہے
رابرٹ منّنگ	ایک مورخ تھا

ٹامسن	راہب اور شاعر تھا۔ اسکو اڈورڈ دوم سکوٹلنڈ میں اپنی فتوحات نظم میں لکھوانے کے واسطے لیگیا تھا مگر قضیہ منعکس ہوگیا کیونکہ سکوٹلنڈ والوں نے اُسکو گرفتار کرلیا اور اُس سے بنک برن کی فتح کا حال نظم میں لکھوایا ✽

✽ وہ مصنف جنکی کتابیں مڈل انگلش زبان میں ہیں ✽

نام	کیفیت
جان گوور	سنہ ۱۳۲۰ء میں پیدا ہوا اور سنہ ۱۴۰۲ء میں مر گیا اسنے نصیحتانہ اشعار لکھے ہیں ✽
جفری چاسر	انگلستان کا پہلا بڑا شاعر اڈورڈ سوم اور رچرڈ دوم کے عہد میں تھا سنہ ۱۳۲۸ء میں پیدا ہوا اور سنہ ۱۴۰۰ء میں مر گیا۔ اسکی تصنیفات سے ایک کتاب کنٹربری ٹیلز[1] یعنی حکایات کنٹربری بہت مشہور ہے ✽

[1] اس کتاب کا یہ نام اسواسطے رکھا گیا کہ ایکبار یہ شاعر ۳۱ زائروں کے ساتھ بکٹ کے مزار کی زیارت کو کنٹربری گیا تھا اور رستے میں سبنے دل بہلانے کے واسطے دو دو کہانیاں کہی تھیں پھر اس شاعر نے اُنکو نظم کرنا شروع کیا مگر ۲۴ حکایتیں لکھنے پایا تھا کہ مر گیا ✽

جان منڈ ویل — سنہ ۱۳۰۰ء میں پیدا ہوا اور سنہ ۱۳۷۲ء میں مر گیا۔ اسنے ۳۴ برس بلاد شرقیہ کا سفر کیا اور اپنا سفر نامہ انگریزی اور فرانسیسی اور لاطینی تین زبانوں میں لکھا۔

جان وکلف ساکن یورک شیئر — بائبل کا مترجم۔ مذہب کی اصلاح کرنے والوں میں سب سے اول شہر اوکسفورڈ میں بیلئل کالج میں علم دین کا مدرس تھا۔ سنہ ۱۳۸۴ء میں مر گیا۔

جان بار بور — آئبرڈین کا آرچ ڈیکن۔ اسنے سنہ ۱۳۷۵ء کے قریب نظم میں رابرٹ بروس کی تاریخ لکھی ہے۔

مشہور واقعات

عام واقعات

واقعہ	سال وقوع	عہد
بکٹ کا قتل	سنہ ۱۱۷۰ء	ہنری دوم
عبادت کی ممانعت	سنہ ۱۲۰۸ء سے سنہ ۱۲۱۳ء تک	جان
بیلئل کا سکوٹ لنڈ میں بادشاہ ہونا	سنہ ۱۲۹۲ء	اڈورڈ اول
رابرٹ بروس کی تاجداری	سنہ ۱۳۰۶ء	"

تبدلات نظم ونسق

	سال	عہد
کلیرنڈن کی کونسل	۱۱۶۴ء	ہنری دوم
فرمان علی کا عطا ہونا	۱۲۱۵ء	جان
دیوانہ پارلمنٹ کا اجلاس	۱۲۵۸ء	ہنری سوم
محکمۂ وکلائے رعایا کی بنیاد	۱۲۶۵ء	"
اکیس ناظموں کی کونسل	۱۳۱۰ء	اڈورڈ دوم
عجیب پارلمنٹ کا اجلاس	۱۳۸۶ء	رچرڈ دوم

جنگ اور معرکے اور معاہدے

نام	سال	عہد
تیسرا جہاد	۱۱۸۹ء سے ۱۱۹۲ء تک	رچرڈ اول
معرکۂ بووینز	۱۲۱۴ء	جان
معرکۂ لنکن	۱۲۱۷ء	ہنری سوم
معرکۂ لوئیس	۱۲۶۴ء	"
معرکۂ ایوشم	۱۲۶۵ء	"

معرکہ بنٹنک برن	سنہ ۱۳۱۴ء	اڈورڈ دوم
معرکہ ہیلی ڈن ہل	سنہ ۱۳۳۳ء	اڈورڈ سوم
جنگ فرانس کا آغاز	سنہ ۱۳۳۹ء	″
معرکہ کرسی	سنہ ۱۳۴۶ء	″
معرکہ نولز کراس	″	″
معرکہ پائٹرز	سنہ ۱۳۵۶ء	″
معاہدہ بریٹنی	سنہ ۱۳۶۰ء	″
ٹائلر کی بغاوت	سنہ ۱۳۸۱ء	رچرڈ دوم
معرکہ اوٹربورن	سنہ ۱۳۸۸ء	″

تغیرات مملکت

آئرلینڈ	مفتوح ہوا	سنہ ۱۱۷۲ء	ہنری دوم
ویلز	″	سنہ ۱۲۸۲ء	اڈورڈ اول
کیلس	″	سنہ ۱۳۴۷ء	اڈورڈ سوم
پائٹو اور گیئن	سلطنت انگلستان میں داخل ہوئے	سنہ ۱۳۶۰ء	″
″	سلطنت انگلستان سے نکل گئے	سنہ ۱۳۷۵ء	″

اس شجرہ سے خاندان پلنٹ جنٹ خاص کر ساتھ خاندان لنکاسٹر اور خاندان یورک کا رشتہ معلوم ہوتا ہے

دوہری لکیر خاندان لنکاسٹر کی علامت ہے اور نقطہ دار خط یورک کے خاندان کا نشان ہے

خاندان لنکاسٹر کا دور

نام بادشاہ		سال جلوس
ہنری چہارم	(گنٹ والے جان کا بیٹا)	۱۳۹۹ء
ہنری پنجم	(ہنری چہارم کا بیٹا)	۱۴۱۳ء
ہنری ششم	(ہنری پنجم کا بیٹا)	۱۴۲۲ء سے ۱۴۶۱ء تک

پہلا باب

ہنری چہارم۔ مقام ولادت بولنگ بروک[1]

سال پیدائش ۱۳۶۷ء سال جلوس ۱۳۹۹ء سال وفات ۱۴۱۳ء

اس بادشاہ نے تخت نشین ہو کر مارش کے ارل اڈمنڈ کو کہ اڈورڈ سوم کے دوسرے بیٹے کے نواسے کا بیٹا اور اُس آئین وراثت کے لحاظ سے جو اب انگلستان میں رائج ہے بادشاہی کا حق تھا نظر بند رکھا۔ لیکن یہ قانون جسکے موافق بڑے بیٹے اور اُسکی

---

[1] یہ ایک چھوٹی سی بستی ہے اور لنکن شیئر میں واقع ہے۔

اولاد کو چھوٹے بیٹوں اور اُنکی اولاد پر ترجیح دیجاتی ہے اُسوقت تک پورا پورا رائج نہوا تھا؛

پہلی لڑائی جو اس بادشاہ کو پیش آئی وہ سکوٹ لَنڈ کی جنگ ہے باعث اُسکا یہ ہوا کہ ڈگلس اور پرسی جو امیروں کے دو خاندان سکوٹ لَنڈ اور انگلستان کی سرحدوں پر رہتے تھے اُن کی قدیم عداوتوں کا شعلہ بھڑک اُٹھا۔ اور نتیجہ یہ ہوا کہ سکوٹ لَنڈ والوں نے ۱۴۰۲ء میں مقام نیسبٹ مُوڈ اور هَومِلڈن هِل پر فاش شکستیں کھائیں؛

چونکہ هِنری کا دعوی تخت کی بابت پختہ نہ تھا اور مَارْچ کا ارل اصل وارث زندہ تھا اور عوام رِچرڈ دوم کو بھی ہنوز زندہ اور سکوٹ لَنڈ میں مقیم سمجھتے تھے اس سبب سے سازشیں اور بغاوتیں تو کئی ہوئیں مگر کوئی سرسبز نہونے پائی؛

اسکے سارے عہد میں اُوِوِن گَلِن ڈُوَرْ نام ویلز کا ایک سردار اپنے ملک کے کوہستان میں مستقل حکومت کرتا رہا۔ اس سردار کو جسنے لندن کے قانونی مدارس میں تعلیم پائی تھی اور رچرڈ دوم کے دربار میں مصاحبی کی خدمت کی تھی اُسکے ہموطن علم وفضل کے سبب سے ساحر کہتے تھے جب وہ اپنے وطن میں پہنچا تو

اپنی جائداد کا ایک حصہ بادشاہ کے گھرے یارکشائر گری سے قبضہ میں پایا۔ اور اسی سے طیش کھاکر باغی ہو گیا۔

اسکے علاوہ بادشاہ کے سب سے بڑے دشمن خاندان پرسی کے دو امیر تھے۔ ایک نورتھمبرلینڈ کا ارل دوسرا اسکا بیٹا جس نے تہور کے سبب ہوٹ سپر یعنی تتالوہا لقب پایا تھا انہی دو نے پہلے ہنری کو تخت دلوایا تھا۔ پھر خبر نہیں کیا بل پڑا کہ اسکے مخالف ہو گئے۔ شائد انکے پھر جانے کا یہ سبب ہوا ہو کہ ہوٹ سپر کا ایک رشتہ دار سر ایڈمنڈ مورٹمر جو ویلز والوں کی قید میں پھنس گیا تھا اسکو ہنری نے فدیہ دیکر چھڑانے سے انکار کیا۔ غرض گلنڈوورڈاور سکوٹ لینڈ والے اور پرسی سب متفق ہو گئے اور ۱۴۰۳ء میں مقام شروزبری پر بادشاہ سے انکا مقابلہ ہوا۔ لڑائی دیر تک رہی اور بڑی خونریزی ہوئی۔ مگر ہوٹ سپر کے مارے جانے سے ہنری کی جیت ہو گئی نورتھمبرلینڈ کا ارل جو بیماری کے سبب سے لڑائی میں شریک نہو سکا تھا شکست کی خبر سنتے ہی مطیع ہو گیا۔ اور ہنری نے اسکی خطا معاف کر دی۔ اسکے بعد وہ پھر باغی ہو کر کئی برس تک سکوٹ لینڈ اور ویلز

کے پہاڑوں میں سرگردان رہا اور انجام کار ریوزلو، سنٹر میں ایک مقام پر مارا گیا ؛

پھر فرانس سے جنگ ہوئی - اور اسکا سبب یہ آپڑا کہ ملک فرانس کی شہزادی ازبیلا شاہ رچرڈ کی بیوہ کا زیور اور جہیز شاہ فرانس نے شرائط عقد کا حوالہ دیکر ہنری سے مانگا - اور اُسنے نہ دینے کی یہ حجت نکالی کہ فرانس کے بادشاہ جان کا جو پائیٹرز کے معرکہ میں گرفتار ہو گیا تھا فدیہ طلب کیا - چند روز تک لڑائی کا صاف اظہار نہوا - مگر اس عرصہ میں فرانس کے امرا طعن وتشنیع کے ساتھ ہنری کو ٹوکا کئے - اور جہازوں میں آکر انگلستان کے ساحل کو تاراج کرتے رہے - لیکن دو سبب ایسے بن گئے کہ ہنری کو فرانس اور سکوٹ لینڈ دونوں ملکوں پر غلبہ حاصل ہو گیا - سکوٹ لینڈ کے قابو میں آجانے کی یہ شکل نکلی کہ وہاں کا ولیعہد جیمز جو تحصیل علم کے واسطے فرانس جاتا تھا اُسکا جہاز طوفان میں آکر انگلستان کے کنارے آلگا - اور شہزادہ گرفتار ہوکر پونسی میں نظربند کیا گیا - فرانس پر غالب آنے کی یہ صورت ہوئی کہ وہاں کے بادشاہ کی دیوانگی کے سبب اُسکے قریب رشتہ دار یعنی آورلینز کا ڈیوک اور برگنڈی

کا ڈیوک دونو اپنا اپنا اختیار چاہتے تھے - اور اُنکے تنازع سے کل ملک کے دو فریق بن گئے تھے پہلے کو آرمانیاک اور دوسرے کو بوُرگنڈیَنز کہتے تھے - جب برگنڈی کے ڈیوک نے آورلینز کے ڈیوک کو قتل کروا ڈالا تو دونوں گروہوں میں بڑی خانہ جنگی ہوئی - ہنری نے کبھی ایک کی حمایت کی کبھی دوسرے کا ساتھ دیا اور اسی حکمت سے آکٹیٹین اور پائٹو اور آنگولیم تین صوبوں پر اپنا قبضہ کر لیا۔

اس بادشاہ کو اخیر عمر میں ولیعہد کی بد اطواری سے بہت رنج پہنچا - لیکن شہزادہ سے بعض اوقات نیک طینتی کے آثار بھی نمایاں ہوئے - ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ اعلے جج گَیسکوئن نے اُسکے ایک اوباش یار کی قید کا فتوے دیا اور شہزادہ نے خفہ ہوکر جج پر تلوار کھینچی - جج بڑا منصف اور قانون کا پابند تھا - اُسنے خاندان شاہی کا کچھہ پاس نکیا اور شہزادہ کو توہین عدالت کے جرم میں سزا کے واسطے عدالت شاہی کے حوالہ کر دیا - شہزادہ وہاں بے عذر چلا گیا اور اس بات پر جج سے آزردہ نہوا - بلکہ اپنے عہد میں اُسکے حال پر زیادہ مہربان رہا - اسیطرح ایک بار اُسکی زبان سے کچھہ کلمات بیساختہ

نکل گئے تھے۔ جب اُسنے سنا کہ بادشاہ کے دل میں ان باتوں سے یہ شک آیا ہے کہ میں اُسکی زندگی میں تخت چاہتا ہوں تو وہ خلوت میں باپ کے پاس چلا گیا۔ اور اُسکے ہاتھہ میں خنجر دیکر اپنا سر اُسکے قدموں پر رکھہ دیا۔ اور کہا کہ مجکو مار ڈالئے کیونکہ رسوائی سے موت بہتر ہے +

مرگی کے آزار سے ہینری کی طاقت جوانی ہی میں زائل ہو چکی تھی۔ اسی مرض کے اخیر حملہ نے مقام وِسٹ منسٹر میں اُسکو تمام کردیا۔ اور اُسکی نعش کنٹربری میں دفن کی گئی۔ اُسکی پہلی شادی ہیرفورڈ کے ارل کی دختر میری بوھن سے ہوئی تھی۔ اُسکے بعد دوسرا نکاح ناوار کی شہزادی جین سے ہوا۔ دوسری بی بی کے ہاں کچھہ اولاد نہوئی۔ اور پہلی بی بی سے چھہ بچے ہوئے۔ بلانش اور فلپا دو لڑکیاں اور ہینری ولیعہد اور کلیرنس کا ڈیوک تامس اور بڈفورڈ کا ڈیوک جان اور گلوسٹر کا ڈیوک ھمفری یہ چار لڑکے +

یہ بادشاہ دلاور اور ہوشیار اور چالاک تھا۔ اپنی رعایا کی طبیعت کا مقتضا اور پارلمنٹ کا منشا خوب سمجھتا تھا۔ اُسنے نہ

میں پارلمنٹ کے ارکان ایسے بیباک تھے کہ اُسکے عہد میں پہلے ہی اجلاس میں کسی بات پر چالیس آدمیوں نے اپنے دستانے فرش پر پھینک دئے تھے۔ اسکے یہ معنی تھے کہ جسکو دعویٰ ہو سامنے آجائے۔ اور ملکی معاملات میں ایک کا دوسرے کو چھوٹا اور نکحرام کہہ اُٹھنا کچھ بات ہی نہ تھی۔ اس سے ظاہر ہے کہ اُنکو کیسے سرکشوں سے پالا پڑا تھا۔ اس بادشاہ کا قد میانہ تھا۔ اخیر عمر میں اُسکے چہرہ پر دانے اور پھنسیاں نکل آنے سے اُسکی صورت بگڑ گئی تھی۔ مگر لوگ اُس زمانہ کے توہمات کے موافق یہ خیال کرتے تھے کہ پوپ کے طرفدار سنکروب نام یورک کے اُسقف اعظم کو قتل کرنے کی پھٹکار ہے ٭

اُسکے عہد میں رعایا کے وکیلوں نے آہستہ آہستہ اپنے اختیارات بڑھانے شروع کئے اور اُن حقوق کو جن کے رو سے وہ اور اُنکے نوکر بے تجویز عدالت گرفتار اور قید نہو سکتے تھے پختگی کے واسطے دوبارہ منظور کروایا۔ اور ایک یہ استحقاق حاصل کیا کہ ہمارے معروضات بجائے تحریری ہونے کے زبانی ہوا کریں اُنکا سپیکر یعنی مقرر زیادہ بیباکی کے ساتھ تقریر کرنے لگا۔ اور اُنہوں نے یہ بات ٹھیرالی کہ جب بادشاہ کو روپیہ

درکار ہو تو رعایا سے بطور خود طلب نکرے بلکہ ہم سے مانگے۔ اگر ہمارے نزدیک ضرورت ثابت ہوگی روپیہ دیا جائیگا مگر اُسکا حساب بھی لیا جائیگا؛

اس بادشاہ کے عہد میں ولئم ساٹر ایک پادری وکلف کا پیرو سنہ ۱۴۰۱ء میں بدعت کے الزام سے لندن کے بازار میں جلایا گیا۔ یہ شخص ایسا ثابت قدم نکلا کہ جلنا قبول کیا اور اپنی بات سے نہ پھرا؛

اُنگلستان میں توپیں پہلے پہل اسی بادشاہ کے وقت میں چلیں۔ دلیل اسکی یہ ہے کہ سنہ ۱۴۰۵ء میں جو اُسنے شہر برک کا محاصرہ کیا تھا اُسکے بیان میں یہ فقرہ لکھا ہوا ہے کہ بڑی توپ کے گولہ سے ایک برج کے اُڑتے ہی شہر والوں نے گھبرا کر دروازے کھول دئے؛

شاہان ہمعصر

سکوٹ لئنڈ

نام بادشاہ	سال وفات
روبرٹ سوم	سنہ ١٤٠٥ء
جیمز اول	•
فرانس	
چارلس ششم	•
ہسپانیہ	
ہنری سوم	
جرمنی	
ونسس لاس	سنہ ١٤٠٠ء
روبرٹ	سنہ ١٤١٠ء
سگس منڈ	

پوپ

نام بادشاہ	سال وفات
بونی فیس نہم	سنہ ١٤٠٤ء
انوسنٹ ہفتم	سنہ ١٤٠٦
گرگری دوازدہم	سنہ ١٤٠٩ء
الکس انڈر پنجم	سنہ ١٤١٠ء
جان بست و سوم	•

دوسرا باب

ہِنری پنجم۔ مقام ولادت مونمتھ

سال پیدائش ۱۳۸۸ء سال جلوس ۱۴۱۳ء۔ سال وفات ۱۴۲۲ء

پہلے باب کے مضمون سے معلوم ہوا ہوگا کہ لڑکپن میں اس شہزادہ کی صحبت بہت خراب تھی۔ اور وہ اپنی اوقات اوباشی اور عیاشی میں ضائع کیا کرتا تھا لیکن تخت نشین ہوتے ہی یکایک اُسکی طبیعت ایسی بدل گئی کہ بہادر اور اولوالعزم بادشاہ ہوا۔ دانائی کا پہلا کام اُس سے یہ ہوا کہ اپنے اوباش یاروں کو الگ کیا۔ اور ملک کے دانشمندوں کو جن میں سَر ولیم گسکوئن ممتاز تھا چُن چُن کر اپنا ہمنشین بنایا۔ اسکے علاوہ دوسری بات یہ کی کہ مارچ کے ارل کو رہا کیا۔ اور ھوٹ سپر کے بیٹے کو جو جلا وطن کیا گیا تھا اُسکی موروثی جائداد بخش دی۔ اس بادشاہ کے شروع عہد میں لالرڈ کا فرقہ اصلاح مذہب میں سعی کرنے سے عتاب شاہی کا سزاوار ہوا۔ کوبھام کا

لارڈ سرجان آولڈکاسل ان لوگوں کا پیشوا تھا۔ اس امیر نے جوادباشی کے زمانہ میں بادشاہ کے گہرے یاروں میں تھا تائب ہوکر پارسائی اختیار کی۔ اور اپنے قلعہ کشولنگ کو مذہب کا دارالاصلاح قرار دیا۔ بادشاہ نے پادریوں کی خاطر سے اس اصلاح کو بدعت اور گناہ عظیم ٹھیرایا اور اسی جرم میں شاہی سپاہیوں نے امیر مذکور کو گرفتار کرکے قلعہ ٹوڈ میں پہنچایا۔ مگر اسنے وہاں سے نکلکر سواد لندن میں ایک جگہ اپنے مقلدوں کو جمع کیا بادشاہ نے بھی یہ ہوشیاری کی کہ اُن لوگوں کو رات کے وقت اُسی میدان میں مشورہ کرتے ہوئے جالیا۔ اور سب کو پراگندہ کردیا۔ آولڈکاسل تو بھاگ گیا مگر جو لوگ ہاتھ آئے اکثر مارے گئے۔ پھر تین برس کے بعد جب سکوٹ لنڈ والوں نے انگلستان پر حملہ ہوا تو آولڈکاسل اپنے کمین گاہ سے نکلکر اُن لوگوں میں ملنے چلا مگر راہ میں پکڑا گیا اور نمکحرام و بدعتی قرار پاکر جلایا گیا +

یوں تو انگلستان کے بادشاہ ہنری پنجم سے پہلے بھی شاہ فرانس اپنا لقب رکھتے آئے تھے مگر حقیقت میں اس لقب کا سزاوار یہی بادشاہ ہوا ہے۔ فرانس میں خانہ جنگی کا ہنگامہ چلا ہی جاتا تھا۔ ہنری

نے اس موقع کو غنیمت جانا - اور اڈورڈ سوم کا دعویٰ تازہ کرکے
اس بات کا طالب ہوا کہ برِٹینِ یِی کے عہدنامہ کی شرطیں پوری
کیجائیں - اسکے جواب میں ڈافن یعنی ولیعہد فرانس نے چند گیندیں
بھیجدیں - اسکے یہ معنی تھے کہ تم ان کھیلوں کے لایق ہو نہ مقابلہ
کے - اسپر ھِنری نے جنگ کے سامان کئے - بِڈفورڈ کے
ڈیوک کو نائب السلطنت مقرر کیا - شاہی زیور گرو رکھے - رعایا سے
بجبر روپیہ قرض لیا اور امیروں کو مع سپاہ حاضر ہونے کا حکم دیا -
یہ تیاریاں ہو ہی رہی تھیں کہ ایک بڑی سازش کا پردہ کھلا -
اور اس راز کے فاش ہونے سے فرانس کی مہم میں توقف ہوگیا
منشاء سازش کا یہ تھا کہ مارچ کا ارل تخت پر بٹھایا جائے اونتیجہ
یہ ہوا کہ دو بڑے درجہ کے امیروں نے پھانسی پائی - ایک
اِن میں سے لارڈ سکروپ نام بادشاہ کا گہرا یار تھا - دور
دوسرا کیمبرج کا ارل رچرڈ بادشاہ کا چچا ہوتا تھا۔
اس بغاوت کے تدارک کے بعد ھِنری تیس ہزار سپاہ کے ساتھ
ساؤتھ ہمپٹن سے روانہ ہوکر دریائے سین کے دہانہ
پر جا پہنچا - اور اُس دریا کے بائیں ساحل پر جو ھارفلوڈ ایک
بڑا مستحکم قلعہ بنا ہوا تھا اُسکو پانچ ہفتہ کے اندر تسخیر کرلیا - اگرچہ

فوج زخمی اور بیمار ہوکر آدھی رہ گئی تھی لیکن اسپر بھی اُس نے اُس کٹھن رستہ سے جس سے اِڈورڈ سوم نے گزر کر فتح پائی تھی کنٹلس جانے کی جرات کی - جب دریائے سوم پر پہنچا تو اُسکے سارے پُل ٹوٹے پائے اور جہاں جہاں سے دریا پایاب تھا سب جگہ تیز نوک کے بلوں کی قطار کھڑی دیکھی - مگر چند روز کے بعد دریا کے چڑھاؤ کی طرف ایک ایسی جگہ سے جسکا بندوبست فرانسیسیوں نے نہ کیا تھا دفعۃً پار اُتر گیا اور سیدھا کنٹلس کو روانہ ہوا - جونہی انگریزی فوج اندھیری رات میں منہہ کھاتی ہوئی تھکی ہاری اَجِنکارٹ نام ایک گانو کے پاس پہنچی وہاں اُسکو آگ جلتی نظر آئی - یہ روشنی فرانس کے بکٹ[1] کی تھی اور وہاں اُنکا سپہ سالار انگریزوں کی آمد کا منتظر تھا ؞

اُس میدان میں فرانس کی ایک لاکھ فوج پڑی ہوئی تھی اور فوج انگریزی سے چھہ حصہ زیادہ تھی - مگر کرِسی کا میدان بہی نزدیک ہی تھا - وہاں کی فتح کے تصور سے انگریزوں کا دل

---

[1] یہ لفظ انگریزی اصل میں پکِٹ ہے مگر ہندوستانیوں میں بکِٹ مشہور ہوگیا ہے عربی میں اُسکو طلیعہ کہتے ہیں ؞

توی ہوگیا - اور ۲۵ - اکتوبر ۱۴۱۵ء کو انگریزی تیر انداز فتح نصیب
ہو ہو کرتے آگے بڑھے - سب نے معمولی حربوں کے سوا لنبی لنبی
نوکدار چھڑیں ہاتھ میں لے لیں - اور انکو اپنے آگے ترچھا
اس انداز سے رکھا کہ دشمنوں کو بانس کی ایک باڑ معلوم ہوتی
غرض اُنہی کی آڑ میں حریفوں پر تیر چلانے شروع کئے - جب
مخالفوں کی صفیں ٹوٹنے لگیں تو تیر انداز کمانوں کو پٹیدہ پر ڈال
نائٹوں کے ساتھ ہوکر پل پڑے - اور ایسے پلے کہ فرانسیسوں
کے پہلے اور دوسرے اور تیسرے دستہ کو نوبت بنوبت پراگندہ
کردیا - ھنری بھی لڑائی کی منجھ میں موجود تھا - اگرچہ اس
عرصہ میں اُسپر کئی بار گرز وسنان کا وار ہوا مگر اُسکا بال بیکا
نہوا - اُسنے اپنی فوج کا ایک دستہ فرانسیسوں کی پشت پر یعنی
آئجن گارٹ میں آگ لگانے کے واسطے مخفی بھیج رکھا تھا -
اُن کی آتش زنی سے فرانسیسوں نے سراسیمہ ہوکر شکست کھائی -
فرانس کا سپہ سالار اور وہاں کے چیدہ چیدہ امیر اور آٹھ ہزار
نائٹ کام آئے - اور فتحیابوں کے فقط سولہ سو آدمی ضائع ہوئے
ھنری نے فرانس والوں کو یہی صدمہ عظیم پہنچا کر
بس کی - اور آبنائے ڈوور سے عبور کرکے شہر ڈوور میں چلا گیا

وہاں اُسکی پیشوائی اور تہنیت کے لئے ہزاروں آدمی حاضر تھے - اور خوشی میں ایسے پھول رہے تھے کہ اُسکے جہاز کے پاس پہنچنے کی تمنا میں سمندر میں گرے پڑتے تھے - پھر وہاں سے لندن تک اس ٹھاٹ سے پہنچا کہ جا بجا جھنڈیاں قائم تھیں اور اُنکے پھریرے لہرا رہے تھے - اور جس جس جگہ سے گزر ہوتا تھا ہر جگہ خلقت اُمڈی چلی آتی تھی اور مبارکباد کا شور ہو جاتا تھا - اس کامیابی کا یہ نتیجہ ہوا کہ پارلمنٹ نے بے مانگے اُسکو بہت سا روپیہ دیدیا اور تاحیات اُون اور چمڑے کا محصول عطا کیا *

۱۴۱۷ء میں پھر فرانس سے لڑائی شروع ہوئی - ہِنری آہستہ آہستہ ملک فتح کرتا ہوا شہر رُوآن تک جا پہنچا - اور چھ مہینے کے محاصرہ کے بعد ۱۴۱۹ء میں اُسکو فتح کر لیا تو کل نورمنڈی پر قابض ہو گیا - اسکے بعد تخت فرانس پر متمکن ہونے کی ایسی شکل نکل آئی جو وہم و گمان میں بھی نہ تھی - یعنی برگنڈی کا ڈیوک دغا سے قتل کیا گیا اور قاتلوں سے انتقام لینے کے جوش میں اُسکے طرفدار ہِنری سے آملے - ہِنری نے اُنکی تقویت پر فرانس سے اپنی مرضی کے موافق صلح کی شرطیں ٹھہرالیں - اور عہدنامہ

۱۴۲۰ء میں مرتب ہوگیا۔ یہ عہد نامہ جس شہر میں لکھا گیا تھا اسی سے منسوب ہے یعنی عہد نامہ ٹرآئے[1] کہلاتا ہے اُس میں بڑی شرطیں تین تھیں۔ ایک یہ کہ ہنری فرانس کی شہزادی کتھرائن سے شادی کرلے۔ دوسری یہ کہ چارلس ضعیف العقل کی زندگی تک وہاں کی ریاست کا منتظم رہے۔ تیسری یہ کہ اُسکی وفات کے بعد بادشاہ ہوجائے ؀

اس عہد وپیمان کے بعد ہنری اپنی دولہن کو ساتھ لئے ہوئے انگلستان میں چلا آیا۔ لیکن تھوڑے ہی دن میں فرانس سے متوحش خبریں آنے لگیں اور اُسکو پھر وہیں جانا پڑا۔ بات یہ ہوئی کہ ڈافن کو سکوٹ لینڈ سے بڑی کمک پہنچ گئی۔ اور اُسنے فوج انگریزی کو مقام بوژی[2] پر شکست دیکر ہنری کے بھائی کلارنس کے ڈیوک کو مار ڈالا۔ ہنری شاہ جیمز کو جو اُسکی قید میں تھا یہ سمجھکر ساتھ لیتا گیا کہ سکوٹ لینڈ والے اپنے بادشاہ کے مقابلہ سے کنارہ کرجائیں گے۔ لیکن اس تدبیر سے کچھ نہوا بلکہ جو کام کیا ہنری فتح نصیب کی جوانمردی

---

[1] یہ شہر پیرس سے مشرق کی طرف ۸۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے

[2] یہ قصبہ شہر ٹؤرس سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے ؀

نے کیا۔ اُسنے دشمن کو شہر بُوؔدِجؔ[1] میں بھگا دیا۔ اور پیرؔس کے قریب مُوؔ[2] کے قلعہ پر متصرف ہوکر اُنکی ساری تدبیروں کو خاک میں ملا دیا۔ اب شاہ ہِنری کے اقبال کا ستارہ اپنے اَوج پر پہنچ گیا۔ کیونکہ فرانس کے شمالی ملک پر دریائے لُؔشاؔئز تک اُسکا تسلط تھا۔ اور جو افتخار اُسنے آرجنؔ کارٹ[3] اور رُوآنؔ کے معرکوں میں حاصل کیا تھا کہیں شکست نکھانے سے وہ بھی برقرار تھا۔ شہر لُوؔوِیؔ اِیؔ میں اُسکا دربار اس دھوم دھام سے ہوتا تھا کہ اصل بادشاہ کے تزک کو اُس سے کچھ نسبت نہ تھی۔ اسی اثناء میں اُسکے ہاں وارث سلطنت بھی پیدا ہوگیا۔ مگر زمانہ کی نیرنگی نے یہ گل کھلایا کہ عین شباب میں کمال عروج کے وقت ہِنری کی عمر کا چراغ گل ہوگیا ؛

اُسکے مرض الموت میں مورخوں کو اختلاف ہے۔ مگر یہ امر تحقیق ہے کہ ابتدا میں جو اُسنے اوباشی کی تھی وُہی اُسکی جوانمرگی کا

[1] یہ شہر فرانس میں پیرِس سے جنوب کی طرف ۱۳۰ میل کے فاصلہ پر ہے
[2] یہ قصبہ پیرِس کے شمال مشرق میں ۲۵ میل کے فاصلہ پر واقع ہے
[3] یہ قصبہ رُوآنؔ سے جنوب کی طرف ۱۶ میل کے فاصلہ پر ہے ؛

کا باعث ہوئی - اُسکی لاش بڑے تجمل سے انگلستان میں گئی اور ویسٹ منسٹر کے تہ خانہ میں دفن ہوئی - یہ بادشاہ فقط ایک بیٹا چھوڑ گیا - اور وہ اُسکے بعد بادشاہ ہوکر ہنری ششم کہلایا - ملکہ کتھرائن نے اُوون ٹیوڈر نام ویلز کے ایک شریف سے نکاح کرلیا - اور خاندان ٹیوڈر اُسی سے چلا +

ہنری پنجم کاروبار ریاست میں مدبر اور میدان کارزار میں بہادر تھا - اُسکی نخوت سے لوگوں کو اکثر رنج پہنچتے تھے مگر منصف بھی ایسا تھا کہ اسی صفت سے رعایا کے نزدیک اُس کے بہت سے عیوب کی تلافی ہوجاتی تھی - سپاہ جسکو اُسنے بارہا فتحیں دلوائی تھیں اُسپر فدا تھی - بدن اُسکا چھریرا اور قد دراز تھا +

اُسکے عہد میں رعایا کے وکیلوں کو بہت بڑی بات یہ حاصل ہوئی کہ اُنکی مرضی بغیر کسی قانون کا اجرا جائز نہ تھا - رعایا اُسکی فتوح سے اسقدر خوش تھی کہ اُسکی کسی درخواست کو رد نکرتی تھی - بادشاہ کو تاحیات کئی قسم کے حاصلات عطا ہوئے - اور رعایا سا کھہ پر اُسکو قرض بھی بہت ملا - اُسکی ذاتی آمدنی پانچ لاکھ

ساٹھہ ہزار روپیہ سالانہ تھی - مگر خرچ اکثر آمدنی سے بڑھ جاتا تھا - کہتے ہیں کہ فقط کیٹلس ہی میں دو لاکھ روپیہ سالانہ صرف ہوتے تھے - برطانیہ کی فوج بحری کی ابتدا اسی بادشاہ سے منسوب کی جاتی ہے - کیونکہ اُسنے اپنے لئے ایک بڑا جنگی جہاز بنوایا تھا اور پہلے جو جہاز لڑائی پر جاتے تھے وہ سوداگروں کے ہوتے تھے یا غیر ملکوں سے کرایہ پر آتے تھے - لندن کا ایک سوداگر رچرڈ وہٹنگٹن اس کے عہد میں تین بار لارڈ میئر ہوا - اس تاجر نے کیٹ نام ایک جہاز میں کتنے ہی سفر کئے اور بڑی دولت کمائی - چونکہ کیٹ انگریزی میں بلی کو کہتے ہیں اس سبب سے وہٹنگٹن اور اُس کی بلی کی ایک کہانی بن گئی ہے اور وہ انگلستان میں بچوں کے سامنے کہی جاتی ہے +

شاہان ہمعصر

سکوٹ لینڈ

نام	سال وفات
جیمز اول	۰
فرانس	
چارلس ششم	۰
ہسپانیہ	
ہنری سوم	؁۱۴۰۶ء
جان دوم	۰

جرمنی

نام	سال وفات
سگسمنڈ	۰
پوپ	
جان بست سوم	؁۱۴۱۵ء
مارٹن پنجم	۰

تیسرا باب

ہنری ششم - مقام ولادت ونڈسر

سال پیدائش ۱۴۲۱ء - سال جلوس ۱۴۲۲ء - سال معزولی ۱۴۶۱ء

یہ وارث تخت باپ کی وفات کے وقت کل نو مہینے کا تھا اس سبب سے امور سلطنت کے انصرام کے لئے بیس امیروں کی ایک کونسل مقرر ہوئی - بادشاہ کا ایک چچا بِڈفورڈ کا ڈیوک ملک فرانس میں نائب السلطنت مقرر ہوا اور دوسرے چچا گلوسٹر کے ڈیوک ھمفری کو انگلستان میں محافظ ملک خطاب ملا - ہنری پنجم کے تھوڑے ہی دن بعد شاہ فرانس بھی رحلت کر گیا - اور ڈافن نے چارلس ہفتم لقب اختیار کیا - اُسوقت دریائے لُوائر کے شمالی علاقہ پر انگریز قابض تھے اور جنوبی علاقہ پر ڈافن کا تصرف تھا - ۱۴۲۳ء میں مقام کرِوانٹ[1] پر اور ۱۴۲۴ء میں مقام وَرنیوِل[2] پر جنگ ہوئی اور دونو معرکوں میں

---

[1] یہ مقام ضلع اَوکزر میں واقع ہے

[2] یہ بستی برگنڈی کے علاقہ میں ہے

بڈفورڈ کے ڈیوک کی جوانمردی سے انگلستان کی عزت قائم
رہی۔ مگر گلوسسٹر کے ڈیوک نے بات بگاڑ دی۔ کیونکہ فرانس
کا ایک شہزادہ برگنڈی کا ڈیوک جو ہنری پنجم کی فوج کشی کے
وقت سے انگریزوں کا مددگار اور طرفدار چلا آتا تھا بالکل
الگ ہوگیا۔ اور وجہ علیحدگی کی یہ ہوئی کہ گلوسسٹر کے ڈیوک
نے اسکے رشتہ کے بھائی برببنٹ کے ڈیوک کی منکوحہ
بوہیمیا کی شہزادی ژاک لائن سے نکاح کرلیا اور ملک ہنڈ زلینڈ
کے بہت سے حصہ کو بی بی کی میراث قرار دیکر اسکا دعوے
کردیا۔ برببنٹ کا ڈیوک اسکا مدعی بنا۔ برگنڈی کے
ڈیوک نے اس نزاع میں بھائی کا ساتھ دیا۔ اسکے علاوہ
خاص انگلستان میں بھی ونچسٹر کے اسقف بوفرٹ کو کہ
بڑا مغرور اور صاحب اقتدار تھا گلوسسٹر کے ڈیوک
نے اپنا دشمن بنالیا۔ غرض ایسی ہی ایسی باتوں سے بڈفورڈ
کے ڈیوک کا زور بازو گھٹ گیا +

کہتے ہیں کہ ۱۴۲۸ء میں بڈفورڈ کے ڈیوک کی رائے
کے خلاف کونسل کی تجویز سے انگریزی فوج نے اُن صوبوں
کی تسخیر کے واسطے جو چارلس کے قبضہ میں تھے دریا سے

لئاز کے پار جاکر شہر آؤرلئنز کو گھیر لیا۔ محاصرہ کے اثنا میں ایک جھڑپ اسطرح ہوگئی کہ ایک انگریزی نائٹ جو اپنی فوج کے واسطے رسد کے چھکڑے لئے جاتا تھا فرانس کے سواروں نے نرغہ میں لے لیا۔ مگر اُسنے جوانمردی سے سب کو بھگا دیا۔ چونکہ اس رسد میں نمکین مچھلیاں بہت تھیں اس سبب سے یہ ہنگامہ سلونی مچھلیوں کا معرکہ مشہور ہوا۔ غرض اس شکست کی کوفت اُٹھاکر اور محاصرہ میں انگریزوں کی جانفشانی دیکھکر فرانسیسوں کا دل ٹوٹ گیا۔ اور اُنھوں نے آؤرلئنز کو اپنے ہاتھہ سے گیا ہوا سمجھہ لیا؛

پھر یکایک یہ نقشہ بدل گیا اور بدلنے کی شکل یہ نکلی کہ جون آف آرک نام ایک جوان عورت کو جو کسی گانو کی سرا میں خدمتگاری کیا کرتی تھی شاہ فرانس تک پہنچ جانے کی تمنا ہوئی۔ اور جب اُسکو سنہ ۱۴۲۹ع میں رسائی میسر ہوگئی تو بادشاہ سے کہنے لگی کہ میں خدا کی طرف سے آئی ہوں اور اسلئے آئی ہوں کہ آؤرلئنز سے انگریزوں کو مار کر ہٹا دوں اور تجکو شہر ریمز میں پہنچا دوں۔ بادشاہ نے اُسکی مدارت میں کوئی دقیقہ باقی نرکھا۔ مگر یہ نہیں کھلتا کہ اُسکا دعوے سچا جانکر اتنی توقیر کی یا اپنی سپاہ کو اُسکا معتقد بنانے

اور اس اعتقاد سے اُنکی ہمت بندھوانے کے واسطے قدر بڑھائی - بہرکیف اُس زنانہ صورت مردانہ سیرت نے زرہ بدن پر سجا ایک سبزہ گھوڑے پر سوار ہو آؤرلئنز کی حمایت کے واسطے باگ اُٹھائی اور بے تکلف شہر میں داخل ہو کر قلعہ پر دھاوا کیا - اور انگریزوں کو اُسکی فصیل کے نیچے سے ہٹا دیا اس جوانمردی کے سبب میڈ آف آؤرلئنز یعنی دختر آؤرلئنز اُسکا نام ہوا - پھر اُسنے دو مہینے بعد چارلس کو ریمز میں لیجاکر تاج پہنوایا اور جو بات مُنہ سے نکالی تھی پوری کر دکھائی - مگر تھوڑے ہی دن میں ہوا پلٹ گئی شہر کومپین سے محاصرین پر حملہ کرنے نکلی تھی کہ اُسکو ایک تیر انداز نے جو برگنڈی کے ڈیوک کا نوکر تھا گھوڑے سے گرا کر گرفتار کرلیا ڈیوک مذکور نے اس عورت کو ۱۴۳۱ء میں بیڈفورڈ کے ڈیوک کے ہاتھ بیچ ڈالا - اُس نے برس دن تک قید رکھا اور پھر ساحرہ قرار دیکر شہر رُوآن میں سر بازار جلوا دیا *

چونکہ ریمز میں چارلس کی تاجداری ہو چکی تھی اور اس سے یہ اندیشہ ہوتا تھا کہ فرانس والے اُسطرف ڈھل جائینگے

اسواسطے وِنسٹ منسٹر کے علاوہ پیرس میں بھی بڑے تجمل سے ہنری کی تاجداری ہوئی مگر کچھ نتیجہ نہ نکلا۔ ۱۴۳۵ء میں ایک بڑی کونسل جمع ہوئی اور رہ چند اسقفوں نے چاہا کہ دونو قومیں صلح کرلیں مگر اُن کی بات نہ چلی۔ اسکے بعد انگریزوں کو فرانس میں دو صدمے ایسے پہنچے کہ وہاں اُنکا زور گھٹ گیا۔ پہلی مصیبت تو یہ پڑی کہ بِڈفورڈ کا ڈیوک جسکی جوانمردی سے قدم جما ہوا تھا مرگیا۔ اور دوسری خرابی یہ ہوئی کہ برگنڈی کا ڈیوک جو اُنکا مددگار تھا شاہ فرانس سے آشتی کرکے اُسکا دوست بن گیا۔ غرض اِن ہی سببوں سے چند روز میں پیرس انگریزوں سے چھوٹ گیا۔ اور اُنہوں نے ۱۴۴۴ء میں خوشی سے دو برس تک لڑائی بند رکھنے کا عہد کرلیا۔ ۱۴۴۵ء میں آنژو اور مینِن کے ڈیوک کی بیٹی مارگرِٹ سے جو خوبصورت اور عالی ہمت عورت تھی ہنری کا نکاح ہوا۔ اور اِس تعلق کے سبب یہ اُلٹی گنگا بہی کہ دو نو صوبے دولہن کے باپ کو واپس مل گئے۔ یہ صوبے نورمنڈی کی کنجی کہلاتے تھے۔ اُنکے اسطرح نکلجانے سے انگلستان میں بڑا غل مچا۔ چارلس کی فوج دریائے لُئار کے پار ہوکر شہر ڈُوآن اور

صوبہ نوَرمنڈی پر مسلط ہوگئی اور پھر وہاں سے جنوبی اضلاع کا رُخ کیا۔ اس کوچ میں صوبہ گَسکنی کے شہر متواتر اور بے وقت اُسکے قبضہ میں آتے گئے۔ یہاں تک کہ ۱۴۵۱ء میں آبنائے ڈوور سے کوہ پرنیز تک قلعہ کیلس کے سوا کہیں انگریزوں کا دخل نرہا۔ غرض فرانس میں جو انگریزوں نے حکمرانی کا خواب دیکھا تھا اب اُنکی آنکھ کھل گئی ؛

ھِنری کے شروع عہد یعنی ۱۴۲۳ء میں سکوٹ لینڈ کا شہزادہ جیمز مخلصی پاکر اپنے ملک کو روانہ ہوا۔ اور انگلستان سے ایک شریک سلطنت یعنی سمرسٹ کے ارل کی بیٹی جین بوفرٹ کو بیاہ کر اپنے ساتھ لیتا گیا ؛

خاندان لنکاسٹر کے بڑے رکن دو تھے۔ ایک گلوسٹر کا ڈیوک دوسرا اُسکا چچا کارڈنل[عہ] بوفرٹ۔ اگرچہ دونوں آپس کے رشک سے انتظام ریاست میں اپنی اپنی نمود چاہتے تھے مگر ھِنری کی بادشاہی قائم رکھنے میں متفق تھے۔ اور

عہ پوپ کی کونسل میں جو ستر پادری ہوتے ہیں اُن میں سے ہر ایک کو کارڈنل کہتے ہیں۔ اور پوپ کی وفات کے بعد اُنہی میں سے ایک پادری سب کی رائے سے پوپ مقرر ہو جاتا ہے ؛

ہِنرِی کی یہ صورت تھی کہ جوں جوں اُسکی عمر بڑہتی تھی بے شعوری کے آثار نمایاں ہوتے جاتے تھے - جب یہ دونو رکن سلطنت ایک دوسرے کے بعد چھہ ہفتہ کے اندر مر گئے تو یَوْرْک کے ڈیوک رِچرْڈْ کو تخت نشینی کی ہوس پیدا ہوئی - اس شہزادہ کا سلسلہ ماں کی طرف سے اِڈْوَرْڈْ سوم کے دوسرے بیٹے تک اور باپ کی طرف سے اُسی بادشاہ کے سب سے چھوٹے بیٹے تک پہنچتا تھا ؛

پھر ہِنرِی کے مشیر اور وفادار وزیر سَفکْ کے ڈیوک کے مارے جانے سے رِچرْڈْ کا خیال اور بھی پک گیا - اس وزیر کی قتل کی وجہ یہ ہوئی کہ انگلستان کی رعایا فرانس کے صوبوں کے نکلجانے سے نالان تھی - اور چونکہ بادشاہ کے حسر کو مِیْن اور اَنْژُوْ اُسی کی صلاح سے دئے گئے تھے اسواسطے اُنھوں نے موقع پاکر کسی علت سے اُسکے جلاوطن ہونے کا فتوے دلوادیا - اور وہ انگلستان سے صحیح و سالم نکل جانے کی توقع پر کشتی پر بیٹھکر کَیْلَس کو روانہ ہوا - مگر دشمنوں نے جنگی جہازوں کے بیڑے سے اُسکی بودی ناؤ کو رستہ میں جا گھیرا - اور ناخدا نے اُسکو اپنے جہاز میں بُلا لیا - جب وہ آگیا تو اُسکی یہ مدارت

کی کہ آؤ نکھرام - پھر دو روز کے بعد جہاز کے برابر ایک کشتی آگئی
اُس میں ایک جلاد بیٹھا تھا اور زنگ آلود شمشیر اور لکڑی کا
ایک کُندہ اپنے ساتھ لایا تھا - غرض اس سفاک نے سفک
کے ڈیوک کا سر کُندہ پر رکھکر تلوار سے الگ کر دیا ؀

اس ڈیوک کے مارے جانے سے ھنری کو نہایت قلق ہوا
اور کنٹ کے باشندوں کو جنھوں نے ڈیوک کی گرفتاری کے
لئے جہاز مہیا کئے تھے افواہاً یہ خبر پہنچی کہ بادشاہ ہم سے سخت
انتقام لینے کے واسطے آمادہ ہے - ان لوگوں نے جو تائلی
کے ساتھ بلیک ہیتھ فیلڈ تک پہنچ جانے والوں کی ذریات میں
تھے سنتے ہی ہتھیار سنبھالے - اور جان کیڈ کو اپنا سرگروہ
بنایا - اس مفسد نے یوَرْک کے ڈیوک کے چچیرے بھائی
مورٹیمر کو عوام الناس کی نظروں میں عزیز دیکھکر اپنا نام
مورٹیمر رکھ لیا - مقام سیون اوکس[1] پر فوج شاہی نے
شکست کھائی - اور فوج کا سردار جو لڑائی میں مارا گیا تھا اُسکی زرہ
کیڈ نے اپنے بدن پر سجا کر لندن کی طرف کوچ کیا - اُس کے

[1] اسکے لغوی معنی سات بلوط ہیں - یہ بستی ضلع کنٹ میں واقع ہے اور اسکا
یہ نام اس وجہ سے رکھا گیا ہے کہ اُسکی آبادی کے وقت اُسکے قریب بلوط کے بڑے
بڑے سات درخت تھے ؀

پہنچتے ہی ہینڈی بھاگ کر کینل ورذت میں چلا گیا - اور باغی بے تکلف لندن میں داخل ہوئے - شہر کے اندر جاتے ہوئے کینڈ نے غیروں کی آمد و رفت بند کرنے کے واسطے اپنی تلوار سے پل تختہ کے رستے کاٹ ڈالے - دو روز تک لندن میں باغیوں کا عمل رہا - تیسرے دن چند مکانوں کے لٹ جانے سے شہر والوں نے طیش میں آکر پل پر اپنا قبضہ کر لیا - اور چھ گھنٹہ تک جمکر بڑی مردانگی سے لڑے - پھر تھوڑی دیر لڑائی بند رہی - اور اس عرصہ میں ونچسٹر کے اسقف نے عام اشتہار جاری کر دیا کہ جو کوئی فوراً اپنے گھر چلا جائے گا اس سے کچھ باز پرس نہوگی - اس تدبیر سے سارے باغی کینڈ کو تنہا چھوڑ کر ہوا ہوگئے - اُسنے دوبارہ جتھا باندھنے میں کوشش کی مگر کارگر نہوئی اور اُسکو ناکام بھاگنا پڑا - پھر ایڈن نام ایک شخص نے شہر لوئس کے قریب ایک باغ میں اُسکو مار ڈالا اور اُسکے سر کے عوض ہزار مرک انعام پایا - ظن غالب ہے کہ یہ ہنگامہ یورک کے ڈیوک کی شہ سے برپا ہوا تھا - اگر باغی کامیاب ہوتے تو اُسی کو تخت پر بٹھاتے ؁

وہ بلا کا بادل جو ابتدا میں بالشت بھر سے زیادہ نہ تھا اور

مدت سے شاہان خاندان لنکاسٹر کے سروں پر پھیلتا جاتا تھا یہاں تک چھایا کہ آخر اُسنے خانہ جنگی کا نقشہ جمایا۔ اور یوَرْک کے ڈیوک نے جو اپنی ساری تدبیریں پختہ کر رکھیں تھیں اب اُنکے اظہار کا موقع پایا۔ بیشک رعایا نے بادشاہ کے ہاں بیٹا پیدا ہونے سے بڑی خوشی منائی تھی مگر وہ اُسکو سَمَرسِٹ کے ڈیوک کے حال پر زیادہ مہربان دیکھکر غصہ بھی بہت کھاتی تھی۔ اور یہ جانتی تھی کہ اُسی کی شرارت سے ملک نوَرْمنْڈی انگلستان سے نکل گیا اور اُسی کی کوتاہی سے وہ فوج جو صوبہ گیئن کو فتح کرنے گئی تھی ناکام پھری۔ ایسے نازک وقت میں ہنری کو جنون ہوگیا۔ اور امور سلطنت کا اہتمام یوَرْک کے ڈیوک کے سپرد ہوکر محافظ ملک اُسکو خطاب مل گیا۔ اگرچہ یہ صورت بہت دن نرہی اور بادشاہ کے سنبھل جانے سے ڈیوک کے اختیارات چھن گئے مگر اُسنے حکومت کا مزہ چکھکر بے اختیاری گوارا نکی اور اسی طمع میں ہتھیار سنبھالے جس خانہ جنگی کو گلوں کی لڑائی کہتے ہیں اُسکا آغاز یہی ہے۔ اور اُسنے یہ نام اسوجہ سے پایا ہے کہ خاندان یوَرْک کے طرفداروں نے سفید گل اپنی علامت رکھی تھی

اور لنکاسٹر کے ہواخواہوں نے سرخ گل اپنا نشان مقرر کیا تھا-
اس فساد میں سالزبری کا ارل اور اسکا بیٹا وارک کا ارل
دونوں خاندان یورک کے بڑے حامی تھے۔
ہنری کے عہد میں ان گلوں کی چھہ لڑائیاں ہوئیں - استحقاق
سلطنت کے تصفیہ کے واسطے فقط فوجوں ہی کی معرکہ آرائی نہوتی
تھی بلکہ گھر گھر جوش و خروش کے ساتھہ یہی بحث اور تکرار
رہتی تھی اور اہل انگلستان کے دو فریق ہوگئے تھے - ۱۴۵۵ء
میں گل سرخ نے مقام سینٹ آلبنز پر شکست کھائی اور
بادشاہ گرفتار ہوگیا - مگر چندروز میں اسنے رہائی پائی اور
کچھہ دنوں تک بظاہر فریقین میں صفائی رہی - اسکے بعد پھر ہنگامہ
شروع ہوا ۱۴۵۹ء میں گل سفید نے سٹفورڈشائر کے
علاقہ میں بلور ہیث پر دوسری فتح پائی اور ۱۴۶۰ء میں
وارک کے ارل کے زیر حکم نورث آمپٹن میں بادشاہ کو
پھر گرفتار کرلیا - ابتک یورک کا ڈیوک تخت کا مدعی نہوا تھا
اس فتح کے بعد اسنے علانیہ دعوی کیا اور حجت یہ قائم کی کہ
شہزادہ سیاہ پوش کے سوا جسکی اولاد میں اب کوئی باقی
نہیں میں اڈورڈ سوم کے سب سے بڑے بیٹے کا وارث ہوں

یہ بحث پارلمنٹ میں پیش ہوئی - اور یہ بات قرار پائی کہ ھنری اپنی زندگی تک حکمرانی کرے اور اُسکے بعد تخت یوزک کے ڈیوک اور اسکے وارثوں کو ملے ۔

اسپر ملکہ مارگرٹ کی مہر مادری جوش میں آئی یعنی اُس سے اپنے بیٹے اِڈوَرڈ ولیعہد کی محرومی دیکھی نہ گئی - اُسنے افروختہ ہوکر اپنی طرف کے امیروں کو ساتھ لیا اور سنہ ۱۴۶۰ء میں سفید گلوں کو ضلع یوَرک میں وِیکفیلڈ گرین پر شکست دی - گل سرخ کی یہ پہلی فتح ہوئی - اور اس معرکہ میں یوَرک کا ڈیوک مارا گیا - اُس زمانہ کے وحشیانہ طریق کے موافق فتحمندوں نے اسکا سر تن سے جدا کیا اور پھر کٹے ہوئے سر کو ننھا کاغذ کا تاج پہناکر یوَرک کی فصیل پر رکھدیا - یہ ذلت اُٹھاکر گل سفید کو بجائے ہمت ہار دینے کے ایسا جوش پیدا ہوا کہ دیوانگی کی حد تک پہنچ گیا - اسی ڈیوک کے بیٹے اِڈوَرڈ نے جو مارچ کا ارل تھا ۱۹ برس کی عمر میں باپ کے منصب پر قائم ہوکر اسکا دعویٰ زندہ کیا - اس نوجوان شہزادہ نے جسکی شجاعت اور وجاہت سے رعایا کے دل مسخر تھے سنہ ۱۴۶۱ء میں مقام موَرٹیمَر کراس پر فوج شاہی کو خوب صاف کیا - اس واقعہ کے کچھ دنوں بعد اسی سنہ میں

ملکہ نے مقام سینٹ آلبنز پر وارلک کے ارل کو شکست دیکر بادشاہ کو قید سے چھڑا لیا۔ لیکن جب اڈورڈ لندن میں پہنچا تو وہاں کے لوگوں نے اُسکے آنے کی بڑی خوشی منائی۔ پھر شہر میں ایک بڑی کونسل جمع ہوئی۔ اُسنے ہنری کو ملکہ کی فوج کے ساتھ شریک ہونے کی علت میں سلطنت سے محروم ٹھیرایا اور ۴ مارچ ۱۴۶۱ء کو نوجوان ڈیوک اڈورڈ چہارم کے لقب سے بادشاہ بنایا گیا ؛

ہنری ششم کا جسم حقیر اور حوصلہ پست تھا۔ چونکہ وہ نو مہینے کی عمر میں تخت پر بیٹھا اور مدت تک نابالغی کے زمانہ میں وزیروں اور مشیروں کی صلاح کا محتاج رہا اس سبب سے جوان ہوکر بھی اُنہی لوگوں پر تکیہ کرنے لگا۔ اکثر اوقات خطائیں تو اُنسے ہوتی تھیں اور وبال سپر آتا تھا۔ یہ بادشاہ ذاتی معاملات میں حلیم الطبع اور بے شر تھا۔ اُسکو سزا دینے کے عوض معاف کرنے سے زیادہ رغبت تھی۔ اور امن کی خواہش میں اپنا نقصان بھی گوارا کرلیتا تھا ؛

اسکے عہد میں بھی اصل اختیار امیروں کو رہا۔ بڑے معاملات کل اُنہی کے مشورہ سے طے ہوتے تھے۔ اِنہی لوگوں نے ہنری

کی نابالغی کے زمانہ میں نائب السلطنت تقرر کیئے تھے اب نہوں نے اُسکو معزول کیا ‌‌

رعایا کے وکیلوں کو مشورہ دینے کا منصب نہ تھا۔ البتہ امیروں کی تجویزیں اتفاق رائے کے واسطے اُنکے سامنے پیش ہوا کرتی تھیں۔ مگر اُنکو بڑا اقتدار یہ حاصل تھا کہ بادشاہ روپیہ ہاتھہ آنے کے واسطے اُنہی کا دست نگر رہتا تھا۔ یہ لوگ پارلمنٹ کے جلسوں میں برابر نہ آتے تھے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اُنکو بڑا لالچ ممبر بننے میں یہ تھا کہ اپنے موکلوں سے حق خدمت لیتے تھے اور اس عرصہ میں سزا اور گرفتاری سے محفوظ رہتے تھے

اس بادشاہ کے عہد میں یہ آئین جاری ہوا کہ وکلا سے رعایا کو وہی لوگ منتخب کر سکیں جنکی زمین کا حاصل بیس روپیہ سالانہ سے کم نہو ‌‌

اخیر عہد میں اس بادشاہ کی ذاتی آمدنی بہت گھٹ گئی تھی کیونکہ اُسکے دادا کو ملک فرانس سے بہت کچھہ حاصل ہوتا تھا اور اسکے وقت میں وہاں فقط ایک شہر انگریزوں کے قبضہ میں رہ گیا تھا۔ غرض بادشاہ کی آمدنی گھٹتے گھٹتے پچاس ہزار روپیہ سالانہ رہ گئی اور ملک فرانس کی مہمات اور اور معاملات

میں اتنا روپیہ صرف ہوا کہ اُسکا قرض تین لاکھ روپیہ سے
تجاوز کر گیا ۔

اِسکے عہد کی مشہور باتیں یہ ہیں۔ ۱۴۴۰ء میں ایٹن کالج قصبہ
ایٹن[1] میں اور کنگز کالج یعنی مدرسہ شاہی شہر کیمبرج میں
قائم ہوا۔ ۱۴۵۱ء میں گلاسگو کے یونی ورسٹی کی
بنیاد پڑی۔ ۱۴۵۶ء میں وہ دُمدار ستارہ جو ہیلی صاحب
سے منسوب ہے پہلے پہل تحقیقات کی نظر سے دیکھا گیا۔
۱۴۵۷ء میں شیشہ انگلستان میں بننا شروع ہوا۔ پچھلی دو باتوں
سے پایا جاتا ہے کہ گلاب کی خانہ جنگی کے زمانہ میں بھی
آہستہ آہستہ علوم و فنون میں ترقی ہوتی جاتی تھی۔
برِ اعظم یوروپ میں چھاپہ کا فن جس کا اثر دنیا
میں سب فنون سے زیادہ پھیل گیا ہے بتدریج
رونق پکڑتا جاتا تھا۔ چنانچہ ۱۴۷۴ء میں

[1] یہ قصبہ لندن سے ۲۲ میل کے فاصلہ پر اُسکے جنوب مغرب میں قلعہ ونڈسر
کے مقابل واقع ہے ۔

فاسٹ* نے چوبی حرف بنا کر کتابیں چھاپیں - اور سنہ ۱۴۴۴ء میں گٹن* برگ نے دھات کے حرف تراشے - پھر سنہ ۱۴۵۰ء میں بیلن کی کل چلی - اور سنہ ۱۴۵۲ء میں شیفر* کی سعی سے ٹائپ کے ڈھلے ہوئے حرف رائج ہوئے ٭

شاہانِ معاصر

سکوٹلنڈ

نام	سالِ وفات
جیمز اول	سنہ ۱۴۳۷ء
جیمز دوم	سنہ ۱۴۶۰ء
جیمز سوم	
فرانس	
چارلس ششم	سنہ ۱۴۲۲ء
چارلس ہفتم	
ہسپانیہ	
جان دوم	سنہ ۱۴۵۴ء
ہنری چہارم	
جرمنی	
سگسمنڈ	سنہ ۱۴۳۷ء
آلبرٹ دوم	سنہ ۱۴۳۹ء
فریڈرک چہارم	

پوپ

نام	سالِ وفات
مارٹن پنجم	سنہ ۱۴۳۱ء
یوجی نیئس چہارم	سنہ ۱۴۴۷ء
نکولس پنجم	سنہ ۱۴۵۵ء
کالکسٹس سوم	سنہ ۱۴۵۸ء
پائیس	

* یہ تینوں شخص جرمنی کے ایک شہر منٹز کے رہنے والے تھے - دو پہلے صناع ایک ہی کارخانے میں کام کرتے تھے پھر اُنسے الگ ہو جانے کے بعد تیسرا صناع جو دوسرے کا داماد تھا پہلے صناع کا شریک ہوگیا ٭

خاندان یُوزک کا دور

نام بادشاہ	سال جلوس
اِڈورڈ چہارم (یوزک کے ڈیوک رچرڈ کا بیٹا)	۱۴۶۱ء
اِڈورڈ پنجم (اِڈورڈ چہارم کا بیٹا)	۱۴۸۳ء
رچرڈ سوم (اِڈورڈ پنجم کا چچا)	۱۴۸۳ء سے ۱۴۸۵ء تک

پہلا باب

اِڈورڈ چہارم

سال ولادت ۱۴۴۳ء۔ سال جلوس ۱۴۶۱ء۔ سال وفات ۱۴۸۳ء

ھنری کی معزولی اور اِڈورڈ کی تخت نشینی سے بھی گلوں کا ہنگامہ موقوف نہوا۔ کیونکہ شمالی اضلاع کے باشندے شاہ معزول کا دم بھرتے رہے اور شہر لندن اور جنوبی اضلاع کے بسنے والے نئے بادشاہ کے حامی بنے۔ مگر ۱۴۶۱ء میں گل سفید نے یوزک شائر کے علاقہ میں مقام ٹاؤٹن پر ایسے وقت کہ برف گر رہی تھی ایک

فتح پائی اور اُس سے اِڈورڈ کی سلطنت کو استقامت ہوگئی
ملکہ مارگریٹ شکست کے بعد مدد کی توقع پر فرانس میں چلی گئی۔
گل سرخ کی پراگندہ فوج جمع ہو کر پھر مقابلہ میں آئی اور سنہ ۱۴۶۴
میں ہجلی مور اور ہکسہام پر شکستیں کھا کر پریشان ہوگئی۔
ہنری میدان ہکسہام سے بھاگ کر لنکا شائر کے بنوں
میں جا چھپا۔ ایک سال سے زیادہ اپنے تعاقب کرنے والوں کو
حیران و سرگردان رکھا مگر انجام کار گرفتار ہو کر زندان ٹوور
میں ڈالا گیا ؛

سنہ ۱۴۶۴ میں شاہ ۲ اڈورڈ نے وڈول نام ایک نائٹ کی دختر
الزبتھ گرے سے خفیہ نکاح کر لیا۔ اور جب وہ تاجداری کے
بعد ملکہ ٹھیر گئی تو اُسکے بہن بھائیوں کی شادیاں بڑے بڑے
امیروں اور جاگیرداروں کے اُن وارثوں سے ہوگئیں جو بادشاہ
کی ولایت میں تھے۔ یہ امر سب امیروں کو عموماً اور خاندان
نویل کو جس میں وارک کا ارل سرگروہ تھا خصوصاً سخت ناگوار
ہوا۔ یہ سردار جسکو مورخوں نے کنگ میکر یعنی بادشاہ گر
لکھا ہے وزیر اعظم اور کیلس کا گورنر تھا۔ اور اُسوقت وظیفہ کے
اعتبار سے کوئی منصب اس گورنری کو نہ پہنچتا تھا۔ اس نکاح کی

بدولت وزیر کی رسوخ میں فرق آیا۔ مگر وہ ایسا کاہیکو تھا کہ چپ چاپ اپنا نقصان گوارا کرلیتا۔ اسی وجہ سے شاہ و وزیر میں رنجش بڑھتی گئی یہاں تک کہ علانیہ تکرار کی نوبت آئی۔ وَاِرْوِک کے ارل نے بادشاہ کے بھائی کلَارِنس کے ڈیوک کی تقویت سے یَوْرْک اور لِنکَن کے باشندوں کو بغاوت پر آمادہ کیا۔ مگر اس سے کچھ کام نہ چلا بلکہ ارل اور ڈیوک دونوں کو انگلستان چھوڑکر شاہ فرانس چَارلس یازدہم کی پناہ میں جانا پڑا۔ وہاں پہنچکر اُنکی ملاقات مَارگَرِٹ سے ہوئی۔ چونکہ اب مَارگَرِٹ اور ارل کا مدعی ایک ہوگیا تھا اس سبب سے دونوں نے متفق ہوکر اِڈْوَرْڈ کو تخت سے اُتار دینے کا منصوبہ باندھا۔ اور اتحاد کے استحکام کے واسطے مَارگَرِٹ کے بیٹے شہزادہ اِڈْوَرْڈ کا نکاح ارل کی دختر آنَّ سے ہوگیا ✤

بادشاہ گر اسطرح پانچ مہینے فرانس میں گزار کر انگلستان کے جنوب میں وارد ہوا۔ اُسکے آجانے سے گل سرخ کی امیدیں تازہ ہوئیں۔ شاہ اِڈْوَرْڈ کے طرفداروں میں سے چھہ ہزار آدمیوں نے سفید گل اپنی ٹوپی سے الگ کئے اور شاہ معزول کا دم بھرنے لگے۔ یہ رنگ دیکھکر اِڈْوَرْڈ ملک ھاَلَنْڈ میں بھاگ گیا۔

اور لوگوں نے ہِنری کو زندان سے نکال کر پھر تاج بٹھایا۔
اب شاہ اِڈوَرڈ کی حقیقت سنو کہ وہ کئی مہینے کے بعد اپنے بہنوئی برگنڈی کے ڈیوک سے روپیہ اور جہاز اور فوج لیکر یوَرک شئر کے علاقہ میں مقام ریون سپر پر وارد ہوا - اور نوٹنگھم تک پہنچتے پہنچتے ساٹھ ہزار کی جمعیت اسکے ساتھ ہو گئی - یہاں اسکا بھائی کلارنس کا ڈیوک جسنے مدت تک وارک کے ارل کا ساتھ دیا تھا اُس سے آملا - ۱۴۷۱ء میں ایسٹر کے اتوار کو مقام بارنیٹ پر ایسی سخت لڑائی ہوئی کہ گل سرخ کی سب پتیاں بکھر گئیں - اور وارک کا ارل اور اسکا بھائی مونٹاگیو اور انکے سوا اُدھر کے سارے سردار مارے گئے - شاہ اِڈوَرڈ تزک و احتشام سے مع فوج لندن میں داخل ہوا - اور اُسی دن شاہ ہِنری زندان ٹاور میں بڑی بیرحمی سے قتل کیا گیا - اسی لڑائی کے دن مارگرِٹ اپنے بیٹے سمیت بندر ویمتھ میں وارد ہوئی مگر تین ہفتہ میں اُنکی فوج کے ٹکڑے اُڑ گئے - اور دونو ماں بیٹے گلوسٹر کے علاقہ میں مقام ٹیوکس بری پر اسیر ہو کر شاہ ظفریاب کے دربار میں لائے گئے - شاہ اِڈوَرڈ نے شہزادہ کے چہرہ پر آہنیں دستانہ کھینچ مارا اور اسکو قتل کا ایما سمجھکر شاہ کے بھائیوں نے

نے اُس نوجوان کے خون سے اپنے خنجر رنگین کئے۔ مَا رْگرِٹ نے
جس شاہانہ دل سے بہادری کے ساتھ طرح طرح کی سختیاں جھیلیں
اور آفتیں سہی تھیں وہ اس صدمہ کی تاب نہ لاسکا۔ پھر اُس غمناک
کو شاہ فرانس لُوئی یازدہم نے فدیہ دیکر انگریزوں کی قید
سے چھڑالیا۔ اور وہ روز سیاہ دیکھکر گیارہ برس زندہ رہی ❊

اب شاہ اِڈْوَرْڈ کے بھائیوں میں بڑا فساد
پھیلا۔ کلَارِنس کے ڈیوک نے اپنی بی بی بادشاہ گر کی بڑی
دختر کے علاقہ سے خسر کی جائداد کا دعویٰ کیا۔ اور گلوسٹر
کا ڈیوک بھائی کے توڑ پر اُسکی دوسری دختر آئن شہزادہ
اِڈْوَرْڈ مقتول کی بیوہ سے نکاح کرکے اپنی بی بی کے حصہ
کا مدعی ہوا۔ دونوں بڑی دقت سے راضی ہوئی اور
جائداد کی تقسیم اسطرح عمل میں آئی کہ بادشاہ گر کی بیوہ بی بی
محتاج رہ گئی ❊

اسکے بعد شاہ اِڈْوَرْڈ نے فرانس سے لڑنے کی تیاری کی اور
جسطرح انگلستان کے اَور بادشاہ وہاں کی سلطنت کا دعوے
کرتے آئے تھے یہ بھی مدعی ہوا۔ اس لڑائی کے دو سبب ہوئے
ایک یہ کہ بادشاہ کا بہنوئی بَرْگَنڈی کا ڈیوک فرانس سے

سخت دشمنی رکھتا تھا دوسرے یہ کہ جن فتنہ انگیزوں کی بدخواہی کا اندیشہ تھا اُنکو ملک سے ٹالنا اور ایک مہم میں لگا دینا منظور تھا۔ اس مہم کے واسطے پارلمنٹ کی طرف سے بھی مدد ملی اور بادشاہ نے روپیہ وصول کرنے کا ایک آسان اور نیا طریق یہ نکالا کہ دولتمندوں کو اپنے حضور میں بلا کر اُنسے نذریں مانگیں اور وہ اُنکو دینی ہی پڑیں۔ پھر بڑے تساہل کے بعد اُسنے فرانس پر یورش کی مگر مددگاروں میں سے کسی ریاست کا سردار کمک کو نہ آیا۔ اس سبب سے اُسکو تردد ہوا کہ اب کیا کرنا چاہئے بارے ۱۴۷۵ع میں شاہ فرانس کی جانب سے آشتی اور ملاقات کا پیام پہنچا اور وہ بہت غنیمت ہو گیا۔ ملاقات کا طور یہ نکلا کہ شہر پکگنی کے قریب دریائے سوم پر ایک پل باندھا گیا اور اُسکے بیچوں بیچ لکڑی کی ایک جالی کھڑی ہوئی۔ پھر دونوں بادشاہ دونوں طرف سے اُس پل پر آئے اور دونوں نے اُس جالی کے خانوں میں سے ہاتھ ملا کر صلح کی شرطوں پر قائم رہنے کے لئے قسمیں کھائیں۔ اس عہدنامہ کی بڑی شرطیں تین تھیں اول یہ کہ شاہ فرانس پچھتر ہزار کرؤن[۱] تو فوراً ادا کرے اور

---

[۱] اسکے لغوی معنی تاج ہیں پہلے ایک سکہ پر تاج کا نقش ہوتا تھا اس سبب سے اُسکا یہی نام ہو گیا اب انگلستان کا کرؤن جسپر وہ نقش نہیں ہے ڈھائی روپیہ کا ہوتا ہے

پچاس ہزار ہر سال شاہ ایڈورڈ کی حیات تک دیتا رہے۔ دوسری یہ کہ سات برس تک لڑائی بند رہے اور ایک ملک کے تاجروں کو دوسرے ملک میں تجارت کی ممانعت نہو۔ تیسرے یہ کہ ڈافن کا نکاح اڈورڈ کی بڑی بیٹی الزبتھ سے ہوجائے یہ صلح فرانس والوں کے دلخواہ اس سبب قرار پائی کہ انہوں نے انگلستان کے درباریوں کو دل کھول کر روپیہ دیا یہاں تک کہ بعض امیروں کو تو اپنے تئیں علانیہ شاہ فرانس کا پنشنخوار کہنے میں بھی عار نرہی ؛

اس مہم کے انجام میں خفت حاصل ہونے سے انگلستان کی رعایا جسپر لڑائی کے نام سے بھاری بھاری ٹکس لگائے گئے تھے ایسی ناراض ہوئی کہ بغاوت کے واسطے اُسکے چھیڑنے کی دیر رہگئی۔ بادشاہ اس بات کو تاڑگیا اور آیندہ ایسا لحاظ رکھا کہ رعایا کی جیب پر کبھی ہاتھہ نہ ڈالا۔ ہاں پرمٹ کا محصول سختی سے وصول کیا اور اُسقفوں اور پادریوں سے اُنکی آمدنی کا عشر لیا اور نئی عطا کی ہوئی جاگیریں پھیرلیں۔ اور فیوڈل سسٹم کے موافق جرمانے لئے اور جہاز لدوا کر بحر شام کے ساحل کے بندروں میں تجارت کے واسطے بھیجے غرض ان تدبیروں سے اتنا روپیہ

ہاتھ آیا کہ اُسکے خرچ سے بچ رہا اور رعایا کو بھی شکایت نہوئی۔
کلیرنس کے ڈیوک کی موت سے اس بادشاہ کے نام کو بڑا داغ
لگا ہے۔ دونوں بھائیوں کے دل تو پہلے ہی سے پھٹے ہوئے
تھے کیونکہ اِڈوَرڈ نے بَرگَنڈی کے ڈیوک کی بیٹی اور وارث
مینری سے جو بڑی دولتمند تھی اُسکا نکاح نہونے دیا تھا۔ مگر جب
اُسکے ایک دوست ٹامَس بَرڈِٹ کو ماخوذ کر کے ساحری کی علت
سے قتل کیا تو وہ بادشاہ کو علانیہ بُرا کہنے لگا اور اسی جرم میں محکمہ
امرا کے حوالہ ہوا۔ اُن لوگوں نے اُسکی موت کا فتوے دیا۔
اور وہ دس روز کے اندر قلعہ ٹوَر میں تمام ہو گیا۔ یہ تحقیق نہیں
کہ اُسکی موت کس صورت سے ہوئی مگر اُس زمانہ میں مشہور یہ ہوا
تھا کہ ایک قسم کی شراب جو اُسکو مرغوب تھی اُسی کے پیپے میں
ڈبو کر مار اگیا۔

اس بادشاہ نے غیر ریاستوں کے ساتھ برتاؤ کا یہ عجب ڈھب
نکالا تھا کہ جس روز اُسکے ہاں بچہ پیدا ہوتا تھا اُسی دن سے کسی
شاہی خاندان میں اُسکی شادی کر دینے کا بندوبست کرتا تھا۔
لیکن اس باب میں اُس کی کوئی تجویز نہ چلی اور سب سے بڑی تدبیر
جو پِکگنی کے عہدنامہ میں مندرج ہو کر پختہ ہو گئی تھی وہ بھی خام

اور نا تمام رہی - کیونکہ اُسکے جیتے جی ڈآفن نے بَرگنڈی والی مَاذگرِٹ سے نکاح کرلیا - اس عقد کے چند روز بعد اِڈوَرڈ کو ایک خفیف سا عارضہ لاحق ہوا - عیاشی نے ناتوان تو کر ہی رکھا تھا بیماری دفعتًہ بڑہ گئی اور جان لیکر ٹلی - غرض اکتالیس برس یہ بادشاہ دنیا سے گزر گیا اور وِنڈسَر میں دفن ہوا - اُسکے ہاں دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں تھیں - بڑا بیٹا اِڈوَرڈ باپ کی وفات کے وقت بارہ برس کا تھا اور دوسرا ایَوْرک کا ڈیوک رِچَرڈ نو برس کا - بیٹیوں میں بڑی بیٹی کا نام اِلزَبِتھ تھا اور وہ آئندہ ہِنری ہفتم سے بیاہی گئی ‡

اس بادشاہ میں بڑا عیب یہ تھا کہ نفسانی خواہشوں میں آلودہ رہتا تھا - اُسکی شہوت پرستی سے کتنے ہی اچھے اچھے خاندانوں کی ناموس میں فرق آیا - وہ زرق و برق کی پوشاک پہننے اور نفیس غذائیں کھانے اور قیمتی شرابیں پینے پر غش تھا - اُسنے بہت سا خون بہا کر تخت پایا اور پھر اُسکے قائم رکھنے کا یہ ڈہنگ نکالا کہ جابجا جاسوس پھیلا کر اُنکے وسیلہ سے پل پل کی خبر رکھی - اُسکے دربار یا کسی اور دور کے شہر میں کوئی بات ایسی ہوتی تھی جسکا پرچہ اُسکو نہ گزرے - یہ بادشاہ حسین اور صاحبِ لیاقت

تھا۔ مگر عیاشی کے سبب اخیر عمر میں اسقدر پھولا کہ چلنا پھرنا دشوار ہوگیا +

پارلمنٹ کی تجویزیں جو معروضات کے طور پر پیش ہوا کرتی تھیں اسکے عہد میں اُنکا نام ایکٹ آف پارلمنٹ یعنی قانون مجوزہ پارلمنٹ مقرر ہوگیا۔ اور اس سے غرض یہ تھی کہ بادشاہ کو کسی قانون کی منظوری کے وقت اُس میں کچھہ تغیر و تبدیل کا اختیار نہ رہے +

اسکے عہد میں بڑی بات یہ ہوئی کہ انگلستان میں چھاپہ کا فن رائج ہوا۔ یہ فن ولئم کئکسٹن نے ھالنڈ میں سیکھا اور فرانسیسی زبان کی ایک کتاب کا ترجمہ کرکے اُسکو ۱۴۷۱ء میں مقام گنٹ میں چھاپا۔ زبان انگریزی میں پہلے پہل یہی کتاب چھپی ہے۔ پھر اسی شخص نے ۱۴۷۳ء میں وسٹ منسٹر میں چھاپہ خانہ جاری کیا۔ اور وہاں ۱۴۷۴ء میں سب سے پہلے وہ کتاب چھپی جسکو گیم آنڈ پلی آف چس یعنی بازی بساط کہتے تھے۔ یہ چھاپہ کی دولت سکوٹ لنڈ والوں کو ۱۵۰۷ء میں اور آئرلنڈ والوں کو ۱۵۵۱ء میں ہاتھہ آئی۔ ڈاک کا انتظام پہلے پہل اسی بادشاہ کے عہد میں اُس سڑک پر جو لندن سے سکوٹ لنڈ کو جاتی تھی اسطرح ہوا کہ بیس بیس

میل کے فاصلہ پر سواروں کی چوکیاں بیٹھ گئیں اور ایک دن میں سو میل تک خط پہنچنے لگے ؛

شاہان ہمعصر

سکوٹ لنڈ

نام	سال وفات
جیمز سوم	۰
فرانس	
چارلس ہفتم	سنہ ۱۴۶۱ء
لوئی یازدہم	۰
ھسپانیہ	
ہنری چہارم	سنہ ۱۴۷۴ء
فرڈننڈ اور ازیلا	۰

جرمنی

نام	سال وفات
فریڈرک سوم	۰
پوپ	
پائس دوم	سنہ ۱۴۶۴ء
پال دوم	سنہ ۱۴۷۱ء
سکسٹس چہارم	۰

دوسرا باب

اِڈورڈ پنجم

سال پیدائش سنہ ۱۴۷۰ء تاریخ جلوس ۹-اپریل سنہ ۱۴۸۳ء
تاریخ معزولی ۲۵-جون سنہ ۱۴۸۳ء

یہ بادشاہ جو شاہ سابق کا بڑا بیٹا تھا کُل گیارہ ہفتے سر برآرا رہا۔ اس عرصہ میں بادشاہ کی نابالغی کے سبب اُسکے چچا گلوسسٹر کے ڈیوک رچرڈ نے محافظ ملک بنکر بظاہر بھتیجے کی خیرخواہی کا دم بھرا اور در پردہ اپنی تخت نشینی کا جال پھیلایا۔ اس بداندیش نے نورتھ ہمپٹن کے قریب مقام سٹونی سٹریٹفورڈ پر بادشاہ کو گرفتار کر کے لندن کی طرف کوچ کیا۔ رستہ میں تو رسمی تعظیم و تکریم کے ساتھ اُسکی بادشاہی کا سانگ بنائے رکھا مگر وہاں پہنچکر اُسے زندان ٹوور میں ڈال دیا۔ پھر یہ غضب ڈھایا کہ اُسکے بھائی کو بھی ماں سے چھین کر اُسی قیدخانہ میں بند کیا۔ وہاں یہ دو نو معصوم اپنے قاتل چچا کے منصوبوں سے بیخبر کھیل کود میں

لگے رہتے تھے*

اُس بیرحم نے بچوں کا بندوبست کرکے ہواخواہان سلطنت کی خبر لی۔ لارڈ ھیسٹنگز کو ساحری کی علت سے کونسل کے کمرہ میں گرفتار کروایا۔ اور اُسی وقت ٹوور کے گرجا کی چاردیواری کے اندر ایک کُندہ پر اُسکا سر کٹوا ڈالا۔ اُسی دن قلعہ پومفرٹ میں تین امیروں کو بادشاہ کے ماموں لارڈ رِوَرز کے ساتھ جو گنگسٹن چھاپہ والے کا قدردان اور مربی تھا ٹھکانے لگایا۔ یہ امیر اس قلعہ میں اُسی دن سے قید تھا جس دن وہ شاہ مقید ہوا تھا جب یہ ستم برپا ہو چکا تو رچرڈ کے دمساز بکنگھم کے ڈیوک نے گلڈھال میں جاکر لندن والوں کے سامنے بڑے شدومد سے اُسکو تخت کا اصل وارث قرار دیا۔ اُسکی زبان درازی پر کسی نے توجہ نہ کی مگر کرایہ کے چند آدمی بول اُٹھے کہ شاہ رچرڈ کی عمر دراز ہو۔ پھر اسکے دوسرے دن بکنگھم کے ڈیوک نے رچرڈ کے سامنے اہل انگلستان کی طرف سے ایک درخواست پیش کی مضمون اُسکا یہ تھا کہ حضور تاج پہنیں اور بادشاہی قبول کریں۔ اُس مکار نے بموجب اس عام مثل کے کہ من بھائے سر ہلائے بڑے اصرار سے سلطنت اختیار کی اور ایڈورڈ پنجم کا عہد طے ہوا*

تیسرا باب

رچرڈ سوم ملقب بہ کوز پشت

سال پیدائش ۱۴۵۲ء ۔ سال جلوس ۱۴۸۳ء ۔ سال وفات ۱۴۸۵ء

بادشاہی اختیار کرنے کے پندرہ روز بعد وسٹ منسٹر میں رچرڈ اور اُس کی بی بی بادشاہ گرکی دختر آئن کی تاجداری ہوئی۔ اس نئے بادشاہ نے امیروں کے منصب بڑھا کر اور راڈورڈ چہارم کا جمع کیا ہوا خزانہ لٹا کر اپنے طرفداروں کا ایک گروہ بنا لیا۔ اور ملک کے دورہ کے بعد جو امن و انصاف قائم کرنے کے نام سے کیا گیا تھا یوزک میں اُسکی تاجداری کی رسم پھر ادا ہوئی ۰

کہتے ہیں کہ یوزک میں پہنچنے سے پہلے اُسکے ایما سے ایک حادثہ جانکاہ واقع ہوا۔ یہ ماجرا سرٹامس مور[۱] صاحب نے

---

[۱] اس مصنف کا حال اس حصہ کے اخیر میں مرقوم ہے ۰

اسطرح بیان کیا ہے کہ رچرڈ نے شہر وارِک میں ہنچکر جیمز ٹرِل
داروغہ اصطبل کو لندن روانہ کیا۔ اور ٹاور کے قلعہ دار
بریکن بری نے قلعہ کی کنجیاں ۲۴ گھنٹے کے لئے بادشاہ کے
لکھنے سے اُسکے حوالہ کردیں۔ وہ ظالم رات کے وقت عالم خموشی
میں دو بدمعاشوں کو لیکر قلعہ کے اندر ایگیا۔ اُن سنگدلوں
نے شاہ معزول اِڈورڈ پنجم اور اُسکے بھائی کو سوتے میں
گلا گھوٹ کر مار ڈالا۔ اور پھر دونو کی لاشیں ٹرِل نا کار کو کھا
زینہ کے تلے دبا دیں۔ اس روایت کی بنیاد قاتلوں کے بیان
پر ہے۔ اگرچہ اس جرم سے رچرڈ کو بری الذمہ کرنے کے واسطے
کئی قوی دلیلیں پیش کی گئی ہیں مگر وہ شافی نہیں ہیں۔ بہرحال
اس باب میں اختلاف ہے اور یہ خلاف یوں ہی چلا جائے گا۔

ہمیشہ سے ایک زبردست فریق رچرڈ کا بدخواہ چلا
آتا تھا۔ جب اِڈورڈ چہارم کے فرزند اس بیکسی سے مارے
گئے تو اُس فریق نے گل سفید اور گل سرخ میں اتحاد پیدا کرنے
کی یہ صلاح ٹھیرائی کہ اِڈورڈ چہارم کی بڑی بیٹی اِلزبتھ کے
ساتھ رچمنڈ کے ارل ہِنری کی شادی ہوجائے۔ یہ شہزادہ
لنکاسٹر کے ڈیوک جان کی پوتی مارگرٹ بوفرٹ کا

بیٹا تھا ٭

اب غاصب کو آفتوں نے ہر طرف سے نرغہ میں لیا۔ بکنگھم کا ڈیوک جو اسکا رفیق و مددگار تھا یکایک جانی دشمن بن کر ھنری کا طرفدار ہوگیا۔ ۱۸۔ اکتوبر ۱۴۸۳ء کو ھنری بہت حامی اٹھ کھڑے ہوئے۔ اور وہ خود بھی ڈِوَن شَیَر کے کنارہ پر آ ہی پہنچا تھا مگر طوفان کے صدمہ سے اسکے جہاز پیچھے ہٹ گئے۔ بکنگھم کا ڈیوک جو ضلع بِرِک نوک میں آمادہ جنگ ہوا تھا دریائے سِوَرن کی طغیانی سے اپنے شریکوں تک نہ پہنچ سکا۔ اور اسکی فوج کے جوان وِیلز کے باشندے اپنے اپنے گھر چلے گئے جب اسکو بچنے کی کوئی شکل نظر نہ آئی تو بھیس بدل کر اپنے ایک نوکر کے گھر میں جا چھپا۔ بعض کا قول ہے کہ اس میزبان نے دغا سے اپنے مہمان کو پکڑوا دیا۔ اور رچرڈ نے سالزبری کے بازار میں اسکا سر قلم کروا دیا ٭

رچرڈ کو ھنری اور الزبت کے عقد کا بڑا اندیشہ تھا اسواسطے اسنے چاہا کہ اس شہزادی سے اسکے بیٹے کی شادی ہو جائے مگر لڑکے کے دفعۃً مر جانے سے بات بگڑ گئی۔ اور اب اسکو بھتیجی سے آپ نکاح کرنے کا سودا ہوا۔ چنانچہ جب اسکی بی بی

آنؔ مرگئی تو لوگوں کو یہی شبہ ہوا کہ اُسنے آپ زہر دیکر مارڈالا ہے۔ غرض رچرڈ کو اُس کے دو مشیروں نے اس عقد ناجائز سے باز رکھا۔ اور اب اُسکو اُس جنگ کے مآل پر نظر رکھنے کے سوا جسکی تیاریاں مخالفوں کے ہاں ہو رہی تھیں کچھ چارہ نہ تھا۔ لڑائی شروع ہونے سے پہلے اُسکو طرح طرح کے تردد اور وسوسے رہتے تھے۔ دولت تو پہلے ہی لٹ چکی تھی اس سبب سے ادبار کے وقت ہوا خواہوں کی وفاداری میں فرق آنے لگا۔ اور رچرڈ بھی جان گیا کہ برے وقت کا کوئی ساتھی نہیں چنانچہ لارڈ سٹینؔلی کی طرف سے جو بڑا متمول امیر تھا اُسکو سخت بدگمانی رہنے لگی۔ انہی اندیشوں سے رات کو اُسے نیند نآتی تھی۔ اور کہتے ہیں کہ سوتے سوتے یکایک چیخ مار کر اُچھل پڑتا تھا۔ اسی حال میں اُسکو خبر لگی کہ ہنری تین ہزار کی بھیڑ بھاڑ سے دریائے سینؔ کے دہانہ پر موجود ہے اور انگلستان کو آتا ہے۔ یہ سنتے ہی اُسنے اپنی سلطنت کے وسط یعنی مقام نوٹنگھم میں لشکر جا ڈالا۔ اور بڑی بڑی سڑکوں پر سوار متعین کرکے اُنکو حکم دیا کہ کمر بستہ کھڑے رہیں اور غنیم کے آتے ہی خبر پہنچائیں۔ غرض یکم اگست ۱۴۸۵ع کو ہنری بندر

ملفورڈ پر آپہنچا- اور پندرہ دن کے بعد مقام بوسورتھ پر دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا- رچرڈ کے لشکر میں سے کتنے ہی آدمی سٹک گئے تھے اس سبب سے اُسکی فوج کا زور گھٹ گیا- قصہ مختصر دونوں کلوں کی یہ آخر لڑائی ہوئی- اور اس ہنگامہ میں رچرڈ غنیم کے علم بردار کو کاٹتا ہوا ہنری تک جا پہنچا تھا کہ اُسکا کام تمام کرنے کی حسرت میں خود ہی تمام ہو گیا- اُسکا تاج میدان جنگ کے قریب کسی جھاڑی میں پڑا ہوا تھا- لارڈ سٹینلی نے اُٹھا کر ہنری کے سر پر رکھدیا- رچرڈ کی لاش گھوڑے پر ڈال کر لیسٹر میں لے گئے اور وہ وہاں ایک گرجا میں دفن کی گئی +

خاندان پلنٹجنٹ کے اس اخیر بادشاہ کی خصلت مورخوں اور شاعروں نے بہت زبون لکھی ہے- وہ لکھتے ہیں کہ اس بیرحم اور دغا باز نے ہوا وہوس کے غلبہ سے نہایت بیجا اور سخت ناز یبا حرکتیں کیں- ہم بھی اُسکو نیک تو نہیں کہتے مگر اتنا البتہ ظاہر رکھتے ہیں کہ یہ خصلت شاہان خاندان ٹیوڈر کے دور میں لکھی گئی ہے اور وہ اُسکے سخت دشمن تھے- یہ بادشاہ دُبلا اور ٹھگنا تھا- اُسکا ایک بازو سوکھا ہوا تھا اور شانوں کی ہیئت بدنما

تھی اسی سبب سے لوگ اُسکو گُبڑا کہتے تھے ✤

شاہان ہمعصر

سکوٹ لینڈ

نام	سال وفات
جیمز سوم	•

فرانس

نام	سال وفات
لوئی یازدہم	۱۴۸۳ء
چارلس ہشتم	•

ہسپانیہ

نام	سال وفات
فردیننڈ اور ازبیلا	•

جرمنی

نام	سال وفات
فریڈرک سوم	

پوپ

نام	سال وفات
سکسٹس چہارم	۱۴۸۴ء
انوسنٹ ہشتم	

چھٹا باب

خاندان یوزک اور خاندان لنکاسٹر کے دور میں اہل انگلستان کا طریق معاشرت

گلوں کی لڑائی کے زمانہ میں خانہ داری کے اصلاح بند اور طریق معاشرت کی ترقی رکی رہی - اسوقت کہ لوگوں کو زندگی ہی کا اعتبار نہ تھا تحصیل علم کی طرف کیا توجہ ہوتی - وہ جان کی سلامتی پر نظر رکھنے سے سپہگری کے فنون میں مشغول رہتے تھے - اس آفت نے امیر و غریب دونوں کو برباد کیا - امیروں کے بڑے بڑے قلعے مسمار اور گھر کے گھر بند ہو گئے اسی طرح غریبوں کے بھی صدہا گانو جلکر خاک سیاہ اور برباد ہوئے *

اُس زمانہ میں بڑی بات یہ ہوئی کہ غلامی جاتی رہی - یہ رسم قبیح انگلستان میں سیکسن کے آغاز تسلط سے چلی آتی تھی

اور نوزمن کے آنے سے بھی غلاموں کی حالت میں کچھ فرق
نہ آیا تھا فقط اتنی بات ہوئی تھی کہ آقا بدل گئے تھے - البتہ
ھِنری دوم کے عہد سے اُنکی آزادی کی بنیاد پڑی -
اور پھر تین سو برس تک اُسکا نقشہ اسطرح آہستہ آہستہ جمتا گیا
کہ کسی مورخ نے اُسکو قابل بیان نہ سمجھا - چنانچہ اُس زمانہ میں
بھی کہ جب کسی کو انگریز کہنا گالی دینے کے برابر سمجھا جاتا تھا
نکولس بریکس پیئر ایک انگریز پوپ مقرر ہوا اور
ٹامس اِی بکٹ دوسرے انگریز کو انگلستان میں
نوزمن بادشاہ کے مقابلہ کی جرات ہوئی - پھر ڈوما کے
اکثر پادریوں کے دل میں خدا نے رحم پیدا کیا اور اُنکے
سبب سے یہ دستور ہو گیا کہ جب غلاموں کے مالک مرنے لگتے
تو پادری اُنکو یہ ہدایت کرتے کہ اپنے غلام آزاد کر جاؤ خدا
تمکو اسکا بڑا اجر دیگا - پادری تو سعی کرتے ہی تھے مگر گلوں کی
لڑائی سے امیروں کے اقتدار کا گھٹ جانا غلاموں کی آزادی
کے واسطے بہت ممد ہوا چنانچہ جب خاندان ٹیوڈر کا دور
شروع ہوا تو انگلستان میں غلام نام کو نہ تھے ؁
اُس زمانہ میں گورنمنٹ کا ڈھنگ وہی تھا جواب ہے یعنی بادشاہ

کے اختیارات محدود رہتے تھے - یوروپ میں یہ طرز حکومت زمان متوسط[1] میں پیدا ہو گیا تھا - اور انگلستان کی حکومت اس قماش کے نظم و نسق کا سب سے عمدہ نمونہ تھا - اُسوقت منصب شاہی قطعاً موروثی ٹھیر گیا تھا - ملک میں بادشاہ کو سب سے زیادہ اقتدار حاصل تھا اور کُل زمین اُسی کی مِلک تصور کیجاتی تھی - لیکن تین بڑے اصول اُسکے اختیارات کو محدود رکھتے تھے - اول یہ بادشاہ پارلمنٹ کی بے رضامندی کوئی قانون جاری نکرسکتا تھا - دوسرے پارلمنٹ کی منظوری بغیر رعایا پر کسی قسم کا محصول نہ لگاسکتا تھا - تیسرے اُسکو حکمرانی میں قانون کی پابندی لازم تھی اور خلاف قانون عمل کرنے پر اُسکے وزیروں اور مشیروں سے بازپرس ہوتی تھی - اُسوقت امیروں نے بجائے قلعوں کے جنکا ذکر پہلے آچکا ہے اپنے اپنے علاقوں میں چوبی محل بنانے شروع کئے - ان محلوں میں منبت کاری اور رنگ آمیزی ہوتی تھی اور اُنکے کمروں میں مشجر کے پردے لٹکے رہتے تھے - شہروں میں مکانات کے بالاخانے نیچے کی منزلوں سے اسقدر باہر کو نکلے

---

[1] یوروپ میں آٹھویں صدی سے پندرہویں صدی تک زمانہ کو زمان متوسط کہتے ہیں۔

ہوئے ہوتے تھے کہ تنگ کوچوں میں دونوں طرف کے مکانات
میں فقط تین چار فیٹ کا فرق رہجاتا تھا۔ چنانچہ پرانے شہروں
مثلاً چسٹر وغیرہ میں اب بھی مکانات کا یہی نقشہ ہے۔ اُسوقت
لوگوں کو اتنی تمیز حاصل ہوئی تھی کہ ہوا سے تازہ اور صاف
روشنی کی قدر جانتے اور ان چیزوں کو صحت و تفریح کا باعث
سمجھتے۔ اُس زمانہ کے امیر چار وقت کھایا کرتے تھے۔ صبح کو
پانچ بجے اُٹھکر سات بجے حاضری کھاتے تھے اور دس بجے
اور چار بجے ڈنر۔ اور جب رات کو نو بجے خوابگاہ میں جاتے
تو کچھ روٹی کھاکر مصالح دار شراب پی لیتے تھے اور اسوقت
کے کھانے کو لوری کہتے تھے۔ اہل حرفہ کو ڈنر بارہ بجے
میسر ہوتا تھا۔ چنانچہ اب بھی ایسا ہی ہوتا ہے وجہ اسکی یہ ہے
کہ امیروں کو فرصت کے سبب سے وقت کا بدل لینا آسان ہے
اور مزدور روزمرہ کی محنت کے سبب ہمیشہ ایکہی وقت کے
پابند رہتے ہیں ؛

اس دور میں ناٹک یعنی سانگ قرینہ سے ہونے لگے تھے۔ پہلے
یہ تماشے گرجاؤں میں ہوا کرتے تھے اور پادری سانگ بھرتے
تھے۔ اور اُسوقت اُنکو مریکل پلے یعنی اعجازی کرتب یا منسٹریز

یعنی اسرار کہتے تھے - اگرچہ اس ڈھب سے جہاں کو توریت وانجیل کی حکایات سے واقف کرنا مقصود تھا مگر ساتھ اسکے بیہودگی بھی بہت ہوتی تھی - ہنری چہارم کے عہد میں ایک اعجازی سانگ مقام سمتھ فیلڈ میں آٹھ دن تک رہا - اور اسمیں کتاب مقدس کے کل تاریخی احوال کے سانگ ابتدائے آفرینش سے آخر تک بنائے گئے - ہنری ششم کے عہد میں اخلاقی سانگوں کا رواج ہوا - انکی یہ صورت تھی کہ بجائے اُن شخصوں کے جنکا ذکر کتاب مقدس میں آیا ہے رحم و انصاف وصدق وغیرہ کے روپ بھر جاتے تھے اور سانگ بھرنے والے دنیادار ہوتے تھے حقیقت میں یہ سانگ پہلے سانگوں سے بہتر تھے - پھر خاندان ٹیوڈر کے دور میں تاریخی واقعات اور دنیاوی معاملات کے سانگ بننے لگے ؛

پچھلے پانسو برس کی تاریخ میں کسی واقعہ کے نتائج چھاپہ کے برابر پختہ اور وسیع نہیں ہوئے - اس فن کے ایجاد سے کتابوں کی تصنیف وتالیف میں کمال ترقی ہوئی اور قلمی نسخوں کی جگہ چھپی ہوئی کتابیں پھیل گئیں لیکن جس زمانہ کی ہم تاریخ لکھ رہے ہیں اُس وقت کی چھپی ہوئی کتابوں میں

ٹائٹل پیج یعنی لوح کا صفحہ نہوتا تھا اور جب تک بڑے حرف
بھی جو انگریزی میں فقروں اور ناموں کے سروں پر لگائے
جاتے ہیں جاری نہوئے تھے اور جملوں سے علیحدہ کرنے کے واسطے
جو علامتیں اب مقرر ہیں اُن میں سے فقط دو مستعمل تھیں - اُسوقت
املا کی بھی کچھ پابندی نہ تھی فقط مخارج پر نظر رہتی تھی اور اسی
سبب سے ہر مصنف کا املا جدا تھا بلکہ ایک ہی مصنف ایکہی لفظ
کو ایک صفحہ میں کئی طرح لکھتا تھا - اُس زمانہ کی انگریزی کو
مڈل انگلش کہتے ہیں - اُس میں اور حکایات کینٹربری
کی زبان میں تھوڑا ہی سا اختلاف ہے ✤

اس دور یعنی ۱۳۹۹؁ سے ۱۴۸۵؁ تک کے نامی مصنف و مصنف جنکی کتابیں مڈل انگلش میں ہیں

جیمز اول شاہ سکوٹ لینڈ ۱۹ برس انگلستان میں
قید رہا - اس نے چاسر کی تصنیفات کا
مطالعہ کیا اور اشعار لکھے - اُسکی تصنیف کی
ہوئی فقط ایک کتاب باقی ہے اور کتاب شاہ اسکا نام

سلہ انگریزی کتابوں کے آغاز میں ایک صفحہ پر کتاب اور مصنف اور مطبع کا نام ہوتا ہے
اور اُسکو ٹائٹل پیج کہتے ہیں ✤

جان لڈگیٹ راہب شاعر سنہ ۱۴۴۰ء کے قریب گزرا ہے۔ نظم کی تعلیم کیا کرتا تھا۔ اسنے دو کتابیں لکھی ہیں ایک تاریخ شہر تھیبز اور دوسری محاصرہ شہر ٹرائے۔

وال سنگھام راہب۔ سنہ ۱۴۴۰ء کے قریب ہوا ہے اور اُس نے تاریخی واقعات لکھے ہیں۔

سر جان فورٹس کیو چیف جسٹس یعنی صدر اعلیٰ تھا۔ سنہ ۱۴۷۵ء کے قریب ہوا ہے۔ اور انگلستان کے اصول حکومت میں ایک کتاب لکھ گیا ہے۔

ولئم کیکسٹن انگلستان میں پہلا پرنٹر یعنی چھاپنے والا گزرا ہے۔ سنہ ۱۴۱۲ء میں پیدا ہوا اور سنہ ۱۴۹۱ء میں مرگیا۔ اُسنے ساٹھ کتابوں کے قریب تصنیف اور ترجمہ کی ہیں

مشہور واقعات

عام واقعات

	سال	عہد
ساٹری کی شہادت	سنہ ۱۴۰۱ء	ہنری چہارم

جیمز اول شاہ سکوٹ لینڈ کی رہائی	سنہ ۱۴۲۳ء	ہنری ششم
جوآن کا آگ میں جلانا	سنہ ۱۴۳۱ء	"
انگلستان میں پہلی کتاب کا چھپنا	سنہ ۱۴۷۴ء	اڈورڈ چہارم

تغیرات مملکت

کیلس کے سوا فرانس کے کل صوبوں کا انگریزوں سے چھوٹ جانا	سنہ ۱۴۵۱ء	ہنری ششم

جنگ اور معرکے اور معاہدے

معرکہ سینٹ موز	سنہ ۱۴۰۲ء	ہنری چہارم
معرکہ ہوملڈن ہل	"	"
معرکہ شروزبری	سنہ ۱۴۰۳ء	"
معرکہ اجن کارٹ	سنہ ۱۴۱۵ء	ہنری پنجم
محاصرہ روآن	سنہ ۱۴۱۹ء	"
معاہدہ ٹراؤ	سنہ ۱۴۲۰ء	"
معرکہ کروانٹ	سنہ ۱۴۲۳ء	ہنری ششم
معرکہ ورنیول	سنہ ۱۴۲۴ء	"
کیڈ کی بغاوت	سنہ ۱۴۵۰ء	"

معاہدہ پکگنی ۱۴۷۵ء اڈورڈ چہارم

گلوں کے معرکے

۱۴۵۵ء سے ۱۴۸۵ء تک ۳۰ برس - ۱۲ معرکے

نام معرکہ	سال	ظفریاب	عہد
سینٹ آلبنز کا پہلا معرکہ	۱۴۵۵ء	گل سفید	ہنری ششم
بلورہیت کا معرکہ	۱۴۵۹ء	"	"
نورث ہمپٹن کا معرکہ	۱۴۶۰ء	"	"
ویکفیلڈ کا معرکہ	"	گل سرخ	"
مورٹیمرز کراس کا معرکہ	۱۴۶۱ء	گل سفید	"
سینٹ آلبنز کا دوسرا معرکہ	"	گل سرخ	"
ٹاؤٹن کا معرکہ	"	گل سفید	اڈورڈ چہارم
ہجلی مور کا معرکہ	۱۴۶۴ء	"	"
ہکسہام کا معرکہ	"	"	"
بارنٹ کا معرکہ	۱۴۷۱ء	"	"
ٹیوکس بری کا معرکہ	۱۴۷۱ء	"	"
بوسورث کا معرکہ	۱۴۸۵ء	گل سرخ	رچرڈ سوم

اس شجرہ سے خاندان پلنٹجنٹ اور خاندان ٹیوڈر کا تعلق عیاں ہوتا ہے

اِڈورڈ سوم

جان لنکاسٹر کا ڈیوک (تیسرا بیٹا) اس کے ہاں کیتھرائن سوئن فورڈ سے پیدا ہوا

جان بوفورٹ سمرسٹ کا ارل

ہنری پنجم کی بیوہ کیتھرائن جس نے اوون ٹیوڈر سے نکاح کیا

مارگریٹ بوفورٹ جو بیاہی گئی رچمنڈ کے ارل اِڈمنڈ سے

ہنری رچمنڈ کا ارل

ہنری ہفتم کے لقب سے بادشاہ ہوا

خاندان ٹیوڈر کا دور

۱۴۸۵ سے ۱۶۰۳ء تک۔ ۱۱۸ برس کا حال پانچ بادشاہوں کی ۔ گذشتہ

نام فرمانروا	سال [illegible]
ہنری ہفتم	۱۴۸۵
ہنری ہشتم (ہنری ہفتم کا بیٹا)	۱۵۰۹
اڈورڈ ششم (ہنری ہشتم کا بیٹا)	۱۵۴۷
میری (اڈورڈ ششم کی سوتیلی بہن)	۱۵۵۳
الزبتھ (میری کی سوتیلی بہن)	۱۵۵۸ تا ۱۶۰۳

طریق پروٹسٹنٹ کی ابتدا۔ علم کی تازگی تجارت کی ترقی

پہلا باب

ہنری ہفتم

سال پیدائش ۱۴۵۶ء۔ سال جلوس ۱۴۸۵ء۔ سال وفات ۱۵۰۹ء

انگلستان کی اصلی تاریخ اسی بادشاہ کے عہد سے شروع ہوتی

سے جسطرح آندھی سے ہوا کی کدورت زائل ہوجاتی ہے اسیطرح گلوب
کی لڑائی سے فیوڈل سسٹم کی آلائش رہی سہی بھی جاتی رہی
اور ایک نئی اور عمدہ شکل نکل آئی - دولت علم جو مدت سے خانقاہوں
کے حجروں میں بند چلی آتی تھی اور راہبوں کے سوا کسی کو نصیب
نہوتی تھی اب چھاپہ کی بدولت پھیلنے اور گھر گھر پہنچنے لگی - لوگ
آپ پڑھنے اور غور کرنے لگے اور راہبوں اور پادریوں
کی تقلید کے پابند نہ رہے - ابتک جسقدر حال لکھا گیا ہے اُس سے
یہ ظاہر ہوتا ہے کہ انگلستان کے بادشاہ فرانس کی سلطنت کا
دعویٰ کرتے تھے انگریزی کی مدد سے فتحیاب ہوتے تھے - اور
امرا فرانس کے ... سے اور رنگوں اور غلاموں سے کچھ ہی بہتر تھے - لیکن
جو احوال آئندہ لکھیں گے اُس سے عیاں ہوگا کہ بادشاہوں نے
دولت حکومت کی طمع میں اپنے تخت کو نہیں چھوڑا - غلام آزاد
ہوگئے اور تاجروں اور کسانوں میں سے متوسط درجہ کا
ایک گروہ نکل آیا - ٹیوڈر کے دور میں انگلستان میں تجارت
اور تعلیم اور اصلاح مذہب کا طلوع نظر آئے گا اور اُس سے آگے
بڑھ کر یہ معلوم ہوگا کہ وہاں کی حکومت کے طرز اور آئین میں
بتدریج جو صدہا سال سے ترقی ہوتی آئی تھی وہ کمال کو پہنچ گئی پھر

اس دور سے گزر کر جب اُس نامور خاندان کی تاریخ لکھیں گے
جو اب تخت سلطنت پر متمکن اور جلوہ افروز ہے تو روشن ہوجائیگا
کہ قوموں کی ترقی اور آسودگی کے کل اصول قوم انگریز کو حاصل
ہیں اور یہ لوگ اپنے سلطان کے ظل حمایت میں مطمئن اور آزاد
رہتے ہیں ؛

اس تمہید کے بعد پھر تاریخ کا سلسلہ شروع ہوتا ہے جب ہنری
نے بوزورت کے میدان میں فتح پائیتخت حاصل کیا تو اسکو
دو شخصوں کی طرف سے اندیشہ تھا۔ ایک کلارنس کے ڈیوک
کے بیٹے وارک کے ارل اڈورڈ کی جانب سے جو
یورک شائر کے علاقہ میں مقام شرف ہٹن میں رہتا تھا
اور اُس وقت پندرہ برس کا تھا۔ دوسرے اڈورڈ چہارم
کی بڑی بہن الزبتھ کے بیٹے لنکن کے ارل جان ڈی لاپول
کی طرف سے جسکو رچرڈ سوم نے اپنا وارث قرار دیا تھا۔
پہلے کو ہنری نے تخت پر بیٹھتے ہی زندان ٹور میں بھجوا دیا
اور دوسرا بادشاہ کی اطاعت کا حلف لیکر قید سے محفوظ رہا
چونکہ اُسوقت لندن میں ایک بیماری جسکو وبائی عرق کہتے ہیں
پھیل رہی تھی اور اُسکی تاثیر سے پسینا آتے ہی دم ہوجاتا

تھا اس سبب سے شہر میں تجمل داخل ہونے اور تاج پہننے کی رسم
۲۲ - اگست سے ۳۰ اکتوبر تک ملتوی رہی - جب یہ دونوں
مہمیں دا ہو چلیں تو ہنری نے ایک پارلمنٹ طلب کی تاکہ وہ
اسکی بادشاہی تسلیم کرے - اگرچہ یہ بادشاہ وراثت اور فتح
دونو حیثیت سے تخت کا دعویدار ہوا تھا لیکن پھر بھی اسنے
اپنے استحکام کے لئے اور دونوں گلوں کا تفرقہ مٹانے کے
واسطے اِڈوَرڈ چہارم کی دخترِ اِلزبتھ گل سفید سے نکاح کرلیا
اور اسکے علاوہ پوپ اِنّوسنٹ ہشتم سے ایک فرمان اس
مضمون کا حاصل کیا کہ جو کوئی اسکے یا اسکے وارثوں کے
مقابلہ میں تخت کا دعوے کریگا عیسائیوں کے حلقہ سے خارج
کیا جائیگا - ہنری کو بڑا اعتماد جان مَورٹن اور رچرڈ [illegible]
[illegible] پر تھا کیونکہ انہوں نے [illegible] وطن کے زمانہ میں [illegible]
[illegible] رفاقت کی تھی بادشاہ ہوکر اسنے پہلے کو [illegible]
[illegible] اور دوسرے کو وِنچسٹر کا اُسقف مقرر کیا [illegible]
[illegible] دور اندیشی سے اس بادشاہ کو [illegible]
[illegible] ہی رہتے اور اس عرصہ میں اتنی سازشیں [illegible]
[illegible] جب شمالی اضلاع کا دورہ کرتا ہوا [illegible]

بن پہنچا تو یہ پرچہ لگا کہ یوزک شئر میں لارڈ لول نے اور وزسٹر کے قریب امرائے خاندان سٹنفورڈ نے فتنے اُٹھائے ہیں۔ مگر یہ دونوں شورشیں جلد رفع ہوگئیں۔ سٹنفورڈ کے ارل نے پھانسی پائی۔ اور لارڈ لول بھاگ کر برگنڈی کے ڈیوک کی ماما مارگرٹ کی پناہ میں چلا گیا۔ یہ شہزادی اڈورڈ چہارم کی بہن تھی اور ہنری کے عہد میں جو تخت کے جھوٹے دعویدار اُٹھے اُنکو اُسی کے ہاں پناہ ملی۔ بغاوت کا تدارک کر کے بادشاہ نے پھر دورہ شروع کیا۔ اور شہر یوزک میں پہنچکر تین ہفتے قیام رکھا۔ اس عرصہ میں بہت سی اپیلیں دور کیں اور ہوا خواہوں کو عزتیں بخشیں۔ پھر وہاں سے روانہ ہوکر برسٹل کو گیا۔ اور رستہ میں ہر ایک ضلع کے امیر اور شرفا اپنی اپنی سرحد تک اُسکے ہمرکاب رہے۔ گلوں کی لڑائیوں سے اس شہر کی تجارت کو زوال آگیا تھا۔ ہنری نے وہانکے تاجروں کو جہاز بنانے اور اپنا کام ازسرنو جاری کرنے میں بڑی مدد دی ؛

اس بادشاہ کے عہد میں فریب بہت ہوئے۔ انگلستان کے تخت کا ایک وارث وارک کا ارل جسکا ذکر ابھی آچکا ہے اگرچہ ٹوز

میں بند تھا اور اُسکا قید میں ہونا سب ہی جانتے تھے لیکن توبھی
۱۴۸۶ء میں آکسفورڈ کے تربیت یافتہ سائمن نام ایک
قسیس نے مقام ڈبلن میں لیمبرٹ سمنل ایک بھٹیارے کے
لڑکے کو وارک کا ارل ٹھیرا دیا۔ چونکہ آئرلینڈ میں
یورک کے خاندان میں سے ایک امیر یورک کا ڈیوک رچرڈ
نام ہنری ششم کے عہد میں لارڈ ڈپوٹی یعنی گورنر رہا تھا
اور دوسرا امیر کلارنس کا ڈیوک بھی اسی منصب پر رہ چکا
تھا اس سبب سے وہاں کے باشندے گل سفید کے ہوا خواہ تھے
اور جسوقت ان پادری صاحب نے یہ سانگ نکالا اُس وقت بھی
آئرلینڈ میں گل سفید کا بڑا حامی یعنی کل ڈیر کا ارل گورنری
کرتا تھا اُسنے بھٹیارے کے لڑکے کو گل سفید کے خاندان کا شہزادہ
مان کر اُس کی بڑی قدر و منزلت کی۔ امرائے خاندان بٹلر
اور چار اُسقف اور شہر واٹرفورڈ کے باشندے تو ہنری
کے طرفدار رہے اور باقی کل جزیرہ کے لوگ گورنر کے ساتھ
ہو گئے۔ غرض جعلی شہزادہ اڈورڈ ششم کے لقب سے بادشاہ
بنایا گیا۔ جونہی یہ معاملہ ہنری نے سنا گھبرا کر امیروں اور
اُسقفوں کو جمع کیا۔ اور اُنکے مشورہ سے اپنے پہلے دشمنوں

کی خطائیں معاف کردیں۔ اور وارک کے اصل ارل کو زندان سے نکال کر سینٹ پال کے گرجا تک اور پھر وہاں سے قصر شاہی تک لیگیا۔ اسکی وجہ تو یہ تھی کہ لوگ شہزادہ کا قید میں ہونا دیکھ لیں اور آئرلینڈ میں جو مدعی اُٹھا ہے اُسکو جھوٹا جان لیں۔ لیکن بادشاہ نے اپنی ساس کو جو ایک خانقاہ میں قید کیا اُسکا سبب معلوم نہیں ہوتا ؎

اندیشہ کی ایک نئی صورت یہ پیش آئی کہ لنکن کا ارل جو رچرڈ کی وفات کے وقت سے اب تک ہنری کا بڑا خیرخواہ معلوم ہوتا تھا اُس سے الگ ہوکر اپنی خالہ کے پاس برگنڈی پہنچا اور تھوڑے ہی دن میں وہاں سے دو ہزار سپاہ ملکے ڈبلن میں سمنل سے جا ملا۔ اسکے پہنچ جانے سے فرضی بادشاہ کی تاجداری ہوگئی اور اُسکے نام سے ایک پارلمنٹ بھی طلب ہوئی۔ ہنری اپنی ملکہ کے مسکن یعنی کینل ورث میں تھا جو اُسکو یہ خبر لگی کہ لنکن کا ارل اور سمنل دونوں لنکاشائر میں فرنس کے قریب وارد ہوئے ہیں اور یکایک چھاپا مارنے کے ارادہ سے چلے آتے ہیں۔ اس خبر کے پہنچتے ہی لشکر شاہی تیار ہوکر نیوآرک کی طرف

روانہ ہوا- لیکن راہ اور گزرگاہ کی خرابی کے سبب فوج شاہی توٹنگھم اور رنیوآرک کے بیچ میں رستہ بھول گئی - اور باغیوں نے مقام سٹوک[1] میں اُسکو آلیا اور ہراول پر حملہ کیا- شاہی فوج نے اپنی ثابت قدمی اور بہادری سے حریف کو ہٹایا- اور پھر جنگی رسالہ کے سواروں نے میدان میں اُترکر باغیوں کو پوری شکست دی- لنکن کا ارل میدانِ جنگ میں مارا گیا اور لارڈ لول جو اس ہنگامہ میں شریک ہوا تھا اُس دن سے اُسکا پتا نہ لگا- رہے سماءمن اور سمنیل دونوں نے اپنے تئیں فوج شاہی کے حوالہ کردیا- پادری صاحب نے تو قیدخانہ میں جان دی اور بھٹیارے والے کو پہلے شاہی خاصہ میں باسن مانجھنے کی خدمت ملی اور پھر بازداری سپرد ہوئی ؛

معلوم ہوتا ہے کہ ھنری اپنی ملکہ سے جو باعتبار استحقاقِ سلطنت کے اُسپر فائق تھی رشک کرتا تھا اور اسی وجہ سے

---

[1] یہ شہر سٹفورڈ شائر کے شمال میں واقع ہے اور وہاں مٹی کے برتن بہت اچھے بنتے ہیں ؛

اصلی تاجداری یں اب تک لیت و لعل کئے جاتا تھا۔ لیکن اس بغاوت کے بعد دھوم دھام سے ملکہ کی تاجداری ہوگئی کیونکہ اس معاملہ میں رعایا نے اسقدر اصرار کیا کہ بادشاہ کو انکی بات ماننی اور ربی بی کو شاہانہ عزت دینی ہی پڑی۔ انہی دنوں میں سٹار چیمبر ایک محکمہ قائم ہوا اور اسکو پارلمنٹ کے کل اختیار دیئے گئے۔ چانسلر یعنی وہ وزیر جو وزرا کو قانونی مشورہ دیتا ہے اور مہر کلان یعنی مہر سلطنت رکھتا ہے۔ اور خزانچی یعنی وزیر مال اور لارڈ پریوی سیل یعنی وہ وزیر جسکی تحویل میں مہر خرد یعنی مہر خاص رہتی ہے۔ اور ایک امیر۔ اور ایک اسقف۔ اور بڑے بڑے جج۔ یہ سب اس محکمہ کے ارکان ہوئے۔ انگریزی میں سٹار ستارہ کو اور چیمبر کمرہ کو کہتے ہیں اور جس مکان میں اس عدالت کا اجلاس ہوتا تھا اس میں ستارے بنے ہوئے تھے اس سبب سے عدالت ہی کا یہ نام پڑ گیا۔ انگلستان میں مدت سے یہ دستور چلا آتا تھا کہ امیروں کے ہاں بہت سے بدمعاش سپاہیوں کے طور پر بھرتی ہوجاتے تھے اور ان کی چپراسیں پہنکر عہد کر لیتے تھے کہ تمہارے ساتھ لڑائی میں جان نثاری

کریں گے - چونکہ اس سے ملک میں ابتری زیادہ ہوگئی تھی اسواسطے اس عدالت کو پہلا بڑا کام یہی سپرد ہوا کہ اس رسم قبیح کا انسداد کرے ❊

ہنری نے غیر ریاستوں سے ہمیشہ آشتی کا برتاؤ رکھا اور ساری عمر میں اُسکو فقط ایک بار فرانس سے لڑنے کا اتفاق ہوا وہ بھی اس سبب سے کہ شاہ فرانس نے اپنے ہاں کے بڑے بڑے جاگیرداروں اور رئیسوں کے کل علاقے ضبط کرکے خالصات میں ملا لئے تھے - فقط ایک برٹنی کی جاگیر باقی رہ گئی تھی - جب وہاں کا ڈیوک فرانسس مرگیا اور اُس کی بیٹی آئن جو بارہ برس کی تھی وہاں کی حاکمہ ہوئی تو شاہ فرانس نے اس ریاست کو بھی دبا لینے کا ارادہ کیا - اور چونکہ ہنری بادشاہی سے پہلے مدت تک برٹنی میں رہا تھا اس لحاظ سے اُسکو شہزادی کی کمک کرنی پڑی - مگر اُس نے یہ شرط کرلی کہ اس مدد میں جو روپیہ صرف ہوگا اُس کی کفالت میں شہزادی اپنے دو قلعے میرے حوالہ کردے اور میری بے اجازت کسی سے نکاح نکرے - غرض شہزادی کی امداد کے واسطے فوج فراہم کرنے کے لئے انگلستان کی

رعایا پر ٹکس لگایا گیا اور اس سبب سے وہاں کے شمالی اضلاع میں
بغاوت ہوگئی۔ مگر ہنری کے ارل نے باغیوں کو پراگندہ کر دیا۔
اُنکا ایک سرغنہ یوڈک میں مارا گیا اور دوسرا برگنڈی
کی ڈچس کی پناہ میں چلا گیا۔ ہنری کی مرضی سے آئن کی نسبت
اہل روما کے بادشاہ میکسی ملئن سے ٹھہر گئی تھی مگر شاہ
فرانس نے بجبر اُس سے شادی کر لی۔ اسپر ہنری نے افروختہ
ہو کر شاہ فرانس سے لڑائی ٹھانی اور انگلستان کی رعایا اس
بات سے خوش ہوئی۔ یہ بادشاہ پہلے بھی کئی بار فرانس
سے لڑنے کو کہہ چکا تھا اور اس بہانہ سے پارلمنٹ کے
طور پر مدد اور رعایا سے نذرانے لے چکا تھا مگر ابتک
کوئی بات ظہور میں نہ آئی تھی اب بھی لیت و لعل کرتا رہا اور
بعد مدت اکتوبر ۱۴۹۲ء میں فرانس کے ساحل پر جا کر شہر بولون
کا محاصرہ کیا۔ شاہ فرانس خوب جان گیا تھا کہ روپیہ ہنری
کا دین و ایمان او یہی اُس کی بڑی مار ہے۔ اس سبب سے
اُسنے بہت سا روپیہ دینے کا اقرار کر کے عہدنامہ لکھوا لیا۔
اس معاہدہ سے انگلستان کی رعایا بہت نالان ہوئی۔ کیونکہ
فرانس کی فتح سے بہرہ یاب ہونے کی امیدمیں اکثر امیروں

اور ناٹوں سے روپیہ قرض لیا تھا اور اپنی جائداد بیچکر
اپنے تئیں برباد کر دیا تھا *

اس سے کچھ ہی پہلے سلطنت کا ایک جھوٹا دعویدار اور
اُٹھا تھا - یہ شخص پرکن واربک نام ٹورنی[1] کا رہنے والا
تھا اور اپنے تئیں یورک کا ڈیوک رچرڈ یعنی شاہ
اڈورڈ چہارم کا دوسرا بیٹا بتاتا تھا - اگرچہ شہزادہ مذکور
کا ٹور میں مقتول ہونا اچھی طرح ثابت ہے مگر یہ معاملہ کچھہ ایسا
پوشیدہ رہا کہ اُس زمانہ میں بھی اکثر آدمیوں نے واربک
کی کہانی کو باور کر لیا تھا اور حال کے مورخوں نے بھی اُس
کاذب کو اصل رچرڈ ثابت کرنے میں بہت مونگافی کی ہے
غرض اول یہ مدعی آئرلینڈ میں ظاہر ہوا - اور چند
روز کے بعد شاہ فرانس نے اُسکو پیرس میں بُلا لیا - لیکن
جب دونوں بادشاہوں میں آشتی ہوگئی تو واربک کو
وہاں سے نکلنا پڑا - برگنڈی کی ڈچس مارگرٹ جس نے
ھنری کے دشمنوں کی حمایت سے کبھی مُنہ نہ موڑا واربک کو

[1] یہ شہر بلجئم میں دریائے شلٹ پر واقع ہے *

اپنا بھتیجا مانکر اُسکے ساتھ بڑی مدارات سے پیش آئی - اُسکی اردلی میں باڈی گارڈ متعین کیا اور ہر طرح اُسکو شہزادوں کی سی عزت دی اور انگلستان کا گل سفید اُسکا نام رکھا - یہ حال دیکھکر گل سفید کے طرفدار ایک سخت فتنہ سازی کرنے لگے - سر رابرٹ کلف فورڈ برگنڈی میں اُنکا رکن بنا - اُسنے کئی بار رواڈیک سے ملاقات کی - اور انگلستان کے خطوں میں لکھ بھیجا کہ یہ شخص بلا شبہ یورک کا ڈیوک ہے - لیکن ہنری بھی اسطرف سے غافل نہ تھا اُسکے جاسوس جنکو وہ بہت کچھ دیتا تھا ہر جگہ موجود رہتے تھے - کلف فورڈ نے اپنے فریق کے ساتھ دغا کی اور راز فاش کر دیا - اُسی دم انگلستان کے بڑے بڑے امیر جو اس سازش میں شریک ہوئے تھے پکڑے گئے - اور جو خط اُنھوں نے ملک فلنڈرز میں بھیجے تھے وہی اُنکی بغاوت کی شہادت میں پیش ہوئے - غرض کئی امیر جلاد کے حوالہ ہوئے - سر ولیم سٹنلی بھی جسنے میدان بوسورتھ میں ہنری کی جان بچائی تھی اور جسکے بھائی لارڈ سٹنلی نے اُسی میدان میں ہنری کے سر پر تاج شاہی رکھ دیا تھا اس بغاوت میں شریک ہونے کی علت میں گرفتار ہوا - اور اقبال جرم کے بعد اُسکا سر قلم کیا گیا - چونکہ یہ امیر انگلستان میں بڑا دولتمند تھا اسواسطے اُسکے ما

کی ضبطی سے بادشاہ کی دولت میں افزونی ہوئی +
جب ان صدموں سے وَارْبِک کے طرفداروں کا جوش کم
لگا تو اُس نے توقف جائز نرکھا اور جنگ کا ارادہ
کیا۔ شہزادگی کا روپ بھرنے کے تین برس بعد تھوڑی
جمعیت سے ڈِیل کے قریب آکر وہاں کے لوگوں کو اپنی
طرف لانے کے واسطے کچھ لوگ کنارہ پر بھیجے۔ لیکن کِنٹ
کے شریفوںؔ اور کسانوں نے وہاں سے اُنکو ہٹا دیا اور
ڈیڑھ سو آدمیوں کو گرفتار کرلیا وَارْبِک یہاں سے مایوس ہوکر
فلَنْڈَرْزْ کو چلا گیا۔ اُس ملک میں اُسکو پناہ ملنے سے ہِنْری
نے افروختہ ہوکر وہاں کے تاجروں کو انگلستان سے نکال دیا۔
اور جو انگریز فلَنْڈَرْزْ میں رہتے تھے اُنکو اُس ملک کی سکونت
چھوڑ دینے کا حکم دیا۔ اور انگلستان کا کپڑا جو فلَنْڈَرْزْ
میں جاکر بکتا تھا اُس کی منڈی کَیْلِس میں مقرر کی۔ جب اسطرح
کچھ عرصہ تک انگلستان اور فلَنْڈَرْزْ میں تجارت بند رہی

ؔ انگلستان میں تین درجہ کے لوگ ہوتے ہیں۔ اول نُوبْل مِن یعنی امرا۔ دوم جَنْٹِل مِن
یعنی شرفا۔ سوم یُومِن یعنی زمیندار و کسان وغیرہ +

... انگلنڈ کے باشندوں سے اپنی نقصان کی برداشت نہوئی
... تجارت کے باب میں ایک نیا عہدنامہ لکھ لیا - غرضیکہ
معاہدہ کی وجہ سے وازبلٹ کو وہاں سے جگہ نہ ملی
وازبلٹ وہاں سے نکلا شہر کورک میں پہنچا - اس جگہ
انگریزوں کی حکومت کو ایسا استحکام تھا کہ کوئی سر نہ اٹھا سکتا
تھا - اور یہ استحکام اُس آئین کے سبب سے حاصل ہوا تھا جو
سر ایڈورڈ پائنگز نے وضع کیا تھا اور اُسی کے نام سے
منسوب ہو گیا تھا - منشا اُس آئین کا یہ تھا کہ انگلستان کے جتنے پہلے
قانون ہیں سب آئرلنڈ میں بھی جاری کئے جائیں ... آئرلنڈ
میں کسی قانون کا مسودہ انگلستان کی پارلمنٹ کی منظوری بغیر پیش نہو
جب آئرلنڈ میں وازبلٹ کی دال نہ گلی تو وہ
جیمز چہارم شاہ سکوٹ لنڈ کے پاس چلا گیا - اور اُسنے
وازبلٹ کی بادشاہوں کی سی مدارت کی - وجہ اسکی یہ ہوئی
کہ اُسوقت فرانس اور سکوٹ لنڈ میں اتحاد تھا اور
شاہ فرانس نے اُس کی سفارش کی تھی - وازبلٹ نے صورت
کی محبوبی اور اخلاق کی خوبی اور سرگزشت کی نیرنگی
سے شاہ سکوٹ لنڈ کے دل میں گھر کیا - اور انہی باتوں

سے وہاں کے ایک شہزادے ھَنٹلی کے ارل کی دختر
کَنْسْٹرَانْ گوٗرْڈَن کا دل لیا - جب دونوں کے
دل مل گئے تو بادشاہ کی رضامندی سے اُنکا نکاح ہوگیا -
جیمز نے وَاربِک کے ساتھ بڑی رفاقت یہ کی کہ اپنے
چاندی سونے کے باسن گلوا کر روپیہ ڈھلوائے - پھر اس روپیہ
سے فوج بھرتی کی - اور ۱۴۹۶ء میں کہ جاڑے کی عین شدت
تھی وَاربِک کو ساتھ لیکر انگلستان پر چڑھائی کی لیکن انگلستان
کی رعایا جنے بہت سی آفتیں سہکر امن کی قدر جانی تھی اُنکے
ساتھ نہوئی بلکہ اُنکی لوٹ مار سے اُنکی اَور دشمن ہوگئی
غرض شاہ سکوٹ لَنڈ کچھ اس وجہ سے اور کچھ اس سبب سے
کہ انگلستان کی فوج اُسکے مقابلہ کے واسطے چل چکی تھی اُلٹا
پھر گیا +

اس یورش کی مدافعت کے واسطے ھِنری نے جو اپنی رعایا
پر ٹکس لگایا تھا اُس سے ضلع کوٗرنْ وَل میں شورش پیدا
ہوئی - اور وہاں کے لوگ اس ٹکس کو جو فقط شمالی اضلاع کے
باشندوں سے علاقہ رکھتا تھا اپنے حق میں نا انصافی سمجھکر
باغی ہوگئے - اس ہنگامہ میں فلیمِنگ ایک مختار پیشہ

اور جوزف سالوتری سرغنے - اور شام ویلز میں ایک اہیر لارڈ آڈلی بھی اُنسے جاملا - پھر سب متفق ہو کر ما آلز بری اور ونچسٹر سے گزرتے ہوئے بلیک ھیث[1] میں جہاں سے لندن کے مکانوں کی چھتیں نظر آتی تھیں جا پہنچے - ھنری نے جو فوج سکوٹ لینڈ والوں کے مقابلہ کے لئے جمع کی تھی اُسکو ان باغیوں کی سرکوبی کے واسطے بھیجا - یہ سرکش ہتھیاروں کی قسم سے فقط تیر اور کمانیں اور درانتیاں رکھتے تھے مقابلہ میں دیر تک نہ جم سکے - اور اُن کے سرگروہ گرفتار ہو کر مارے گئے ٭

شاہ جیمز نے پھر انگلستان پر یورش کر کے قلعہ نورہم کا محاصرہ کر لیا - اور جب قلعہ فتح نہو سکا اور یہ دوسرا وار بھی خالی گیا تو اُسکو آشتی کا خیال آیا - اُس وقت یوروپ میں ھسپانیہ کی سلطنت بہت زبردست تھی - وہیں کے ایلچی کے وسیلہ سے صلح ہو گئی - اور صلحنامہ کے لحاظ سے وار بک

---

[1] یہ شہر سمرسیٹ کے علاقہ میں ہے

[2] یہ کینٹ کی شمال مغربی حد پر کشادہ اور بلند میدان ہے ٭

کواب سکوٹ لنڈ میں بھی رہنے کی مجال نہ رہی۔ ناچار وہاں سے نکلکر اپنی بی بی اور چند رفیقوں کے ساتھ آئر لنڈ کو چلا گیا۔ اور کچھ دنوں وہاں کے بنوں میں چھپتا پھرا۔ لیکن کوزن ول میں جوش بغاوت باقی دیکھکر اُسکو انگلستان پر حملہ کرنے کا پھر حوصلہ ہوا۔ چنانچہ خلیج وٹ سنڈ میں پہنچکر کوزن ول کے ساحل پر وارد ہوا اور مقام بوڈمن میں رچرڈ چہارم لقب اختیار کرکے اپنا جھنڈا قائم کیا۔ شہر اکسٹر تک پہنچتے پہنچتے چھ ہزار کی جمعیت اُسکے ساتھ ہو گئی۔ اِس شہر کا اُسنے محاصرہ کر لیا۔ مگر اسوجہ سے کہ اُسکے پاس توپیں نہ تھیں اور محصورین نے شہر کے دروازہ پر بڑا الاؤ لگا دیا تھا اور مورچہ بندی سے چاروں طرف کا بندوبست کر لیا تھا وہ وہاں سے ناکام ہٹا۔ اور شہر ٹانٹن[۱] کی طرف روانہ ہوا فوج شاہی بھی نزدیک آ پہنچی تھی اسواسطے اُسکو یقین ہو گیا کہ لڑائی ضرور ہو گی۔ مگر اب اُسکا ایسا جی چھوٹا کہ جن لوگوں کو وطن سے بیوطن کرکے ساتھ لایا تھا تنہا چھوڑ کر بھاگا۔ اور ہمپشئر

---

[۱] یہ شہر سمرسیٹ شئر میں واقع ہے

کے اندر بونٹو[۱] کے دامن میں پناہ گیر ہوا - اُسکے بھاگتے ہی سب باغی مطیع ہو گئے - چند سرکشوں کو پھانسی ملی اور باقی اپنے اپنے گھر بھجوائے گئے - وازیلک کی بی بی بادشاہ کے ہاتھ آئی اور ملکہ کی خواص بنی - انگلستان کے دربار میں گل سفید اُسکا نام پڑ گیا اور کسی زمانہ میں یہی نام اُسکے شوہر کا تھا جب وازیلک بادشاہ سے رحم کا طالب ہو کر دامن سے نکل آیا تو اُسکو لندن میں لے گئے رستے میں جدھر سے گزرتا تھا ہر جگہ اُسکے دیکھنے کو خلقت اُٹھی ہو جاتی تھی - شہر میں پہنچنے کے بعد اُسکا اظہار لیا گیا اُسنے اپنی جعلسازی کا صاف صاف اقرار کیا - اور اُسکا بیان رعایا کے اطمینان کے واسطے مشتہر کیا گیا - پھر وازیلک کو سخت حراست میں رکھا - مگر وہ چھ مہینے کے بعد کسی حکمت سے نکل بھاگا - لیکن پھر پکڑا گیا اور اب یہ حکم ہوا کہ دو دن تک اُسکا پانو کاٹھ میں ٹھکا رہے اور اُسکا اظہار جو پہلے مشتہر ہو چکا تھا اور جس میں اپنی اصل ولدیت ظاہر کر چکا تھا اب تشہیر کے ساتھ اُسی سے باواز بلند

---

[۱] اس مقام میں اب بھی جو قرضدار جا چھپتے ہیں گرفتاری سے محفوظ رہتے ہیں ✦

پڑھوایا جائے - اس سزا کے بعد اُس کو زندان ٹوڈ میں
ڈالدیا - وارِک کا بدنصیب ارل بھی وہیں قید تھا - دونوں
قیدیوں میں اخلاص ہو گیا اور اُنھوں نے بھاگ جانے کا منصوبہ
کیا مگر راز فاش ہو جانے سے دونوں کی جان گئی - وارِبِک
کو ٹائبرن میں پھانسی ملی - اسوقت بھی اُسنے اپنے جرم سے
اقرار کرکے رحم کی درخواست کی تھی مگر مقبول نہوئی - وارِک
کا ارل جسکی ساری عمر قید میں کٹی اور جسکا گناہ اسکے سوا کچھ
نہ تھا کہ خاندان پلنٹجنٹ کے مردوں میں سے ایک ہی
وارث باقی رہ گیا تھا بیچارہ بغاوت برپا کرنے کے اتہام میں
مفت مارا گیا - اور جو بغاوت اُسکے سر دھری گئی تھی اُسکی
کیفیت یہ ہے کہ ضلع کینٹ میں ایک موچی کے لڑکے رالف ولفورڈ
نے اپنے تئیں وارِک کا ارل مشہور کیا اور سب سے پہلے پیٹرک
نام ایک پادری نے اپنے خطبہ میں اس امر کا اعلان کیا -
اسکی پاداش میں ولفورڈ کو پھانسی ملی اور پیٹرک
زندان میں موا مگر وارِک کے ارل کو ناحق قتل کرنے سے
ھنری کے نام کو بڑا داغ لگا ۔

اب اس بادشاہ کو تخت سلطنت پر استقامت حاصل ہو گئی -

اور وہ دولت جمع کرنے اور اولاد کی شادیوں کے وسیلہ سے
غیر ریاستوں میں رسوخ بڑھانے کی طرف بہہ تن متوجہ ہوا۔
انگلستان اور سکوٹ لینڈ میں مدت سے عداوت چلی آتی
تھی اور اُسکے سبب سے سرحدی اضلاع میں بڑے ہنگامے
برپا ہوا کرتے تھے۔ جب ہینری نے اپنی بڑی دختر مارگرٹ
کی شادی سکوٹ لینڈ کے بادشاہ جیمز چہارم سے کر دی
تو یہ سارا فساد مٹ گیا۔ اس عقد کو خوب یاد رکھنا چاہئے کیونکہ
۱۶۰۳ء میں جو سکوٹ لینڈ اور انگلستان دونوں ایک
فرمانروا کی حکومت میں آگئے اور دونو سلطنتیں ملکر ایک ہوگئیں اُسکا
بڑا سبب یہی تھا۔ اسیطرح بادشاہ نے اپنا رسوخ زیادہ کرنے
کے واسطے اپنے بڑے بیٹے آرتھر کی شادی ہسپانیہ کے
بادشاہ فرڈیننڈ اور وہاں کی ملکہ ازیبلا کی دختر کیتھرائن[۱]

[۱] یہ شہزادی آرٹی گن والی کہلاتی تھی اور یہاں اُسکے ماں اور باپ دونو کے نام اس وجہ سے لکھے گئے ہیں کہ ملک ہسپانیہ میں فرمانروائی کا منصب دونو کو حاصل تھا۔ پہلے فرڈیننڈ آرٹی گن کا بادشاہ تھا اور ازیبلا ملک کاسٹیل کی فرمانروا تھی۔ جب دونوں کا نکاح ہو گیا تو دونو سلطنتیں ملکر ایک ہوگئیں۔

سے کردی - لیکن نوشاہ جو فاضل اور سلیم الطبع تھا چھ مہینے کے بعد مرگیا - اور پوپ نے اُسکے بھائی ھینری کو اُس کی بیوہ سے نکاح کرلینے کی اجازت دیدی - پھر ۱۵۰۳ء میں ملکہ الزبتھ کے مرجانے سے بادشاہ کو دولتمندبی بی کی بڑی تلاش ہوئی مگر اس معاملہ میں اُسکی سعی رائگان گئی ٭

جب خاندان سفک میں سے جان ڈی لاپول جسکو رچرڈ سوم وارث تخت قرار دے گیا تھا سٹوک کے میدان میں مارا گیا تو اُسکا بھائی اڈمنڈ اُسکی جاگیر کا دعویدار ہوا - ھینری نے اُسکی درخواست قبول نکی اور وہ ناخوش ہوکر اپنی خالہ برگنڈی کی ڈچس کے پاس چلاگیا - بادشاہ نے اُسکی طرف سے بغاوت کا اندیشہ کرکے اُس خاندان کے کئی آدمیوں کو گرفتار کرلیا - لیکن ڈچس کے مرجانے سے اڈمنڈ مفلس اور بیکس ہوکر آسٹریا میں پناہ گیر ہوا - اور وہاں کے حاکم فلپ نے جو ڈیوک اعظم کہلاتا تھا اُسکو ھینری کے حوالہ کردیا اور ھینری نے اُسکو زندان ٹاور میں ڈالا ٭

ان سب معاملات کے ساتھ ھینری کی سخت گیری اور رعایا کے مال پر دست درازی برابر چلی جاتی تھی - اور اس بادہ ستانی میں رچرڈ امپسن اور اڈمنڈ ڈڈلی اُسکے بڑے کارکن تھے - دونوں شخص قانون سے خوب ماہر تھے اور ڈڈلی

محکمہ وکلائے رعایا میں منسپنکر بھی تھا - بادشاہ کی بادہ شاہی کی کیفیت اس مثال سے معلوم کرلو کہ ایک دفعہ وہ آؤ کسفوڑڈ کے ارل کے ہاں جسپر بہت ہی مہربان تھا مہمان گیا - اور وہاں سے چلتے وقت میزبان کے متوسلوں کو مکلف لباس پہنے سڑک پر دو طرفہ کھڑے دیکھ کر اُس سے یوں مخاطب ہوا کہ لارڈ صاحب یہ لوگ تو آپکے نوکر ہی ہوں گے - ارل نے مسکرا کر جواب دیا کہ نہیں حضور مجکو اتنے نوکر رکھنے کا کہاں مقدور یہ تو میری رعایا میں سے ہیں اور یہاں فقط آپ کی تعظیم و تکریم کے واسطے حاضر ہوئے ہیں - یہ سنکر بادشاہ چونکا اور کہنے لگا کہ لارڈ صاحب میں آپکی اچھی مدارات کا شکر گزار بیشک ہوں لیکن یہ کب ہوسکتا ہے کہ میرے قانون سے میری ہی آنکھوں کے سامنے انحراف ہو - غرض اُس امیر نے بادشاہ کی تعظیم و تکریم کے شوق میں ایک لاکھ روپیہ جرمانہ دیا ؛

۱۵۰۹ء میں بہار کے موسم میں ہنری نے اس جہان سے کوچ کیا - پہلے اُسکو درد نقرس کے متواتر حملوں نے تباہ کیا اور آخر کو دق ہوگئی - مرتے وقت اُس نے وصیت کی کہ جن لوگوں نے مجھسے آزار پایا ہے اُنکو اُسکا عوض دیا جائے - اس بادشاہ

کی ایک ہی شادی ہوئی تھی - اُسکا بڑا بیٹا آرتھر اُسکے سامنے
مرگیا - اور دوسرا بیٹا ہنری اُسکے بعد بادشاہ ہو کر ہنری
ہشتم کہلایا - اس بادشاہ کی دو بیٹیاں تھیں اور دونو
کی شادی بادشاہوں سے ہوئی تھی - بڑی بیٹی مارگریٹ
نام سکوٹ لینڈ کے بادشاہ جیمز چہارم کی ملکہ بنی اور دوسری بیٹی
میری کی شادی فرانس کے بادشاہ لوئی دوازدہم سے
ہوئی - لیکن لوئی کی وفات کے بعد اُسنے سفک کے ڈیوک
برینڈن سے نکاح کرلیا ؛

لارڈ مکالی[1] صاحب نے شاہان خاندان ٹیوڈر میں تین خصلتیں
عام لکھی ہیں - اول یہ کہ وہ شاہان خاندان پلنٹجینٹ
سے زیادہ خود سر تھے - دوسرے اپنی رعایا کی طبیعت سے
خوب واقفیت رکھتے تھے - تیسرے سب کے سب دلیر اور
مستقل مزاج تھے - ہنری ہفتم اسکے سوا شکی اور کینہ دہن بھی
تھا - اس بادشاہ کی ذات میں لالچ بڑا عیب تھا - لیکن اُسکے

---

[1] یہ صاحب متاخرین میں عمدہ اور زبردست مورخ گزرے ہیں - ۱۸۰۰ء میں پیدا ہوئے تھے اور ۱۸۵۹ء میں رحلت فرماگئے - ۱۸۳۴ء میں ہندوستان میں گورنر جنرل کی کونسل کے ممبر مقرر ہو کر آئے تھے ؛

عہد میں بہت سے فائدہ مند آئین جاری ہوئے - امن و امان بحال اور تجارت کی بنیاد پڑی +

اس بادشاہ کے جاری کئے ہوئے قوانین میں سے نہایت مشہور وہ ہے جسکی رو سے امیروں کو اپنی جاگیریں فروخت کرنے کا اختیار ملگیا - اس سے پہلے ملکیت میں وراثت کی ایک خاص شرط تھی اور وارثوں کو جائداد کے بیچنے یا کسیکو دیجانے کا اختیار نہ تھا - ھنری کو امیروں کی طرف سے اندیشہ رہتا تھا اسواسطے اُسنے اُنکا زور گھٹانے کو یہ قانون جاری کیا تھا مگر اُس سے عوام الناس کو بھی فائدہ پہنچا - کیونکہ اُن میں سے جو لوگ مقدور رکھتے تھے اُنکے ہاتھ امیروں نے کہ قرض کے بوجہہ سے دب رہے تھے اپنی جاگیریں فروخت کردیں گلوں کی خانہ جنگی سے امیروں کے کئی خاندان تباہ ہوگئے تھے - چنانچہ ۱۴۵۳ء میں جو ھنری ششم نے پارلمنٹ طلب کی تھی تو فقط ۵۳ امیر حاضر ہوئے تھے - پھر ۱۴۸۵ء میں ۲۹ ہی رہگئے - اور انمیں بھی اکثر نئے امیر تھے - غرض عوام میں سے بڑے آدمیوں کے اسطرح امیر بن جانے سے امرا کا ایک نیا گروہ پیدا ہوگیا +

اس بادشاہ کے حکم سے گریٹ ھنری نام ایک دو منزلہ جنگی جہاز

ایک لاکھ چالیس ہزار روپیہ میں تیار ہوا تھا۔ اور ۲۸ ہزار من بوجھہ لیجاتا تھا۔ لیکن اسکے عہد میں سب سے بڑی بات یہ ہوئی کہ کولمبس نے نئی دنیا یعنی امریکہ کا پتا لگایا۔ اس اولوالعزم نے اول ھسپانیہ کے بادشاہ سے مدد چاہی تھی اور اُسکو اپنے منصوبہ کی خوبی سے آگاہ کیا تھا۔ لیکن وہاں کچھہ لیت ولعل دیکھکر شاہ ہنری سے جہاز مانگنے کے واسطے اپنے بھائی بارتو لومیو کو انگلستان روانہ کیا۔ اگرہ زمین اور ملکوں کے نقشے پہلے انگلستان والوں نے اسی شخص کی طفیل سے دیکھے۔ جب ہنری نے اُسکو بہارا دیا تو وہ اپنے بھائی کو لینے چلا۔ مگر بحری قزاقوں نے اُسکو گرفتار کرلیا۔ اس اثناء میں کولمبس کو ھسپانیہ کے بادشاہ کی طرف سے جہاز مل گئے اور اُسنے روانہ ہوکر ۱۲۔ اکتوبر ۱۴۹۲ء کو جزائر باھاما دریافت کرلئے۔ مگر برّاعظم امریکہ انگریزوں ہی کی اولوالعزمی سے معلوم ہوا ہے۔ کیونکہ ہنری نے بندر برسٹل سے وینشیا کے رہنے والے سبٹس ٹن کبٹ کو روانہ کیا اور وہ ۱۴۹۷ء میں اول جزیرہ نمائے لبرا ڈوڈ پر پہنچا اور پھر وہاں سے اپنے جہاز جنوب کی طرف جزیرہ نمائے فلوریڈا کو لیگیا۔ اسی

سنہ میں واسکوڈی گاما ساکن پرتگال نے راس امید کے گرد پھر کر ہندوستان میں آنے کے واسطے تری کی راہ نکالی یوروپ کے اور واقعات کو اِن معاملات سے کچھ نسبت نہیں کیونکہ یہ واقعات وہ ہیں جنکی بدولت قیمتی اور کام کی چیزیں دور دور سے انگلستان کے بندرگاہوں میں ہر وقت اور ہر موسم میں برابر چلی آتی ہیں اور اسوقت سے جزائر برطانیہ کے علوم و فنون و زبان و مذہب کا اثر یورپ پچھم سب طرف پھیلتا جاتا ہے ؛

شاہان ہمعصر

سکوٹ لینڈ

نام	سال وفات
جیمز سوم	سنہ ۱۴۸۸ع
جیمز چہارم	.

فرانس

نام	سال وفات
چارلس ہشتم	سنہ ۱۴۹۸ع
لوئی دوازدہم	.

ہسپانیہ

نام	سال وفات
ازبلا	سنہ ۱۵۰۴ع
فرڈننڈ	

جرمنی

نام	سال وفات
فرڈرک چہارم	سنہ ۱۴۹۳ع
میکسی ملین اول	.

پوپ

نام	سال وفات
انوسنٹ ہشتم	سنہ ۱۴۹۲ع
الکسانڈر ششم	سنہ ۱۵۰۳ع
پایس سوم	.

دوسرا باب

ہنری ہشتم

سال پیدائش ۱۴۹۱ء۔ سال جلوس ۱۵۰۹ء۔ سال وفات ۱۵۴۷ء

یہ بادشاہ جو اٹھارہ برس کی عمر میں تخت نشین ہوا باپ کی طرف سے گل سرخ اور ما کی جانب سے گل سفید۔ اور اسواسطے دونوں خاندانوں کے لحاظ سے وارث تخت اور سزاوار سلطنت تھا۔ رعایا نے کہ اُس کے باپ کی طمع کا شکار ہو چکی تھی اُس نوجوان میں جو اںمردی اور فیاضی کے آثار دیکھ کر اُسکو اپنے حق میں بہتر سمجھا اور اُس کی تخت نشینی کی بڑی خوشی منائی۔ ہنری ہشتم نے تخت پر بیٹھتے ہی ڈڈلی اور ایمپسن کا سر قلم کروا دیا۔ رعایا ان دونوں کے ہاتھ سے نالان تھی اسواسطے اُنکے قتل سے اُسکا دل ٹھنڈا ہوا۔ اور پھر ایسی خاموش ہو بیٹھی کہ جو ہنگامے پہلے پانچ بادشاہوں کے عہد میں

برپا ہوئے تھے وہ سب موقوف ہو گئے اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ جز رس اور کنجوس کا بیٹا فیاض اور لٹاؤ ہوتا ہے یہی حال ہنری ہشتم کا تھا۔ سہری کا ارل جو اُسکا وزیر اعظم تھا اپنے مطلب سے غرض رکھتا تھا اور جس طرف بادشاہ کی رغبت دیکھتا تھا وُہی طریق اختیار کر لیتا تھا۔ چنانچہ اُسکے ہاتھوں بادشاہ عیش کے گرداب میں ایسا پڑا کہ سدا نیزہ بازی کے ہنگامے اور رنگا رنگ کے جلسے اور دھوم دھام کے تماشے ہونے لگے اور تکلف کی ضیافتیں اور جوش و خروش کی مے نوشیاں رہنے لگیں۔ اگر اس لہو و لعب سے کبھی بادشاہ کو گھنٹہ دو گھنٹہ کی مہلت ملتی تھی تو وہ کتب کی سیر اور نغمہ کے مشغلہ میں گذر جاتی تھی۔ جلوس کے پہلے ہی سال اُس نے اپنے بھائی آرتھر کی بیوہ کیتھرائن سے نکاح کر لیا ؛

فرانس کے بادشاہوں کو مدت سے ملک اطالیہ کے فتح کرنے کی تمنا چلی آتی تھی۔ اور اب چونکہ یہ اندیشہ ہوتا تھا کہ لوئی دوازدہم غالباً کامیاب ہو جائے گا اسواسطے پوپ جولئس دوم نے فرانس کی فوج کے مقابلہ کے واسطے ہسپانیہ کے بادشاہ فرڈیننڈ اور راہل وینیشیا کے ساتھ اتفاق کیا۔ اور

تیل ست ایک پھول چکنا کر مشک میں بسا کر ہنری کے پاس بھیجا تاکہ وہ بھی مددگار رہے۔ ہنری خود ہین تو تھا ہی پوپ کے اس تحفہ سے خوش ہو کر اُسکا شریک و مددگار ہو گیا اور پہلی ہی پارلمنٹ نے بے تکلف اُس کی روپیہ ست مدد کی۔ غرض فوج انگریزی فرانس پر جنوب کی طرف سے حملہ کرنے کے واسطے ہسپانیہ میں پہنچی گئی۔ لیکن ہنری کے خسر فرڈننڈ نے اُسکو اپنے نفع کے واسطے شاہ ناوار سے لڑوا دیا۔ فوج کے سپہ سالار کو اُس کی یہ حرکت ایسی ناگوار ہوئی کہ اُسنے آزردگی کے سبب فرانس کے صوبہ گیئن پر بھی یورش نہ کی اور سیدھی انگلستان کی راہ لی۔ اگرچہ فرانس پر انگریزوں کا حملہ نہوا لیکن اس مہم سے لوئی کو بہت نقصان پہنچا۔ کیونکہ اُس نے انگریزوں کے مقابلہ کے واسطے اپنی فوج ملک اطالیہ سے ہٹالی۔ اور جتنے عمدہ عمدہ علاقے ملک لمبارڈی میں فتح کئے تھے چند چھاونیوں کے سوا سب پوپ نے سُٹزرلنڈ کے نیزہ برداروں کی مدد سے چھین لئے۔

۱۵۱۳ء میں پارلمنٹ نے ہنری کو اور روپیہ دیا اور اُسکے علاوہ ایک ٹکس کہ سراسم مقرر تھا اُسکا حاصل بھی عطا

کیا۔ جب ہنری کو روپیہ ہاتھ آگیا تو اپنی فوج کو جہازوں میں بٹھاکر کئیلس کو لیگیا وہاں جرمنی کا شہنشاہ مَکسِی مِلئَن اُس سے آملا اور انگریزی لشکر میں شامل ہوکر لڑنے کو راضی ہوا۔ غرض اس فوج نے ہِکَرڈی کے صوبہ میں شہر ٹِرُوَان کا محاصرہ کرلیا محصورین دو مہینے تک مقابلہ میں ڈٹے رہے اور اس عرصہ میں ہنری نے مقام گِیْن گیٹ میں ۱۶۔ اگست ۱۵۱۳ء کو فرانس والوں پر فتح پائی چونکہ اس معرکہ میں مخالفوں کے سوار بھاگ نکلے تھے اور انھوں نے بجائے ہتھیاروں کے مہمیز سے زیادہ کام لیا تھا اسواسطے یہ مہمیز کا معرکہ مشہور ہوگیا۔ اسکے بعد ہنری شہر ٹُورْنِی کو فتح کرکے انگلستان میں چلا آیا اُسکی غیبت میں سکوٹ لینڈ کے بادشاہ جیمز چہارم نے شاہ فرانس کی دوستی کا پاس کرکے انگلستان پر چڑھائی کی مگر اُس کی فوج نے ٹِل کے قریب فلوڈِن فیلڈ پر شکست کھائی اور بادشاہ اور اُسکے بہت سے امیر میدان جنگ میں مارے گئے۔ اس معرکہ میں انگریزی فوج کا سپہ سالار لارڈ سرے تھا ؛

ہنری ہشتم کی ۳۸ برس کی سلطنت میں اول ۲۱ برس تک

ٹامس وُلزی کا خوب طوطی بولا۔ یہ شخص ۱۴۷۱ء میں مقام اِپس وچ میں پیدا ہوا تھا۔ اُسنے اپنے ذہن کی تیزی سے چودہ ہی برس کی عمر میں آکسفورڈ کی یونیورسٹی سے بی اِے یعنی ماہر علوم وفنون لقب حاصل کیا۔ اور اسی سبب سے طفل فاضل مشہور ہوگیا۔ ڈورسِٹ کے مارکئس کی سفارش سے کہ جسکے لڑکے اُسکے شاگرد تھے وہ پہلے پہل لِمنگٹن کا رِکٹر[1] مقرر ہوا۔ اور پھر اس مرتبہ سے ترقی کرکے کِنگلس کا چَیپلِین[2] ہوگیا وہاں وِنچسٹر کا اُسقف فوکس اُس کی ذہانت دیکھکر ہنری ہفتم سے اُسکا ساعی ہوا اور وہ اس سفارش کے حیلہ اور اپنی کارگزاری اور خیرخواہی کے وسیلہ سے لِنکن کا ڈِین[3] اور شاہی خیرات خانہ کا مہتمم بن گیا۔ اور جب ہنری ہشتم تخت پر بیٹھا اُس نے اس پادری کو سرکاری خدمت نہایت کوشش سے انجام

---

[1] رِکٹر ایک پیرش یعنی محلہ کے پادری کا لقب ہے

[2] چَیپلِین وہ پادری ہے جو جنگی جہاز اور پلٹن وغیرہ کے ساتھ سرکاری نوکر ہوتا ہے یا بادشاہ یا کسی امیر کے خاندان میں نماز پڑھانے کے لئے رہتا ہے ؛

[3] ڈِین اُس پادری کا خطاب ہے جو کئی پیرش پر اختیار رکھتا ہے اور وہ اُسقف سے دوسرے درجہ پر ہوتا ہے ؛

دیتے اور شراب و رقص و سرود سے پرہیز نہ کرتے دیکھکر یو ژلی کا اُسقفِ اعظم اور اپنا چینسلر مقرر کر دیا جب وُلزِی کا پایہ اسقدر بلند ہوا تو اُسکا کروفر شاہی شان و شکوہ سے برابری کرنے لگا ۔ اور زربفت کی پوشاک پہنتا تھا اور آٹھہ سو آدمی اپنے جلوس میں رکھتا تھا ۔ اور شاہی گرجا میں اُس کی ٹوپی عشاے ربانی کی میز کے سوا دوسری جگہ نہ رکھی جاتی تھی ۔ پھر جب وُہ سنہ ۱۵۱۸ء میں پوپ کا وکیل ہو گیا تو اُس کی عظمت حد سے زیادہ بڑہ گئی ۔ بڑی بڑی عیدوں میں اعلے درجہ کے امیر اُسکے آبدار اور خدمت گذار ہوئے یعنی پانی اور رومال لئے کھڑے رہے عوام الناس اپنے ہمجنس کا عروج دیکھکر اُسکے طمطراق اور شان و شوکت سے بہت خوش ہوتے تھے ۔ اور چونکہ وہ علم اور اہل علم کی قدر کرتا تھا اس وجہ سے اہل بصیرت بھی اُسکے ثنا خوان تھے ؛

جب فرانسس اول فرانس کے تخت سلطنت پر متمکن ہوا اور اُسکو بھی پہلے بادشاہوں کی طرح ملک اطالیہ کے تسخیر کرنے کی آرزو ہوئی تو اُس نے انگلستان والوں کے حارج ہونے کے اندیشہ سے اُن سے آشتی چاہی اور ٹامس وُلزِی کی خدمت میں تحفے اور ہدیے بھیجکر اُس سے رجوع کی ۔ اس تدبیر کا پہلا ہی ثمرہ یہ ہوا کہ

اُسکو شہر ٹُوذنی واپس مل گیا - ۱۵۱۹ء میں جرمنی کے شہنشاہ مَکسی ملین نے وفات پائی اور اُس کی جگہ چارلس پنجم اورنگ نشین ہوا - اُسوقت یوروپ میں چارلس اور فرانسس اور ہنری کی سلطنتیں بڑی زبردست اور اول درجہ کی تھیں اسی واسطے جب ان میں سے کسی ایک کا غیر ریاستوں سے کچھ معاملہ ہوا کرتا تھا تو باقی دو پر بھی اُسکی تاثیر ضرور ہوتی تھی چارلس پنجم ہسپانیہ اور آسٹریا اور نیپلز اور نیدرلینڈ پر حکمرانی کرتا تھا اور نئی دنیا اور روماں کی سونے چاندی کی کانیں بھی اُسی کے تصرف میں تھیں فرانسس اول جکا بارونق ملک شہنشاہ جرمنی کے علاقوں کے عین وسط میں اور ایک جگہ واقع تھا چارلس کو ہمسر غالب نظر آتا تھا - ہنری ہشتم جسکی سلطنت بحیرۂ شمالی اور رود بار انگلستان سے محفوظ تھی دونو بادشاہوں کے علاقہ سے کچھ دور نہ تھا اور ایک ہفتہ میں ہر ایک کی سرحد پر فوج کثیر بھیج سکتا تھا - اسواسطے فرانسس اور چارلس دونو اُس سے دبتے تھے اور اُسکی خوشامد کرتے تھے - فرانسس نے ہنری کو ملاقات کے واسطے کَئلس میں بلایا - اور چارلس خود انگلستان میں آکر اُس سے ملا - وُلزی کو پوپ بننے کی بڑی

ہوس تھی - چارلس نے اس معاملہ میں اپنے مقدور تک ساعی ہونے کا اقرار کرکے اُسکو اپنا دوست بنا لیا ✤

فرانسس کے بلانے سے ھنری فوراً کئلس کو چلا گیا اور گزنس اور آرڈری کے بیچ اُس سے ملا جس مقام پر ملاقات ہوئی تھی اُسکو دونو بادشاہوں اور اُنکے جلو کی پوشاک کی چمک دمک کے سبب دشت زربفت کہنے لگے تین ہفتے فقط رسمی ملاقات اور نیزہ بازی اور مہمانی میں گزر گئے - اور کوئی کام کی بات نہ نکلی - اسکے چند روز بعد قصبہ گراولین میں جو کئلس سے بارہ میل کے فاصلہ پر شمال کی طرف سمندر کے کنارے واقع ہے ھنری اور چارلس میں ملاقات ہوئی اور اُسکا نتیجہ ہوا کہ ھنری کے دل میں جو فرانسس کی جگہ تھی وہ بالکل جاتی رہی ✤

ھنری نے وہاں سے انگلستان میں آکر بکنگھم کے ڈیوک اڈورڈ سٹفورڈ کو قتل کروایا - اور اس کی وجہ یہ ہوئی کہ ڈیوک مذکور جو فن نجوم کا قائل تھا اور بادشاہی کی بو اُس کی دماغ میں سما رہی تھی کہیں یہ کہہ اُٹھا کہ اگر ھنری لاولد مرجائے گا تو میں اپنے بادشاہ ہونے کی تدبیر کرونگا - اِس

ڈیوک کے ساتھہ انگلستان سے کنسٹیبل[1] کا منصب بھی اٹھہ گیا

اس زمانہ میں دِفرمیشن یعنی اصلاح مذہب کے سامان بہم پہنچے لیکن اُسکی کیفیت لکھنے سے پہلے یہ بیان کر دینا مناسب ہے کہ کلیسائے روم کے مقلد جو پرگٹری[2] یعنی برزخ کی سزا کا اعتقاد رکھتے ہیں اولیا کو اس عذاب سے محفوظ سمجھتے ہیں اور اُنکی حسنات اس قدر وافر جانتے ہیں کہ اگر اُن میں سے کچھہ کسی گنہگار کو مل جائیں تو وہ بھی عذاب برزخ سے نجات پا سکتا ہے چونکہ اُنکے گمان میں بہشت اور دوزخ کی کنجیاں پوپ کے ہاتھہ ہیں اسواسطے وہ اُنکے نزدیک اولیا کی حسنات گنہگاروں کو خواہ مردہ ہوں خواہ زندہ دلوا سکتا ہے۔ اُنکے ہاں اس بخشش کا طریق یہ ہے کہ پوپ یا اُسکے وکیل ایک کاغذ یا جھلّی پر مغفرت نامہ لکھہ دیتے ہیں اور لوگ اُن اسناد کو لیکر یہ سمجھہ لیتے ہیں کہ ہمنے برزخ کے عذاب سے نجات پائی ایسی اسناد دیکر روپیہ

---

[1] زمان سابق میں یہ بڑی عزت کا عہدہ تھا۔ اس عہدہ دار کو فوج کی سپہ سالاری اور امن قائم رکھنے کی خدمت سپرد ہوتی تھی اور بڑے بڑے مقدمات میں ججی کے اختیارات بھی حاصل تھے۔

[2] دیکھو صفحہ ۵۰

لینا یعنی مغفرت ناموں کا فروخت کرنا پوپ اَرْبَن دوم نے اُسوقت ایجاد کیا تھا جبکہ یوروپ کے عیسائی ملک کنعان پر چڑھائی کرنے اور بیت المقدس کو مسلمانوں کے قبضہ سے چھڑا لینے کی دُھن میں لگے ہوئے تھے - اب وہی طریق ہنری ہشتم کے عہد میں پوپ لیُو دہم نے اختیار کیا اور جابجا اپنے راہبوں کو مغفرت ناموں کے فروخت کرنے کے واسطے بھیجدیا - وجہ اسکی یہ ہوئی کہ جسوقت کا حال لکھا جاتا ہے اُس سے کئی برس پہلے سے شہر روما میں تا ہر ٹبر کے ساحل پر پِیٹَرْس حواری کے نام سے ایک عالیشان گرجا کی تعمیر شروع ہوگئی تھی اور اسکے واسطے روپیہ کی ضرورت تھی سَیکسنی کے ایک راہب مارٹن لُوتَر نے جو فرقہ آگسٹن[1] سے تھا اس بخشش کے طریق پر اعتراض کیا - اور ۱۵۱۷ع میں ۹۵ مسائل لکھکر وِٹِن بَرگ کے گرجا کے دروازہ پر لگا دئے اور اُن میں یہ ثابت کیا کہ نجات پانے اور تقرب حاصل کرنے کے واسطے فقط مسیح پر ایمان لانا کافی ہے - پھر جون ۱۵۱۹ع

---

[1] یہ فرقہ جسکے راہبوں کو سفید راہب بھی کہتے ہیں ۶۰۰ع میں سینٹ آگسٹن سے نکلا ہے ◆

میں شہر لائپ سِک کے شاہی محل میں اُس نے شمالی جرمنی کے امیروں اور دانشمندوں کے سامنے بیان کیا کہ عیسائیوں کو فقط بائبل کا اعتقاد رکھنا اور اُسی پر عمل کرنا واجب ہے اور ہر شخص کو اس کتاب مقدس کے پڑھنے اور اُس کے معنی سمجھنے کا اختیار رہے۔ اس باب میں کسی پادری کی پیروی اور پوپ کی تقلید کی ضرورت نہیں۔ پھر لوتھر نے ۱۰ دسمبر ۱۵۲۰ء کو روما کے کلیسا سے اپنا آخری تعلق یوں قطع کیا کہ اُس فرمان کو جسمیں پوپ نے اُسکے مردود ہوجانے کا فتوے دیا تھا قلعہ وِٹن برگ کے دروازہ پر جلادیا۔ ان باتوں کی خبر انگلستان میں بھی پہنچی۔ اور بہت سے آدمی جنکے دلوں میں وِکلف کے مسائل کی عظمت سمائی ہوئی تھی یہ حال سنکر بہت خوش ہوئے۔ لیکن ہنری نے کہ اُسوقت تک پکا کیتھلک تھا لاطینی زبان میں ایک کتاب لکھی اور اُس میں کلیسائے روما کی سبعہ[1] مقدسہ یعنی اصطباغ اور عشائے ربانی

---

[1] پروٹسٹنٹ یعنی معترضین کے ہاں مقدس کا اطلاق فقط دو رسموں یعنی اصطباغ اور عشائے ربانی پر ہوتا ہے۔ اور مسح آخری کی رسم اُنکے ہاں نہیں ہوتی +

اور نکاح اور تقرر خادمان دین اور استقرار[1] اور کفارہ[2] اور مسح آخری[3] کی تائید کی۔ اور ۱۵۲۱ء میں اس کتاب کا ایک نسخہ پوپ کی خدمت میں بھیجا۔ لئو ایسے نامی گرامی کی اعانت سے بہت خوش ہوا اور اسکے صلہ میں ھنری کو حامی دین خطاب عطا کیا۔ اسوقت سے آج تک انگلستان کے بادشاہ کا یہی لقب چلا آتا ہے اور روپیہ کے سکوں پر جو ایف ڈی دو حرف منقوش ہوتے ہیں وہ لاطینی زبان کے دو لفظوں کے مخفف ہیں اور انسے حامی دین مراد ہے۔ یہ لقب جو اس زمانہ میں برائے نام تھا اب بڑی وقعت رکھتا ہے۔ لوتھر

---

[1] استقرار سے ایمان کا استحکام مراد ہے۔ چونکہ اصطباغ کی رسم بچپن میں ادا ہوجاتی ہے اسواسطے جب لڑکے بالے سن تمیز کو پہنچتے ہیں تو اسقف کے سامنے پیش ہوتے ہیں اور اسقف انکے سر پر ہاتھ رکھکر انکے لئے دعا کرتا ہے اور وہ اسوقت سے پورے عیسائی سمجھے جاتے ہیں اور کلیسا کے کل حقوق کے مستحق ہوجاتے ہیں چنانچہ جب تک یہ رسم نہیں ہو چکتی انکو عشاے ربانی کا تبرک نہیں ملتا؛

[2] کفارہ سے کفارہ گناہ مقصود ہے۔ روزے رکھنے اور پیٹھہ پر کوڑے لگانے اور بیڑیاں پہنی اور ایسی ہی اور سختیاں سہنی اسمیں داخل ہیں؛

[3] کیتھلک کے ہاں جب کوئی آدمی مرنے لگتا ہے تو اسکے سر اور پانو اور ہاتھوں پر تقدیس کیا ہوا تیل ملتے ہیں اور اسی کو مسح آخری کہتے ہیں؛

نے ھِنری کی کتاب کا جواب دھوم دھام سے بیباکی کے ساتھ لکھا اور اس مباحثہ پر کل یوروپ کو توجہ ہوئی۔ عنایت الٰہی سے لوتھر کا کام رونق پکڑتا گیا اور رہر روز اُسکے پیرو زیادہ ہونے لگے +

اِنہی دنوں میں شہنشاہ جرمنی اور شاہ فرانس میں جنگ شروع ہوئی - ھِنری نے اول سلطان جرمنی کا ساتھ دیا اس سبب سے انگریزی فوج نے دو بار فرانس پہ یورش کی اور اگرچہ دوسرے حملہ میں دارالخلافہ سے فقط ۴۰ میل کے فاصلہ پر رہگئی مگر روپیہ کی کمی کے سبب کامیابی میسر نہوئی جو زر کثیر ھِنری ہفتم چھوڑ گیا تھا اُسکو تو یہ بادشاہ کبھی کا اُڑا چکا تھا - اور جب تک روپیہ پاس تھا پارلمنٹ بھی طلب نکی تھی - اب مجبور ہوکر ۱۵۲۳ء میں سات برس کے بعد پارلمنٹ طلب کی اور جسوقت وکلائے رعایا جمع ہو لئے تو وُلزی اُنکے کمرہ میں گیا اور بادشاہ کی طرف سے اسّی لاکھ روپیہ کا طالب ہوا - مسٹر ٹامس مُور نے کہ سپیکر تھا اُس کی تائید کی مگر وکلا نے چالیس لاکھ روپیہ سے زیادہ دینے قبول نہ کئے - اور جب وُلزی نے حجتیں نکالیں تو

انھوں نے اُسکو یہ کہکر روک دیا کہ اس کمرہ میں پارلمنٹ کے ارکان
کے سوا دوسرے کو مجال گفتگو نہیں ہے۔ غرض اس پارلمنٹ
کی کارروائی سے بادشاہ ایسا ناخوش ہوا کہ اُس نے پھر سات
برس تک پارلمنٹ کو طلب نہ کیا اور اس عرصہ میں نذرانوں
کے ذریعہ سے جو حقیقت میں ٹکس تھے اپنا کام چلایا ؂
ظاہر ہے کہ سلطان جرمنی نے جو وُلزی سے منتخب پوپ ہونے
میں سعی کرنے کا وعدہ کیا تھا اسی توقع پر اُسنے اپنے آقا کو
فرانس کے بادشاہ سے بھڑا دیا تھا۔ لیکن جب ۱۵۲۱ء میں لیُو
دہم نے انتقال کیا اور پھر ۱۵۲۳ء میں اُسکا جانشین ایڈریَن
بھی چل بسا اور دونوں بار وُلزی کی مراد بر نہ آئی تو سلطان
جرمنی سے اُسکا دل کھٹا ہو گیا۔ اور مایوس ہوکر اُسنے اپنے
بادشاہ کو سلطان جرمنی کے مقابلہ میں شاہ فرانس کا مددگار
بنا دیا۔ اُسوقت فرانس کا بادشاہ اپنی حالت کی تباہی کے
سبب سے قابل رحم بھی تھا۔ کیونکہ ۲۵ فروری ۱۵۲۵ء کے
معرکہ میں مقام پَیوِیَا میں اُسکو سلطان جرمنی نے گرفتار کرکے
کَسٹِلس میں قید کر دیا تھا۔ اور وہ برس دن سے زیادہ قید
رہکر میڈرڈ کے معاہدہ کے بموجب اپنے فدیہ میں بَرگَنڈی

کا صوبہ حوالہ کرنے کے اقرار سے چھوٹا تھا - مگر اُس نے وعدہ
وفا نہ کیا - اسکے دو برس بعد جب جرمنی کی فوج نے رُوما کو
جا لوٹا اور پوپ کو قید میں ڈالدیا تو ہِنری اور فرانسس
نے اُسکو چھڑانے اور ملک جرمنی میں دھوم مچانے کے لیے باہم اتفاق کیا ؛

جبکہ ہِنری کو اپنی بھاوج کیتھرائن سے شادی
کئے کوئی بیس برس ہو لئے تو اُس نے عقد کے ناجائز ہونے کا
حیلہ نکالا - اس کا اصل سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ ملکہ جو خوبصورت
اور پارسا تھی بادشاہ کا دل اُس سے سیر ہو کر اُسی کی ایک
خواص آئن بولین نام نوزفک کے اول ڈیوک کی پوتی پر
فریفتہ ہو گیا تھا - اسی ولولہ میں اُسکو طلاق کی لو لگی مگر یہ بات
آسان نہ تھی کیونکہ ملکہ اول تو سلطان چارلس پنجم کی خالہ تھی
اور دوسرے طریق کیتھلک میں سرگرمی کے سبب پوپ کی
نظر میں عزیز تھی - باایں ہمہ اُسکا علیحدہ کرنا ہِنری کے
ذہن میں ایسا سمایا کہ ہر چند وُلزی نے سمجھایا اور اُسکے سامنے
دو زانو بیٹھکر چار گھنٹہ تک سر کھپایا پر وہ کسطرح اپنے ارادہ
سے باز نہ آیا اور یہی بولا کہ کچھ ہو میں تو چھوڑ کر رہونگا ؛
اس اصرار سے وُلزی حیران ہوا کہ اب کیا کروں

کیونکہ پوپ کو سلطان جرمنی کی دہشت سے ہنری کی درخواست
پر التفات کرنے کی مجال نہ تھی اور پوپ کی مرضی کے خلاف وُلزی
بھی منہ سے بھاپ نہ نکال سکتا تھا۔ اسی تردد میں اُسنے اپنی
تباہی کے واسطے دورونی اختیار کی۔ ظاہر میں تو طلاق
کی پیروی کرتا معلوم ہوتا تھا۔ اور باطن میں پوپ کی اطاعت
سے اس بات کو ٹالے جاتا تھا۔ آخرکار ۳۱ مئی ۱۵۲۹ء کو اس مقدمہ
کی تحقیقات کے لئے شہر لندن میں ایک عدالت منعقد ہوئی اور
وُلزی اور اطالیہ کا ایک کارڈنل کمپیجیو اُس عدالت
کے جج ٹھیرے۔ پہلے دن کے اجلاس میں ایک دردناک سانحہ
یہ پیش آیا کہ جسوقت ملکہ کا نام پکارا گیا وہ آبدیدہ ہو کر بادشاہ
کے قدموں پر گر پڑی اور کہنے لگی کہ میں انگلستان میں غریب الوطن
اور بیس برس سے تیری وفادار بی بی ہوں میرے حال زار
پر رحم لازم ہے۔ پھر یہ کہکر کمرہ سے چلی گئی کہ اس عدالت
کو میری منصفی کا منصب نہیں ہے۔ ملکہ کی زار نالی نے ہنری
کا دل نرم نہ کیا اور وہ بدستور طلاق کے درپے رہا۔ مگر کچھ
تصفیہ نہوا۔ جب عدالت کو اجلاس کرتے کرتے دو مہینے گزر گئے
تو پوپ کے حکم سے مقدمہ روما میں منتقل ہوگیا۔ اس تاخیر و

توقف کے سبب سے وُلزی کی شامت آئی۔ بادشاہ نے مہر سلطنت اُس سے لیکر ٹامس مُوزکو دیدی اور اُس کا محل اور مال و متاع سب ضبط کرلیا۔ وُلزی کو جبراً یُورک شَئر جانا پڑا۔ اور اس رسوائی کے بعد برس دن سے زیادہ جینا نصیب نہوا۔ مرنے کی یہ صورت ہوئی کہ نورتھمبرلینڈ کے ارل نے اُسکو اقدام قتل شاہ کی تہمت سے گرفتار کیا اور سولی پر چڑھانے کے واسطے لندن کو بھیجا۔ مگر رستہ میں مرض اسہال عارض ہوا اور یہی اُسکی موت کا بہانہ ہوگیا مرتے وقت جو کلمات عبرت افزا اُس نے کہے تھے وہ یہ ہیں قوله جس جانفشانی سے میں نے بادشاہ کی خدمت کی اگر اُسے خدا کی بندگی کرتا تو وہ مجکو اس بڑھاپے میں اسطرح نہ چھوڑدیتا لیکن میرا کیا میرے آگے آیا ٭

اب مذہب کی اصلاح کرنے والوں کی حقیقت سنو کہ ملک جرمنی کے ایک شہر سپیئر میں جو اُس ملک کے کئی شہنشاہوں کا مسکن رہا ہے واضعان قانون اور مدبران ملک کی مجلسیں ہوا کرتی تھیں۔ اور اُن میں جرمنی کے نامی رئیس اور شہزادے شریک ہوتے تھے۔ وہاں کی ایک مجلس میں جو ۱۵۲۹ء میں

منعقد ہوئی تھی شہنشاہ جرمنی چارلس پنجم نے ایسا حکم صادر کرنا تجویز
کیا جس سے سب کو رومن کیتھلک کے طریق پر عبادت کرنی
لازم ہو جائے - اس جلسہ میں دو چار بادشاہوں نے اس حکم
پر اعتراض کیا اور چونکہ انگریزی میں اس قسم کے اعتراض
کو پروٹسٹ کہتے ہیں اسوجہ سے اسی دن سے معترضوں
کا نام پروٹسٹنٹ ٹھیر گیا - رفتہ رفتہ ہنری کی طبیعت بھی
انہی لوگوں کی طرف مائل ہونے لگی لیکن یہ میلان اعتقاد
کے راہ سے نہ تھا بلکہ اس کی علت نری مصلحت تھی -
ولزی کے بعد ٹامس کرینمر اور ٹامس کرامول
یہ دو شخص ہنری کے بڑے مشیر بنے - پہلا کیمبرج کی
یونی ورسٹی کا فلو یعنی وظیفہ خوار اعلے تھا - اور اسنے
ولزی کے وفات سے کچھ دن پہلے بادشاہ کو یہ بات سجھائی
تھی کہ طلاق کے مقدمہ میں یونی ورسٹیوں کے ممبروں سے
رائے لینی چاہئے - یہ تدبیر بادشاہ کو بہت پسند آئی اور
وہ خوش ہوکر اپنے اکھڑ محاورہ میں کہہ اٹھا کہ کرینمر
نے اصل سوری کا کان پکڑ لیا ہے - جب ہنری نے اس
صلاح پر چلکر یوروپ کی کل یونی ورسٹیوں سے رائے لی

اور سب نے اُسکی مراد کے موافق فتوا دیا تو کرنشمر کی قسمت خوب چمکی - اور یہی اُسکے عروج کا سبب ہوا - کرامؤل کی سرگزشت یہ ہے کہ پہلے شہر آنٹنٹ وَرپ میں کسی سوداگر کے کارخانہ میں محرر تھا - پھر شہر روما کی لوٹ میں سپاہی بنا اُسکے بعد پھر شہر وینس میں محرری کرنے لگا بعد ازاں انگلستان میں آکر وکیل بن بیٹھا اور آخر کو وُلزی کا وکیل ہو گیا - دربار شاہی میں اُسکے رسوخ کا فقط یہ سبب ہوا کہ اُسنے بادشاہ کو پوپ کی سروری نماننے اور خود میر کلیسائے انگلستان بنجانے کی صلاح بتائی تھی ؛

وہ علاقہ جس سے انگلستان مدت دراز سے روما کے ساتھ بندھا چلا آتا تھا ٹوٹنے لگا - ۱۵۳۱ء کی پارلمنٹ نے ہنری کو انگلستان کا میر کلیسا مان لیا - اور پہلا پھل یعنی وہ نذرانہ جو نئے اُسقف پوپ کو دیا کرتے تھے ۱۵۳۲ء کی پارلمنٹ نے اُسکی قطعاً ممانعت کر دی - اور مذہبی مقدمات کا پوپ کے ہاں مرافعہ ہونا ۱۵۳۳ء کی پارلمنٹ نے بند کیا - اسی سنہ میں آئن بُولین ملکہ کہلائی - کتھرائن جو طلاق پاکر دربار سے چلی گئی تھی تین برس کے بعد ہنٹنگڈن شائر میں مر گئی

نام ایک دختر چھوڑ کر مر گئی - جب روما میں پارلمنٹ کی تجویزوں اور کیتھرائن کی طلاق کی خبر پہنچی پوپ نے کہلا بھیجا کہ اگر کیتھرائن پھر ملکہ نہ بنائی جائے گی تو ہمارا غضب نازل ہوگا - لیکن شاہ انگلستان پر اس کا کچھ بھی اثر نہوا!

جب طلاق کا مقدمہ طے ہو لیا تو یہ بحث شروع ہوئی کہ میر کلیسائے انگلستان پوپ کو مانیں یا بادشاہ کو جانیں - آخر ۱۵۳۴ء کی پارلمنٹ نے بادشاہ کو میر کلیسائے انگلستان خطاب دیکر اس منصب کے کل حقوق اُسی کو عطا کئے - انہی دنوں میں ایک لڑکی جسکو ہولی میڈ آف کنٹ یعنی کنٹ کی مقدس دختر کہتے ہیں نمودار ہوئی - اُس کے دماغ میں خلل تھا - کبھی کبھی اُس کی حالت مجذوبوں کی سی ہوجاتی تھی - اور اُسوقت اپنی زبان سے کچھ کلمات نئے عقائد کے خلاف کہہ اُٹھتی تھی اور بادشاہ کو اپنی ملکہ سے بری طرح پیش آنے پر کوسا کرتی تھی - اس لڑکی کا اصل نام الزبتھ بارٹن تھا - اُس زمانہ کے بعض لوگ کہتے تھے کہ اسکی دیوانگی حکمت سے خالی نہیں اور اُسنے لوگوں کے سکھانے سے یہ روپ بھرا ہے چنانچہ وہ لڑکی اور

اُس کے ساتھ وہ لوگ جن پر اغوا کا گمان تھا جان سے مارے گئے۔ لیکن بادشاہ کا غضب سب سے زیادہ جان فشر اور سر ٹامس مور پر نازل ہوا۔ پہلا رَوچسٹر کا اُسقف تھا اور دوسرا کتاب یوٹوپیا کا مصنف۔ جب یہ دونوں شخص بادشاہ کو میر کلیسا نہ ماننے کے الزام سے ۱۵۳۵ء میں ہلاک کئے گئے تو انگلستان کے کلیسا کو روما کے کلیسا سے کچھ بھی تعلق نہ رہا۔ پال سوم نے جو اُسوقت پوپ تھا ہنری کو عیسائیوں کے حلقہ سے خارج کردیا مگر اُسنے اِس کی کچھ پروا نہ کی۔ اسکے بعد ہنری نے خانقاہوں کی تخریب پر کمر باندھی چنانچہ کرامول نے جو کلیسا کا اختیار تام اور وکر جنرل یعنی نائب عام خطاب رکھتا تھا یہ کام شروع کیا۔ اُسوقت بہت سے آدمیوں کی یہ رائے تھی کہ خانقاہوں کا بند ہوجانا مناسب ہے اور وہ کہا کرتے تھے کہ راہب مٹی کی اوچھل شکار کھیلتے ہیں اور خانقاہیں بمنزلہ جنگلوں کے ہیں۔ لیکن ہنری کو بدکاری کے انسداد سے کچھ سروکار نہ تھا بلکہ اُسکو تو انگلستان سے پوپ

نوٹ اس کتاب اور اُسکے مصنف کا حال اس دور کے اخیر میں مرقوم ہے۔

کا تعلق اُٹھانا اور راہبوں کی دولت سے اپنا خزانہ بھرنا منظور تھا - پارلمنٹ نے جو بادشاہ کے کہنے میں تھی ۱۵۳۶ء کے اندر چھٹے اجلاس میں یہ قانون جاری کیا کہ جن خانقاہوں کی آمدنی دو ہزار روپیہ سالانہ سے کم ہو وہ سب بند کی جائیں اسکے تین برس بعد بڑی بڑی خانقاہیں مسمار کی گئیں غرض ۳۲۱۹ خانقاہیں اور پرستشگاہیں کھنڈر ہوگئیں - اُن کی بربادی سے بادشاہ کی سالانہ آمدنی میں سولہ لاکھ دس ہزار روپیہ کی افزونی ہوئی - اور اسکے بعد اُسقفوں کی چھ گدیاں بڑھائی گئیں ؛

وِیلز میں فیوڈل سسٹم کی برائیاں اور خرابیاں ابتک چلی آتی تھیں - وہاں کے بڑے بڑے سردار اپنے اپنے علاقوں میں مستقل حکومت کرتے تھے اور اُن کی خانہ جنگیوں سے ہر روز ہنگامے اور خون خرابے رہا کرتے تھے - لیکن ۱۵۳۶ء میں اُن کی خودسری جاتی رہی اور ہر جگہ انگریزی قوانین جاری ہو گئے - اور اُس ملک سے ۲۴ وکیل پارلمنٹ میں آنے شروع ہوئے - اس ملک کے مفتوح ہونے کا ذکر پہلے آچکا ہے لیکن اُسکا اصل الحاق سلطنت انگلستان سے

اسیوقت ہوا ؛

۶-جنوری ۱۵۳۶ء کو کتھرائن کی حیات کا سلسلہ منقطع ہوا اور
اسی سال ۱۹-مئی کو اُس کی سوکن آئن بولین کا سر کاٹا گیا-
اس جانہار کی سرگزشت یہ ہے کہ طلاق کے تصفیہ سے پہلے تو
بادشاہ کو اُسکا بڑا عشق رہا - اور جب تمنا برآئی تو کچھہ دنوں
مساوات رہی اور پھر بے التفاتی پیدا ہوگئی - کیونکہ اُس
ہرجائی نے ایک اور خوبرو جین سیمور نام کو تاکا اور
اس منظور نظر کے تصور میں پہلی محبوبہ کا نقش محبت لوح خاطر سے
مٹا دیا - آئن بولین کو بادشاہ کی نظروں سے گرا ہوا دیکھکر
اُس کے بدخواہوں نے یہاں تک بدنام کیا کہ اُس کے خیراندیشوں
میں سے کرنتمر کے سوا کسی کو سفارش کی جرأت نہوئی - غرض
زنا کے اتہام سے اُسکی روبکار ہوئی اور اُسکے واسطے
موت کا فتوے دیا گیا - مگر اس عورت کا جگر دیکھو کہ اُسنے اُف
نکی بلکہ مرتے مرتے بادشاہ کو دعا دی - اس ستمکش نے الزبتھ
نام ایک دختر یادگار چھوڑی اور وہ ملکہ انگلستان ہوئی -
آئن بولین کے قتل کے دوسرے دن بادشاہ نے جین سیمور
کو ملکہ بنایا ؛

اس بادشاہ کے عہد میں پرُوٹسٹنٹ کے عقائد کا مدار فقط
بائبل پر رہ گیا - وکلف کو اس کتاب کا ترجمہ کئے ڈیڑہ سو
برس ہو لئے تھے مگر اس بادشاہ کے شروع عہد میں ولئم
ٹنڈیل کا ترجمہ رائج تھا - اس شخص نے جو آکسفورڈ
کی یونی ورسٹی کا سند یافتہ تھا ۱۵۲۶ء میں عہد جدید کا اور
چار برس کے بعد عہد عتیق کا ترجمہ چھپوایا اور ۱۵۳۶ء میں یہ
مترجم ملک فلنڈرز میں جلایا گیا - اسی سنہ میں کیمبرج
کی یونی ورسٹی کے ایک سند یافتہ مائلز کورڈیل نے
کل بائبل کا ترجمہ انگریزی زبان میں چھپوا دیا - یہ سارے
ترجمے لاطینی زبان کے بہت قدیم اور معتبر نسخوں سے کئے
گئے تھے - فرمان شاہی کے موافق کورڈیل کے ترجمہ کی ایک ایک
جلد ہر محلہ کے گرجا کے ستون یا میز سے بندھوائی گئی تاکہ جسکا
جی چاہے اُسکو پڑھے - ۱۵۳۹ء میں ایک اور ترجمہ نکلا اور
کتاب کلان اُسکا نام رکھا گیا - یہ ترجمہ کنٹربری
کے اُسقف اعظم کرنمر کے اہتمام سے ہوا تھا - لوگ اِن
ترجموں کے چھپ جانے سے بہت خوش ہوئے - چونکہ اُسوقت
بھی اِن کتابوں کی قیمت گران ہی تھی اسواسطے کئی گھروں کے

آدمی ملکر ایک نسخہ خرید لیتے تھے - اور جو لوگ پڑہنا جانتے تھے
اُنکے گرد سننے والوں کے ٹہٹہ لگ جاتے تھے ؎

خانقاہوں کے بند ہو جانے سے بہت آزردگی پیدا ہوئی اور
شمالی اضلاع کے باشندوں کو تو یہ امر ایسا ناگوار گزرا کہ دریاے
ٹرینٹ کے شمال میں چالیس ہزار آدمیوں نے ایک شریف
آسنک کے زیر حکم بغاوت اختیار کی - چونکہ ان لوگوں کو
کلیسائے روما کا طریق دوبارہ جاری کرنا مقصود تھا
اسواسطے اُنھوں نے اپنی بغاوت کا نام جہاد توفیقی قرار
دیا - اس لشکر میں پادری سب سے آگے رہتے تھے - اور
اُن کے جھنڈوں پر صلیب او رعشائے ربانی کے میز کے
پیالے بنے ہوتے تھے - یہ لوگ کچھہ دنوں یوزک اور ہل
پر قابض رہے او رپھر عام معافی کے اشتہار اور جاڑے
میں بارش کی شدت سے اپنے اپنے گھر چلے گئے - اِن باغیوں
نے بہار کے موسم میں پھر شورش کی مگر کچھہ کام نہ آئی بلکہ
آسنک اور اور لوگ جو سرغنہ بنے تھے پھانسی پا گئے ؎
۱۲ - اکتوبر ۱۵۳۷ء کو ہنری کے ہاں بیٹا پیدا ہوا - اور اصطباغ
کے وقت اِڈورڈ اُسکا نام رکھا گیا - اُسکی پیدائش کے

چند ہی دن بعد اُسکی ماں جین یعنی مُوذ مرگئی۔ لیکن بادشاہ کو بیٹے کی خوشی کے آگے ملکہ کا کچھہ غم نہ ہوا۔

ہنری پوپ سے توڑکر لُوتر کے طریق پر نہیں آیا بلکہ بہت سے قدیم مسائل کو مانے گیا خصوصًا اُس مسئلہ کو جسکے موافق پوپ کے مقلد عشائے ربانی کی روٹی کو حضرت عیسیٰ کا حقیقی بدن اور انگور کے عرق کو اُنکا اصل خون خیال کرتے ہیں۔ غرض اِس بادشاہ نے آدھا کتھلک اور آدھا پروٹسٹنٹ بنکر دونو فرق کے لوگوں کو اپنے طریق پر لانا چاہا۔ اور دونوں میں سے بہت لوگ جنھوں نے اُس کی پیروی نہ کی آگ مین جلائے گئے۔

اُسکے مسائل چھہ دفعات پر مشتمل تھے۔ اُن میں سے پہلی اور بڑی دفعہ یہ تھی کہ جو شخص عشائے ربانی کی روٹی کو مسیح کا حقیقی بدن اور انگور کے عرق کو اُنکا اصل خون نجانے وہ جان سے مارا جائے۔ چونکہ اِن دفعات کے جاری ہونے سے بہت لوگوں کی جان گئی اِس سبب سے خونی ضوابط اُنکا نام ہوگیا۔ اِنہی دنوں میں پارلمنٹ نے یہ حکم صادر کیا کہ بادشاہ کے کل اشتہار قانون کا حکم رکھتے ہیں۔ یہ بات انگلستان کی طرزِ

حکومت کے بالکل مخالف تھی۔ اس حکم نے ہنری کو ایسا خود سر بنا دیا کہ اُس میں اور سلطان روس و شاہ ایران میں کچھ فرق نہ رہا۔

ہنری کی چوتھی شادی ایک پروٹسٹنٹ سردار یعنی کلیوز[1] کے ڈیوک کی بیٹی آئن سے ہوئی۔ یہ عقد کرامویل نے اس غرض سے ٹھیرایا تھا کہ انگلستان میں مذہب پروٹسٹنٹ کو استحکام ہو جائے۔

نکاح سے پہلے ہنری کے سامنے شہزادی کی تصویر پیش ہوئی اور پسند ہو جانے کے بعد وہ انگلستان میں بلوائی گئی۔ لیکن جب وہ آئی تو ہنری نے اُس کی شکل دیکھ کر اُسپر فلنڈرز کی بڑی گھوڑی کی پھبتی کہی۔ یہ عورت نہ خوبصورت تھی نہ کوئی آن رکھتی تھی نہ اپنی زبان کے سوا دوسری زبان بول سکتی تھی۔ اُسکے آنے پر کچھ تامل کے بعد نکاح تو ہو گیا مگر بادشاہ کو جو کدورت کرامویل کی طرف سے پیدا ہو گئی تھی وہ نہ گئی۔ اُسکے دل میں تین باتیں سما رہی تھیں۔ اول کرامویل سے انتقام لینا

---

[1] یہ قصبہ ملک پروشیا میں دریائے رائن سے ڈھائی میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔

دوسرے آئن کو طلاق دینی تیسرے کتھرائن ھوورڈ لوکنورفوک کے ڈیوک کی بھتیجی اور مذہب سے کتھلک تھی ملکہ بنانا۔ چھہ مہینے کے عرصہ میں یہ تینوں خواہشیں پوری ہوگئیں کرامول کا سر ۲۸ جولائی ۱۵۴۰ء کو بدعت اور سرکار کی بداندیشی کے الزام سے قلم کیا گیا۔ آئن کی بادشاہ سے جدائی ہوگئی اور وہ بھی اس سے خوش ہوئی۔ جدائی کے بعد وہ انگلستان میں رہی اور تاحیات اُسکو تیس ہزار روپیہ سالانہ ملتا رہا۔ کتھرائن ھووڈ کے ملکہ ہوجانے سے کتھلک نہایت خوش ہوئے اور اس امر کو شگون نیک سمجھا کیونکہ اس سے پہلے ھنری کی تین بیویاں رِفرمیشن کی مؤید رہی تھیں ؛

شادی کے بعد ڈیڑھ برس تک بادشاہ اس ملکہ کے ناز وادا پر فریفتہ رہا۔ اور پھر اُسکے کوارپن کے زمانہ کی بدوضعی کا چرچا ہونے لگا۔ کرنمر نے اس معاملہ کی کیفیت لکھکر بادشاہ کے پاس بھیجدی اور وہ اول اُسنے باور نہ کی۔ مگر جب خود ملکہ نے شادی سے پہلے اپنی عصمت زائل ہوجانے کا اقرار کیا تو بادشاہ رشک کی آگ سے بھڑک اُٹھا۔ اُسکے غضب کے شعلہ کو خون ہی بجھا سکتا تھا اسواسطے ٹوورھل پر اس ملکہ کا سر قلم

کیا گیا۔ اور اُسکے ساتھہ ہی اُسکی والالیڈی دَوچ فُونڈ
جسنے آقِ بُولینؔ کے حق میں بڑی گواہی دی تھی ہلاک
ہوئی ✣
اس بادشاہ کے تلون نے جو رنگ نکاحوں کے معاملہ میں کھایا
تھا وہی کل امور مذہب میں کھلایا۔ یعنی جب اُسکا دل دفعات ستہ
سے ہٹ گیا تو اُسنے دو کتابیں ایکدوسرے کے بعد لکھیں اور
اُنکے وسیلہ سے رعایا میں ہر دفعہ ایک نئی شریعت جاری کی
پہلے انجیل کے پڑہنے کی عام اجازت تھی اب شریفوں اور تاجروں
کے سوا سب کو ممانعت ہوگئی ✣
اس بادشاہ کا اخیر زمانہ سکوٹ لَنْڈ اور فرانس کی مہمات
میں گزرا۔ مگر اِن لڑائیوں کی تفصیل لکھنے کی کچھہ ضرورت نہیں
ہے۔ ھِنری کی چھٹی بیوی کَتْھرِاِین پار نام لارڈ لَتیمر
کی بیوہ تھی۔ ایک دفعہ اُسکے بھی سر کٹنے کی نوبت آن ہی
پہنچی تھی مگر وہ اپنی ہوشیاری سے بچ گئی اور بادشاہ کی
وفات کے بعد بھی زندہ رہی۔ بادشاہ آتش مزاج تو تھا ہی
جسم کے بھاری پڑجانے اور ٹانگ میں ایک پھوڑا نکل آنے
سے اور بھی چڑچڑا ہوگیا تھا۔ ایکدن ایسا اتفاق ہوا کہ ملکہ

مذہبی گفتگو میں اُسکی رائے کے خلاف کچھہ کہنے لگی - اسپر بادشاہ نے طیش میں آکر اُسکے واسطے الزامنامہ لکھوایا - ملکہ کے کسی غمگسار نے وہ کاغذ دیکھہ پایا اور ملکہ سے اُسکا حال جا کہا - جب وہ پھر بادشاہ سے ملنے گئی تو بہت عجز و انکسار سے کہنے لگی کہ ہم عورتیں ناقص العقل ہوتی ہیں حقیقت میں کل جو کچھہ آپنے ارشاد فرمایا تھا وہی درست اور بجا ہے - اس بات سے بادشاہ کا غصہ بالکل اُتر گیا چنانچہ جب ملکہ کی گرفتاری کے واسطے چینسلر آیا تو بادشاہ نے اُس سے کہدیا کہ جاؤ اپنا رستہ لو ؛

اخیر شخص جو اس ظالم کے غضب کا شکار ہوا ٹامس ہوورڈ نام سرے کا ارل تھا - یہ مظلوم جسنے انگریزی نظم کی اصلاح اور غیر مقفیٰ اشعار کی تصنیف میں بڑی شہرت پائی ہے کتھرائن ہوورڈ کا چچیرا بھائی تھا - اور دعوی سلطنت کے شبہ میں مارا گیا - یہ اشتباہ اس سبب سے پیدا ہوا کہ وہ اپنے بزرگوں کی تقلید سے اپنی ڈھال پر اِڈورڈ عابد کا تمغا رکھتا تھا - اُس بیگناہ کے ساتھہ اُسکا باپ نورفک کا ڈیوک بھی گرفتار ہوا اور قیدخانہ میں پڑا ہوا قتل کے حکم کا انتظار کر رہا تھا کہ اُسکو اپنے دشمن ہِنری کے تمام ہوجانے کا مژدہ پہنچ گیا ؛

بادشاہ کے مرنے سے کچھ دن پہلے درباریوں کو اُسکی موت کے آثار معلوم ہوگئے تھے۔ مگر وہشت کے سبب کوئی اُسکے منھہ پر نرکھہ سکتا تھا۔ آخرسر اَنتنی ڈِنی نے ہمت کرکے بادشاہ کو جتادیا کہ آپکا وقت آپہنچا ہے۔ یہ سنکر اُسنے کرنمر کو بلایا مگر اُسکے آنے سے پہلے زبان بند ہوگئی۔ اور جب کرنمر نے اُس سے کہا کہ کسی اشارہ سے مسیح پہ اپنا ایمان ظاہر کرو تو اُسنے اُسکا ہاتھہ پکڑکر دبایا اور اِسی حال میں جان دیدی۔ اب بادشاہ نے چھہ نکاح کئے اور تین بچے چھوڑے۔ مرنے سے مہینا بھر پہلے اُسنے وصیت نامہ لکھوایا اور اُس میں اول اِڈورڈ کو اور پھر مِیری کو اور اُسکے بعد اِلزبتھ کو ایکدوسرے کے بعد وارث تخت ٹھیرایا اور ایسا ہی ظہور میں بھی آیا۔

یہ بادشاہ بڑا خودبین تھا۔ اُسکو اپنے علم کا بڑا غرہ تھا اور جوانی میں خوبصورتی کا بھی گھمنڈ رکھتا تھا۔ مگر اُس سے بڑے بڑے گناہ اُسکی تلون مزاجی اور خودرائی کے سبب سرزد ہوئے خودمختاری میں گنتی کے بادشاہ اُس سے بڑھکر ہوئے ہونگے۔ وہ اٹھارہ برس کی عمر میں زندہ دل اور خوبصورت اور زودنویس اور علم موسیقی کا ماہر تھا۔ اور ۶۵ برس کی عمر میں بھاری جسم کا

لوتھر اور بُرے جذبوں کا ایک ہیولیٰ بن گیا تھا - اُسکے عہد کا بڑا واقعہ یہ ہے کہ سلطنت انگلشیہ میں طریق پروٹسٹنٹ کی بنیاد پڑی *

شاہان ہمعصر

سکوٹ لینڈ

نام	سال وفات
جیمز چہارم	سنہ ۱۵۱۳ء
جیمز پنجم	سنہ ۱۵۴۲ء
میری	•

فرانس

نام	سال وفات
لوئی دوازدہم	سنہ ۱۵۱۵ء
فرانسس اول	•

ہسپانیہ

نام	سال وفات
فرڈننڈ	سنہ ۱۵۱۶ء
چارلس اول	•

سلطنت عثمانیہ

نام	سال وفات
سلیم	سنہ ۱۵۲۰ء
سلیمان دوم	•

جرمنی

نام	سال وفات
میکسی ملین	سنہ ۱۵۱۹ء
چارلس پنجم	•

پوپ

نام	سال وفات
جولیس دوم	سنہ ۱۵۱۳ء
لیو دہم	سنہ ۱۵۲۱ء
ایڈرین ششم	سنہ ۱۵۲۳ء
کلیمنٹ ہفتم	سنہ ۱۵۳۴ء
پال سوم	•

تیسرا باب

اِڈورڈ ششم

سال پیدائش ۱۵۳۷ء - سال جلوس ۱۵۴۷ء - سال وفات ۱۵۵۳ء

یہ بادشاہ تخت نشینی کے وقت صرف دس برس کا تھا اور ہنری ہشتم اپنے وصیت نامہ میں لکھہ گیا تھا کہ اُسکو اٹھارہ برس کی عمر میں بالغ تصور کرنا چاہئے - اس سبب سے اس عرصہ میں امور مملکت کا انتظام ۲۸ امیروں اور اُسقفوں کی کونسل کے حوالہ ہوا - اس انجمن میں ایک صدر کی ضرورت تھی اسواسطے کل ارکان کے اتفاق سے بادشاہ کا ماموں یعنی جین سی مُوڑ کا بھائی ھَرٹ فورڈ کا ارل محافظ ملک مقرر ہوا - بہت سے لوگ امیر بنائے گئے اور اکثر اُمراء کے مدارج بڑھائے گئے - چنانچہ محافظ ملک کو سَمَرسِٹ کا ڈیوک خطاب ملا - اُسقف اعظم کرَ نمَر کونسل مذکور کا رکن اعظم تھا - ہنری ہشتم کے وصیت نامہ میں یہ بھی مندرج تھا کہ اگر ممکن ہو تو اِڈورڈ کی شادی سکوٹ لینڈ کی ملکہ میری سے کردی جائے لیکن یہ امر سکوٹ لینڈ والوں کو منظور نہ تھا - اسواسطے

سمرسٹ کے ڈیوک نے انکو بجبر راضی کرنا چاہا۔ اور اٹھارہ ہزار سپاہ سے سرحد کی طرف کوچ کیا۔ سکوٹ لنڈ کی ملکہ کی کم سنی کے سبب وہاں بھی آرڈن نام ایک نائب السلطنت حکمرانی کرتا تھا۔ ۱۰ ستمبر ۱۵۴۷ء کو مسل برگ[1] کے قریب مقام پنکی پر سمرسٹ کے ڈیوک سے اس نائب کی لڑائی ہوئی مگر اسنے شکست کھائی۔ انگریزوں کو اس فتح سے کچھ نفع نہ ہوا۔ کیونکہ محافظ ملک یہ سنکر کہ انگلستان میں لوگ میری تخریب کے درپے ہیں لندن کو واپس چلا آیا۔ انگریزوں کے اسطرح سر چڑہنے سے سکوٹ لنڈ کے وہ لوگ بھی جو نسبت ہو جانی چاہتے تھے ناخوش ہو گئے چنانچہ ہنٹلی کے ارل نے ظرافت سے یہ کہا کہ مجکو عقد پر اعتراض نہ تھا مگر خواستگاری کا یہ نرالا ڈھنگ پسند نہ آیا۔ اس ہنگامہ کے بعد سکوٹ لنڈ والوں نے بمزید احتیاط اپنی ملکہ کو فرانس میں بھجوا دیا۔

اس بادشاہ کے عہد کا بڑا واقعہ یہ ہے کہ رِفرمیشن کی تکمیل ہو گئی۔ محافظ ملک خود پروٹسٹنٹ تھا اور اسنے ایسا انتظام

---

[1] یہ قصبہ شہر اِڈن برگ سے ۵ میل کے فاصلہ سے دریائے اِسک کے دہانہ پر واقع ہے۔

کر رکھا تھا کہ اُسکے ہم مذہبوں کے سوا کسی کو بادشاہ تک رسائی نہو سکتی تھی۔ اُسکی سعی سے کلیسائے انگلستان وہ صورت پکڑنے لگا جو اب اُسکو حاصل ہے۔ اس معاملہ میں اُسقف اعظم کرنمر نے اُسکو بہت مدد ملی اور اسقف اعظم کی اعانت لنڈن کے اُسقف رِڈلی اور وُرسٹر کے اُسقف لٹیمر نے کی کتاب مقدس کے خریدنے اور پڑہنے کی عام اجازت ہوگئی۔ مسائل دینی کی صفائی کے لحاظ سے بارہ مواعظ چھاپے گئے۔ گرجا کے بت توڑے گئے۔ اور تصویریں مٹائی گئیں۔ اور لاطینی زبان کی دعا کا پڑھنا موقوف ہوکر اُسکی جگہ انگریزی زبان کی ایک کتاب تیار ہوئی۔ اور وُہی آج تک انگلستان کے گرجاؤں میں پڑہی جاتی ہے۔ انجام کار انگلستانی پروٹسٹنٹ کے عقائد ۴۲ دفعات میں منضبط ہوگئے ❖

سمرسٹ کے ارل کا گھبرا کر سکوٹ لنڈ سے چلا آنا جو ابھی لکھ آئے ہیں اُسکی وجہ یہ تھی کہ اُسکی تخریب کے واسطے ایک سازش ہوئی تھی۔ اُسی کا بھائی لارڈ سِی مور۔ امیر بحر جسنے ہنری ہشتم کی بیوہ سے نکاح کر لیا تھا اُسکا جانی دشمن بن گیا اگرچہ اس لارڈ کے تو ذہل پر ہلاک کر دینے سے ایک خوف

جاتا رہا۔ مگر دوسرا اندیشہ اُس سے بڑھکر پیدا ہوگیا۔ جوڈ ڈلی
باب طمع میں ہنری ہفتم کا مددگار ہوا تھا اُسکا بیٹا وارِک کا
ارل محافظ ملک کا مخالف ہو کر اُس سے زور آزمائی کو آمادہ
ہوا۔ یہ شخص جسکو شاہ سابق نے وارِک کا نارتھ امبرلینڈ خطاب
دیا تھا کونسل انتظامی کا ایک ممبر اور بلند نظر آدمی تھا اور اُسکا
حوصلہ ہی اُسکی نمود کا سبب ہوا تھا ؛

ان دونوں بلند نظر آدمیوں کے نزاع سے زیادہ اُس زمانہ
کے لوگوں کی حالت قابل توجہ ہے۔ خانقاہوں میں جہاں بہت
سے عیب تھے اُسکے ساتھ کئی فوائد بھی تھے۔ ایک تو محتاجوں
اور مسافروں کو وہاں رات کے وقت پناہ ملتی تھی۔ دوسرے
جو زمینیں اُنسے متعلق تھیں وہ کم مایہ کسانوں کو نرم لگان
پر دیجاتی تھیں۔ اور راہب جو اپنی رعایا کے ساتھ برعایت
پیش آتے تھے بڑی مروت یہ کرتے تھے کہ اُن کی پیداوار
آپ خرید لیتے تھے۔ اسیواسطے خانقاہوں کی بربادی سے
جو آزردگی اور شورش لوگوں میں پیدا ہوگئی تھی اُسکا
اثر ابتک چلا جاتا تھا۔ اسکے علاوہ مزدور پیشہ لوگوں
کو اور بھی شکایتیں تھیں۔ اُون کی مانگ زیادہ ہو جانے سے

انگلستان کی اکثر زمینیں بھیڑوں کی چراگاہیں بن گئیں- اور کھیتی کیاری کا کام کم ہو جانے سے مزدوروں کی اُجرت گھٹ گئی- جو کچھ اُنکو ملتا تھا وہ بھی کھوٹے دام ہوتے تھے جو هِنری ہشتم نے اپنی رفع ضرورت کے واسطے چلائے تھے- اشیا خوردنی کی قیمت گراں ہو گئی تھی- انھیں باتوں سے انگلستان کے اکثر اضلاع میں شعلہ بغاوت مشتعل ہوا- اور دس ہزار آدمیوں نے متفق ہو کر شہر اِکسِٹر کو گھیر لیا- نورفک میں ایک موچی کِٹ نام بلوط کے درخت کے نیچے جماؤ ڈالکر شرفاء پر حکمرانی کرنے لگا- مگر یہ سب فتنے فرو ہو گئے- کِٹ کو نورج میں پھانسی ملی اور اُسکے ساتھیوں کو وارِک کے ارل نے پراگندہ کر دیا؛

وَارِک کا ارل تو ادھر مشغول رہا اور اُدھر سکوٹ لینڈ کے نائب السلطنت نے فرانس کی کمک کے آجانے سے انگریزی فوج کو قلعہ بروٹی[1] اور قلعہ هَیڈنگٹن[2] سے نکالدیا- اس موقع پر سَمَرسِٹ کے

---

[1] سکوٹ لینڈ کے مشرق میں خلیج ٹے کے ساحل پر واقع ہے؛

[2] یہ قصبہ اِڈن برگ سے ۱۰ میل کے فاصلہ پر دریائے ٹائن کے ساحل پر واقع ہے؛

ارل نے سکوٹ لینڈ سے آشتی کر لینی مناسب سمجھی۔ کیونکہ اُسکو روز بروز اندیشے بڑہتے جاتے تھے۔ پنکی کی لڑائی کے بعد اُسنے شاہانہ تزک اختیار کر لیا تھا۔ جو اُسکے دل میں آتا تھا وہی کرتا تھا۔ اور اپنی نخوت کے سبب ارکان کونسل سے مشورہ نہ لیتا تھا۔ بہت سے آدمی اُسکو اپنے بھائی کے قتل کے سبب بُرا بھلا کہتے تھے۔ اور فرقہ کتھلک کے لوگ اُس سے یوں جلتے تھے کہ اُسنے بہت سے گرجا اور اُسقفوں کے مکان ڈھواکر اپنا محل بنوایا تھا۔ وارک کے ارل نے موقع پاکر ان باتوں کو اپنی فطرت سے اُسکے حق میں اور بھی زبون کر دیا اور اپنے طرفدار بڑھا لئے۔ غرض لوگ محافظ ملک کے یہاں تک دشمن ہو گئے کہ اُسکو محافظت کی خدمت سے استعفا دینا پڑا۔ وہ اختیارات شاہی کے غصب کی علت میں ماخوذ ہوا۔ اور اُسنے کونسل کے سامنے عجز کے ساتھہ دو زانو بیٹھکر کل الزام جو اُسپر عائد ہوئے تھے قبول کئے اسکے بعد کونسل کی رائے سے اُسکے اختیارات سلب کئے گئے اور اُسپر سخت جرمانہ ہوا۔ مگر بادشاہ نے رحم فرماکر جرمانہ معاف کر دیا اور پھر وہ تھوڑے ہی دن میں قید سے بھی چھوٹ گیا *

چونکہ کونسل کو کلیسائے انگلستان کی کامل اصلاح منظور تھی اسواسطے اُسنے اُن دفعات پر جو اس باب میں مرتب ہوئی تھیں سب کے دستخط کروانے چاہئے - اور رابِندا اُسقف گاڑڈِنَر سے کی مگر جب اُسنے دستخط کرنے سے انکار کیا تو کونسل نے اُسکو اُسکے عہدہ سے معزول کرکے قیدخانہ میں بھیجدیا - اور اُسیوقت اور تین اُسقفوں کو وعظ کی ممانعت کردی - اگرچہ کونسل نے اُسقفوں کے ساتھہ یہ معاملہ کیا مگر شہزادی میری پر کہ وہ بھی پکی کتھلک تھی اُسکا کچھہ بس نہ چلا کیونکہ میری کے ستانے میں اُسکے بھانجے چارلس سلطان جرمنی سے فساد ہوجانے کا اندیشہ تھا ؛

وارِک کے ارل کو نورتھمبرلینڈ کا ڈیوک خطاب عطا ہوا - اگرچہ اُسکا رقیب سمرسٹ کا ڈیوک تباہ ہوچکا تھا مگر رعایا اُسکو پھر بھی عزیز رکھتی تھی - آخر اُسکی پوری بربادی کا زمانہ آگیا - اور وہ شمالی اضلاع میں بغاوت کا باعث ہونے اور نورتھمبرلینڈ کے ڈیوک اور اور کئی شخصوں کے قتل کا ارادہ کرنے کی تہمت سے ماخوذ ہوا - ۲۲ جنوری ۱۵۵۲ء کو وِنچسٹر کے مارکوِس اور ستائیس امیروں کے سامنے اُسکی

روبکاری ہوئی۔ اور اُسکا سر بغاوت اور بد اندیشی سلطنت کے
الزام سے ٹوڈھل میں قلم کیا گیا۔ اُسکے قتل کے وقت لوگوں نے
اُسکی سب خطائیں بھلا کر جوش محبت میں اُسکے خون سے رومال
رنگے اور بطور یادگار اپنے گھروں میں رکھے ٭

اسکے بعد انگلستان میں نوذمبرلنڈ کے ڈیوک کا ڈنکا بجنے
لگا اور چونکہ کچھ عرصہ سے بادشاہ کی صحت میں فرق آگیا تھا
اسواسطے اُسکو یہ اُمنگ ہوئی کہ تخت اپنے خاندان میں لے آئے
اسی نظر سے اُسنے پہلے اپنے چوتھے بیٹے لارڈ گلفورڈ ڈڈلی
کی شادی ڈورسٹ کے مارکئس کی بیٹی لیڈی جین گری
سے کردی۔ یہ شہزادی ہنری ہشتم کی چھوٹی بیٹی میری ٹیوڈر
کی نواسی تھی۔ اور اس میری کا نکاح پہلے شاہ فرانس سے اور
پھر سفک کے ڈیوک سے ہوا تھا۔ غرض یہ پختگی کرکے نوذمبرلنڈ
کے ڈیوک نے بادشاہ کو یہ پٹی پڑھائی کہ شہزادی میری
اور شہزادی الزبتھ تو اس سبب سے تاجدار نہیں
ہوسکتیں کہ دونوں پارلمنٹ کے ایک ایکٹ کی رو سے اولاد
حرام قرار پاچکی ہیں۔ رہی سکوٹلنڈ کی ملکہ میری وہ
غیر ملک کی عورت ہے اور اُسکی منگنی پہلے ہی ولیعہد فرانس سے

ٹھیرگئی ہے۔ اس صورت میں لیڈی جین گرے کے سوا کوئی
وارث تخت نہیں ہو سکتا۔ چونکہ بادشاہ کو مذہب پروٹسٹنٹ
سے رغبت تھی اسواسطے اُسنے یہ انتظام مان لیا۔ اور اگرچہ
کونسل کے بعض ارکان نے اس امر میں تامل کیا مگر ڈیوک کی دھمکی
سے سب چپ ہو رہے۔ اور اس مضمون کے فرمان جاری ہوئے
کہ تخت ہنری ہشتم کی سب سے چھوٹی بیٹی یعنی میری ٹیوڈر کے
گھرانے میں منتقل کیا گیا ؛

یہ فرمان ابھی اچھی طرح جاری نہونے پائے تھے کہ بادشاہ
کا مرض بڑھ گیا اور تپ دق کے سبب سے آثار بد نمودار ہونے
لگے۔ نورتھمبرلینڈ کے ڈیوک نے جو کسی وقت پادشاہ
کی پٹی کے پاس سے نہ ٹلتا تھا ایک عورت کو کہ فن طبابت
میں بڑی مہارت کا دعوے کرتی تھی معالج ٹھیرایا۔ لیکن
اُسکی دوا سے بادشاہ اور بھی بگڑ گیا۔ اور اسی سبب سے
لوگوں کو اُسکے زہر دیکر مار ڈالنے کا شبہ پیدا ہوا۔ غرض
سولہ برس کی عمر میں اُسنے مقام گرینچ میں انتقال کیا۔ یہ
بادشاہ نیک نہاد اور ہونہار لڑکا تھا۔ اُسکو پڑھنے لکھنے
اور مشغول رہنے کی بہت عادت تھی۔ اُسکے ہاتھ کا لکھا ہوا

روزنامچہ جس میں اُسکے عہد کا حال ہے لندن کے عجائب خانہ میں اب تک رکھا ہوا ہے ؞

شاہان ہمعصر

سکوٹ لینڈ

نام	سال وفات
ہنری ۱	.
فرانس	
فرانسس اول	سنہ ۱۵۴۷ع
ہنری دوم	.
ہسپانیہ	
چارلس اول	

سلطنت عثمانیہ

نام	سال وفات
سلیمان اول	.
جرمنی	
چارلس پنجم	.
پوپ	
پال سوم	سنہ ۱۵۵۰ع
جولئس سوم	.

چوتھا باب

میری اوّلی

سال پیدائش ۱۵۱۶ء۔ سال جلوس ۱۵۵۳ء۔ سال وفات ۱۵۵۸ء

اِڈورڈ کے مرتے ہی لیڈی جین گری جو اُسوقت ۱۶ برس
کی تھی نورتھمبرلنڈ کے ڈیوک کے حکم سے ملکہ مشتہر ہوئی۔
یہ شہزادی کہ حسین اور صاحب کمال اور خوشخصال تھی اور
زبان یونانی و لاطینی کی تحصیل میں شاہ سابق کی ہم سبق اور
اُسی کی طرح مطالعہ کی طرف راغب تھی اپنے خسر کے کہنے کو
نہ ٹال سکی ورنہ بادشاہی میں جو خطرات پیش آتے ہیں اُنسے
اُسکا دل کانپتا تھا اور وہ ہرگز ملکہ بننا نچاہتی تھی۔ اور درحقیقت
اُسکے نصیب میں بھی فرمانروائی نہ لکھی تھی۔ رعایا کو میری
سے بہت اُنس تھا۔ اُسنے مقام سفک سے خط بھیجکر بڑے بڑے
امیروں اور شریفوں کو اپنے پاس بلالیا تھا۔ روز بروز اُسکا
گروہ بڑھتا گیا اور نورتھمبرلنڈ کے ڈیوک کو چھ ہزار سے

زیادہ جمعیت میسر نہوئی - اور اُن میں سے بھی چند روز میں بہت سے لوگ الگ ہوگئے - غرض ارکان کونسل اور باشندگان لندن نے میری کو ملکہ ٹھیرایا - اور رجا بجا اشتہار ہوگیا کہ اسکو انگلستان کی پہلی کُئین دِگننٹ[1] مانیں - اسکے بعد نوزتمبرلنڈ کے ڈیوک اور سفک کے ڈیوک اور گل فورڈ ڈڈلی اور لیڈی جین گرے کی گرفتاری عمل میں آئی - نوزتمبرلنڈ کے ڈیوک کا سر تو گرفتار ہوتے ہی قلم کیا گیا اور باقی کچھ دنوں کے بعد ہلاک ہوئے ❖

جن لوگوں نے میری کا ساتھ دیا تھا حقیقت میں وہ اسکا حق غالب دیکھکر اُسکے مددگار ہوئے تھے - یہ شہزادی ۳۷ برس کی عمر میں فرمانروا ہوئی - گو اُسکا مزاج اپنی اور اپنی ما کی ہتک کے سبب ترش ہوگیا تھا لیکن اُسکو کتھلک کے طریق سے کمال رغبت تھی - اور وہ تہ دل سے یہ چاہتی تھی کہ مذہب کتھلک کو

---

[1] جو شہزادی ذاتی حقوق سے تخت پاتی ہے وہ کُئین دِگننٹ کہلاتی ہے اور جو کسی بادشاہ کی بی بی بنکر شریک سلطنت ہوتی ہے اُسکو کُئین کونسوٹ کہتے ہیں ❖

جو رونق و اقتدار انگلستان میں پہلے حاصل تھا پھر وہی ہو جائے
چنانچہ اُسنے تخت پر بیٹھتے ہی اُس فرقہ کے اُسقفوں اور امیروں
کو جو قید میں پڑے ہوئے تھے رہا کر دیا - گارڈنر اور بونر
اپنی اپنی گدیوں پر بحال کئے گئے - اور نورفک کا ڈیوک آزاد
ہوا - اگرچہ ملکہ سفک کے لوگوں سے اقرار کر چکی تھی کہ اڈورڈ
ششم کے آئین جو باب مذہب میں جاری ہوئے ہیں منسوخ
نکروں گی لیکن اپنی بات سے پھر گئی - اُسنے کرینمر اور
رڈلی اور لٹیمر اور انکے سوا اور کئی پروٹسٹنٹ اسقفوں
کو قید کر دیا - ان باتوں سے کل انگلستان میں تہلکہ پڑ گیا مگر ابھی
کیا تھا - آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا - ایک اور بات
اُسکے دلی مقصد کی مؤید یہ تھی کہ ہسپانیہ کے بادشاہ سے اپنی
شادی چاہتی تھی - چنانچہ جولائی ۱۵۵۴ء میں فلپ سے جو
جرمنی کے سلطان چارلس کا فرزند اور تخت ہسپانیہ کا وارث
تھا اُسکا نکاح ہوا - اور یہ شاہزادہ دوسرے ہی سال ہسپانیہ
کا بادشاہ ہو گیا - اس نکاح سے میری کو دو طرح کی خوشی ہوئی
ایک تو وہ فلپ پر فریفتہ تھی - دوسرے یورپ کے کیتھلک
بادشاہوں میں ہسپانیہ کا بادشاہ سب سے زبردست تھا - لیکن

فلپ اپنی منکوحہ سے جو بدگمان اور بدمزاج اور عمر میں اُس سے گیارہ برس بڑی تھی تھوڑے دن میں اُکتا گیا۔ اور چونکہ خود اُس کی رکھائی اور تکلف کے برتاؤ کے سبب رعایا اُس سے نہ پرچی اسواسطے وہ برس دن کے اندر ہی انگلستان سے چلا گیا۔ اور شاذو نادر چند روزہ ملاقات کے سوا اُس نے پھر کبھی اپنی بی بی کی شکل نہ دیکھی ؁

انگلستان کی کل رعایا کو یہ نکاح ناگوار تھا۔ لوگ کہتے تھے کہ اُسکے باعث سے انگلستان سلطنت ہسپانیہ کا ایک صوبہ بن جائے گا۔ اور اُن لوگوں کی سزا کے واسطے جو کیتھولک کے طریق سے انحراف کریں گے ہسپانیہ کی طرح لندن میں بھی عدالت انکوئیزیشن[1] مقرر ہو جائے گی۔ چنانچہ اسی خیال سے ڈِوَن شائر اور کِنٹ کے لوگ باغی ہو گئے ؁

پہلی جگہ کی بغاوت تو جلد رفع ہو گئی۔ مگر کِنٹ والے

[1] اس لفظ کا ترجمہ تحقیقات ہے مگر یہاں اُس سے تحقیقات بدعت مراد ہے اس قسم کی عدالتیں ہسپانیہ اور پرتگال اور اطالیہ میں تھیں ؁

سَائوتھ وَرک[1] اور وِسٹ منسٹر پر قبضہ کر لینے کے بعد
پراگندہ ہوئے۔ اُنکا سرغنہ سَر ٹامَس وائٹ مقام
ٹمپل بار میں گرفتار ہوا اور وہیں اُسکا سر قلم کیا گیا۔ اُسکے
ساتھ اُسکے چار سو رفیقوں کو بھی پھانسی دی گئی۔ اِس
ہنگامہ میں سَفَک کا ڈیوک بھی شریک ہو گیا تھا۔ اُسکا
جرم اُسکی دختر لیڈی جین گرِی اور اُسکے شوہر ڈڈلی
کے قتل کے واسطے معقول حیلہ ہو گیا۔ دونوں کے سر ٹوَر کی
چار دیواری کے اندر کاٹے گئے۔ ڈڈلی پہلے ہلاک کیا گیا
اور جین نے مقتل کی طرف جاتے ہوئے اُسکی لاش لہو لہان
دیکھی۔ اس شہزادی نے صبر و سکون کے ساتھ جان دی اور
مرتے دم تک اپنے اعتقاد پر ثابت قدم رہی۔ مرنے سے
تھوڑی دیر پہلے اُسنے اپنی بہن کو کتاب مقدس کا یونانی زبان
کا ایک نسخہ بھیجا چند روز بعد اُسکا باپ سَفَک کا ڈیوک
بھی مارا گیا +

[1] وِسٹ منسٹر کی طرح سائوتھ ورک بھی لندن کا ایک حصہ ہے۔ اور دریائے ٹیمز کے
جنوب کی طرف ضلع سرّی میں واقع ہے +

اب پروٹسٹنٹ پر وہ ظلم و تشدد ہوا کہ اُسکے سبب سے ملکہ نے خونخوار میری نام پایا۔ پوپ کا وکیل کارڈنل پول جو انگلستان کے شاہی خاندان میں سے تھا یہ رائے کہتا تھا کہ باب مذہب میں ہر شخص کو آزادی ہونی چاہیئے۔ مگر گارڈنر اور بونر نے اُسکے خلاف یہ رائے دی کہ جو لوگ ملکہ کے طریق کی پیروی نکریں وہ جلا دئے جاویں۔ ملکہ کی بھی یہی رائے ہوئی۔ چنانچہ تین برس کے عرصہ میں ۲۸۸ مرد اور عورتیں اور بچے جلائے گئے۔ اور ہزاروں نے اس سے کم درجہ کی سزا پائی۔ جلنے والوں کی چتائیں بیشتر لندن میں سمتھ فیلڈ کے اندر بنائی جاتی تھیں۔ اُس مقام پر بہت سے آدمی جنکی موت کا فتوے صادر ہوا جلکر خاکستر ہو گئے۔ ہزار پادریوں سے زیادہ ممبروں سے اُتار گئے۔ جو لوگ اُس آفت سے بچے اُنہوں نے یوروپ کی راہ لی۔ اور اُن میں سے اکثر اشخاص فرینک فورٹ اور جنیوا میں جا بسے۔ چنانچہ نوکس جسنے سکوٹ لینڈ میں طریق پروٹسٹنٹ رائج کیا اور فوکس جس نے بُک آف مارٹرز یعنی تذکرہ شہدا لکھا اور گوڈبل

جسنے زبان انگریزی میں بائبل کا ترجمہ کیا انہی لوگوں میں سے تھے - جب انکو جلاوطنی کی حالت میں برّ اعظم یورپ کے بعض روشن ضمیروں سے جو نئے طریق کی ترویج میں سرگرم تھے صحبت ہوئی تو انپر اُس مذہب کی حقیقت اور اُس ملت کی کیفیت اور بھی کھل گئی - اور اُنہوں نے وہاں سے واپس آکر اُس فرقہ کی بنیاد ڈالی جسکو پیُوریٹن کہتے ہیں اور جسکی دھوم دھام کا حال دوسرے حصہ میں آئے گا ٭

جو لوگ پرُوٹسٹنٹ ہونے کی وجہ سے آگ میں جلائے گئے اُن میں جان رُوجرز نام ایک پادری کہ سینٹ پال کے گرجا کا خادم تھا اول شہید ہوا - گلوسٹر کا اُسقف ھُوپر پون گھنٹے تک عذاب میں مبتلا رہا - اُسکی یہ حالت ہوئی کہ ایک ہاتھ جلکر گر پڑا اور وہ دوسرا ہاتھ سینہ پر مارتا رہا اور جب تک زبان نہ سوجھی اور گویائی باقی رہی دعا مانگے گیا - لندن کا اُسقف رِڈلی اور لٹیمر جو کسی زمانہ میں وُرسسٹر کا اُسقف ہا تھا دونوں آکسفورڈ میں ساتھہ جلائے گئے - یہ دونو پادری بوڑہے تھے - جسوقت جلادوں نے اُنکے ہاتھ پانو لکڑی سے باندہے تو لٹیمر نے دوسرے

کہا کہ برادر خوش ہو آج ہم انگلستان میں وہ مشعل روشن کریں گے جو خدا کے فضل سے کبھی نہ بجھے گی - ظالموں نے لٹنی مر کو تو باروت سے ایک ہی دفعہ اُڑا دیا اور رڈلی کو سکا سسکا کر مارا ٭

۱۵۵۶ء کے آغاز میں کرینمر بھی لکڑی سے باندھا گیا - اول مدت تک قید خانہ میں پڑے رہنے سے اُسکا دل ایسا افسردہ ہو گیا تھا کہ جب اُس سے جان بخشی اور عزت و آبرو برقرار رکھنے کا وعدہ کیا گیا تو اُسنے اس طمع میں ایک کاغذ پر جسکا مضمون یہ تھا کہ میں پروٹسٹنٹ مذہب سے منحرف ہوتا ہوں دستخط کر دئے - لیکن پھر اپنے دل میں غور کرکے بہت پشیمان ہوا - چونکہ اُسنے جو مذہب اختیار کیا تھا اُسپر کامل عقیدہ رکھتا تھا اسلئے بڑی مردانگی سے جان دی - جب اُسکو جلانے لے چلے تو اُسنے آپ اپنا داہاں ہاتھ آگ کے شعلوں میں رکھدیا یہاں تک کہ وہ جلکر خاک ہوگیا - اس عرصہ میں اُسکی زبان سے کئی بار یہ کلمہ نکلا کہ یہ نالایق ہاتھ جسوقت آگ اُسکے جسم پر پہنچی تو اُسکے چہرہ سے تکلیف کا کچھ بھی اثر ظاہر نہوا - اور جلنے کے بعد اُسکی راکھ دیکھی گئی تو نئے دل کو

آنچ نہ پہنچی تھی ؛
اگرچہ میری اپنے شوہر کی رکھائی سے نہایت آزردہ تھی مگر جب شاہ فرانس سے اسکی جنگ ٹھیری تو یہ بھی اس مہم میں شوہر کی مددگار ہو گئی - اور فوج انگریزی نے جو نیدرلینڈ کو بھیجی گئی تھی قلعہ سینٹ کُئِن ٹن[1] فتح کر لیا مگر اس تھوڑی سی کامیابی کے ساتھ نقصان بہت پیش آیا - یعنی جاڑے کی شدت میں گیئس کے ڈیوک نے یکایک کیلس پر چڑھائی کی اُسوقت اس شہر میں فوج قلیل تھی کیونکہ سرکار انگلشیہ نے کفایت شعاری کے لحاظ سے یہ دستور باندہ لیا تھا کہ خزان کے اخیر میں بہت سی فوج وہاں سے ہٹا لیتی تھی - غرض ڈیوک مذکور نے خشکی اور تری دونو جانب سے حملہ کیا اور آٹھ دن کے اندر کلید فرانس یعنی شہر کیلس کو کہ ایڈورڈ سوم کے عہد سے انگریزوں کے قبضہ میں چلا آتا تھا چھین لیا ؛
میری کی صحت میں روز بروز فرق آتا جاتا تھا - مرضِ

---

[1] یہ قلعہ فرانس کے شمال میں دریائے سوم پر واقع ہے ؛

استسقا سے اُسکا جسم ناتوان ہوکر دل بھی ضعیف ہوگیا تھا-
کَیْلَس کے ہاتھہ سے نکل جانے کا اُسکو اسقدر قلق تھا کہ مرنے
سے پہلے وہ یہ کہا کرتی تھی کہ مرنے کے بعد بھی لفظ کَیْلَس میرے
جگر پر لکھا رہے گا- اُسکے شوہر نے اُسکی بات نہ پوچھی- رعایا کی
بیزاری بھی اُسپر ظاہر تھی- اولاد اُس کے کچھہ نہ تھی- اور
سوتیلی بہن اِلزِبِتھ کو جس سے پرُوٹِسٹَنْٹ اور آئن بُولین کی
بیٹی ہونے کے سبب نفرت کرتی تھی وارث تخت دیکھتی تھی-
غرض اِن صدموں سے اُسکو بخار لاحق ہوا اور اسی عارضہ
میں مرگئی ؞
خدا جو اپنے بندوں کو غم دیتا ہے اُس سے اُنکی اصلاح مقصود
ہوتی ہے لیکن مِیرِیْ کا دل اُن تکلیفات کے سبب جو اُسنے
بچپن میں اُٹھائیں اور بھی سخت ہوگیا اور مزاج بگڑ گیا- وہ
مذہب پرُوٹِسْٹَنْٹ سے کمال نفرت رکھتی تھی- اور اس
تعصب کا جذبہ اُسکے دل پر بہت ہی غالب تھا- ہمارے نزدیک
اس ملکہ کو بجائے خونخوار مِیرِیْ کہنے کے اُسکے حال پر
رحم کرنا چاہئے- اُس نے جوش مذہب میں رحم کو جو عورتوں
کی جبلی صفت ہے اپنے دل سے بھلا دیا- اور مرنے سے پہلے

ہر مقصد کی ناکامی دیکھ لی اور نامرادی کی سزا پالی ؛

شاہان ہمعصر

سکوٹ لینڈ

نام	سال وفات
میری	•

فرانس

نام	سال وفات
ہنری دوم	•

ہسپانیہ

نام	سال وفات
چارلس اول ۱۵۵۶ء میں مستعفی ہوا	
فلپ دوم	

سلطنت عثمانیہ

نام	سال وفات
سلیمان اول	

جرمنی

نام	سال وفات
چارلس پنجم	۱۵۵۹ء

پوپ

نام	سال وفات
جولئیس سوم	۱۵۵۵ء
مارسیلس دوم	۱۵۵۵ء
پال چہارم	

پانچواں باب

ملکہ الزبتھ

سال پیدائش ۱۵۳۳ء۔ سال جلوس ۱۵۵۸ء۔ سال وفات ۱۶۰۳ء

یہ ملکہ ہنری ہشتم کی بیٹی آئن بولین کے بطن سے تھی۔ اُسکی تخت نشینی سے رعایا اسقدر خوش ہوئی کہ جا بجا گھنٹے بجے اور روشنیاں ہوئیں۔ یہ شہزادی اپنی بہن کے عہد سلطنت میں برائے نام آزاد اور درحقیقت اُس کی قید میں تھی اور قصر ہٹ فیلڈ[1] اُسکا زندان تھا۔ اُسنے ملکہ ہوکر پہلی بات یہ کی کہ طریق پروٹسٹنٹ پھر جاری کیا۔ اور یہ کام ۱۵۶۲ء میں پورا ہوا۔ اُسوقت کرینمر کی ۴۲ دفعات میں سے

[1] لندن سے ۱۹ میل کے فاصلہ پر ہٹ فیلڈ ایک قصبہ ہے اور اُسمیں اسی نام کا ایک محل بنا ہوا ہے۔

چھہ کم ہو کر ۳۹ دفعات قائم رہیں اور کلیسائے انگلستان کا وہ ڈھنگ بن گیا جو آج تک چلا آتا ہے۔ یہ تبدل اور اسکے سوا جتنے بڑے بڑے کام اس ملکہ کے عہد میں ہوئے سب میں ولیم سیسل جسنے بعد ازان لارڈ برلی خطاب پایا اُسکا مشیر و رہنما تھا*

اس ملکہ کو غیر ریاستوں میں سے اکثر سکوٹ لینڈ اور فرانس اور ہسپانیہ اور نیدرلینڈ سے معاملے پڑے فرانس کے ڈافن کے ساتھ جو پیچھے فرانسس دوم کے لقب سے اُس ملک کا بادشاہ ہوا سکوٹ لینڈ کی ملکہ میری کی شادی ہو جانے سے ان دونوں ریاستوں میں اسقدر ارتباط ہو گیا تھا کہ پہلے کبھی نہ ہوا تھا۔ یہاں سے ظاہر ہے کہ ملکہ میری دو جگہ کی تاجدار تھی لیکن وہ اسپر قانع نہ ہوئی اور تیسرے ملک یعنی انگلستان کی تاجداری کا دعوے کر بیٹھی۔ اور حجت یہ نکالی کہ الزبتھ پارلمنٹ کی تجویز سے حرامی قرار پا چکی ہے اسواسطے تخت مجھی کو پہنچتا ہے کیونکہ میں ہنری ہفتم کی بڑی بیٹی مارگرٹ کی اولاد میں ہوں اس دعوے سے ملکہ الزبتھ اسقدر آزردہ ہوئی کہ کبھی

یہ بات نہ بھولی۔ چنانچہ جب ملکہ میری ۱۹ برس کی عمر میں بیوہ
ہوکر فرانس سے اپنے ملک میں چلی آئی اور یہاں سے سات برس
کے بعد کہ اس عرصہ میں اُسکے سبب فتنہ و فساد رہا بھاگ کر انگلستان
میں پہنچی اور رحم کی طالب ہوئی تو ملکہ الزبتھ نے اُسپر کچھ رحم
نکیا اور اُسکو زندان میں ڈالدیا۔ ملکہ میری کے فرانس سے
چلے آنے کے بعد وہاں خانہ جنگی کا ہنگامہ شروع ہوا۔ یہ خانہ جنگی
اصل میں ملکی لڑائی نتھی بلکہ کتھلک اور پروٹسٹنٹ کی لڑائی
تھی۔ اور یوروپ میں مذہب پروٹسٹنٹ جاری ہوئے
کے بعد سو برس تک جتنی لڑائیاں ہوئیں سب اسی قماش کی تھیں
غرض اس جنگ میں ملکہ الزبتھ نے پروٹسٹنٹ کا ساتھ دیا
اور ۱۵۶۲ء میں فرانس کے ایک شہزادے کونڈی کے
رئیس نے جو وہاں کے پروٹسٹنٹ کا کہ ہیوگی نوٹ کہلاتے
تھے سردار تھا قلعہ ھیوَر برملکہ کا تسلط کردیا۔ مگر سال بھر کے
اندر ہی وہ قلعہ انگریزوں کے قبضہ سے نکل گیا۔

وہ پروٹسٹنٹ جو سمتھ فیلڈ کی آگ سے بچکر یوروپ کے
بر اعظم میں نکل گئے تھے ملکہ الزبتھ کی تخت نشینی کے بعد
پھر انگلستان میں چلے آئے۔ اور کچھ دنوں تک کلیسا انگلستان

کے شریک رہے۔ لیکن جب اُنپر یہ دباؤ پڑا کہ ملکہ کو میر کلیسا
مانیں تو چند ہی سال میں اُس گروہ سے کنارہ کر گئے۔ چونکہ یہ
لوگ طریق پرستش میں اور بھی صفائی چاہتے تھے اور انگریزی
میں صاف و خالص کو پیور کہتے ہیں اس سبب سے پیورٹن
اُنکا نام پڑ گیا۔ وہ انگلستان کے کلیسا میں اِن اِن باتوں کی
صفائی چاہتے تھے۔ عبادت کے وقت پادری سرپلس یعنی جبہ نہ پہنیں
اصطباغ کے وقت اصطباغ لینے والے کی پیشانی پر صلیب
کا نشان نہ کیا جائے۔ لٹرجی یعنی دعا کی معمولی کتاب نہ پڑھی
جائے۔ معبدوں میں بت اور تصویریں نہ ہوں۔ اور روحانی
کو از رنگے نہ جائیں۔ اور اُسقفوں کی کلیسا پر کچھ حکومت نہ رہے
اس فرقہ کی علیحدگی زیادہ تر دو قانونوں کے سبب سے ظہور میں آئی
پہلے قانون یعنی ایکٹ آف سُپرِمیسی کا منشا جسکا ترجمہ قانون
صدارت ہے یہ تھا کہ پادری اور گورنمنٹ کے کل ملازم اس بات
کی قسم کھائیں کہ ہم امور ریاست اور باب مذہب میں الزبتھ
کو صدر مانتے ہیں اور دونوں معاملوں میں اُسی کو مختار کل
سمجھتے ہیں اور قبول کرتے ہیں کہ انگلستان کے معاملات
میں کسی غیر ریاست کے سردار کو مداخلت کا استحقاق حاصل

نہیں ہے۔ ظاہر ہے کہ اس قانون سے بڑی غرض یہ تھی کہ انگلستان
سے پوپ کا دخل بالکل اٹھ جائے کیونکہ وہ ابتک اُس ملک
پر اپنی اَوْلوِیَت کا دعوے کئے جاتا تھا۔ دوسرے قانون
یعنی اَیکٹ آف کنفوَرْمِٹی کا منشا جسکا ترجمہ قانون موافقت
ہے یہ تھا کہ عبادت کا جو طریق مقرر ہوگیا ہے سب اُسی پر
چلیں اور جو شخص اس سے انحراف کرے سخت سزا پائے۔ غرض
ان دونوں قانونوں کے سبب بہت سے کیتھلک ہلاک ہوئے
اور کتنے ہی پیُورِٹن نے جنکو اُنکی پابندی سے انکار تھا
اس ملکہ کے عہد میں قید بھگتی اور جرمانے دئے۔ پیُورِٹن
کو اُس عدم اتفاق کے سبب سے نوَن کنفوَرْمِسٹ یعنی غیر موافق
بھی کہتے ہیں +

اب میرِی سٹوآرٹ ملکہ سکوٹ لینڈ کی حقیقت سنو
کہ وہ ۱۵۶۸ء میں بھاگ کر انگلستان میں آئی اور ۱۸ برس
سے زیادہ قید خانہ میں پڑی سوکھا کی اور اُسکا حسن جو عالم میں
مشہور تھا ماند ہوگیا۔ ۱۵۶۹ء میں نوَرْفک کے ڈیوک نے
جو پکا کیتھلک اور نیک خواہ اور انگلستان میں اول درجہ کا امیر
تھا اُس سے شادی کی درخواست کی۔ اس حرکت سے ملکہ الزبتھ

نے نہایت افروختہ ہوکر ڈیوک کو فوراً زندان میں بھیجدیا۔ لیکن وہ آئندہ ایسے ارادہ سے باز آنے کا اقرار کرکے رہا ہوگیا دو برس کے بعد پھر ملکہ میری کی رہائی کے درپے ہوا اور دربار ہسپانیہ سے خفیہ خط وکتابت کرنے لگا۔ ایکبار اس امیر نے اپنے نوکر کے ہاتھ اشرفیوں کا تھیلا اور ایک خط ملکہ میری کے ہواخواہوں کے واسطے سکوٹ لینڈ کو روانہ کیا اور نوکر نے دونو چیزیں لارڈ برلی کے پاس پہنچادیں راز کے فاش ہوتے ہی اُس کے مکان کی تلاشی ہوئی اور بوریوں اور کھپروں کے نیچے سے فتنہ پردازی کے کاغذ نکل آئے۔ اس جرم میں امیر مذکور ماخوذ ہوا اور روبکاری کے بعد ۱۵۷۲ء میں ہلاک کیا گیا ؛

میری کی رہائی کے لئے جتنی سازشیں اور عہد وپیمان کی تدبیریں ہوئیں سب خالی گئیں۔ انگلستان کے کل کیتھولک اسکا دم بھرتے تھے۔ اور اسی سے ملکہ الزبتھ کو اُسکے رہا کرنے میں بڑا اندیشہ تھا۔ آخر ایک سازش نے جو ملکہ الزبتھ کو قتل کرنے اور میری کو اُسکا جانشین بنانے کی نیت سے کی گئی تھی قصہ ہی مٹادیا۔ اس سازش میں بیبنگ ٹن نام ایک شریف

ڈَڈْبِی ہنٹنگ کا رہنے والا سرغنہ تھا - افشائے راز کی یہ صورت ہوئی کہ جس مکان میں مِیْرِیْ محبوس تھی وہاں ایک بوزا گر بوزا لیجایا کرتا تھا اور مِیْرِیْ کے نام کے خط دیوار کے روزن میں سے اُسکے حجرہ میں ڈال دیتا تھا - اُسی نے دغا کرکے سارے خط مع جواب وزیرِ وَالْسِنْگھَمْ کے پاس پہنچائے اسپرجو وہ فتنہ پرداز گرفتار ہوکر مارے گئے اور اس سازش میں شریک ہوجانے سے مِیْرِیْ کی روبکاری کا ارادہ مصمم ہوگیا +

یہ تحقیقات قلعہ فَوْتْ اِرِنْگِی واقع نورث اَمْپْٹَن شَئَر میں قرار پائی اور اُسکے واسطے ملکہ کی طرف سے ۳۶ کمشنر مقرر ہوئے - اول اول مِیْرِیْ نے روبکاری سے انکار کیا لیکن پھر یہ سوچکر کہیں میرا اصرار ہی جرم پر دلالت نکرے تحقیقات پر راضی ہوگئی - بڑا الزام اُسپر یہ تھا کہ اُسنے ملکہ اِلِزَبِتْھ کا قتل منظور کرلیا تھا اُسکے دو سکرٹری نے جنکو ملکہ اِلِزَبِتْھ نے گرفتار کروالیا تھا اُسکے حق میں بہت بری گواہی دی - اُنہوں نے بیان کیا کہ یہ خط جو عدالت نے ہمکو دکھائے وہی ہیں جو بَبِنْگْٹَن کی طرف سے مِیْرِیْ کے پاس آئے تھے - اور

اور اُنکے جواب جو عدالت میں پیش ہیں وہ ہم ہی نے میری کے حکم سے لکھے تھے - میری نے جرم سے انکار کیا اور کہا کہ مجکو ان خطوں کی کچھ خبر نہیں البتہ تمنائے رہائی جو سب ہی قیدیوں کو ہوتی ہے مجھے بھی تھی - اس مقدمہ کی پیروی کے واسطے اُسکا کوئی وکیل نہ تھا - وہ اکیلی اپنے مدعیوں کے سامنے دلیری سے جوابدہی کرتی تھی اور ہر سوال کا جواب صفائی کے ساتھ بے تامل دیتی تھی اُسنے ہرچند چاہا کہ گواہوں کے اظہار میرے سامنے لئے جائیں - مگر کمشنروں نے درخواست قبول نہ کی اور چند روز بعد اُسکی موت کا فتولے دیدیا ❊

ملکہ اِلزبتھ نے قتل کا حکم جاری کرنے میں کچھ دنوں تک تامل کیا - اور اس امر میں ظاہرداری کے واسطے یا درحقیقت اپنی ناخوشی ظاہر کرتی رہی - اس عرصہ میں فرانس کے فرمانروا ہنری سوم نے میری کی جان بخشی کے واسطے بہت سفارش کی اور سکوٹ لنڈ کا بادشاہ جیمز ششم بھی کہ میری کا فرزند تھا اپنی ماں کی رہائی کے لئے کچھ ساعی ہوا مگر آخرکار اِلزبتھ نے فتولے پر دستخط کرہی دئے - اور اُسپر مہر کلان ہوجانے کے لئے اُسکو اپنے سکرٹری ڈیوی سن کے ہاتھ

چَنْسلر کے پاس بھجوادیا۔ پھر دوسرے دن اُس حکمنامہ کو واپس منگایا مگر اب کیا ہوتا تھا وہ تو مہر سلطنت ثبت ہوجانے کے بعد قلعہ فَوٹ اِرنگی کو روانہ بھی ہوچکا تھا۔ غرض ۸ فروری ۱۵۸۷ء کو صبحدم مِیری سٹوآرٹ کا سر ۴۵ برس کی عمر میں قلم کیا گیا۔ اُسکی خطائیں اور حماقتیں کیسی ہی کیوں ہوں مگر ۱۹ برس تک قیدخانہ میں سوکھنا اُسکے لئے اُس سزا سے جسکی وہ سزاوار تھی دس حصہ زیادہ تھا۔ اور اُسکا قتل ملکہ اِلزَبِتھ کے نام پر بڑا داغ ہے ❖

انگلستان کی بحری شان و شکوہ ملکہ اِلزَبِتھ ہی کے عہد میں شروع ہوئی اور بڑی دھوم دھام سے ہوئی۔ ہسپانیہ اور ھالَنڈ اور پرتگال کے لوگوں نے غیر معلوم سمندروں کی پیمائش میں سبقت ضرور کی تھی مگر اہل انگلستان نے اُنکی پیروی میں کوتاہی نہیں کی سَر جان ھاکنز نے ملک گنی کے ساحل کا سراغ لگایا۔ مَارٹِن فرَوبِشَر اپنی ہمت عالی سے بحر شمالی میں جہاں برف کے پہاڑ کے پہاڑ بہتے پھرتے ہیں اور اُنکے سبب جہازوں کا چلنا دشوار ہوجاتا ہے جا پہنچے۔ سَر فرانسِس ڈریک نے راس ھَورن سے گزر کر بحرالکاہل کو جو نہایت وسیع

دریا سے عبور کیا - اور ہندوستان کے کنارہ پر آکر اس امید کو ہوتے ہوئے پھر انگلستان میں مراجعت کی - اور اول اول انگریزوں میں سے انہی صاحب نے جہاز میں بیٹھکر کل جہان کا محیط طے کر لینے میں شہرت پائی - سر والٹر ریلی نے امریکہ کے کنارے پر بستی بسائی - اور چونکہ ملکہ الزبیتھ ناکتخدا تھی اور ناکتخدا عورت کو انگریزی میں ورجن کہتے ہیں اس رعایت سے اُنہوں نے اُس بستی کا نام ورجنیا رکھا - اِن برکات کے ساتھہ کچھہ قباحتیں بھی پیدا ہونے لگیں اُس زمانہ کے جہازرانوں کا یہ شیوہ تھا کہ جہاں کہیں ہسپانیہ کا جہاز سیم و زر سے لدا ہوا اُنکو مل جاتا تھا بے تکلف لوٹ لیتے تھے اور ملک افریقہ سے بردے خرید لینے کا دستور بھی اُسی وقت سے جاری ہو گیا تھا ؁

ملکہ الزبتھ کے عہد کا نہایت مشہور واقعہ شائد اُس بیڑے کی تباہی ہے جو ہسپانیہ کے بادشاہ فلپ دوم نے ۱۵۸۸ء میں انگلستان کی تسخیر کے واسطے بھیجا تھا - اور جسکا نام انوِنسِبل آرمیڈا یعنی اَجیت بیڑا رکھا تھا - اُس بیڑے کو شکست دینے کے وقت سے آجتک مملکت انگلستان

ملکہ بحر چلی آتی ہے۔ اس بیڑے کی روانگی سے فلپ کا بڑا مطلب طریق پروٹسٹنٹ کا استیصال تھا۔ اسکے سوا دوسرا باعث یہ تھا کہ انگریزوں نے اُسکے کتنے ہی جہاز سونے چاندی سے لدے ہوئے لوٹ لئے تھے۔ اور کہتے ہیں اُسکو ایک طیش یہ بھی تھا کہ اُسنے اِلزبتھ کے پاس شادی کا پیغام بھیجا تھا اور ملکہ نے جواب صاف دیدیا تھا۔ غرض ۱۳۰ جنگی جہازوں کا بیڑا جسپر ملاحوں کے سوا بیس ہزار سپاہ اور ۲۶۳۰ برنجی توپیں تھیں شہر لزبن سے روانہ ہوا۔ اور اُسکی امداد کے واسطے اُسیوقت پارما کا ڈیوک جو بڈھا اور فن جنگ سے خوب ماہر تھا چالیس ہزار کی جمعیت سے مُلک فلینڈرز کے کنارہ پر ڈنکرک کے قریب آموجود ہوا۔ اول ہسپانیہ کا میر بحر سانتا کروز نامی نام آرمیڈا کا افسر مقرر ہوا تھا۔ لیکن اُسکے یکایک مرجانے سے مدینہ سدونیہ[1] کا ڈیوک اس منصب پر مامور ہوا۔ اُسکے مقابل انگلستان کے شاہی بیڑے میں فقط ۳۶ جہاز تھے اور وہ بھی مختصر۔ مگر وہاں کے امیروں اور تاجروں اور باشندوں کو آفرین ہے کہ اُنہوں نے اپنے زر سے

[1] یہ قدیم شہر ملک اندلس میں شہر کیڈیز سے ۲۲ میل کے فاصلہ پر واقع ہے ✦

ملکہ کو مدد دی اور اپنے صرف سے جہازوں کا سامان مہیا کیا۔ اور اسطرح ۱۴۰ جہازوں کا بیڑا تیار ہوگیا - اگرچہ یہ جہاز چھوٹے تھے مگر اُنکے ملاحوں اور سپاہیوں کے دل گردے بڑے تھے۔ لارڈ ھوَرڈ امیر بحر مقرر ہوا اور ڈریک اور ھاکنز اور فروبشر اُسکے پیش دست رہے۔ اُسوقت انگلستان کی فوج کا شمار ستر ہزار تھا مگر سپاہی خوب تعلیم یافتہ نہ تھے - اس فوج کے تین حصّے کئے گئے - ایک حصّہ کو جنوبی ساحل کی حفاظت سپرد ہوئی - دوسرا حصّہ دار الخلافہ کی نگہبانی کے واسطے قلعہ ٹلبری میں چھوڑا گیا - اور تیسرا حصّہ اُن مقامات پر جہاں سے ہسپانیہ والوں کے اُتر آنے کا اندیشہ تھا معین کیا گیا ؀

آرمیڈا یعنی ہسپانیہ والونکا بیڑا کچھ دنوں طوفان کے سبب سے رُکا رہا - آخر کار بندر پلمتھ سے انگلستان کے امیر بحر نے دیکھا کہ افق پر بشکل ہلال نمودار ہے اور سات میل میں پھیلا ہوا ہے - دیکھتے ہی مقابلہ کے واسطے روانہ ہوا - مگر اپنے جہازوں میں مخالفوں کے کود پڑنے کا اندیشہ کرکے اُنسے فاصلہ پر رہا اور دور ہی سے گولے برسانے شروع کئے - اُسکے

اُسکے جواب میں ہسپانیہ والوں نے بھی بھاری بھاری توپوں کے گولے چلائے - مگر اُن کے جہازوں کی منزلیں اتنی اونچی تھیں کہ اُنکے گولے انگریزی جہازوں کے اوپر ہی اوپر چلے جاتے تھے اور کچھ نقصان نہ پہنچاتے تھے - آرمیڈا نے آہستہ آہستہ آبنائے انگلستان سے گزر کر کیلس کا رستہ لیا - اور انگریزوں کا بیڑا اُسکے پیچھے ہوا - وہاں پہنچکر آرمیڈا نے شہر سے کچھ فاصلہ پر لنگر ڈالدیئے اور پارما کے ڈیوک کا انتظار کیا - انگلستان کے میر بحر نے آتش زنی کا سامان آٹھ جہازوں میں دشمن کی طرف روانہ کیا - اُنکے پہنچتے ہی ہسپانیہ والوں نے گھبرا کر اپنے جہازوں کے رسّے کاٹ دیئے - لارڈ ھوورڈ اس موقع پر کب چوکتا تھا اُسنے یکبارگی یورش کرکے بارہ جہازوں کو تباہ کردیا - اور آرمیڈا کے بھاگنے کی نوبت پہنچی - باد مخالف کے سبب آبنائے ڈوور کی راہ سے مراجعت ممکن نہ تھی اور اسکے سوا اُسطرف آس پاس کے بندروں میں انگریزی جہاز بھی سدّ راہ تھے - اس وجہ سے ہسپانیہ پہنچنے کے واسطے فقط خلیج پینٹ لنڈ کا ایک رستہ باقی رہ گیا - لیکن یہ راہ طوفان خیز تھی اس سبب سے

آرمیڈا سخت تباہی میں آیا اور ایسا برباد ہوا کہ جہاز
پاش پاش ہو کر جزائر آرکنیز اور جزائر ہبرڈینز
کے ساحلوں اور مِجیو اور کِری کے کناروں پر بہتے
پھرے۔ اور فقط ۵۳ جہازوں کے ٹوٹے پھوٹے بیند
ہسپانیہ میں پہنچے ٭

ملکہ الزبتھ کے عہد میں چالیس برس تک لارڈ برلی
کہ عاقل و متحمل تھا اُسکا مشیر رہا۔ یہ شخص بڑھتے بڑھتے وزیر
ہو گیا۔ اُس کی حسن تدبیر سے سلطنت کی آمدنی میں بہت
افزونی ہو گئی۔ اور اُسنے ۹۸ ۱۵ء میں وفات پائی۔ اُسکے
سوا سَر فرانسس والسنگھم سکرٹری آف سٹیٹ
پر بھی ملکہ کو بہت نظر عنایت تھی۔ وسط عمر میں اُسکو
لسٹر کے ارل پر کمال نظر التفات ہوئی۔ اور اُسکے اظہار
محبت سے ارل کو یہ اُمید بندھی کہ ملکہ مجھسے شادی کریگی
اس گمان سے جو قباحتیں پیدا ہوئیں وہ سَر والٹر سکوٹ
صاحب نے ایک قصہ کینل وَرتھ میں لکھی ہیں اور اس قصہ

سلہ یہ دونو ضلع آئرلینڈ کے مغرب میں واقع ہیں ٭

کا نام اُس قلعہ کے نام پر رکھا گیا ہے جو ارل مذکور کا مسکن تھا ؛

بڑھاپے میں ملکہ کو اِسّ ہیکس کے ارل سے بڑی الفت تھی یہ شخص جلد باز اور جری تھا ۔ ۱۵۸۹ء میں اُن لوگوں کا شریک ہو گیا جو اَنٹونیو کو پرتگال کا تخت دلوانے میں عبث سعی کرتے تھے ۔ اور ۱۵۹۶ء میں فوج انگریزی کو شہر کیڈیز کی تسخیر کے واسطے لیگیا ۔ ملکہ کو اُس سے ایسی محبت تھی کہ اکثر اُسکی حرکات سے چشم پوشی کیا کرتی تھی ۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ملکہ نے کسی شخص کو آئرلینڈ کا گورنر مقرر کرنا چاہا ۔ اور یہ اُسکے خلاف میں گفتگو کرنے لگا ۔ اور بحث کرتے کرتے گستاخی سے ملکہ کی طرف پیٹھ پھیر دی ۔ ملکہ نے فوراً اُسکے کان پر پانچہ مارا ۔ اسپر اُسنے تلوار پر ہاتھ ڈالا اور کہا کہ تمہاری تو کیا حقیقت ہے اگر تمہارا باپ بھی اسطرح مجھسے پیش آتا تو میں برداشت نکرتا ۔ غرض اُسوقت اس شخص کو یہ پروا نہوئی کہ میں عورت پر دست درازی کرتا ہوں اور عورت بھی کون کہ ملکہ ۔ باوصف اس گستاخی کے وہ ملک آئرلینڈ پر فوج کشی کے واسطے فوج انگریزی کا کمانیر

مقرر ہوا کیونکہ وہاں ٹِرُون کے ارل ہیُو اُونیل نے بغاوت
کی تھی - اس مہم میں اِسِ سِکس کا ارل کامیاب نہوا - اور
آئرلنڈ سے ملکہ کی بے اجازت انگلستان میں چلا آیا -
اس حرکت پر معزول ہو کر قید میں پڑا مگر ملکہ کی نظر عنایت سے
رہا ہو گیا - اور رہائی کے بعد سائوت ہمپٹن کے ارل کا
شریک ہو کر لندن والوں کو بغاوت پر آمادہ کرنے لگا - اسی
علت میں گرفتار ہونے کے بعد اُسکی روبکاری ہوئی اور اُسکے
لئے موت کا فتوےٰ دیا گیا - ملکہ کو اُس سے اُنس تو تھا ہی کسی
وقت جوش محبت میں اُسکو اپنا چھلا دیکر یہ کہہ چکی تھی کہ جب
تجھپر کوئی مصیبت پڑے یہ نشانی میرے پاس بھیجدینا - ظاہر
ہے کہ اگر اس حالت میں وہ چھلا ملکہ تک پہنچ جاتا تو اُس کی
جان بچاتی مگر چھلا نہ پہنچا اور ۳۴ سال کی عمر میں سنہ ۱۶۰۱ء
میں اس جوان کا سر کاٹا گیا +

کوئی دو برس کے بعد نوٹنگھم کے کائونٹ کی بی بی
نے مرتے وقت بہت التجا سے ملکہ کو اپنے پاس بلایا اور
بیان کیا کہ اِسِ سِکس کے ارل نے مجکو ایک چھلا دیکھا
تھا کہ اسکو ملکہ تک پہنچا دے - مگر میرا شوہر جو ارل کا دشمن جانی

تھا اُسکے پہنچانے میں حارج ہوا حضور میری خطا معاف کریں - یہ سنکر ملکہ کے غم وغصہ کی انتہا نرہی - اور کہتے ہیں کہ اسی طیش میں اُس بڑہیا کو جو بستر مرگ پڑی ہوئی تھی پکڑکر ہلا ڈالا اور کہا کہ خدا چاہے تجکو بخش دے لیکن میں کبھی معاف نکروں گی - اِسِکس کے ارل کے ساتھ ملکہ کی خوشی بھی اُٹھ گئی - اور آخر اسی قلق میں گُہل گُہل کر تمام ہوئی*

مرنے سے دس روز پہلے رات دن زمین پر بچھونا بچھائے پڑی رہی اور دوا و غذا سے پرہیز رکھا اور اسی حال میں ایسی سوئی کہ پھر آنکھ نہ کہولی - اُسوقت اُسکا سن ستر برس کا تھا*

ملکہ الزبتھ ایسی قائم مزاج اور مستقل اور بیدار مغز اور رضنا تھی کہ شاہان انگلستان میں سے دو چار کے سوا کسیکو اُسکا ہمسر نہیں کہہ سکتے - پوشاک کے سوا کسی بات میں فضولی نکرتی تھی اسی سبب سے اُسنے شاہان پیشین کے قرض کا بوجھ اُتار دیا - اُسکا مزاج تیز تھا - اور وہ مطلق العنانی چاہتی تھی مگر اپنی رعایا کی طبیعت سے بھی خوب واقف تھی - اسی واسطے جب اُسکو یہ معلوم ہوجاتا تھا کہ میں نے زیادہ طلبی کی ہے تو اُسی وقت

دور اندیشی سے اپنی درخواست پھیر لیتی تھی - اُسکے عہد میں یہ دستور تھا کہ لوہے اور تیل اور کوئلے اور رال اور چمڑے اور شیشے وغیرہ کی بکری کا ٹھیکہ ہوجاتا تھا - جسکو ملکہ کی طرف سے ٹھیکہ دیا جاتا تھا اُسکے سوا کسیکو بیچنے کی اجازت نہوتی - اور اسی سبب سے ان چیزوں کی قیمت گراں ہوگئی تھی - ملکہ نے چالیس برس تک اس قسم کے صدہا ٹھیکے دئے مگر جب سنہ ۱۶۰۱ء کی پارلمنٹ نے اس اجارہ پر اعتراض کیا اُسنے بجائے حجت کے وکلائے رعایا کا شکر ادا کیا - اور بڑے شد و مد سے یہ کہا کہ تم لوگوں کو رعایا کی صلاح و فلاح پر خوب نظر ہے - غرض ایسی ہی ایسی باتوں سے اُسنے رعایا کو اپنے سے ناخوش نہ ہونے دیا - خود نمائی اس ملکہ میں بڑا عیب تھا بڑھاپے میں ڈڈلی اور اِسِکس کے ارل کے ساتھ ناز و ادا سے پیش آنے اور اُنکے اقوال اپنے حسن کے اوصاف میں صحیح سمجھنے سے اس ملکہ پر ہنسی آتی ہے ؀

ترقی علم کے لحاظ سے اِلزبتھ کا زمانہ نہایت شاندار رہوا ہے - اِڈمنڈ سپنسر اور فلپ سڈنی اور ولیم شیکسپیر یہ نامی شاعر و مصنف اُسی کے عہد

میں گزرے ہیں۔ فرانسس بیکن بھی اُسی کے وقت میں پیدا ہوا اور اُسکی اُسی وقت کی تعلیم سے فلسفہ جدید کی بنیاد پڑی ہے

انگلستان میں اخبار بھی پہلے پہل اسی ملکہ کے عہد سے جاری ہوا۔ جب ۱۵۶۳ء میں وینیشیا کے رہنے والوں کی ترکوں سے جنگ ہوئی تو اُنہوں نے لڑائی کی خبریں کاغذ کے ایک تختہ پر چھاپ کر گزیٹا اُسکا نام نکالا۔ اس نام کی وجہ یہ بھی کہ اُنکے ہاں گزیٹا ایک کم قیمت سکہ تھا اور اُنہوں نے بھی اُس پرچہ کی قیمت رکھی تھی۔ جب جولائی ۱۵۸۸ء میں ہسپانیہ کے بیڑے کی انگلستان پر چڑھائی ہوئی تو یہاں بھی ویسا ہی پرچہ نکلنے لگا اور انگلش مرکری اُسکا نام رکھا گیا۔ یہ کاغذ انگلستان کے بڑے عجائب خانہ میں ابتک موجود ہے

بیرۂ اعظم یوروپ کے واقعات میں سے جو اس ملکہ کے عہد میں پیش آئے دو واقعے بہت مشہور رہیں۔ اول ملک ہالنیڈ کی ریاست جمہوری کا آورنج کے شہزادے ولیم کی حمایت سے عروج پر ہو جانا۔ دوم ۱۵۷۲ء میں ملک فرانس

میں مذہب پروٹسٹنٹ کے حامیوں کا قتل ہونا - یہ دونو
باتیں اصلاح مذہب سے متعلق ہیں - والٹر کو کامیابی زیادہ تر
ملکہ الزبتھ کی مددگاری سے حاصل ہوئی - فرانس میں
پروٹسٹنٹ کے قتل اور نیدرلینڈ میں آلوا کے
ڈیوک کے ظلم و تشدد سے صدہا کاریگر برطانیہ میں آ بسے
فرانس والے ریشم کے بننے میں استاد تھے - اور
فلینڈرز والے اونی کپڑے کی صفائی اور رنگریزی
میں کمال رکھتے تھے - اُنکے انگلستان میں چلے آنے سے
دونوں کاموں میں بڑی ترقی ہوئی *

شاہان ہمعصر

سکوٹلینڈ

نام	سال وفات
میری	سنہ ۱۵۶۷ء میں معزول ہوئی
جیمز ششم	

فرانس

نام	سال وفات
ہنری دوم	سنہ ۱۵۵۹ء

فرانس

نام	سال وفات
فرانسس دوم	سنہ ۱۵۶۰ء
چارلس نہم	سنہ ۱۵۷۴ء
ہنری سوم	سنہ ۱۵۸۹ء
ہنری چہارم	

ہسپانیہ

نام	سال وفات
فلپ دوم	سنہ ۱۵۹۸ء
فلپ سوم	

سلطنت عثمانیہ

نام	سال وفات
سلیمان اول	سنہ ۱۵۶۶ء
سلیم دوم	سنہ ۱۵۷۴ء
مراد سوم	سنہ ۱۵۹۵ء
محمد سوم	

جرمنی

نام	سال وفات
فرڈننڈ اول	سنہ ۱۵۶۴ء
مکسی ملئن دوم	سنہ ۱۵۷۶ء
روڈالف دوم	

پوپ

نام	سال وفات
پال چہارم	سنہ ۱۵۵۹ء
پائس چہارم	سنہ ۱۵۶۶ء
پائس پنجم	سنہ ۱۵۷۲ء
گرگری سیزدہم	سنہ ۱۵۸۵ء
سکستس پنجم	سنہ ۱۵۹۰ء
گرگری چہاردہم	سنہ ۱۵۹۰ء
گرگری پازدہم	سنہ ۱۵۹۱ء
انوسینٹ نہم	سنہ ۱۵۹۲ء
کلمنٹ ہشتم	

چھٹا باب

سکوٹ لینڈ کے سٹوارٹ بادشاہوں کا حال

سنہ ۱۳۷۱ء سے سنہ ۱۶۰۳ء تک ۲۳۲ برس کی سرگزشت ۹ بادشاہوں کا حال

نام فرمانروا		سال جلوس
رابرٹ دوم	(رابرٹ بروس کا نواسا)	سنہ ۱۳۷۱ء
رابرٹ سوم	(رابرٹ دوم کا بیٹا)	سنہ ۱۳۹۰ء
جیمز اول	(رابرٹ سوم کا دوسرا بیٹا)	سنہ ۱۴۰۶ء
جیمز دوم	(جیمز اول کا اکلوتا بیٹا)	سنہ ۱۴۳۷ء
جیمز سوم	(جیمز دوم کا بیٹا)	سنہ ۱۴۶۰ء
جیمز چہارم	(جیمز سوم کا بیٹا)	سنہ ۱۴۸۸ء
جیمز پنجم	(جیمز چہارم کا بیٹا)	سنہ ۱۵۱۳ء
میری	(جیمز پنجم کی بیٹی)	سنہ ۱۵۴۲ء
جیمز ششم اور انگلستان کا جیمز اول	(میری کا بیٹا)	سنہ ۱۵۶۷ء
انگلستان اور سکوٹ لینڈ دونو سلطنتوں کا ایک ہو جانا		سنہ ۱۶۰۳ء

اس خاندان کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ رابرٹ بروس کی دختر

مارجوری بروس نام سکوٹ لنڈ کے سٹوآرڈ
یعنی دیوان و آلٹر سے بیاہی گئی تھی اور یہ سب وزمازو
اُسی کی اولاد سے تھے۔ والٹر کا بیٹا روبرٹ دوم
اس نامی اور بدنصیب خاندان کا پہلا بادشاہ ہوا۔ اُسکے
عہد میں خاندان ڈگلس اور خاندان پرسی میں وہ جنگ
ہوئی جو چوی چیس سے نامزد ہے۔ یہ لڑائی ۱۳۸۸ء میں
مقام آوٹربورن پر ہوئی تھی۔ اور یہ گانو نیوکاسل
کے قریب ضلع ردس ڈیل میں واقع ہے۔ اگرچہ اس معرکہ
میں سکوٹ لنڈ والوں نے فتح پائی مگر اُنکا یہ نقصان کیا
کم ہوا کہ ڈگلس کا ارل مارا گیا۔ اس بادشاہ نے ۱۳۹۰ء
میں وفات پائی۔

اُسکے بعد اُسکے بیٹے جان نے تخت نشین ہو کر روبرٹ
سوم اپنا نام رکھا۔ اور نام بدلنے کی وجہ یہ ہوئی کہ لوگ
بیلیئل کو بھی جان کہتے تھے اور اُسکے عہد میں اس ملک
پر آفتیں بہت آنے سے یہ نام منحوس سمجھا جاتا تھا۔ یہ
بادشاہ حلیم الطبع اور ضعیف الجثہ تھا۔ جوانی میں گھوڑے
سے گر کر لنگڑا ہو گیا تھا اسواسطے کاروبار ریاست کا انصرام

اُسکے بھائی آثلبنیؔ[1] کے ڈیوک کے سپرو تھا۔ رَوْبَرٹ کے بڑے بیٹے ڈیوڈ نے جو بے لگام اور سرزور شہزادہ تھا چچا کا مقابلہ کیا۔ مگر اپنی ناتجربہ کاری سے مغلوب ہوگیا چچا نے بھتیجے کو قلعہ فاک لَینڈ میں قید کیا اور وہیں فاقوں سے اُسکو مارڈالا۔ اس بادشاہ کے عہد کا مشہور واقعہ یہ ہے کہ ضلع پَرْتْھ کے شمال میں ایک چھوٹے سے جزیرے کے اندر کِی اور چَتْنَ دو خیل کے لوگوں میں لڑائی ہوئی اور ہر طرف سے تیس تیس پہلوان مقابلہ کے واسطے منتخب ہوئے۔ لیکن وقت پہو دیرِ چَتْنَ کے ذیل میں سے ایک جوان غائب تھا۔ اُس کی جگہہ پَرتْھ کا ایک لوہار آدھے مرک کے عوض لڑنے کو مستعد ہوا۔ جب لڑائی ختم ہوئی تو ایک کم ساٹھ مقتول اور مجروح نظر آئے۔ نتیجہ اسکا یہ ہوا کہ پست میدانوں کے رہنے والوں نے کوہستان کے باشندوں میں سے اپنے بعض جانی دشمنوں سے نجات پائی۔ اس واقعہ کو سَر والٹر سکوٹ نے ایک قصہ میں درج کیا ہے۔ اور

---

[1] یہ سکوٹ لَینڈ کا قدیم نام ہے۔

فِٹزمینڈآف پرتھ یعنی پرتھ کی دختر جمیلہ اُسکا نام رکھا ہے۔ ڈوبرٹ نے دوسرے بیٹے جیمز کو جو چودہ برس کا تھا اپنے بھائی آلبنی کے ڈیوک کے منہہ سے بچانے کو فرانس روانہ کیا۔ مگر رستہ میں ہنری چہارم کے ملاح اُسکو گرفتار کرکے لیگئے اور شہزادہ کو زندان لنڈن نصیب ہوا۔ ڈوبرٹ کا نرم دل اس صدمہ کی تاب نلایا۔ اور وہ ۱۴۰۶ء میں مقام ڈونڈ سینی[له] میں مرگیا؛

شہزادہ جیمز ۱۹ برس تک انگلستان میں قید رہا۔ اس عرصہ میں ۱۴ برس آلبنی کے ڈیوک نے نیابت کی۔ اُسکے عہد کے دو واقعے مشہور ہیں۔ ایک یہ کہ ۱۴۰۷ء میں جان رزبی مقام پرتھ میں لالرڈ ہونے کی وجہ سے مارا گیا۔ دوسرے یہ کہ ۱۴۱۱ء میں ھارلا[عه] کا معرکہ ہوا اور اُسکے سبب شاہان سکوٹ لنڈ کو جزائر مغربی کے سرداروں پر غلبہ حاصل ہوگیا۔ یہ نائب السلطنت ۱۴۱۹ء میں مرگیا اور نیابت

له یہ قصبہ جزیرہ بیوٹ میں گلاسگو سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے؛

عه یہ قصبہ ضلع ابرڈین میں واقع ہے؛

اُسکے بیٹے مَرْدَک کو پہنچی - اس مردک کے ضعف طبیعت سے اُمرا اور عوام الناس سرکش ہوگئے اور ملک میں بڑی ابتری پھیلی - چنانچہ ۱۴۲۴ء میں جب جیمز قید سے چھوٹ کر سکوٹ لَینڈ میں گیا تو اُسنے وہانکا یہی نقشہ دیکھا - اس شہزادہ کے حق میں قید ہونا بہت مفید ہوا کیونکہ انگلستان میں رہکر اُسنے وہاں کے قوانین خوب سیکھے اور نظم و نسق سے آگاہی حاصل کی - اور اسکے علاوہ نغمہ و نظم میں بھی بہت دستگاہ بہم پہنچائی - اپنے ملک میں جاکر اُسکو بڑی دقت یہ پیش آئی کہ پابندی قانون سے سب کو گریز تھی اس صورت میں لوگوں کا راہ پر لانا آسان نہ تھا - مگر اُسنے کمر ہمت چست باندھی اور اس کام میں دل سے توجہ کی - انگلستان کے عمدہ عمدہ قوانین اُجرت اور اوزان اور پولیس کے باب میں اپنے ملک کی پارلمنٹ سے جاری کروائے اور اُنکو زبان مروجہ میں لکھوایا - معمولی ٹیکس وصول کئے - اور بڑی بڑی جاگیریں جو انہوں نے حماقت سے بخش دی تھیں سب پھیر لیں - یہ کام البتہ خطرناک تھا کیونکہ اُس میں بغاوت کے اندیشے تھے - اسی سبب سے اُسکو ناچار کئی امیروں کا

خون اپنی گردن پر لینا پڑا۔ مگر افسوس کہ اُسکی فیض رسانی کا زمانہ جلد طے ہوگیا۔ وہ ۱۴۳۷ء میں پرتھ کی ایک خانقاہ میں جسکو بلیک فرائرز یعنی خانقاہ راہبان سیاہ پوش کہتے ہیں بڑا دن کرنے گیا تھا کہ مفسدوں کے ایک گروہ نے اُس خانقاہ میں یورش کی۔ بادشاہ جان کے خوف سے اپنے کمرہ کے نیچے تہ خانہ میں جا چھپا۔ اور سفاکوں نے وہیں پہنچکر اُسکا کام تمام کیا۔

اُسکے بعد اُسکا بیٹا جیمز دوم چھ برس کی عمر میں تخت نشین ہوا۔ اُسکی نابالغی کے زمانہ میں امیروں کے تین فریق ہوگئے۔ اور اُنکی مخالفت کے سبب ملک میں ہل چل پڑی رہی۔ جونسا فریق نوبت بنوبت غالب آتا گیا اُسی کے قبضہ میں بادشاہ رہا۔ انجام کار ڈگلس کے ارل کا گروہ سب پر غالب ہوگیا۔ اور ایک زمانہ میں اُسنے ایسا زور پکڑا کہ سٹوآرٹ کے خاندان سے بادشاہی جاتے رہنے کا اندیشہ ہوا۔ جیمز دوم نے اُسکا زور توڑنے کے واسطے یہ تدبیر کی کہ اُسکو مقام سٹرلنگ میں ضیافت کے بہانہ سے بلایا۔ اور کھانے سے فارغ ہوکر اپنے مہمان کو برابر کے کمرہ

میں بات چیت کے نام سے لیگیا - اور باتوں ہی باتوں میں
اُس کا قصہ چکا دیا - ارل کے قتل کے سبب انگلستان سے جنگ
پیدا ہوئی - اور اسی جنگ کے اندر قلعہ رَوکس بَرگ کے
محاصرہ میں ایک توپ کے پھٹنے سے جیمز کی جان گئی - اُس
زمانہ میں سکوٹ لینڈ میں توپیں نئی نئی چلی تھیں - اور
اُنکی طرح یہ تھی کہ لوہے کی سلاخوں کا ایک نلوا سا بنا کر اُنپر
حلقے چڑھا دیتے تھے ؛

جیمز دوم کے مرنے کے بعد اُسکا بیٹا جیمز سوم آٹھ برس
کی عمر میں تخت پر بیٹھا - اور بادشاہوں کی نابالغی کے زمانہ
میں جو آفتیں آیا کرتی ہیں وہ پھر سکوٹ لینڈ کے سر
پر آئیں - باآئِنڈ اور ہَیملٹَن دو خاندان جن میں باہم فتنے
اور فساد رہتے تھے امن میں خلل انداز ہوئے - سکوٹ لینڈ
والوں کی بدنصیبی دیکھو کہ بادشاہ بالغ ہوکر کاہل اور احمق
نکلا - اور بادشاہوں کے واسطے جو سب سے بڑا عیب ہے یعنی نالائق
مقربوں پر امور سلطنت کا چھوڑنا وہ بھی اُس میں پایا گیا -
امیروں نے ایک معمار اور ایک کتھک اور ایک درزی کو
بادشاہ کا مشیر کار دیکھکر غصہ کھایا اور دل ہی دل میں جلنے

لگے۔ انجام اسکا یہ ہوا کہ اُنہوں نے ایک شیرِد وِبرِٹا کو گرفتار کرلیا کو جسے وہ تحقیر کی راہ سے راج کہا کرتے تھے گرفتار کیا اور پانچ آدمیوں کے ساتھ لاڈر کے پل پر لٹکا دیا۔ پھر چند ہی روز کے بعد امراءِ انگلستان کے بادشاہ ھِنری ہفتم کی تحریک سے اپنے بادشاہ سے باغی ہو گئے اور اُسکا بڑا بیٹا جیمز اُنکا سرغنہ بنا۔ سٹرلنگ شائر میں مقام ساچی برن پر امرا اور بادشاہ کا مقابلہ ہوا۔ بادشاہ نے شکست کھائی اور میدان جنگ سے گھوڑے پر سوار سرپٹ بھاگا جاتا تھا کہ رستہ میں گر پڑا۔ وہیں ایک جھونپڑے میں عاجز و بیکس پڑا ہوا تھا کہ میدان سے رستہ بھول کر ایک شخص اُدھر آ نکلا اور اُسنے بادشاہ کے جگر میں خنجر مار کر اُسکو دنیا کے مصائب سے چھڑا دیا۔

اُسکے بعد جیمز چہارم بادشاہ ہوا۔ اُس کے عہد کی بڑی باتیں تین ہیں۔ ایک اُسکا پرکن واربک کو پناہ دینا۔ دوسرے ۱۵۰۳ء میں انگلستان کے بادشاہ ھِنری ہفتم کی بڑی دختر مارگرٹ سے نکاح کرنا۔ اور تیسرے ۱۵۱۳ء میں مقام فلوڈن فیلڈ پر انگریزوں سے شکست کھانی۔

جو جنگ اس معرکہ پر طے ہوئی اُسکا اصل سبب یہ ہوا تھا کہ انگریزوں نے سکوٹ لنڈ کے ایک تاجر آشنڈروباڈن کے جہازوں پر یورش کرکے اُسکو مارڈالا تھا۔ اور اُسکا ایک جہاز لاماان نام گرفتار کرکے دریائے ٹیمز پر لیگئے تھے۔ معرکہ کی حقیقت یہ ہے کہ اُس میں سرّی کا ارل فوج انگریزی کا سپہ سالار تھا اور دونو طرف کی فوجیں دریائے ٹیننڈ کے معاون دریائے تل کے ساحلوں پر ایک دوسرے کے مقابل پڑی تھیں۔ اور رچیمز نے کوہ چوی آٹ کی ایک شاخ پر بڑے استحکام سے مورچہ بندی کی تھی۔ ۹ ستمبر ۱۵۱۳ء کو لڑائی کی نوبت آئی۔ مگر جیمز سے بڑی چوک یہ ہوئی کہ اُسنے فوج انگریزی کو دریا کے پار اُترنے دیا۔ ورنہ پل ایسا سکڑا تھا کہ اگر وہ چاہتا تو توپخانہ سے انگریزوں کی دھجیاں اُڑا دیتا۔ یہ غلطی ایسی ہوئی کہ پھر اُسکی تلافی نہوسکی۔ شام کے چار بجے سے لڑائی شروع ہوئی اور غروب آفتاب کے پیچھے تک رہی۔ سکوٹ لنڈ کی فوج نے شکست کھائی۔ اور جیمز اور اُسکے تیرہ سرداروں کی لاشیں کشتوں کے انبار میں پڑی پائیں؛

بدنصیب سکوٹ لنڈ کو پھر ایک نابالغ بادشاہ نصیب ہوا۔

اور اُسکے زمان نابالغی کی ساری آفتیں اُسکو سہنی پڑیں - پندرہ برس تک بڑے بڑے امیروں میں نیابت کی بابت تکرار رہی انجام کار بادشاہ یعنی جیمز پنجم پھر خاندان ڈگلس ہی کے قابو میں آگیا - ان لوگوں نے اُسکو تصرفات لِتھ گو میں نظربند کیا - مگر وہ چوری چوری ۱۵۲۸ء میں قید سے نکلکر قلعہ سٹرلنگ میں پہنچا - اور عنان اختیار اپنے ہاتھ میں لے لی ؛

۱۵۲۸ء ہی میں ایک اور واقعہ گزرا - یعنی ایک شخص پیٹرک ہیملٹن مذہب پروٹسٹنٹ کی تائید کے سبب جلایا گیا - اس شخص کا نام سینٹ اینڈروس میں یادگار شہدا پر سب سے اول لکھا ہوا ہے اور اُسکے بعد ہنری فورسٹ اور جارج وشرٹ اور والٹر ملن کے نام ہیں - رفرمیشن کا خمیر جلد جلد اپنی تاثیر کرتا جاتا تھا اور اُسکے دبانے میں جیمز پنجم کی سعی رائگان تھی - اس بادشاہ نے فرانس کے کیتھلک عیسائیوں سے ربط بڑھانے کے واسطے دوسرا نکاح گیز والی میری سے کیا ؛

جیمز پنجم کا عہد انگلستان کی لڑائی میں ختم ہوا - ہنری ہشتم نے ہرچند اُسکو سمجھایا کہ وہ کلیسائے روما کو ترک دینے میں

اُسکا مددگار بنے مگر جیمز نے اُسکی بات نمانی - آخر ہنری نے جنگ کا اظہار کیا جیمز مقام فالا مونڈ میں تھا کہ اُسکے امیروں نے اُس سے منحرف ہوکر لڑنے سے انکار کیا - اور اس حالت میں دس ہزار سپاہی آولیور سنکلیئر کے زیر حکم دریائے اِسک پر بھیجے گئے - لیکن وہ انگریزوں کے تین سو سواروں کے سامنے سے بھاگ نکلے جیمز اس صدمہ میں فاک لینڈ کو چلا گیا - اور دھیمے دھیمے بخار میں تحلیل ہوکر اپنی نامی دختر میری ملکہ سکوٹ لینڈ کی پیدائش کے چند روز بعد دنیا سے کوچ کر گیا ؞

اُسوقت سکوٹ لینڈ میں کارڈنل بیٹن اور آئرن کا ارل یہ دو آدمی بہت چلتے ہوئے تھے - میری کے صغرسن کے سبب دونوں نیابت کے خواہان ہوئے - اور یہ منصب آئرن کے ارل نے پایا - مگر ان رقیبوں نے پاس مذہب سے اپنی رقابت اور عداوت کو الگ کیا - اور دونو متفق ہوکر اس باب میں ساعی ہوئے کہ اپنے ملک میں کلیسائے رُوما کا طریق پھر جاری کریں - جارج وشرٹ جسکا ذکر پہلے آچکا ہے بیٹن کی سعی کا آخر شکار ہوا - یعنی ۱۵۴۶ء

سینٹ آنڈرُوس کی خانقاہ کے اندر جلایا گیا - جس مقام پر اِس مظلوم کی راکھ پڑی ہوئی تھی اُس سے کئی قدم کے فاصلہ پر دو مہینے بعد بیٹن بھی مارا گیا - اسطرح کہ ایک شخص جیمز ملول جسکے ساتھ کئی آدمی اور تھے قلعہ میں گھس گیا اور بیٹن کے کمرہ میں جاکر اُس کا کام تمام کیا ؛

ھنری ہشتم کی یہ خواہش تھی کہ اُسکے بیٹے اِڈورڈ کا نکاح میری سے ہو جائے - لیکن سکوٹ لنڈ والوں کو یہ امر منظور نہوا - بلکہ جب ھنری کی وفات کے بعد اُنہوں نے مقام پنکی پر شکست کھائی تو بھی عقد گوارا نکیا ؛

اِن لوگوں نے اپنی ملکہ کو اس خوف سے کہ کہیں انگریزوں کے ہاتھ نہ آجائے اُسکی ماں کے وطن یعنی فرانس میں بھیجدیا - اور وہاں اُسکا نکاح فرانس کے ولیعہد فرانسس سے ہو گیا - مگر نوشہ کے جوان مرجانے سے ۱۵۶۱ء میں ملکہ میری اپنے ملک میں واپس چلی آئی - اُسنے فرانس کے دربار میں کہ جہاں کے لوگ رنگین مزاج اور سنجیدگی سے بے بہرہ تھے کٹشلک کے طریق پر تربیت پائی تھی - اسی سبب سے اُسکے ملک والے

اُسکی اکثر عادتوں اور باتوں کو جنکو وہ خود پسند بدہ جانتی تھی اور اُنکے کرنے میں کچھ قباحت نہ سمجھتی تھی دیکھہ دیکھہ کر بیزار ہوتے تھے - اُسوقت جان نوکس نام وشارٹ کا شاگرد اور کیلون کا ہم رفیق سکوٹ لینڈ میں بڑا دلیر اور صاحب حوصلہ تھا *

یہ شخص ۱۵۰۵ء میں پیدا ہوا تھا - اور کیتھلک کے طریق پر تعلیم پاکر اُس گروہ کا قیس ہوگیا تھا - اٹھیس برس کی عمر میں طریق جدید یعنی پروٹیسٹنٹ کا معتقد ہوکر سینٹ آنڈ ڈروس میں وعظ کرنے لگا - جس شخص کو ملکہ کی غیبت میں نیابت کی خدمت سپرد تھی اُسنے اسکو گرفتار کرکے فرانس میں بھیجدیا - اور وہاں اُسکے واسطے یہ سزا تجویز ہوئی کہ تمام عمر جہازوں میں مشقت کرے - لیکن ۱۹ مہینے کے بعد اڈورڈ ششم کی سفارش سے اُسکی بیڑیاں کٹ گئیں اور وہ کچھہ دنوں تک شاہ مذکور کے دربار میں رہا - جب میری اول ملکہ انگلستان کے عہد میں پروٹیسٹنٹ پر تشدد ہوا تو وہ پھر بر اعظم یوروپ کو چلا گیا اور کئی سال غلامی اور جلاوطنی کی حالت میں بسر کئے مگر اُسکو سینٹ آنڈ ڈروس میں پھر جاکر نئے طریق کے مسائل

کی منادی کرنے اور وہاں کے لوگوں کو راہ راست پر لانے
کی آس بندھی رہی - آخر اسکی مراد پوری ہوئی - ا جون ۱۵۵۹ء
کو اسنے شہر ہنڈ کو کے گرجا کے ممبر پر کھڑے ہوکر بڑی فصاحت
سے وعظ کیا - اور اسکی خوش بیانی نے ملک سکوٹ لینڈ
میں صدمہ برقی کی سی تاثیر کی - اول ضلع فائف میں اور پھر
چند روز کے بعد کل سکوٹ لینڈ میں گرجا کی مورتیں توڑی
گئیں - اور مذابح یعنی عشائے ربانی کی میزوں کے ٹکڑے
اڑے اور دعا کی کتابوں کے ورق ورق الگ ہوئے -
اور پادریوں کے جبے دھجی دھجی ہو گئے - اسکے بعد اس نے
ہولی رُوڈ کے شاہی گرجا میں دلیری سے اعلان کیا کہ ماس
یعنی عشائے ربانی کی نماز کیتھلک کے طور پر ادا کرنی بدعت
ہے ؛

اس مذہبی مناقشہ کے سبب ملکہ سے رعایا کا دل پھٹتا گیا - اور
اسکے اطوار کی طرف سے بھی انکو شک ہونے لگا - لارڈ ڈارنلی
سے نکاح کر لینے کے سبب ملکہ کا سوتیلا بھائی مورے کا ارل جو
کسی زمانہ میں خانقاہ سینٹ اینڈروس کا سالار تھا اور
اب پروٹسٹنٹ کا پیشوا ہو گیا تھا بہن سے منحرف ہو گیا - اس

نکاح کے بعد ملکہ کو اطالیہ کے ایک نغمہ ساز ڈیوڈ رزیو
سے الفت پیدا ہوئی۔ اسی وجہ سے ڈارنلی کو رشک ہوا اور
نغمہ ساز ھولی رُوڈ میں ہلاک کیا گیا۔ ۱۵۶۶ء میں ملکہ کے ہاں
بیٹا پیدا ہوا۔ اور فروری ۱۵۶۷ء میں اسکا شوہر ڈارنلی
قصر کرک آف فیلڈ میں مارا گیا۔ اُسکے مارے جانے کی یہ
صورت ہوئی کہ آدھی رات کے وقت قصر مذکور اُڑا یا گیا
اس جرم کا زیادہ تر اشتباہ بوتھ ول پر ہوا مگر باوصف اسکے
دو مہینے بعد ملکہ نے اُسی سے نکاح کر لیا۔ جو الزام ملکہ کی نسبت
عائد کئے گئے تھے اُنکا حق و ناحق ہونا اب عالم الغیب کے
سوا کون جا سکتا ہے مگر اس میں شک نہیں کہ ان باتوں سے
رعایا کے دل ملکہ سے پھٹ گئے اور امیروں نے شورش
کی۔ ملکہ نے کاربری ھل پر اپنے تئیں باغیوں کے حوالہ
کیا۔ اور پھر ۱۵۶۷ء میں معزول ہو کر قلعہ لوخ لِون میں
ڈالی گئی۔ بوتھ ول پہلے آرکنی کو بھاگا۔ اور پھر وہاں
سے ڈنمارک میں پہنچا۔ اور دس برس کے بعد وہیں دیوانہ
ہو کر قید خانہ میں مر گیا ؀

اسکے بعد میری کا بیٹا جیمز ششم بادشاہ ہوا۔ اور موری کے

ارل کو نیابت ملی ولیم ڈگلس کی مدد سے میری قید خانہ سے نکل گئی۔ اور کئی نامی امیر اُس سے جا ملے۔ پھر اُنہی کی مدد سے ملکہ گلاس گو کے قریب لنگ سائڈ پر خوب جان توڑ کر لڑی مگر تخت نصیب نہوا۔ اور آخر اسکے سوا چارہ نہ دیکھا کہ بھاگ کر انگلستان کو گئی اور رحم کی طالب ہوئی اس ملکہ کا باقی سانحہ ملکہ الزبتھ کی سرگزشت میں لکھا گیا ہے۔

تین برس تک موری کے ارل نے جو نائب تھا نیک مشہور ہے حکمرانی کی۔ ۲۳ جنوری ۱۵۷۰ء کو ہملٹن ساکن بوتھ ول ہا نے لن لتھ گو کے بڑے بازار میں ایک دریچہ سے اُسپر گولی چلا کر اُسکو مار ڈالا اُسکے بعد لنکس اور ماز اور موٹن کے ارل نوبت بنوبت نائب مقرر ہوئے ۱۵۷۲ء کے اخیر میں جان نوکس مرگیا۔ جیمز ششم جسکو ایک نامی فاضل جارج بکینن نے تعلیم کیا تھا فاضل مگر خود فروش ہوا۔ ڈنمارک کے بادشاہ کی دختر آئن سے اُسکی شادی ہوئی۔ اس زمانہ میں اگرچہ سکوٹ لنڈ میں طریق پروٹسٹنٹ جاری ہو گیا تھا مگر انگلستان کی طرح

وہاں کے کلیسا میں اُسقف نہ تھے اور سب پرِسبٹر یعنی قسیس برابر سمجھے جاتے تھے جیمز ششم نے بہت چاہا کہ اِس طریق کو موقوف کرکے انگلستان کا سا طریق جاری کرے اور اُسقفوں کو قسیسوں پر حکومت دے مگر اِس باب میں اُس کی سعی رائگان گئی۔ اُس کے عہد کا مشہور واقعہ ایک عجیب سازش ہے اور گاؤری کی سازش اُسکا نام ہے۔ کیفیت اُسکی یہ ہے کہ بادشاہ فاک لینڈ میں شکار کھیل رہا تھا۔ اتفاقاً یہ خبر پہنچی کہ پرتھ کے قریب ایک آدمی گرفتار ہوا ہے۔ اور اُسکے پاس سے غیر ملکوں کی اشرفیوں کا ہنڈا نکلا ہے۔ یہ سنکر اُسکو بھی اُسطرف جانے کا شوق پیدا ہوا۔ چنانچہ گاؤری کے ارل کے محل کی طرف گیا۔ اُس ارل نے بادشاہ کی بہت مدارات کی اور کھانا کھانے کے بعد اُسکے بھائی نے ایک چھوٹے سے کمرہ میں بادشاہ کو پکڑ لیا اور اُسکے ہاتھ باندھنے چاہے۔ بادشاہ نے ہاتھ چھڑانے میں کوشش کی اور آواز دی کہ کوئی آئیو۔ آواز کے ساتھ ہی اُسکے تین خواص نے پہنچکر ارل کے بھائی کو مار ڈالا۔ یہ شور سنکر ارل بھی ہاتھ میں

تلوار لئے وہاں پہنچا اور خواصوں نے اُسکے بھائی کی طرح اُسکا بھی فیصلہ کردیا۔ اس معاملہ کی اصل حقیقت نہیں کھلتی اور یہ معلوم نہیں ہوتا کہ بادشاہ کیوں پکڑا گیا اور کسکی تحریک سے پکڑا گیا ؛

۱۶۰۳ء میں انگلستان کی ملکہ الزبیتھ کے مرجانے سے جیمز کل برطانیہ کا بادشاہ ہوگیا۔ سر رڈ وبرٹ کیری ملکہ کے مرنے اور اُسکی جگہ جیمز کے تخت نشین ہونے کی خبر لیکر سکوٹ لَنْڈ میں گیا۔ اور ایسی پھرتی کی کہ پنجشنبہ کو تین بجے کے قریب ملکہ کی جان نکلی اور وہ شنبہ کو شام کے وقت قصر ھُولی رُوڈ میں پہنچ گیا ؛

آئرلینڈ کا حال

سنہ ۱۳ء سے سنہ ۱۶۰۳ء تک

اس ملک کے سرکش باشندوں کے دبانے کے واسطے
رچرڈ دوم دو دفعہ وہاں گیا۔ اور ہمیشہ کے تنازع کے سبب
جو اُن لوگوں کا دم ناک میں تھا اس سبب سے فوراً اُسکے
مطیع ہو گئے۔ فساد کے زمانہ میں آئرلینڈ کے کنارو
کے عمدہ بندرگاہوں میں سوداگروں کے جہاز بہت کم آتے
اُسوقت فقط چمڑا اور مچھلیاں وہاں سے دساور جاتی تھیں
گلوں کی جنگ میں آئرلینڈ کے اکثر امیر گل سفید
کے طرفدار رہے۔ اور اسی وجہ سے سلطنت کے دو جھوٹے
دعویداروں نے جو ہنری ہفتم کو تخت سے محروم کیا چاہتے
تھے اُس ملک کو اپنا مخرج ٹھیرایا۔ اور وہیں بادشاہی کا
روپ بھرا۔ پہلے وہاں کے بے لگام امیروں پر شاہان
خاندان ٹیوڈر کی حکومت برائے نام تھی۔ سنہ ۱۴۹۵ء میں

آئین پائننگ کے جاری ہوجانے سے وہاں کی پارلمنٹ شاہان انگلستان کے بس میں آگئی - یہ قانون اپنے بانی یعنی پائننگ سے جو اسوقت آئرلنڈ کا گورنر تھا منسوب ہے - اس کی بڑی دفعات تین تھیں - اول یہ کہ آئرلنڈ میں کوئی پارلمنٹ شاہ انگلستان کی منظوری بغیر منعقد نہو - دوم یہ کہ وہاں کی پارلمنٹ میں کوئی مسودہ شاہ انگلستان کی منظوری سے پہلے پیش نکیا جائے - سوم یہ کہ جتنے قوانین انگلستان کے زمانئہ حال میں منظور ہو چکے ہیں وہ سب اس ملک میں بھی جاری کئے جائیں ؀

اس ملک میں فٹزجرلڈ اور بٹلر دو خاندانوں کے تنازع سے ہنری ہشتم کے عہد میں ہنگامے برپا رہے اسی بادشاہ نے ۱۵۴۱ء میں اس ریاست کا سلطنت نام رکھا - اور وہاں کے بہت سے امیروں کو ارل خطاب دیا - اس سے پہلے وہ ملک لارڈشپ یعنی لارڈ کا علاقہ کہلاتا تھا ؀

ملکہ الزبتھ کے عہد میں آئرلنڈ میں مذہب پروٹسٹنٹ جاری ہوا - وہاں کے باشندوں کی طبیعت طریق کیتھلک کی طرف بہت مائل تھی اس سبب سے بڑی مخالفت پیش آئی - لیکن

ملکہ نے پارلمنٹ کو اپنی مرضی کا تابع کر لیا۔ مسٹر جان پیروٹ نے
جو ۱۵۸۴ء میں اُس ملک کا گورنر ہوا یہ چاہا کہ وہاں سڑکیں
اور پل بنوا کر تجارت کو رونق دے۔ اُسوقت اُسکی تجویز
منظور نہوئی۔ مگر کئی برس کے بعد اُس کے اشارہ پر
عمل کیا گیا۔
ملکہ الزبتھ کے جلوس کے سینتیسویں سال یعنی ۱۵۹۵ء میں
پچھلا بڑا ہنگامہ شروع ہوا۔ ٹرون کے ارل ہیو اونیل
نے جو مدت سے درپردہ اپنی تدبیریں پختہ کر رہا تھا اور
بظاہر انگریزوں کی دوستی کا دم بھرتا تھا علم بغاوت بلند
کیا۔ اور ۱۵۹۸ء میں ایک بڑی فتح حاصل کر کے منسٹر
پر اپنا تصرف کر لیا۔ وہ ہسپانیہ کی گورنمنٹ سے جو اُسوقت
یوروپ کی کیتھلک سلطنتوں میں سب سے زبردست
تھی کمک کی توقع رکھتا تھا۔ اُسکی سرکوبی کے واسطے
انگلستان سے اِسِکس کا ارل بھیجا گیا۔ مگر وہ ناکام
پھرا۔ اور اس بڑے باغی کا سر کچلنے اور اس طرح
آئرلینڈ کی فتح کمال کو پہنچانے کی نیکنامی لارڈ ماونٹ جائے
نے حاصل کی۔ ہسپانیہ والوں کا ایک گروہ اُس باغی کی

کلکنی سیل میں وارد ہوا تھا مگر آئرلنڈ مذکور نے اسکو
گھیر لیا۔ اور جب باغی اسکی حمائت کو آیا تو اسکو بھی شکست دی۔ اسکے بعد
کلک الوں نے اسکے سوا چارہ ندیکھا کہ ہتھیار ڈال دئے۔ یہ شورش
سات برس تک رہی۔ اور سنہ ۱۶[illegible]ء میں اسکا خاتمہ ہوا ؎

اُس زمانہ میں بلکہ اس اخیر صدی کے آغاز تک آئرلنڈ
کا حال خراب و خستہ ہی رہا۔ پہلے سلٹ اور سیکسن کی
عداوت کے سبب ہنگامے رہتے تھے اب طریق پروٹسٹنٹ
کے جاری ہونے سے ایک مذہبی عداوت اور پیدا ہو گئی ؎

خاندان ٹیوڈر کے دور میں اہل انگلستان کا طریق معاشرت

انگلستان میں رِفَرمیشن سے پہلے واردات کی بہت کثرت
تھی ہینری ہشتم کے عہد میں فقط چوری کی علت میں ہر سال
دو ہزار مجرموں کے قریب پھانسی دئے جاتے تھے۔ مگر
اِلزبیتھ کے عہد میں اُنکی تعداد تین سو چار سو رہگئی۔ اصلاح
کے بعد جرائم کی کمی کا بڑا سبب یہی ہوا کہ کلام آلہی سب قسم
کے لوگوں میں پھیل گیا۔ اِلزبیتھ کے جلوس کے پانچویں
سال غربا کی پرورش کا پہلا قانون جاری ہوا۔ اُسوقت
انگلستان کی آبادی پچاس لاکھ سے کم تھی۔ اور ملکہ کی
آمدنی بھی اس سے زیادہ نہوگی۔ اُس زمانہ میں سود قانونی
زیادہ سے زیادہ دس روپیہ سیکڑا سالانہ تھا۔ اکثر سکّے جو
اب جاری ہیں مثلاً کَراؤن اور ہاف کَراؤن اور
سکس پنس اُسوقت بھی رائج تھے۔ اور اِڈورڈ ششم

سے نے جاری کئے تھے ٭

اُس زمانہ کی عمارتوں کا طرز وہی تھا جو پہلے بیان کیا گیا یعنی زیبائشی۔ اس قسم کی عمارت کا عمدہ نمونہ وِسٹ منسٹر میں ہِنری ہفتم کا حجرہ موجود ہے۔ بڑے آدمیوں کے مکانات میں اینٹ اور پتھر کا استعمال ہونے لگا تھا۔ اور شیشہ کے کواڑ تو عام ہوگئے تھے۔ غریب آدمی بانس بلی کے جھونپڑے بنا کر اُنپر کہگل کر لیا کرتے تھے۔ اِن جھونپڑوں کے اندر بیچوں بیچ تہ میں آگ رہتی تھی۔ اور دُہواں نکلنے کے واسطے چھت میں ایک سوراخ رکھا جاتا تھا۔ اسی سبب سے ساری چھت کالی ہو جاتی تھی۔ ہِنری ہفتم سے پہلے چھتوں کی یہی کیفیت رہی۔ مگر اُسکے زمانہ میں دیواروں میں چمنیاں بننے لگیں اور یہ خرابی جاتی رہی۔ ہِنری ہشتم کے عہد کا ایک شخص اِرَاسْمَس جو آکسفورڈ کی یونی ورسٹی میں زبان یونانی کا مدرس تھا غربا کے مکانوں کے فرش کی یہ کیفیت لکھتا ہے قولہ اُن کے جھونپڑوں کی تہ اکثر مٹی کی ہوتی ہے۔ اور اُس پر ایک قسم کی گھاس بچھی رہتی ہے۔ اور گھاس کے نیچے بوزا۔ چربی۔ کوڑا کرکٹ۔ ہڈیاں۔ تھوک اور ہر طرح کی میل کچیل

اور غلاظت پڑی رہتی ہے - انہی بڑی وبائیں جن سے
ہزاروں جانیں تلف ہوئیں اسی غلاظت کے سبب پھیلیں
البتہ الزبتھ کے عہد میں مکانات اکثر ملود بھی بنتے تھے - اسوقت
گھروں کے سامان میں بھی بہت اصلاح ہوئی اور بچھونوں
کی درستی عمل میں آئی - ٹیوڈر ز کے آغاز دور میں یہ حال
تھا کہ گھاس کا ایک گدا بنا کر اُسپر نمدہ کا ٹکڑا اور موٹی چادر
بچھاتے تھے - اور تکیہ کی جگہ لکڑی کا ایک کندہ سرہانے
رکھتے تھے - اور جو لوگ گھاس کا تکیہ سرہانے رکھتے تھے
خوش اوقات گنے جاتے تھے - نوکر چاکر صرف گھاس ہی پر
پڑ رہتے تھے - الزبتھ کے عہد سے پہلے رکابیاں اور چمچے
سب لکڑی کے ہوتے تھے - اس ملکہ کے عہد میں جست کی رکابیاں
اور ٹین اور چاندی کے چمچے کسان اور اسی قماش کے لوگ
برتنے لگے جست کی رکابیاں اول اول اُتھلی بنتی تھیں
پھر گہری بننے لگیں - ۱۶۶۰ء کے قریب گاڑیاں چلیں - اس سے
پہلے عورتیں گھوڑوں پر اپنے ممتاز نوکروں کے پیچھے بیٹھکر اپنی
اور نوکر کی کمر میں ایک تسمہ باندھ لیتی تھیں - اور اسی واسطے
زین کی کاٹھیوں میں دو نشستیں بنائی جاتی تھیں؎

انگلستان میں ایک قسم کا درخت جسکو انگریز ھوپ کہتے ہیں
پہلے ہنری ہشتم کے دور میں بویا گیا - اُسوقت گوبھی -
کرم کلا - شاہ آلو گوشت پری - بیر خوبانی زرد آلو
اور انگور انگلستان کے باغوں میں پیدا ہوتے تھے - اکثر آدمی
گیہوں کی روٹی کھاتے تھے اور جو کی روٹی فقط غریبوں کی
خوراک رہ گئی تھی - اول اول سر فرانسس ڈریک مقام
سانتا فی سے جو امریکہ میں واقع ہے آلو لایا - اور وہ
لنکا شیر میں بوئے گئے - اُنکو آئرلینڈ میں سر والٹر رالی
نے پہنچایا - ان صاحب نے تو بیکو سے جو جزائر غرب الہند
کا ایک جزیرہ ہے تمباکو لاکر انگریزوں کو اُسکا استعمال بتایا -
ہنری ہشتم کے عہد میں گائے اور بھیڑ کا گوشت آٹھ پائی سیر
تھا اور بچھڑے اور سور کا گوشت ایک آنہ سیر بکتا تھا - سب لوگ
یہاں تک کہ شرفا بھی گوشت کو اچار کی طرح سڑا کر کھاتے تھے
مگر یہ معمول وسط گرمی سے موسم خزاں تک نہ تھا - امرا اور شرفا
کے ہاں کھانے کا دستور پہلا ہی سا چلا آتا تھا - یعنی سب کے
سب اپنے نوکروں سمیت مکان کے بڑے کمرہ میں ساتھ بیٹھکر
کھاتے تھے - میز کے بیچوں بیچ ایک بڑا نمکدان رکھا جاتا تھا -

صدر میں یعنی جانب بالا امیر اور اُسکے کس و کوہ اور مہمان بیٹھتے تھے۔ اور طرف پائین میں سب درجوں کے نوکر اور متوسل ہوتے تھے۔ امرا بادشاہوں کی طرح بسر کرتے تھے۔ لِسسٹر کا ارل جو قلعہ کنل وَرْتھ کا مالک تھا دس ہزار آدمیوں کے اسلحہ مہیا رکھتا تھا۔ ۱۵۷۵ء میں اس امیر نے اپنے قلعہ میں سترہ دن تک ملکہ الزبتھ کی ضیافت کی اور اُسکو خوب تماشے دکھائے۔ لارڈ برلی جسنے اپنی سعی سے امارت حاصل کی تھی یہ طنطنہ رکھتا تھا کہ علاوہ بہت سے نوکروں کے بیس شریف اُسکے جلو میں رہا کرتے تھے۔ اور شریف بھی وہ جن کی آمدنی دس ہزار روپیہ سالانہ تھی +

اُسوقت کے دہقان گندم گوں چمڑے کے کُرتے پہنتے تھے۔ مگر درباریوں کی پوشاک زمانہ حال کی طرح ہمیشہ بدلتی رہتی تھی۔ جب ہنری ہشتم موٹا ہوا تو اُسکے درباری بادشاہ سے مشابہت پیدا کرنے کے واسطے اپنی پوشاکوں میں روئی اور سن بھروانے لگے۔ پن سوئی ملکہ کتھرائن ہوورڈ نے فرانس سے لاکر رائج کی چونکہ اول اول ان سوئیوں کی قیمت زیادہ تھی اسواسطے عورتوں کو پن کے خرچ کے لئے اُنکے شوہر علیحدہ

روپیہ دیا کرتے تھے - اسی سبب سے وہ روپیہ جو ہیموں کو ذاتی مصارف کے نام سے دیا جاتا ہے آج تک پن منی کہلاتا ہے - فارڈنگیل یعنی وہ حلقے جن سے بیموں کی تونیں پھولی رہتی ہیں میری کے عہد میں ہسپانیہ کی تقلید سے رائج ہوئے - چنے ہوئے کپڑے کے گلو بند اور دست بند زن و مرد دونو پہنتے تھے اور اُنکے کھنچے رہنے کے واسطے پہلے اُنکی تہ میں لکڑی یا ہاتھی دانت کے ٹکڑے ڈالتے تھے مگر ملکہ الزبتھ کے عہد میں اُنکو زردکلپ دیا جانے لگا - کپڑے کی جرابیں سب ہی پہنتے تھے - مگر ملکہ الزبتھ کے جلوس کے تیسرے سال کہیں سے سیاہ ریشم کی جرابیں ہاتھ آگئیں - اور پھر اُسنے دوسری قسم کی جرابیں نہ پہنیں - اس ملکہ کے مرنے کے بعد توشہ خانہ میں سے اُسکے پہننے کے تین ہزار جوڑے نکلے - ملک جرمنی کے ایک سیاح ہنٹزنر نے اپنے سفرنامہ میں ملکہ الزبتھ کا حلیہ اسطرح لکھا ہے - **قولہ** - اسکے بعد ملکہ نمودار ہوئی اُسکا سن ۶۵ برس کا تھا - اُسکی صورت سے دبدبہ نمایاں تھا - چہرہ اُسکا لنبا اور گورا تھا مگر جھریاں پڑی ہوئی تھیں - اُسکے کانوں میں موتی کے دو بندے لٹکتے تھے - پشت اور شانوں پر سرخ مصنوعی

بال چھوٹے ہوئے تھے اور ایک چھوٹا سا تاج زیب سر تھا۔ پوشاک سفید اور ریشمی تھی اور اُسکے کناروں پر مٹر کے برابر موتی ٹکے ہوئے تھے۔ اوپر سیاہ ریشم کا ایک جُبّہ تھا اور اُسپر روپہلی ڈوری لگی ہوئی تھی پوشاک کے دامن اتنے نیچے تھے کہ ایک ماذکش کی بی بی اُنکو اُٹھائے ہوئے تھی۔ انتہی

اُس زمانہ کے شریف بال چھوٹے اور بلدار رکھتے تھے۔ اور اُن کی ڈاڑھیاں لمبی اور نوکدار ہوتی تھیں سن ٹیمن کے بوئے جانے اور ریچک کے ایجاد سے جرابیں بُننے اور رباد بانوں کا کپڑا بنانے کے واسطے مصالح ہاتھہ آیا۔ اسکے علاوہ اُون کے کپڑے طرح طرح کے بکثرت بننے لگے۔ اور کپڑا اصاف کرنے والوں کے آجانے سے ان میں اور بھی رونق ہو گئی ❊

نیزہ بازی اب فقط ایک دل لگی رہ گئی تھی۔ کیونکہ اب لڑائی کا طریق بدل گیا تھا اور ایسے نائٹوں سے جو سر سے پاؤں تک لوہے میں غرق ہوں کیا کام نکل سکتا تھا۔ موسم گرما میں ٹیمز اور اور دریاؤں پر نیزہ بازی اس ڈہنگ سے ہوتی تھی کہ دو کشتیوں پر ایک سرے سے دوسرے سرے تک تختے ڈالکر

لڑنے والے چوبی برچھیاں اور ڈھالیں لیکر کھڑے ہوجاتے تھے۔ اور جسوقت ایک کشتی دوسری کشتی کی طرف زور سے آتی تھی ایک جوان دوسرے جوان کو دریا میں گرا دینے میں سعی کرتا تھا۔ شکاروں میں ہرن کا شکار انگلستان کے باشندوں کو ہمیشہ سے زیادہ مرغوب رہا ہے جس زمانہ کا ہم حال لکھ رہے ہیں اُسوقت عورتیں بھی اکثر شکار میں شریک ہوتی تھیں اور صید پر تیر چلاتی تھیں۔ اِلزبِتھ کو ایسا شوق تھا کہ بڑھاپے میں بھی شکار کو نکلتی تھی۔ اور بعض اوقات برابر ایک روز درمیان جایا کرتی تھی باز کے شکار کا دستور اگرچہ اُسوقت بھی تھا مگر بندوق کے رواج سے زوال پذیر ہوگیا تھا۔ گھڑدوڑ بھی ہوتی تھی مگر جبکا گھوڑا اسبقت لیجاتا تھا اُسکو انعام ملا کرتا تھا۔ حال کا سا دستور بازی بدنے کا نہ تھا کہ یہ جُوا ہے۔ ریچھ کی لڑائی اور سانڈوں کی لڑائی اُس زمانہ میں بادشاہوں اور امیروں کو بہت مرغوب تھی اور وہ بڑے شوق سے یہ تماشا کرواتے تھے۔ چنانچہ جب ملکہ میری اپنی بہن کی ملاقات کے واسطے قصر ہَنٹ فیلڈ میں گئی تو وہاں بڑی دھوم دھام سے ریچھوں کی لڑائی ہوئی اسی طرح ملکہ اِلزبِتھ نے

مقام گرینچ میں ڈنمارک کے ایلچی کو یہ تماشا دکھایا۔ اُسوقت
ان جانوروں کو کھلے میدان کے بیچوں بیچ باندہ کر اُن کے
بھنبوڑنے کے واسطے بڑے بڑے انگریزی بل ڈوگ چھوڑتے
تھے۔ اور جب پہلے کتے مردہ یا زخمی ہوجاتے تھے۔ تو نئے کتے چھوڑ جاتے تھے
اس ہنگامہ کے بعد اکثر بے رحمی کا کھیل یہ کھیلا جاتا تھا کہ اندھے
ریچھ کو چابک مارتے تھے۔ ان تماشوں سے عورتیں بھی بہت
لطف اُٹھاتی تھیں۔ اسیواسطے اُس زمانہ کی بول چال کے
درشت اور ناشائستہ ہونے سے کچھ تعجب نکرنا چاہیئے۔ اول تو
ایسے کھیل اور پھر طرہ یہ کہ اتوار کے دن سہ پہر کو ہوا کرتے
تھے۔ مگر ملکہ الزبتھ کے اخیر عہد میں یہ دستور موقوف ہوگیا
دیہات میں اکثر تیر اندازی اور بھاگ دوڑ اور کئی طرح
کی چوگان بازی ہوا کرتی تھی۔ ان کے سوا ایک کھیل یہ بھی
ہوتا تھا کہ لوہے کا حلقہ ایک جگہہ رکھدیا جاتا تھا۔ اور لکڑی
کی گیند کو موگری کے وسیلہ سے حلقہ کے اندر سے نکال دیتے
تھے۔ جو شخص گیند کو سب سے کم صدموں میں حلقہ کے پار کردیتا
تھا وہ غالب رہتا تھا۔ اس کھیل کو پال مال کہتے تھے۔ اور
لندن کے ایک بازار کا جو پال مال نام ہے اُسکی وجہ یہی ہے

کہ وہاں یہ کھیل بہت کھیلا جاتا تھا۔ گھروں کے اندر جو کھیل کھیلے
جاتے تھے اُن میں بڑا کھیل یہ تھا کہ ایک ہموار اور صاف
میز پر کنارہ سے چار انچ ہٹکر ایک سرے سے دوسرے سرے
تک ایک خط کھینچ دیتے تھے۔ اور خط کی دوسری طرف دھات
کے کئی بٹّے رکھہ دیتے تھے۔ کھیلنے والے کی اُستادی یہ سمجھی
جاتی تھی کہ اُنکو دھکیل کر خط کے پار کردے اور میز سے
نہ گرنے دے۔ اسکے سوا تختہ نرد اور پاسوں اور شطرنج اور
تاش کا کھیل بھی ہوتا تھا۔ شطرنج کی نسبت یہ قیاس کرتے ہیں کہ
یہ کھیل یوروپ میں ایشیا سے پہنچا ہے۔ اور انگلستان کے لوگ
اُسکو ولیم منصور کی فتح سے سو برس پہلے بھی جانتے تھے۔
تاش کا کھیل فرانس کے ایک دیوانے بادشاہ چارلس ششم
کے دل بہلانے کیو سطے نکالا گیا تھا۔ پاسوں کا کھیل جو اب ہے اور
اُسکے کھیلنے والے ہرزمانہ میں برباد ہی ہوتے رہے ہیں۔ ناچنے
گانے اور باجا بجانے میں بھی بہت سا وقت صرف ہوتا تھا۔
لیکن اس زمانہ کے بالعکس ناچ دن ہی دن میں رہتا تھا اور
شام سے بند ہوجاتا تھا۔ اگرچہ ٹیوڈر کے دور میں
نورمن کے دور کے نغمہ سازوں اور بازیگروں کی جگہ

قدر رہی تھی لیکن پھر بھی لوگوں کو گانے بجانے کا شوق بہت
تھا۔ اُس زمانہ میں دو ساز بہت رائج تھے ایک ستار
کی قسم سے اور دوسرا ایکتارا ؁
کھیل کود زیادہ تر بڑے دن کو ہوتے تھے۔ اُسوقت گویا
سب کو اجازت تھی کہ جو مسخراپن چاہیں کریں اور جسطرح کا
روپ چاہیں بھریں۔ انگلستان کے کل باشندے بادشاہ سے
فقیر تک عجیب عجیب لباس پہنکر اور چہرے لگا کر بہروپیئے
بنجاتے تھے اور لوگوں کو ہنساتے تھے۔ اور جن لوگوں کو
چہرے میسر نہوتے تھے وہ اپنا مُنہ ہی کالا کر لیتے تھے۔ ہر
محلہ میں ایک شاہ بدعملی بنایا جاتا تھا۔ اور یہ حاکم بے فکروں کا
لشکر جنکی سبز اور زرد پوشاکوں پر فیتے پڑے رہتے تھے
اپنے اپنے ہمراہ لئے ہوئے گلی گلی غل مچاتے اور ڈھول
بجاتے پھرتے تھے۔ اور بعض اوقات اسی ہیئت سے گرجا
میں نماز کے وقت بھی چلے جاتے تھے۔ یہ لوگ بیشتر بکروں
اور ہرنوں اور سانڈوں کے چہرے پہنتے تھے اور اکثر بدن
پر کھالیں بھی پہن لیتے تھے تاکہ پورے حیوان نظر آئیں۔
بڑے بڑے بہروپ ہنری ہشتم کے دربار میں بھرے

جاتے تھے۔ غرض جیسے سانگ ہندوستان میں ہولی کے موسم میں ہوتے ہیں ویسے ہی انگلستان میں بڑے دن کو نکلتے تھے۔

ماہ مئی کی پہلی تاریخ کھیل تماشوں کا دوسرا موقع تھا۔ اس تاریخ کی اول ساعت یعنی رات کے بارہ بجتے ہی ہری ٹہنیاں توڑی جاتی تھیں اور مئی کا جھنڈا پھولوں سے آراستہ زمین میں گاڑا جاتا تھا۔ ایک مرد کو مئی کا بادشاہ اور ایک عورت کو مئی کی ملکہ بناتے تھے۔ اور جھنڈے کے گرد پھر پھر ناچا کرتے تھے۔ انہی تماشوں کے ساتھ ایک ناچ اور ہوتا تھا جسکا نام مورس ڈانس تھا۔ اور اسکے نام سے یہ قیاس کرتے ہیں کہ یہ ناچ یوروپ کے لوگوں نے ہسپانیہ کی قوم مور سے سیکھا تھا۔ اس ناچ میں بڑا انچھا بہت عمدہ لباس پہنتا تھا اور سب ناچنے والے اپنے گھٹنوں اور بازوں اور پوشاک کے دامنوں میں گھنگرو باندھ لیتے تھے۔ رابن ہڈ اور اسکی معشوقہ میڈ مرین اور اس قسم کے اور سانگ بھی بنائے جاتے تھے اور کاٹھ کا گھوڑا تو ہمیشہ ضروری ہی ہوتا تھا۔ اور اسکی کیفیت یہ تھی کہ اسپ چوبین کے اندر جسکا ساز و یراق

زمین تک آویزان ہوتا تھا۔ ایک آدمی چھپکر اُسکو نیچے تا
ور گردانتا تھا۔

اُس زمانہ کے لوگوں کی طبیعتوں میں جادو اور نجوم اور کیمیا
کے توہمات باطل بہت ہی سمارہے تھے۔ جاہلوں کا یہ عقیدہ
تھا کہ علوم و فنون میں جو باتیں نئی نکلتی ہیں اُسمیں شیطان کی
مدد کو بڑا دخل ہے۔ اسی سبب سے جہلا انگلستان میں ڈوچرہ بیکن
کو اور جرمنی میں فاسٹ کو بندہ شیطان خیال کرتے تھے۔
افسون گری کی لغو تہمت غریب بڑہیوں پر اکثر دھری جاتی
تھی۔ اور جسقدر کوئی عورت زیادہ بڈہی اور ضعیف اور
مرجھائی ہوئی ہوتی تھی اُسی قدر اُسپر افسون گری کا شک
زیادہ گزرتا تھا۔ چنانچہ سیکڑوں بڑہیاں اسی علت میں ہلاک
کی گئیں۔ جو آفت آتی تھی وہ اُنہی سے منسوب کیجاتی تھی۔ اگر
کوئی بچہ بیمار ہوکر مرجاتا تو لوگ یہی کہتے کہ کسی ڈائن نے اسکا
کلیجہ کھالیا ہے۔ اور جب کوئی طوفان آتا تو دہقان کانپ
اُٹھتے اور یہ سمجھتے کہ چڑیلوں کی چیخیں کان میں چلی آتی ہیں
اور وہ آدھی رات کو جھاڑو کی سینک پر سوار ہوکر ہوا میں
پھرا کرتی ہیں۔ عوام الناس کا اس انیسویں صدی تک بھی

عقیدہ رہا۔ بلکہ بعض اضلاع میں تو ابتک چلا جاتا ہے۔ نجومی جنکا علم نہایت قدیم تھا یہ دعوے کرتے تھے کہ ہم ستاروں کے وسیلہ سے آئندہ کا حال بتا سکتے ہیں۔ بڑے بڑے امیر اور دانشمند اُنسے اپنی قسمت کا حال پوچھا کرتے تھے۔ اسی سبب سے منجموں کی بڑی تعظیم ہوتی تھی اور وہ دولت سے بھی مالا مال رہتے تھے۔ انگریزی کے روزمرہ کے بہت سے الفاظ مثلاً ڈزآسٹر (مصیبت) اِل سٹارڈ (بدقسمت) کنسڈر (بچارنا) یہ سب نجوم کی اصطلاحیں تھیں۔ اکسیر کا لٹکا بھی ایسا ہی تھا۔ اور سنگ پارس اور آبِ حیات اُسکا موضوع تھا۔ پارس کی تاثیر یہ سمجھے ہوئے تھے کہ لوہے تانبے وغیرہ کو سونا بنا دیتا ہے۔ اور آبِ حیات کی یہ خاصیت خیال کرتے تھے کہ اُسکا پینا حیاتِ ابدی اور حسنِ دائمی بخشتا ہے۔ اِن چیزوں کی جستجو میں ہزاروں نے اپنی دولتیں لٹائیں اور جانیں کھپائیں مگر کچھ ہاتھ نہ آیا۔ ہاں اُن کی تحقیقات پچھلوں کے حق میں مفید ہوئی۔ کیونکہ اُنھوں نے بہت سی بوٹیوں اور بودوں کے خواص جو آجکل فنِ طبابت اور اور فنون میں مستعمل ہیں افسونگری کے سبب سے جانے اور نجوم اور اکسیر کے جھوٹے شعبدوں سے

علم ہیئت اور علم کیمیا کے حقائق معلوم ہوئے - ان علوم کا بڑا ثمرہ یہ ہے کہ وہ قادر مطلق کی قدرت کاملہ اور خالق ارض و سما کی حکمت بالغہ پر شاہد ہیں ؛

فن جہاز رانی اور علم جغرافیہ اور صیغہ تجارت میں بھی ساتھ ساتھ اور بہت جلد ترقی ہوتی گئی - ہنری ہفتم نے بڑا جنگی جہاز بنواکر دولت انگلشیہ کے بیڑے کی بنیاد ڈالی - اور تجارت جو آجکل دنیا میں پھیل رہی ہے اُسکی افتاد بھی جب ہی سے ہوئی - اُس جہاز کے تیار ہوتے ہی انگریزوں کے جہاز کل سمندروں پر پھیل گئے - میری کے عہد میں آرکینجل کی راہ دریافت ہوئی اور رُوس سے تجارت کھلی - مگر تجارت کو بڑی تحریک درحقیقت ملکہ الزبتھ کے عہد میں ہوئی - پہلے یہ دستور تھا کہ انگلستان سے اُون اور ٹین اور سیسا بر اعظم یوروپ کے اور ملکوں میں اُن جہازوں کے وسیلہ سے پہنچتا تھا جو ہھانسٹنس[1]

---

[1] جرمنی اور نیدرلینڈ کے بعض شہر جہان کے لوگوں نے دریائی قزاقوں کی آفت سے بچنے اور ایکدوسرے کی حفاظت رکھنے کے واسطے باہم اتفاق کرلیا تھا اس نام سے مشہور رہتے ؛

سے آیا کرتے تھے۔ ملکہ الزبتھ نے اس مال کے لیجانے کے واسطے
بڑے بڑے جہاز تیار کرواے اور انگلستان کے تاجروں کو
رغبت دلاکر انکے جہاز بھی اچھے بنواے۔ اس ملکہ نے سنہ ۱۶۰۰ء
میں ایسٹ انڈیا کمپنی یعنی جماعت تاجران شرقی ہند کو
فرمان عطا کر کے سلطنت ہند کی بنیاد ڈالی ✦

اس زمانہ کی بڑی بات یہ ہے کہ علم کو جان تازہ حاصل ہوئی اور
قدیم زبانوں کی تحصیل کا بڑا چرچا ہونے لگا۔ یہ بات
رِفرمیشن کے سبب سے پیدا ہوئی کیونکہ بائبل کا صحیح صحیح مطلب
دریافت کرنا یونانی اور عبرانی اور لاطینی زبانوں کے علم پر
منحصر ہے۔ اسواسطے کتاب مقدس کے پھیلتے ہی لوگوں کو
ان زبانوں کی تحصیل کا شوق پیدا ہوا۔ اور اسوقت سے
آجتک یہ زبانیں انگلستان کے کالجوں اور سکولوں کی پڑھائی
میں ہمیشہ داخل رہی ہیں۔ ملک ہالنڈ کا ایک شخص اِرازمس
نام ہنری ہشتم کے عہد میں آوکسفورڈ کی یونیورسٹی
میں زبان یونانی کا مدرس تھا۔ اُسنے بہت لوگوں کو قدیم زبانوں
کی تحصیل پر آمادہ کیا۔ ہنری ہشتم اور اِڈورڈ ششم اور
لیڈی جین گری اور ملکہ میری یہ سب زبان یونانی سے

خوب ماہر تھے۔ اور اِلزبتھ تخت نشینی کے بعد بھی بقول اپنے اُستاد رَوجَر اَسکَام کے ایک دن میں اسقدر یونانی پڑھا کرتی تھی کہ پادری ایک ہفتہ میں اُتنی لاطینی نہ پڑھتے تھے۔ اِڈوَرڈ ششم نے بہت سے شفاخانے اور زباندانی کے مدارس قائم کرنے کے علاوہ وِسٹ منسٹر سکول[1] مقرر کیا۔ اسی بادشاہ کے عہد میں پِشرق نام ایک شخص نے رَگبی سکول قائم کیا۔ خاندان ٹیُوڈر کے پہلے چار فرمانرواؤں کے عہد میں مڈل انگلش بولی اور لکھی جاتی تھی۔ ملکہ اِلزبتھ کے عہد میں جدید انگریزی نکلی اور وہی آج تک بولنے اور لکھنے میں آتی ہے۔ شِیکسپیئر اور مارلُو کے درد انگیز اور ظرافت آمیز ناٹکوں کی تصنیف سے پہلے چھوٹے چھوٹے ناٹک بنا کرتے تھے۔ اس قسم کے ناٹک بنانے میں جان ہیوڈ نام ایک مصنف نے ہنری ہشتم کے زمانہ میں بڑی شہرت پائی۔ ان ناٹکوں کی تصنیف سے اُسکا مقصد یہ تھا کہ کیتھلک پادریوں کی ہجو کرے اور اُنکی خوب خاک اُڑائے۔

[1] آرنلڈ صاحب ڈائرکٹر سابق پنجاب کے والد ڈاکٹر آرنلڈ صاحب کی تدریس سے اس مدرسہ کی بہت شہرت ہوئی۔

خاندان ٹیوڈر کے دور کے نامی مصنف

وہ مصنف جنکی کتابیں مڈل انگلش میں ہیں

نام	کیفیت
سر ٹامس مور	یہ ناثر جو انگلستان کا لارڈ چانسلر تھا سنہ ۱۴۸۰ء میں پیدا ہوا اور سنہ ۱۵۳۵ء میں مرگیا اُسنے یوٹوپیا نام ایک کتاب میں بے عیب گورنمنٹ کے خیالی پلاؤ پکائے ہیں۔ اور ایڈورڈ پنجم اور رچرڈ سوم کے عہد کی تاریخ لکھی ہے۔ ہنری ہشتم نے اُسکا سر قلم کروادیا۔
سر ٹامس وائٹ	یہ شاعر سنہ ۱۵۰۳ء میں پیدا ہوا اور سنہ ۱۵۴۱ء میں مرگیا۔
ٹامس ہورڈ	سری کا ارل تھا سنہ ۱۵۱۶ء میں پیدا ہوا

نام	کیفیت
	اور سنہ ۱۵۴۷ء میں مرگیا۔ اُسنے انگریزی نظم کی خوب اصلاح کی۔ اور رُوما کے نامی شاعر وِرجِل کی منظومات میں سے بعض اشعار کا ترجمہ غیر مقفّی نظم میں سب سے پہلے کیا۔ هنری ہشتم نے اُسکا سر قلم کروادیا٭
ولیم ٹنڈیل	بائبل کا مترجم آکسفورڈ کی یونیورسٹی کا تعلیم یافتہ تھا۔ سنہ ۱۵۳۶ء میں آنٹورپ کے قریب جلایا گیا٭
مائلز کورڈیل	سنہ ۱۴۹۹ء میں پیدا ہوا اور سنہ ۱۵[illegible]ء میں مرگیا۔ کیمبرج کی یونیورسٹی کا تعلیم یافتہ تھا۔ انگریزی میں کل بائبل کا ترجمہ کر گیا ہے٭
ولیم ڈنبار	یہ شاعر اور پادری سنہ ۱۵۰۰ء کے قریب سکوٹ لَینڈ میں گزرا ہے۔ اُسنے نظم میں کئی رسالے لکھے ہیں اور استعارات کا زیادہ استعمال کیا ہے٭
گئوِن ڈگلس	یہ شاعر اور اُسقف سنہ ۱۵۰۰ء کے قریب ہوا ہے

نام	کیفیت
	ورجل کی مشہور کتاب اینئڈ کا ترجمہ پہلے پہل انگریزی نظم میں اسی نے کیا ہے؛

وہ مصنف جنکی کتابیں جدید انگریزی میں ہیں

نام	کیفیت
سر فلپ سڈنی	۱۵۵۴ء میں پیدا ہوا تھا۔ اُسنے آرکیڈیا نام ایک قصہ نثر میں لکھا ہے۔ اور کچھ اشعار بھی تصنیف کئے ہیں۔ ۱۵۸۶ء میں ملک نیدرلینڈ میں مقام زُوٹ فن پر لڑائی میں مارا گیا؛
اڈمنڈ سپنسر	۱۵۵۲ء میں پیدا ہوا۔ اور ۱۵۹۹ء میں مرگیا۔ آئرلینڈ کے گورنر کا سکرٹری تھا انگلستان کے نامی شاعروں میں دوسرے نمبر کا شاعر ہوا ہے۔ نظم میں اُسکی ایک کتاب فیری کوئین یعنی پری ملکہ بہت مشہور ہے۔ اس کتاب میں استعارات بہت ہیں۔ اور ہر ایک بند نو نو مصرعوں کا ہے۔ اس قسم کی نظم اسی شاعر کے نام سے منسوب ہے؛

نام	کیفیت
کرسٹوفر مارلو	۱۵۶۴ء میں پیدا ہوا اور ۱۵۹۳ء میں مرگیا اسنے آٹھ ناٹک لکھے ہیں ؛
ولیم شیکسپیر	۱۵۶۴ء میں پیدا ہوا اور ۱۶۱۶ء مرگیا - یہ شاعر ناٹک لکھنے والے شاعروں کا بادشاہ ہوا ہے - اُسنے ۱۵۹۱ء سے ۱۶۱۴ء تک ۳۵ ناٹک لکھے اور اسکے سوا گیت و قصے بھی بہت بنائے - اکثر لندن میں رہا کرتا تھا مگر اسکی پیدائش اور موت سٹرٹ فورڈ میں ہوئی جو دریائے آئون پر واقع ہے ؛
سروالٹر رالی	۱۵۵۲ء میں پیدا ہوا اور ۱۶۱۸ء میں مرگیا اوائل عمر میں شعر کہتا تھا پھر نثر کی طرف متوجہ ہوا - علم سیاست مدن میں کئی کتابیں لکھ گیا ہے - بارہ برس زندان ٹاور میں قید رہا - اور اس عرصہ میں تاریخ عالم لکھی - اس کتاب میں ابتدائے آفرینش سے سال مسیحی کے ۷۰ برس پہلے تک کے حالات مندرج ہیں

نام | کیفیت

فرانسس بیکن — یہ حکیم جو ۱۵۶۱ء میں پیدا ہوا اور ۱۶۲۶ء میں مرگیا
لارڈ چانسلر کا منصب رکھتا تھا حکمائے متاخرین
کا پیشوا اور ہادی ہوا ہے۔ اسکی تصنیفات دس کتابیں ہیں اور
ان میں سے ایک کتاب جسکے نام کا ترجمہ احیائے علوم ہوتا ہے
بہت مشہور ہے۔ اس کتاب کے دو حصے ہیں ایک حصہ کا نام
ترقی و ارتقائے علوم ہے اور دوسرے کا نام
آلہ جدید پہلا حصہ ۱۶۰۵ء میں چھپا تھا اور دوسرا حصہ ۱۶۲۰ء میں

ملک اطالیہ میں ۱۵۰۰ء کے قریب تین مصور بڑے نامور ہوئے ہیں
ایک کا نام لیونارڈو ڈاونسی تھا۔ اور دوسرے کو
رافائل کہتے تھے۔ اور تیسرا ٹیشن کہلاتا تھا۔ اسی زمانہ کے
قریب ایک نامی نقاش البرٹ ڈورر نام نیورمبرگ
میں گزرا ہے۔ اسوقت انگلستان میں کوئی نامی مصور نہ تھا۔
شاہان خاندان ٹیوڈر کی اکثر تصویریں جرمنی کے ایک
مصور ہانس ہولبائن کی قلم کی کھینچی ہوئی ہیں۔

اس دور کے مشہور واقعات

عام واقعات

واقعہ	سال	عہد
کولمبس کا غرب الہند کو دریافت کرنا	۱۴۹۲ء	ہنری ہفتم
کشت زرین	۱۵۲۰ء	ہنری ہشتم
انگلستان کی پارلمنٹ میں ویلز سے وکیلوں کا آنا	۱۵۳۶ء	″
میری اول کا ہسپانیہ کے بادشاہ فلپ سے نکاح ہونا	۱۵۵۴ء	میری اول
میری سٹوآرٹ کا سر قلم ہونا	۱۵۸۷ء	الزبتھ
جماعت تاجران شرقی ہند کو فرمان عطا ہونا	۱۶۰۰ء	″

تغیرات مملکت

واقعہ	سال	عہد
کیبٹ کا بر اعظم امریکہ کو دریافت کرنا	۱۴۹۷ء	ہنری ہفتم
کیلس کا انگلستان سے نکل جانا	۱۵۵۸ء	میری اول
ہئوز کا ہاتھ آنا اور پھر قبضہ سے نکل جانا	۱۵۶۲ء ۱۵۶۳ء	الزبتھ

معرکے وغیرہ

واقعہ	سال	عہد
معرکہ سٹوک	۱۴۸۷ء	ہنری ہفتم
معرکہ ہمنیز	۱۵۱۳ء	ہنری ہشتم

واقعہ	سال	عہد
معرکہ فلوڈن	۱۵۱۳ء	ہنری ہشتم
معرکہ پنکی	۱۵۴۷ء	اڈورڈ ششم
آرمیڈا کی شکست	۱۵۸۸ء	الزبتھ

اُن واقعات کی تاریخ جو رفرمیشن سے متعلق ہیں

	واقعہ	سال	عہد
جرمنی میں	لوتھر کا ۹۵ مسائل کو مشتہر کرنا	۱۵۱۷ء	ہنری ہشتم
	مباحثہ لائپ سک	۱۵۱۹ء	"
	لوتھر کا پوپ کے فرمان کو جلا دینا	۱۵۲۰ء	"
انگلستان میں	ہنری ہشتم کو حامی دین خطاب ملنا	۱۵۲۱ء	"
	پوپ سے انگلستان کا آخری تعلق قطع ہونا	۱۵۳۵ء	"
	کورڈیل کی بائبل کا چھپنا	"	"
	کرنمر کی بائبل کلاں کا چھپنا	۱۵۳۹ء	"
	خونی ضوابط	"	"
	پروٹسٹنٹ پر تشدد سالہ کا آغاز	۱۵۵۵ء	میری اولی
	کلیسای انگلستان کی تکمیل	۱۵۶۲ء	الزبتھ
	فرقہ پیوریٹن کی کلیسای انگلستان سے علیحدگی	۱۵۶۶ء	"

اس شجرہ سے خاندان ٹیوڈر اور خاندان سٹوآرٹ کا تعلق عیاں ہے

ہنری ہفتم
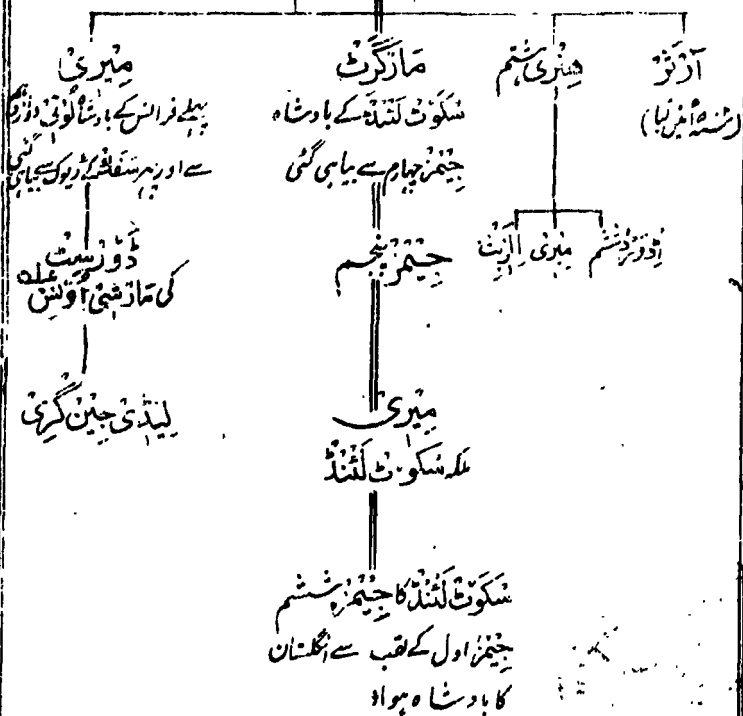
آرتر
(شہزادہ ویلز)

ہنری ہشتم
- اڈورڈ ششم
- مِیری
- الزبتھ

مارگرٹ
سکوٹ لنڈ کے بادشاہ جیمز چہارم سے بیاہی گئی
- جیمز پنجم
- میری ملکہ سکوٹ لنڈ
- سکوٹ لنڈ کا جیمز ششم جیمز اول کے لقب سے انگلستان کا بادشاہ ہوا

مِیری
پہلے فرانس کے بادشاہ لوئی دوازدہم سے اور پھر سفلک کے ڈیوک سے بیاہی گئی
- ڈورسٹ کی مارشنی آونس علہ
- لیڈی جین گرے

علہ [illegible]

صحت اغلاط

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳۵	۱۴	اڈورڈ کلاں	اڈورڈ پیر
۴۵	نوٹ کی پہلی سطر	آدمیوں	انگریزوں
۴۶	۔	کلاں	پیر

یہلا حصہ تمام ہوا *